روضۃ الادباء

جس میں مختصر حالات عرب کے شعراء و ادباء و علماء

و فضلاء و حکماء و اہل تواریخ کے مندرج ہیں اور

جسکو

مولوی محمد الدین مولوی فاضل مدرس مدرسۃ کالج علوم مشرقی

لاہور نے واسطے فائدہ شائقین تواریخ و طلباء عربی کے

تالیف کیا

پنجاب یونیورسٹی کی منظوری اور اہتمام سے

ماہ فروری ۱۸۹۸ء کو

مطبع [illegible] انجمن پنجاب لاہور میں طبع ہوئی

فہرست کتاب روضۃ الادباء

نمبر شمار	اسامی	نمبر صفحہ	نمبر شمار	اسامی	نمبر صفحہ	نمبر شمار	اسامی	نمبر صفحہ
۲۱۹	حرف الغین		۲۳۴	اصمعی شاعر	۱۵۷	۲۵۴	زہری	۱۸۱
۲۲۰	غیلان بن سلمہ	۱۴۳	۲۳۵	مروان بن ابی حفصہ	۱۵۸	۲۵۵	زُبیدی نحوی	״
۲۲۱	ذوالرمہ شاعر	۱۴۴	۲۳۶	منصور نمیری	۱۵۹	۲۵۶	خوارزمی	۱۸۲
۲۲۲	غیاث الدین مصنف	۱۴۵	۲۳۷	معاذ بن مسلم ہرا	۱۶۰	۲۵۷	تنوخی شاعر	״
۲۲۳	حسان الہند غلام علی حبیب النبیر آزاد	״	۲۳۸	ابن قطرب نحوی	۱۶۱	۲۵۸	ابن سکرہ	״
	حرف الفاء		۲۳۹	واقدی مورخ	״	۲۵۹	ابن طرار جریری	۱۸۳
۲۲۴	شاغوری فتیان	۱۴۶	۲۴۰	ابوعبیدہ نحوی	۱۶۲	۲۶۰	سلامی شاعر	۱۸۴
۲۲۵	ملک الشعرا فیضی ہندی	۱۴۷	۲۴۱	متنبی شاعر	۱۶۳	۲۶۱	شریف رضی	۱۸۵
۲۲۶	مولانا فضل حق صاحب	۱۴۸	۲۴۲	ابوالعیناء	۱۶۴	۲۶۲	قزاز قیروانی	״
	حرف القاف		۲۴۳	مبرّد نحوی	״	۲۶۳	مہیار شاعر	״
۲۲۷	قُتیلہ شاعرہ	۱۴۹	۲۴۴	ظاہری	۱۶۵	۲۶۴	شریف بیاضی	۱۸۶
۲۲۸	مجنون عامری عاشق لیلیٰ	״	۲۴۵	ابن جریر طبری	۱۶۶	۲۶۵	ابن حیوس شاعر	״
۲۲۹	قطری بن فجاءہ	۱۵۳	۲۴۶	ابن سراج نحوی	۱۶۷	۲۶۶	ابن عمار اندلسی	۱۸۸
۲۳۰	حریری صاحب مقامات	״	۲۴۷	ابن دُرید	״	۲۶۷	ابن ابی الصقر	״
	حرف الکاف		۲۴۸	ابن انباری نحوی	۱۶۸	۲۶۸	ابن ہباریہ	״
۲۳۱	کعب بن مالک	۱۵۵	۲۴۹	ابن مقلہ کاتب	״	۲۶۹	ابیوردی شاعر	۱۸۹
۲۳۲	کُثیر عاشق عزّہ	۱۵۶	۲۵۰	ابونصر فارابی معلم ثانی	۱۶۹	۲۷۰	ابوالعرب قرشی	״
	حرف اللام		۲۵۱	مطرز باوردی	۱۷۰	۲۷۱	مسعود لاہوری	״
۲۳۳	لبید شاعر	۱۵۷	۲۵۲	ابن ہانی اندلسی	״	۲۷۲	ابن [illegible] اندلسی	۱۹۰
	حرف المیم		۲۵۳	ابن [illegible] اندلسی	۱۷۱	۲۷۳	[illegible]	״

نمبر	اسامی	صفحہ
۲۷۴	ابن ابو البقی نحوی	۱۸۰
۲۷۵	ابن قیسرانی	″
۲۷۶	عستابی	۱۸۱
۲۷۷	مؤید الوسی	″
۲۷۸	ابن الکیزانی	″
۲۷۹	رصافی شاعر	۱۸۲
۲۸۰	ابلہ بغدادی	″
۲۸۱	تاج الدین خراسانی	۱۸۳
۲۸۲	ابن تعاویذی	″
۲۸۳	موفق الدین اربلی	″
۲۸۴	ابن المعلم نجم الدین	″
۲۸۵	ابو الحرم نحوی	۱۸۴
۲۸۶	امام فخر الدین رازی	″
۲۸۷	ابن الخیر جزری	۱۸۵
۲۸۸	ابن دہان نحوی	″
۲۸۹	مظفر الاعمی شاعر	۱۸۶
۲۹۰	ابن حنین شاعر	″
۲۹۱	ابن المستوفی	″
۲۹۲	[illegible] قراوی	۱۸۸
۲۹۳	[illegible]	″

نمبر	اسامی	صفحہ
۲۹۴	محقق طوسی مصنف اخلاق ناصری	۱۸۸
۲۹۵	ابن واصل	۱۸۹
۲۹۶	عشتہری	″
۲۹۷	جمال الدین [illegible] صاحب [illegible]	۱۹۰
۲۹۸	ابن حیان نحوی	″
۲۹۹	قطب الدین شیرازی	″
۳۰۰	″	۱۹۱
۳۰۱	اقسرائی شارح موجز	″
۳۰۲	محقق جرجانی مصنف [illegible]	″
۳۰۳	صدر الدین شیرازی	۱۹۱
۳۰۴	علامہ تفتازانی	″
۳۰۵	مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس	۱۹۲
۳۰۶	کاتب چلپی صاحب کشف الظنون	۱۹۳
۳۰۷	حافظ محمد صدیق	″
	حرف النون	
۳۰۸	نابغہ جعدی	″
۳۰۹	نضر بن شمیل نحوی	۱۹۶
۳۱۰	نفزاوی شاعر	″
۳۱۱	ابن قلاقس	۱۹۷
۳۱۲	ابو النصر [illegible] نحوی	″
۳۱۳	مطرزی	۱۹۹

نمبر	اسامی	صفحہ
۳۱۴	ابن اثیر جزری	″
	حرف الواو	
۳۱۵	ولید بن یزید	″
۳۱۶	بحتری شاعر	۱۹۹
	حرف الہا	
۳۱۷	فرزدق شاعر	۲۰۰
۳۱۸	ہلال شاعر	۲۰۱
۳۱۹	ابن کلبی نسابہ	″
۳۲۰	بدیع اسطرلابی	۲۰۳
۳۲۱	ابن القطان	″
	حرف الیا	
۳۲۲	یزید بن معاویہ اموی	″
۳۲۳	ابن المشریہ	۲۰۴
۳۲۴	یونس بن حبیب نحوی	۲۰۵
۳۲۵	یحیی [illegible] یزیدی	۲۰۶
۳۲۶	فرا دیلمی نحوی	″
۳۲۷	ابن سکیت	۲۰۸
۳۲۸	ابن سیرافی نحوی	۲۰۹
۳۲۹	زناوی شاعر	۲۰۹
۳۳۰	یحیی [illegible] لغوی	″
۳۳۱	اعلم نحوی	۲۱۱
۳۳۲	ابن خطیب تبریزی شارح دیوان حماسہ	″
۳۳۳	ابن بقی شاعر	۲۱۲
۳۳۴	ابن یعیش موصلی	″

نمبر	اسامی	صفحہ
۳۳۵	خطیب حصکفی	۲۱۲
۳۳۶	زواوی نحوی	۲۱۳
۳۳۷	منتخب الدین [illegible]	″
۳۳۸	شواز حلبی شاعر	″
۳۳۹	نجم الدین شاعر	۲۱۴
۳۴۰	سکاکی مصنف مفتاح العلوم	″
۳۴۱	ابن صائغ نحوی	۲۱۶
۳۴۲	بیاسی اندلسی	″
۳۴۳	یوسف بن فرغلی مورخ	۲۱۷
۳۴۴	یوسف بن جعفر بکری [illegible]	″
۳۴۵	کرماسنی	۲۱۸
۳۴۶	یوسف چلپی	″
۳۴۷	خاتمۃ الکتاب	″

فہرست آن شعرا و ادبا کی جنکا تذکرہ کسی ادیب و شاعر کے ضمن مین بیان ہوا

نمبر	اسامی	صفحہ
۱	عبد العزیز	۲۷
۲	امیر الدین البرکی مصنف الیاغوجی	۳۰
۳	شیخ الاسلام [illegible] صاحب ہدایہ	۳۴
۴	ابو کبیر ہذلی شاعر	۳۵
۵	سنمار معمار	۳۶
۶	عبد الرحمن	۴۲
۷	یحیی بن سعید	۴۵
۸	ابن خیران شاعر	۱۱۸
۹	ثعلبی مصنف عرائس القصص	۱۲۰
۱۰	[illegible]	۱۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اخضر ریاض الادب بعد ما ھبت علیھا الریاح العاصفات فجعلتھا کھشیم المحتظر وانضر غیاض لسان العرب بعد ما عصفت علیھا السمائم القاصفات فصیرتھا کالحطام الاصفر واخرج من اغصان اشجارھا المخضرۃ الثمرات اليانعات لکی یستلذ منھا الغائب والحاضر والصلوۃ والسلام علی من ھو افصح العرب والعجم صلوۃ زاکیۃ طیبۃ ما دامت الورقاء علی الافنان تغرد وتھدد وعلی آلہ واصحابہ الذین قد سبقوا فی حدایق الفصاحۃ وغایۃ البراعۃ الی اقصی الغایات و تادبوا بآداب خیر البشر

اما بعد احقر العباد فقیر محمد الدین لاہوری عرض پرداز ہے کہ اس زمانہ مین باوجودیکہ تصنیف وتالیف کا بڑا چرچا ہے اور مختلف علوم وفنون مین کتابین تصنیف ہو رہی ہین مگر آجتک اردو مین کوئی کتاب ادبا وشعرار عرب کے تذکرہ مین دیکھنے مین نہین آئی جس سے طلبا وغیرہ مستفید ہون لہذا اس ہیچ میرز کا ارادہ ہوا کہ اردو مین ایک ایسی کتاب لکھی جاوے جس مین حتی الامکان مشاہیر شعرا وادبا وغیرہ کا تذکرہ ہو لیکن قصور ہمت وقلت بضاعت وکثرت علایق وشواغل مجھکو اس سے مانع ہوے لیکن اب معاونان بیت العلوم پنجاب خصوصاً استاذ فہامہ دوران حایز المعالی والمآثر

جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر رجسٹرار کی قدردانی نے مجھے اس پر آمادہ
کیا کہ مین اپنے ارادہ کو پورا کرون پس ۱۸۶۶ع مین بڑی جد و جہد سے کتب معتبرہ
تواریخ عرب مثل اغانی۔ ابن خلکان ابن خلدون۔ ابوالفدا۔ حبیب السیر۔ شرح
دیوان حماسہ، شرح سبعہ معلقہ وغیرہ سے ضروری حالات مشہور شعرائے جاہلی† و
اسلامی و مخضرمین وغیرہ کے انتخاب کرکے یہہ کتاب روضۃ الادبا کے نام
سے تالیف کی اور اکثرون کے تذکرہ مین اون کے اشعار بہی معہ ترجمہ درج
کئے جس سے طلبا کو علاوہ تواریخی معلومات کے ترجمہ مین بہی مدد
ملے اور نام اون کے حروف تہجی کی ترتیب پر بلحاظ سنین
کے لکہے گئے۔ اب ارباب فضل و کمال سے امید
ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان
کو مدنظر رکہکر عیب پوشی کو کام
فرماوین۔ وما توفیقی الا
باللہ علیہ توکلت
والیہ انیب

† جو شاعر زمانہ جاہلیت مین ہوا ہے وہ جاہلی ہے اور جو زمانہ اسلام مین ہوا مسلمان ہو یا نہ ہو وہ اسلامی ہے جس نے دونو زمانے دیکہے ہون وہ مخضرم ہے اور مخضرم الدولتین سے مراد وہ شاعر ہے جس نے سلطنت امویہ اور عباسیہ دونو دیکہی ہون۔

حرف الهمزة

امرء القیس

امرء القیس بن حجر کندی عرب کا بادشاہ شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تھا چالیس برس پہلے آنحضرت کے ہوا اور سبعہ معلقہ کا پہلا قصیدہ اسکی تصنیف ہے امرء القیس کے معنے مرد شدید اور متکبر کے ہین اور اس مین فسق و فجور اور غرور و تکبر اسقدر رہتا کہ اسکا لقب ملک ضلیل صیغہ مبالغہ سے پڑا اور آن حضرت نے اس کے حق مین صاحب لواء الشعراء الی النار فرمایا اور اسکا اصل نام حندج یا سلیمان ہے۔ اسکی والدہ کا نام تملک بنت عمر اور بعضے فاطمہ بنت ربیعہ کہتے ہین کلیب اور مہلہل شاعر کا بہانجا تھا گیارہ لڑکیان اسکی تہین۔ سبعہ معلقہ کے پہلے معلقہ مین اپنے چچا کی بیٹی عنیزہ اور فاطمہ بنت عبیدہ سے تشبیب کرتا ہے اور زانی اس قدر تھا کہ ہمیشہ اسی داو گہات مین لگا رہتا تھا کہ کہین عنیزہ کو تخلیہ مین پاکر اپنا مقصود دلی حاصل کرے چنانچہ ایک دن عنیزہ اپنی سہیلیون کے ہمراہ ایک تالاب پر جنگل مین نہانے کے واسطے گئی امرء القیس پہلے ہی پاس تالاب پر پوشیدہ جا بیٹھا جب وہ عورتین کپڑے اوتار کر نہانے لگین تو اوس نے سب کے کپڑے اوٹھا کر اپنے پاس رکھ لئے اور کہا جسکو اپنے لباس کی حاجت ہو وہ میرے پاس برہنہ آکر لیجاوے پس سب نے نوبت بنوبت برہنہ اسکے پاس آکر اپنے کپڑے لئے یہان تک کہ عنیزہ بہی ناچار ہوکر برہنہ اوس کے پاس آئی اور اپنے کپڑے لیگئی پہر سب نے امرء القیس کے پاس بہوکہ کی شکایت کی اوس نے اپنی اونٹنی ذبح کی بعد کباب بناکر سب کو کہلائے۔ پہر عورتون کے کہنے پر عنیزہ نے امرء القیس کو اونٹ پر اپنے آگے بٹھایا چنانچہ راستہ مین عنیزہ سے وہ برابر چہیڑ چہاڑ کرتا ہوا رات کو اپنے گہر مین پہونچا۔ ابو عمرو بن علا کہتا ہے کہ شعر کا دروازہ امرء القیس

پر کہلا اور ذو الرومہ شاعر پر بند ہوا - ابن قتیبہ طبقات شعرا مین لکہتا ہے کہ امرا القیس آنحضرت سے چالیس سال پہلے ہوا ہے اور تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ جس وقت اسدیون نے حجر آکل المرار امرا القیس کے باپ کو قتل کیا تو امرا القیس بکریون اور تغلبیون سے مدد لیکر اسدیون پر حملہ آور ہوا لیکن وہ بہاگ گئے امرا القیس نے اونکا تعاقب کیا مگر وہ ہاتہ نہ آئے پہر بکری اور تغلبی خود ہی اسکے برخلاف ہوگئے اور منذر بن ماء السماء نے اسکو طلب کیا چنانچہ منذر کے خوف سے امرا القیس کے لشکر مین تفرقہ پڑگیا اور سب آدمی اُسکے بہاگ گئے اور امرا القیس ہی اسکے خوف سے کبہی کسی اور کبہی کسی کے پاس استمداد کے واسطے جاتا تہا لیکن کوئی اسکی امداد نکرتا تہا آخرالامر سموئل بن عادیا یہودی کے پاس گیا اُس نے اسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور اپنے پاس نہایت آسائش سے رکہا - امرا القیس اپنی پانچ زرہ اسکے پاس امانت رکہکر آپ قیصر روم کے پاس استمداد کے واسطے حمات اور شیرز سے سیر کرتا ہوا گیا اور وہان سے واپس آتے ہوئے عسیب نام پہاڑ کے پاس جو بلاد روم مین واقع ہے مر گیا - بعضے کہتے ہین کہ جب امرا القیس قیصر روم کے پاس گیا تو اُسنے اسکی تکریم و تعظیم کی لیکن طماح اسدی جس کے بہائی کو امرا القیس نے قتل کیا تہا قیصر روم کے پاس جاکر کہنے لگا کہ یہہ شخص بڑا زانی اور بدکار ہے تیری لڑکی کی طرف مراسلے لکہتا ہے اور اوس کے عشق مین شعر کہکر عرب مین اوسکو رسوا کرتا ہے قیصر روم یہہ بات سنکر نہایت غضب و طیش مین آیا اور امرا القیس کی طرف لباس زہر آلود بہیجا جسکو وہ پہنتے ہی ضوع انقرہ مین مر گیا اور وہان ایک بادشاہزادی کی قبر کے پاس دفن کیا گیا لیکن یہہ روایت ابو الفدا کے نزدیک غیر معتبر ہے -

اُمیہ ابن ابی الصلت

اُمیہ کے باپ ابی الصلت کا نام عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن عنزہ

بن قیس ثقفی ہے - اور اسکی والدہ کا نام رقیہ بنت عبد شمس بن عبد مناف ہے اور
ابو الصلت خود ہی شاعر ماہر تہا - لیکن اسکا بیٹا امیۃ بڑا مشہور معروف شاعر ہوا ہے
جس کے حق مین کہا گیا ہے ہو الذی آمن شعرہ و کفر قلبہ یعنے یہہ امیۃ وہ
شخص ہے کہ جسکا شعر ایمان لایا اور دل کافر رہا - ابو تمام طائی باب الحماسہ مین اسکے
شعر جو اسنے اپنے عاق بیٹے کے حق مین کہے تہے لایا ہے جنسے یہہ دو شعر ذیل مین لکہے ہین

غذوتک مولودا وعلتک یافعا تعل بما ادنی الیک وتنہل

مین بچپن مین تیری پرورش کرتا تہا اور جوانی مین تیرے امورات کو کافی تہا جو کچھہ
مین تجھے لاکر دیتا تہا اُس سے تو سیراب اور سیر ہوتا تہا -

اذا لیلۃ نابتک بالشکو لم ابت بشکواک الا ساھرا اتململ

جب کوئی رات تجھکو تکلیف پہنچاتی تہی تو مین اُس تیری تکلیف کے باعث تمام رات
بیدار اور بیقرار رہتا تہا - بعضے ان ابیات کو ابن عبد الاعلی اور بعضے ابی العباس
اعمی کی طرف منسوب کرتے ہین - روایت کرتے ہین کہ امیۃ کتب سماوی مین مہارت
کامل رکہتا تہا اور اوسکو معلوم تہا کہ ایک پیغمبر عرب مین مبعوث ہوگا اسلئے اس خیال
سے کہ شاید وہ پیغمبر مین ہی ہوجاؤن دنیا چھوڑ کر زہد و ریاضت مین مشغول ہوا
اور حضرت ابراہیم اور اسماعیل کی تعریف اور دین حنیفی کی توصیف کرنے لگا لیکن جب
حضرت محمد مصطفے مبعوث ہوئے تو حسد کے باعث دین حنیفی کی مذمت کے درپے
ہوا - کہتے ہین کہ مرنے کے وقت اسکو غشی آگئی تہی اور جب اُس سے اسکو کچھہ افاقہ
ہوا تو یہہ کلمے کہکر - لبیکما لبیکما - ہا انا ذا لدیکما - لا مالی یفدینی - ولا عشیرۃ تنجینی پہر سخت
بیہوش ہوگیا جس سے اس کے آس پاس کے لوگون کو اسکے مرنے کا احتمال ہوا
لیکن تہوڑی دیر کے بعد پہر اسکو کچھہ افاقہ ہوا جس مین اس نے یہہ کلمے کہے - لبیکما
لبیکما - ہا انا ذا لدیکما - لا بری فاعتذر - ولا قوی فانتصر پہر اسپر ایسی کمال بیہوشی طاری ہوئی

جس سے بالکل اسید افاقہ کی دور ہو گئی لیکن پہر خدا کی قدرت سے ہوش مین آگیا اور یہہ کلمات کہکر لبیکما لبیکما۔ ہا انا ذا لدیکما۔ محفوف بالنعم۔ ان تغفر اللہم فاغفر جما۔ سوائے عبد لک لا المّا۔ اور اپنا مال و اسباب اپنے خویش و اقارب کو تفویض کر کے مرگیا۔ عبد العزیز بن احمد روایت کرتا ہے کہ امیہ کو جب حضرت محمد مصطفے کی بعثت کی خبر پہونچی تو اپنے اہل و عیال کو لیکر یمن کی طرف بہاگا اور وہان اونکو چہوڑ کر آپ طایف کی طرف آیا اور قصر غیلان مین اپنے دوستون کے ساتہہ شراب پینے لگا۔ اتفاقاً ایک کوّا اوس محل کی دیوار پر بیٹہکر آواز کرنے لگا امیہ نے کہا کہ اے کوّے تیرے مونہہ مین خاک دوستون نے پوچہا کیا کہتا ہے اسنے کہا کہ یہہ کوّا کہتا ہے کہ جسوقت تو یہہ پیالہ جو تیرے ہاتہہ مین ہے پی لے گا تو اوسی وقت مرجاویگا۔ اسکے بعد کوّے نے پہر کچہہ آواز کی اور اُسیطرح امیہ نے کہا حاضرین نے پوچہا کیا کہتا ہے اسنے کہا کہ یہہ کوّا کہتا ہے کہ اس دیوار کے نیچے جو مزبلہ ہے مین اسمین ایک ہڈی نکالکر کہاؤنگا جس سے میرا حلق پہٹ جاویگا اور مین اُسیوقت مرجاؤنگا۔ امیہ یہہ بات کرہی رہا تہا کہ کوّے نے وہی کام کیا اور مرگیا۔ امیہ نے کوّے کی بات راست جانکر اپنے ہاتہہ سے شراب کا پیالہ رکہدیا اور نہایت پشیمان ہوا دوستون نے کمال الحاح سے اُسے وہ پیالہ شراب کا پلا دیا جسکے پیتے ہی بیہوش ہوگیا اور پہر ہوش مین آکر اور یہہ کلمے کہکر کہ لا بری فاعتذر ولا قوی فانتصر مرگیا تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ یہہ شاعر ۹ سنہ ہجری مین فوت ہوا۔

شیبانی نحوی

ابو عمر اسحق بن مرار شیبانی نحوی۔ نحوی۔ علوم و فنون مین اپنے وقت کا امام تہا اکثر ارجوزے عرب کے اسکو یاد تہے کتاب اللغات اور کتاب خلق الانسان تصنیف کین تحریر کا اس قدر شوق تہا کہ مرتے دم تک اپنے ہاتہہ سے لکہتا رہا اور ایک سو دس برس کا ہو کر ۲۱۳ سنہ ہجری مین فوت ہوا

ابوالعتاہیہ

ابواسحق اسمعیل بن قاسم بن سوید بن کیسان شاعر بے مثل اور منشی بے بدل تہا اس نے عمرو بن علا کی تعریف مین ایک قصیدہ کہا تہا جس کے صلہ مین اوس نے اسکو ستر ہزار درم ودینار اور خلعت فاخرہ اور اسباب متکاثرہ اسقدر انعام دیا کہ ابوالعتاہیہ اوٹہانے سے عاجز رہا شعرائے ہمعصر اسکی یہہ عزت وشان دیکہکر رشک کہانے لگے چنانچہ ابوالعتاہیہ نے ایک دن اونکو جمع کرکے ازالہ حسد کے واسطے بہت پندونصیحت کی۔ یہہ شاعر ایک روز ابونواس شاعر سے ملا اور پوچہا کہ تم ایک دن مین کتنے شعر کہتے ہو ابونواس نے کہا کہ ایک بیت یا دو بیت ابوالعتاہیہ نے کہا مین ایک دن مین سو دو سو شعر کہتا ہون ابونواس نے اوس کے شعر پڑہکر کہا کہ جس فصاحت وبلاغت کے اشعار تم کہتے ہو ویسے مین ایک دن مین ہزار دو ہزار کہہ سکتا ہون اور اپنے شعر پڑہکر کہا کہ ایسے دو چار شعر روز کہتا ہون ابوالعتاہیہ کہتا ہے کہ مینے شعر کہنا چہوڑ دیا تہا اسلئے خلیفہ مہدی نے مجہے قید کردیا جب مین محبس مین گیا تو بڑا گہبرایا وہان مجہے ایک بڈہا خوبصورت خوش لباس قیدخانہ کے ایک گوشہ مین بیٹہا ہوا نظر پڑا مین اسکے پاس جا بیٹہا اور مجہے اوس گہبراہٹ مین سلام بہول گیا بڈہے نے میرا یہہ حال دیکہہ کر دو شعر پڑہے جن کے سنتے ہی میری دہشت اور وحشت جاتی رہی اور ترک سلام پر مینے بڑی معذرت کی بڈہے نے کہا اے ابوالعتاہیہ تیرا رنج ومصیبت مجہسے بڑہکر نہین تونے شعر کہنا چہوڑ دیا جسپر خلیفہ نے تجہے قید کیا اب پہر شعر کہنا شروع کردیگا تیری عزت وحرمت ویسی ہی ہو جاویگی مگر مجہے اب خلیفہ بلوا کر عیسی بن زید بن رسول اللہ اور اسکے بیٹے احمد کا حال پوچہیگا سو مین اگر بتاؤن تو وہ اوسکو شہید کردیگا اور رسول خدا مجہپر ناراض ہونگے اور اگر نہ بتاؤن تو وہ مجہے قتل کر ڈالیگا غرض یہہ باتین کرتے تہے کہ خلیفہ کا نوکر آکر ہم دونون کو اپنے ساتہہ لے گیا پہلے خلیفہ نے بڈہے سے

زید بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب

بن زید بن رسول اللہ اور اوس کے بیٹے احمد کا حال پوچھا بڈہے نے لاعلمی جتلائی خلیفہ نے
غصہ ہوکر کہا اگر تو نہ بتائیگا تو مین تجھے قتل کرڈالونگا بڈہے نے کہا اے خلیفہ خدا جو تیری
جی مین آوے کر مگر مجھے اون کے حال سے کچھ خبر نہین کیونکہ مین قیدخانہ مین محبوس تھا خلیفہ
نے غضب مین آکر فی الفور اوسکو قتل کروا دیا پھر مجھے کہا کہ تو اب شعر کہیگا یا تجھکو بہی اس بڈہے
کا ساتھی کردون۔ یہہ قہر و غضب خلیفہ کا دیکھکر مینے پھر شعر کہنا اختیار کیا۔ ابوالعتاہیہ اور بشار بن برد اور
ابونواس یہہ تینون ایک طبقہ کے شاعر ہین اور ابوالعتاہیہ کے اشعار اکثر زاہدانہ ہی ہین یہہ شاعر سنہ ۱۳۰
ہجری مین پیدا ہوا اور شہر بغداد مین آکر پیر کے دن آٹھوین ماہ جمادی الآخر سنہ ۲۱۱ مین فوت ہوا ؁

صولی شاعر

ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول تکین شعر و سخن مین اپنے ہمعصرون سے فایق تھا
نظم و نثر مین ایسا فصیح البیان تھا کہ جو کلمہ اسکی زبان سے نکلتا تھا سامع کو محو کر دیتا تھا
خود اسکا مقولہ ہے کہ مین کوئی لفظ اپنے مونہہ سے نہین نکالتا اور نہ کوئی حرف اپنے
خطون مین لکہتا ہون جب تک کہ وہ کلمہ پہلے میرے دل کو جوش اور سینہ کو خروش مین
نہ لاوے شعر کہتے ہوتے اسکو خود بہی رقت پیدا ہوتی تہی اور سامع پر بہی مدہوشی طاری
ہو جاتی تہی شعرگوئی مین ضرب المثل تھا اوسوقت کے بڑے بڑے شعرا اور ادیب اسکی
تحسین و آفرین کرتے تہے ابوتمام طائی حماسہ کے باب النسیب مین اسکے اشعار مفصلہ ذیل لایا ہے

وَنُبِّئْتُ لَیْلٰی اَرْسَلَتْ بِشَفَاعَۃٍ   اِلَیَّ فَھَلَّا نَفْسُ لَیْلٰی شَفِیْعُھَا

مین خبر دیا گیا کہ لیلی نے اپنی سفارش کے لئے کسی آدمی کو میری طرف بہیجا سو مین
یہہ کہتا ہون کہ نفس لیلی ہی کا کیون اپنا شفیع نہ بنا ؁

اَاَکْرَمُ مِنْ لَیْلٰی عَلَیَّ فَتَبْتَغِیْ   بِہِ الْجَاہَ اَمْ کُنْتُ امْرَاً لَا اُطِیْعُھَا

کیا وہ شخص لیلی سے بڑہکر میرے نزدیک بزرگی اور شان رکہتا ہے تاکہ وہ اسکے وسیلہ
سے عزت اور جاہ چاہتی ہے یا مین ایسا مرد ہون کہ اوسکے حکم کو نہین مانتا اور اشعار مفصلہ

ذیل اس نے محمد بن عبدالملک خلیفہ معتصم باللہ کے وزیر کی طرف لکھے تھے +

وکنت اخی باخاء الزمان   فلما نبا صرت حربا عوانا

جس وقت زمانہ میرے موافق تہا تو تو بہی میرا بہائی تہا جب وہ مجہہ سے پہر گیا تو تو حرب عوان ہوا

وکنت الیک اذم الزمان   فاصبحت منک اذم الزمانا

مین تیرے پاس آ کر زمانہ کی مذمت کرتا تہا اب مین تیری طرف سے زمانے کی مذمت کرتا ہون

وکنت اعدک للنائبات   فھا انا اطلب منک الامانا

مینے تجہے مصیبتون کے واسطے تیار رکہا تہا پس آگاہ ہو اب مین تجہ سے امان

چاہتا ہون اور یہہ دو شعر بہی بہت عمدہ سمجہہ کر لکہے گئے ہین +

کنت السواد لمقلتی   فبکی علیک الناظر

تو میری آنکہہ کی پتلی تہا سو تجہے دیکہنے والا رویا +

من شاء بعدک فلیمت   فعلیک کنت احاذر

اب تیرے بعد جو چاہے سو مرے مجہے تیرے ہی مرنے کا خوف تہا یہہ شاعر عباس

ابن احنف حنفی شاعر کا بہانجا ہے پندرہوین ماہ شعبان سنہ ۲۴۳ ہجری مین سُرّ

من راے مین فوت ہوا اور صول اس کے دادا کا نام ہے جس کی طرف یہہ منسوب

ہے اور بعضے یون کہتے ہین کہ صول اصل مین جول تہا جیم صاد سے بدلکر صول بنا

اور جول ایک گانو کا نام ہے جو جرجان کے مضافات سے ہے اور سرّ من رای

کو خلیفہ معتصم باللہ نے سنہ ۲۲۰ ہجری مین شہر قاطول کے پاس آباد کیا اور اب وہ مختصر ہو کر سامرہ مشہور ہے

ابن راوندی

ابو الحسین ۔ احمد بن یحیی بن اسحق راوندی فاضل اجل تہا اس کے تصنیفات قریب

ایکسو چودہ کے ہین منجملہ انکے کتاب فضیحۃ المعتزلہ ۔ اور کتاب التاج اور کتاب الزمرد

ہین علم کلام مین اس کو بڑا دخل تہا اور گاہے گاہے شعر بہی کہتا تہا چنانچہ یہہ شعر اسکا

مطابق حال زمانہ کے ہے۔

محن الزمان کثیرۃ ما تنقضی وسرادرہ یاتیک کالاعیاد

زمانے کی مصیبتین اتنی بڑی ہین کہ گذرنے مین نہین آتین اور اوسکی خوشی تجہے کبہی عیدون کی طرح حاصل ہوتی ہے یہہ فاضل چالیس سال کا ہوکر ۳۴۲ہجری مین فوت ہوا اردآند ایک گانو ہے مضافات اصفہان سے ۞

ثعلب نحوی

ابو العباس احمد بن یحیی بن زید بن سیار نحوی شیبانی معروف بثعلب نحوی علم نحو اور لغت مین امام اہل کوفہ تہا اور اخفش اصغر اور ابوبکر بن انباری اسکے شاگرد ہین ابوبکر بن مجاہد سے روایت ہے کہ مجہے ثعلب نے کہا اے ابوبکر قران والے قرآن کو پڑہکر مطلب کو پہونچے اور اہل حدیث حدیث کے وسیلہ سے فایز ہوئے اور اصحاب فقہ نے فقہ سے مقصود پایا مگر مینے تمام عمر زید و عمر کی حالت اعرابی مین گذاری پس معلوم نہین کہ قیامت کو میرا کیا حال ہوگا سو ابوبکر بن مجاہد کہتا ہے کہ مین وہان سے لوٹا اور اسی رات جناب رسول خدا کو خواب مین دیکہا کہ آپ فرما رہے ہین کہ ابو العباس نحوی کو میرا سلام کہو اور اوسکو بشارت دو کہ تو قیامت کو بڑے بلند جہنڈے والا ہوگا اسلئے کہ علم نحو کی علوم عربیہ محتاج ہین کئی کتابین مفید عام اس نے تصنیف کین چنانچہ کتاب المصون۔ کتاب اختلاف نحوین۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب مایلحن فیہ العامہ۔ کتاب القرآت۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب التصغیر۔ کتاب ماینصرف و مالاینصرف۔ کتاب مایجری ومالایجری۔ کتاب الشواذ۔ کتاب الامثال۔ کتاب الایمان۔ کتاب الوقف والابتدا۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب الہجا۔ کتاب المجالس۔ کتاب الاوسط۔ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب المسایل۔ کتاب حد النحو وغیرہ اسکی تصنیفات مشہور ہین ۱۶ سال کا ہوکر علم عربی اور لغت کو پڑہنے لگا اور اٹہارہوین سال مین فراء کی کتابون کو شروع کیا اور ۲۵ سال کی عمر مین فاضل اجل ہوا اور کل کتابین فراء کی

کی یاد کرلین - سنہ ۲۰۰ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۲۹۱ ہجری کو بغداد مین گھوڑے کی لات کی ضرب سے فوت ہوا اور شیبانی شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کی طرف منسوب ہے

زجاج نحوی

ابو اسحق۔ ابراہیم بن محمد بن سری بن سہل زجاج علم نحو اور ادب مین یگانۂ زمان علامۂ دوران تہا اسنے بہت کتابین مفید عام تصنیف کین چنانچہ اسکی تصنیفات سے کتاب معانی القرآن الکریم کتاب الامالی۔ کتاب ما فسر من جامع المنطق۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب العروض۔ کتاب القوافی۔ کتاب الفرق۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب مختصر فی النحو کتاب فعلت وافعلت۔ کتاب ما ینصرف وما لا ینصرف۔ کتاب شرح ابیات سیبویہ۔ کتاب النوادر۔ کتاب الانوار وغیرہ مشہور ہین مبرد اور ثعلب سے اسنے علم تحصیل کیا۔ شیخ ابو علی فارسی نحوی کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین اور زجاج دونون قاسم بن عبید اللہ بن سلیمان وزیر کے پاس گئے اور قاسم زجاج کا شاگرد تہا اور اسکے یہان زجاج کی بڑی قدر اور منزلت تہی اور اسی کے بدولت زجاج نے جاہ و ثروت اور مال و متاع بے شمار حاصل کیا تہا وہان ہم بے تکلف بیٹھے تہے کہ ایک غلام آیا اور اوس نے وزیر کو کوئی ایسی خوشی کی بات سنائی کہ جس سے وزیر کا چہرہ ہشاش بشاش ہوگیا اور وہ اسیوقت غلام کے ہمراہ گیا ابہی کچھ دیر نہ گذری تہی کہ واپس آیا اور آثار غم و الم کے اوس کے چہرہ سے نمایان تہے ہم یہہ حال دیکھہ کر حیران ہوتے زجاج نے اس خوشی اور غمی کا باعث پوچھا وزیر نے کہا کہ ایک مغنیہ کی کنیزک ہمارے یہان آیا جایا کرتی تہی اور مین اوسکی خریدنے کا کئی بار مستدعی ہوا لیکن وہ انکار کرتی رہی آخر کسی نے اوسے یہہ مصلحت بتائی کہ وہ کنیزک کو تحفہ کے طور پر پیش کرے تاکہ قیمت سے دوگنا مال پاوے سو اب اوس کنیزک کے آنے کی خبر غلام نے دی اور مین خوش و خرم اوس کی بکر شکنی کے واسطے گیا مگر جب جاکر دیکہا تو اوسے خون حیض آیا ہوا تہا اسلئے غمگین واپس آیا تو زجاج

نے اوسیوقت قلم پکڑ کر وزیر کے روبرو فی البدیہہ یہہ اشعار لکہے ؛

فَارِسٌ مَاهِرٌ بِجَرْيَتِهِ حَاذِقٌ بِالطَّعْنِ فِی الظُّلَمِ

ایک سوار جو پنا چہرا ایک بڑے کاموں مین گذرنے والا ہے اور اندہیرے مین نیزہ زنی مین دانا ہے ؛

رَامَ اَنْ یُدْمِیَ فَرِیْسَتَہٗ فَاتَّقَتْہُ مِنْ دَمٍ بِدَمٍ

اپنی شکار کے خون آلودہ کرنیکے واسطے تیر مارنے والا تہا سو وہ شکار اوس سے ایک خون کے باعث دوسرے خون سے بچا۔ وزیر یہہ اشعار سنکر خوش ہوا اور زجاج کی عزت و توقیر حد سے زیادہ کی۔ مگر یہہ شعر اصل مین خلیفہ ماموں نے بوران بنت حسن اپنی زوجہ کے حق مین بادلی تغیر کہے تہے زجاج نے شاید یہان حکایت کیطور پہ بیان کیئے ہون۔ یہہ فاضل جمعہ کے دن ۱۹۔ جمادی الآخر سنہ ۳۱۱ یا ۳۱۶ مین شہر بغداد مین فوت ہوا ؛

نَفْطَوَیہ نحوی

ابو عبد اللہ ابراہیم بن محمد بن عرفہ بن سہل بن مغیرہ نحوی واسطی سنہ ۲۴۴ مین شہر واسط مین پیدا ہوا اور بغداد مین آکر سکونت اختیار کی عالم اجل اور فاضل بے بدل تہا شعر نہایت فصیح کہتا تہا مگر علم نحو اسپر غالب ہوا اور اوس مین کتابین بہی تصنیف کین ابن خالویہ کہتا ہے کہ علما سے کوئی شخص جسکا نام ابراہیم اور کنیت ابو عبد اللہ ہو سوا نفطویہ کے نہین ہوا اس جگہہ دو شعر اس کے بطور نمونہ کے درج کیئے جاتے ہین ؛

قَلْبِی اَرَقُّ عَلَیْکَ مِنْ خَدَّیْکَ وَقُوَایَ اَوْہٰی مِنْ قُوٰی جَفْنَیْکَ

میرا دل بہت نرم ہے تجہپر تیرے دونون رخسارون سے اور میری قوتین تیرے پلکون کی قوی سے بہت سست ہین ؛

لِمَ لَا تَرِقُّ لِمَنْ یُعَذِّبُ نَفْسَہٗ ظُلْمًا وَیَعْطِفُہٗ ہَوَاہُ عَلَیْکَ

تو کیون رحم نہین کرتا اوس شخص پر جو اپنے نفس کو ظلما عذاب دے رہا ہے اور جسکو محبت

تہ نی طرف پہیر لائی ہے۔ وفات اسکی ۲۳ ۳ھ مین شہر بغداد مین ہوئی ؎

نحاس نحوی

ابو جعفر احمد بن محمد بن اسمٰعیل بن یونس مرادی نحوی مصری نحو مین فاضل اجل تہا تصنیفات اسکی بکثرت ہین چنانچہ اس نے تفسیر قرآن۔ تفسیر ابیات سیبویہ (جو ایسی پہلے کسی نے تصنیف نہین کی) کتاب ادب الکاتب۔ کتاب اعراب القران۔ کتاب الناسخ والمنسوخ کتاب التفاحہ۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب المعانی۔ کتاب الوقف۔ کتاب فی شرح المعلقات السبع۔ کتاب طبقات الشعرا وغیرہ تصنیف کین۔ اور دس دیوان عربی لکھکر اونکی تفسیر کی اور علم نحو ابو الحسن علی بن سلیمان اخفش اور زجاج اور ابن انباری اور نفطویہ وغیرہ ادبائے عراق سے حاصل کیا۔ تدریس وتعلیم مین ہرگز دریغ نہ کرتا تہا اور لوگ بہی اس سے بڑی رغبت سے علم حاصل کرتے تہے مگر بخیل کم خرچ پرلے درجے کا تہا شنبہ کے دن ۳۳۸ھ مین دریائے نیل کے کنارہ پر بیٹہہ کر کسی شعر کی تقطیع کر رہا تہا کہ کسی رہگذر نے یہہ سمجہکر کہ یہہ دریا پر جادو کر رہا ہے کہ وہ اب کے سال زور مین نہ آوے اور قحط پڑا رہے اوسکو لات مار کر دریا مین گرا دیا پہر اوس کی کہین خبر نہ ملی اور نہ نعش ہاتہہ آئی عربی مین نحاس پیتل اور تانبے کے برتن بنانے والے کو کہتے ہین ؎

ابن طباطبا

ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب مصر کے نامدار رؤسا مین سے تہے اشعار زاہدانہ اور رندانہ دونون مین کمال رکہتے تہے شعر کے باعث بڑی عزت وتوقیر حاصل کی اور طباطبا لقب آپکے جد اعلی کا ہے جو بسبب لکنت زبان کے قاف کو طا سے بدل کر بولتے تہے چنانچہ ایک دن غلام سے لباس مانگا غلام نے عرض کی دراعہ لاؤن یا قمیص آپ نے فرمایا نہ طباطبا یعنے قبا قبا آخر ۶۴ برس کے ہوکر ۳۴۵ھ مین راہی ملک بقا ہوئے

متنبی شاعر

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد کوفی - یہہ شاعر فصیح اللسان اور ناظم بلیغ البیان تہا علم ادب اور لغت مین بے نظیر تہا - چہوٹی عمر مین ملک شام مین آیا اور وہان کے ادبا سے علم ادب مین اعلے درجہ کی کمالیت پیدا کی علم عربی مین اسقدر ملکہ رکہتا تہا کہ جو مسئلہ اوس سے پوچہا جاتا اوسی وقت بلا تکلف عربی کی سند سے بیان کرتا تہا چنانچہ شیخ ابو علی فارسی مصنف ایضاح نے ایکدن پوچہا کہ فعلی کے وزن پہ کلام عرب مین کتنے جمع آئے ہین اس نے فی الفور جواب دیا کہ حجلی وظربی - شیخ کہتا ہے کہ مین تین رات متواتر لغت کی کتابین دیکہتا رہا مگر ان دونون جمع کے سوا اور کوئی جمع ہرگز نہ ملی - بعضے شعرا اسکے اشعار کو ابو تمام طائی کے شعرون پر ترجیح دیتے ہین - نامی شاعر کہتا ہے کہ ایک مضمون تمام شاعرون سے رہگیا تہا اور میرا منشا رہا کہ مین اسے ادا کرون پر متنبی اوس مین سبقت لیگیا اور وہ یہہ ہے ؎

رمانی الدھر بالارزاء حتی ۔۔ فؤادی فی غشاء من نبال

زمانے نے مجہہ پر مصیبتون کے اتنے تیر برسائے کہ میرا دل تیرون کے پردہ مین چہپ گیا ؎

فصرت اذا اصابتنی سہام ۔۔ تکسرت النصال علی النصال

اب مین ایسا ہوگیا ہون کہ جب مجکو تیر لگتے ہین تو پہلو نہیر پہالین ٹوٹتی ہین اسکی دیوان کی اور شعرا کے دیوانون سے زیادہ شرحین ہین چنانچہ کہتے ہین کہ اسکے دیوان کی چالیس شرحین ہین اور متنبی اس کا تخلص اسواسطے پڑا کہ اس نے ہمراہ اور لوگون کے بنی کلب وغیرہ سے ملکر دعوے نبوت کا کیا تہا سو لولو امیر حمص نائب اخشیدیہ کا اس کی تنبیہ کے واسطے لشکر لایا اور اسکو قید کرکے اسکے ہمراہیون کو ادہر ادہر پراگندہ کر دیا اور یہہ مدت تک قید رہا آخر توبہ کرکے اس نے رہائی پائی - بعضے یون کہتے ہین کہ اسنے شعر مین دعوے نبوت کا کیا تہا یعنے پیغمبر شعرا اپنے آپ کو کہتا تہا اگرچہ تیرہ

نے پہلے قول کو معتبر لکھا ہے۔ پہر ۳۳۷ھ مین امیر سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس گیا اور ۳۴۶ھ مین وہان سے رخصت ہو کر مصر مین آیا اور کافور اخشیدی اور انوجور بن اخشیدی کی مدح مین کئی قصیدے کہے مگر کافور کے روبرو پانو مین موزے پہن اور کمر باندہ اور تلوار کو حمایل کر اپنے دو مسلح چوب دارون کے کندہون پر کہڑا ہوتا تہا۔ کافور اس گستاخی سے ناراض ہوا متنبی نے اوس کی ہجو مین ایک قصیدہ کہا اور صبح کے وقت عید اضحی کے دن ۳۵۰ھ کو وہان سے بہاگا کافور نے چارون طرف اوس کی تلاش کے واسطے قاصد دوڑائے مگر وہ ہاتہ نہ آیا کہتے ہین کہ کافور نے متنبی سے ملک کی صوبہ داری کا وعدہ کیا تہا لیکن اس کے تکبر اور رعونت سے خوف کر کے اسکو ایسے رتبہ عظیم سے محروم رکہا اور لوگون سے کہا نعوذ باللہ جس نے آنحضرت کے مقابلہ مین دعوی نبوت کا کیا وہ کافور کے مقابلہ مین بادشاہی کا دعوے نکریگا۔ سیف الدولہ کی مجلس مین ہر رات شاعر اور ادیب جمع ہو کر مباحثہ کرتے تہے ایک رات متنبی اور ابن خالویہ نحوی مین بحث ہو رہی تہی کہ ابن خالویہ نے متنبی کے مونہہ پر کنجی ماری جس سے خون نکل آیا اسلیئے متنبی وہان سے ناراض ہو کر مصر مین گیا اور کافور کی مدح مین قصیدہ کہا پہر وہان سے بلاد فارس مین گیا اور عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کی مدح کی اور بہت سا انعام پا کر ۳۵۴ھ مین بغداد کی طرف روانہ ہوا راستہ مین نعمانیہ کے پاس فاتک بن ابی جہل اسدی سے لڑائی ہوئی جس مین متنبی اور اوس کا لڑکا دونون مقتول ہو گئے۔ کہتے ہین کہ جب متنبی نے دشمن کا غلبہ دیکہا تو بہاگنا چاہا غلام نے متنبی کا یہہ شعر پڑہکر فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی والضرب والطعن والقرطاس والقلم کہا کہ اپنے یہہ شعر اپنی بہادری کی صفت مین کہا ہے اگر بہاگوگے تو آپکو لوگ جہوٹا شاعر کہین گے۔ پس متنبی اپنے اس شعر کے لحاظ سے لڑکر مارا گیا ۔

ابن فارس لغوی

ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی جمیع علوم مین مہارت کامل رکہتا تہا لیکن علم لغت اسپر غالب ہوا جسکے باعث اسکا لقب لغوی پڑا اس نے لغت مین کتاب المجمل اور فقہ مین حلیۃ الفقہا تصنیف کین. صاحب مقامات حریری نے مقامہ طیبیہ مین مسایل فقہ کے بیان کرنے مین اسکی طرز اختیار کی ہے جب یہہ فاضل شہر ہمدان مین مقیم تہا تو بدیع ہمدانی مصنف مقامات بدیع نے اس سے استفادہ کیا شعر نہایت فصیح و بلیغ کہتا تہا جیسے کہ اُسکے یہہ شعر ہین ؛

وَقَالُوا کَیفَ حَالُکَ قُلتُ خَیرٌ   تُقضّی حاجتی وتفوت حاج

اُنہون نے میرا حال پوچہا مینے کہا اچہا ہے کوی حاجت روا ہوتی ہے اور کہی روا نہین ہوتین ؛

اذا ازدحمتْ ہمومُ الصدرِ قلنا   عسی یوم یکون لہا انفراج

جب غم سینے مین ازدحام کرتے ہین تو کہتا ہون کہ قریب ہے کہ ایکدن انکو کشادگی ہوگی

ندیمی ہِرّتی وانیسُ نفسی   دفاتر لی ومعشوقی السراج

ہمنشین میری بلی اور میری جان کا انیس دفتر اور معشوق میرا چراغ ہے وفات اسکی سنہ ۳۹۰ مین ہوی اور قاضی علی بن عبدالعزیز کے مقبرہ مین مدفون ہوا ؛

جوہری صاحب صحاح

ابونصر اسمعیل بن احمد جوہری لغت اور ادب اور خوشخطی مین یگانہ زمانہ تہا لغت حماد
مین اسنے ایک کتاب بےنظیر جو صحاح جوہری کے نام سے مشہور ہے تصنیف کی اصل مین یہہ فاراب کا باشندہ تہا لیکن نیشاپور مین آکر اسنے سکونت اختیار کی اور وہین سنہ ۳۹۸ ہجری مین فوت ہوا ؛

بدیع الزمان ہمدانی

ابوالفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی معروف بدیع الزمان نظم و نثر مین یگانہ زمانہ تہا۔ ابوالحسین احمد مصنف مجمل سے اس نے روایت کی اور بڑے بڑے فصیح و بلیغ رسالے تصنیف کئے اور لطیف و عجیب مقامے لکھے حریری نے اسی کی طرز پر مقامات تیار کی اور اس کے علم و فضل کی تعریف اپنی کتاب کے خطبہ مین بڑے زور و شور سے کی اور اسکی فصاحت و بلاغت کا معترف ہوا بدیع الزمان نے اچھے اچھے لطیفہ نظم و نثر مین بیان کئے اور فقرات مسجعہ اور اشعار مرشحہ اور موشحہ جو سراسر پند و نصایح سے پر ہین تصنیف کئے چنانچہ بیان نمونہ کے طور پر دو چار فقرے درج کئے جاتے ہین

الماء اذا طال مکثہ ظہر خبثہ واذا سکن متنہ تحرک نتنہ

پانی جب مدت تک کہڑا رہے تو اوس کی پلیدی ظاہر ہوتی ہے اور جب اوسکی سطح ساکن ہو تو اوسکی بدبو حرکت کرتی ہے۔ دونوان فقرون کا ایک ہی مطلب ہے ؏

الضیف یسمج لقاوہ اذا طال ثواوہ ویثقل ظلہ اذا انتہی محلہ

مہمان جب مدت تک قیام کرے تو اوسکا دیکہنا کریہ ہوتا ہے اور جب اوسکا قیام نہایت تک پہونچے تو اوسکا سایہ ثقیل معلوم ہوتا ہے ان دونوان فقرون کا بہی ایک ہی مطلب ہے ؏

حضرتہ التی ھی کعبۃ المحتاج لا کعبۃ الحجاج ومشعر الکرام لا مشعر الحرام ومنی الضیف لا منی الخیف وقبلۃ الصلات لا قبلۃ الصلوات

اوس کی درگاہ کعبہ محتاجون کا ہے نہ کعبہ حاجیون کا اور محل کرم کا ہے نہ محل حرم کا اور مہمانون کی آرزوئین ہین نہ خیف کی منی ہے اور صلون کا قبلہ ہے نہ نمازون کا قبلہ ہے۔ بدیع الزمان اکثر ملک ہرات مین رہتا تہا جب وہان اس کے علم و فضل اور شعر و سخن کا چرچا پہیلا تو فضلائے عصر نے جنکا سینہ حسد کی آگ سے جلا ہوا تہا اسکو زہر دیدی جس سے ۳۹۸ھ مین راہی ملک بقا ہوا اور بعضے مورخ اپنی تاریخ مین لکہتے ہین

حاکم ابو سعید عبدالرحمان بن دوست روایت کرتا ہے کہ مین نے بڑے بڑے معتبرون سے سنا ہے کہ بدیع ہمدانی مرض سکتہ سے مرا تہا اور اوس کی تجہیز و تکفین مین نہایت جلدی کی گئی اور خیال نہ کیا گیا کہ مرض سکتہ مین مبتلا ہے یا دراصل مرگیا ہے پہر قبر مین اوسکو ہوش آیا اور رات کو کفن کش نے اُسکی آواز سنی اور قبر کو کہود کر دیکہا تو داڑہی پکڑے ہوئے قبر کے حبس سے مرا ہوا پایا ؎

نامی شاعر

ابوالعباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنامی علم ادب مین ماہر اور شعرگوئی مین متبحر تہا سیف الدولہ کے دربار مین متنبی کے بعد اسکے برابر کیسیکا قدر اور مرتبہ نہ تہا اور متنبی سے اسکے معارضے او مناقشے شاعرانہ بہت ہوتے رہے اشعار اسکے نہایت لطیف اور دلچسپ اور مرغوب خاطر ہین ؎

اتانی فی قمیص اللاذ یسعی ۔ عدوٌّ لی یلقّبُ بالحبیب

میرے پاس ایک دشمن جسکا لقب حبیب تہا سرخ دریائی کا کرتہ پہنے ہوئی دوڑتا آیا

وقد عبث الشراب بمقلتیہ ۔ فصیر خدّہ کسنا اللھیب

اور شراب نے اوسکی آنکہون کو مست اور رخسار یکو آگ کی شعلہ کیطرح روشن کر دیا

فقلتُ لہ بما استحسنت ھذا ۔ فقد اقبلت فی زیٍّ عجیب

مینے اوسے کہا تو نے کس چیز سے اسکو خوبصورت بنایا کیونکہ تو کیا اچہے عجیب لباس مین میرے پاس آیا ہے ؎

احُمرۃُ وجنتیک کستک ھذا ۔ ام انت صبغتہ بدم القلوب

کیا تیرے رخسارون کی سرخی نے تجہکو یہہ لباس پہنایا یا تو نے اس کو عاشقون کے دلون کے خون سے رنگا ہے ؎

فقال الراح اھدت لی قمیصًا ۔ بلون قد حکی شفق الغروب

فثوبی والمدام ولون خدی   قریبٌ من قریبٍ من قریبِ

اوس نے کہا کہ شراب نے مجکو کرتہ جس کا رنگ شفق غروب سے مشابہ ہے تحفۃً یا سویرا
کپڑا اور شراب اور میرے رخسارے کا رنگ آپسمین قریب ہین - یہہ شاعر ۹۰ برس کا
ہوکر ۳۹۹ھ یا ۳۹۰ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا - مصیصی نام شہر کا ہے طرطوس کے
قریب بحر روم کے کنارے پر جسکو صالح بن علی ابو جعفر منصور کے چچا زاد بہائی
نے ۱۴۰ھ مین بنایا تہا ٭

ابو الرقعمق

ابو حامد احمد بن محمد انطاکی ملقب بابی الرقعمق شاعر نامور ہے - ثعالبی فی یتیمۃ الدہر
مین اسکی بڑی تعریف کی اور کہا کہ یہہ شخص یگانہ زمان اور علامہ دوران تہا اشعار
صوفیانہ اور ظریفانہ دونون مین مہارت کامل رکہتا تہا اس کے شعر و سخن کا چرچا
تمام ملک شام مین پہیلا اور وہان کے کل شاعرون سے عموماً اور شعراے مادحین
سے خصوصاً فایق تہا - اکثر اس کے اشعار صریع الدلا رشاعر کے طور پر ہین مصر
مین مدت تک رہا اور وہان کے امرا و سلاطین کی مدح مین کئی قصیدے کہے
معز ابو تمیم سعد بن منصور اور اوس کے بیٹے عزیز اور حاکم اور قائد اور وزیر
ابو الفرج بن کلس وغیرہ روسا کی تعریف مین بڑے مبالغے کئے اور عزت پائی
اور مشہور زمانہ ہوا - اور جمعہ کے دن ماہ رمضان یا ربیع الآخر ۳۹۹ھ مین ملک
مصر مین فوت ہوا ٭

ابن بقیۃ نحوی

ابو طالب احمد بن بکر بن بقیۃ عبدی نحوی فاضل متبحر تہا - اس نے علم نحو ابو سعید
سیرافی اور ابو الحسن رمانی اور ابو علی فارسی سے حاصل کیا اور ایضاح ابو علی فارسی
کی شرح بہت عمدہ لکہی ماہ رمضان مین پنجشنبہ کے دن ۴۰۶ھ مین فوت ہوا -

اور عبدی نسبت قبیلہ عبد القیس بن اقصے بن دعمی کی طرف ہے ؎

ابراہیم حصری

ابو اسحق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف بحصری قیروانی سخنور نامور اور شاعر نغز پرور وحید عصر اور یگانہ دہر تہا۔ اسنے عربی مین ایک دیوان اور کتاب زہر الآداب و ثمر الالباب اور لطایف و ظرایف کے بیان مین کتاب المصون فی سر الہوی المکنون تصنیف کین قیروان کے جوان اس کے گرد بیٹھتے اور اسکے اشعار ظرافت آمیز اور کلمات مسرت انگیز سنکر محظوظ ہوتے اور اسکی بڑی عزت و شان کرتے تہے اس کے شعر و سخن کا چرچا اطراف عالم مین اسقدر پہیلا کہ چارون طرف سے اسکو انعام اور صلے ملنے لگے۔ یہہ شاعر ابوالحسن علی حصری شاعر کی خالہ کا بیٹا ہے جو پانچین صدی میں ہوا الحصری محل حصر یا بیع حصر کی طرف منسوب ہے۔ قیروان بفتح قاف افریقیہ مین ایک شہر کا نام ہے جسکو عقبہ بن عامر صحابی نے تعمیر کیا تہا

ابو عامر بن شہید قرطبی

ابو عامر احمد بن عبد الملک بن مروان ذو الوزارتین الاعلی احمد بن عبد الملک بن عمر بن محمد بن عیسے بن شہید اشجعی اندلسے ۳۸۲ھ مین پیدا ہوا شہر اندلس مین اس کے برابر کوئی عالم نہ تہا ابن حزم ظاہری سے اس کے اکثر مکاتبات اور معاتبات ہوتے رہے۔ اور اس نے کتاب کشف الدک و ایضاح الشک و کتاب التوابع والزوابع اور اور نہایت عمدہ کتابین تصنیف کین اور باوجود کمال علم و فضل کے سخاوت و مروت مین مشہور آفاق تہا جمعہ کے دن چاشت کیوقت اخیر تاریخ ماہ جمادی الاولی ۴۲۶ھ مین شہر قرطبہ مین فوت ہوا اور اشجعی اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب ہے ؎

ابن کلیب

احمد بن کلیب شاعر نامور اور سخنور معنے پرور بذلہ گو لطیفہ سنج تہا اسلم بن احمد بن سعید پر عاشق ہوا اور اوس کے حسن و جمال اور خط و خال کی وصف مین شعر کہتا تہا چنانچہ اسنے یہہ اشعار اپنے معشوق کی صفت مین کہے ہین ؎

وَاَسْلَمَنِی فِی هَوَاهُ　　اَسْلَمُ هٰذَا الرَّشَا
غَزَالٌ لَهُ مُقْلَةٌ　　یُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَشَاءُ
وَشَیٰ بَیْنَنَا حَاسِدٌ　　سَیُسْاَلُ عَمَّا وَشیٰ
وَلَوْ شَاءَ اَنْ یَرْتَشِیْ　　عَلَی الْوَصْلِ رُوْحِیْ ارْتَشیٰ

یہہ شاعر اپنے دوست کے ہجر و فراق مین سنہ ۴۲۶ھ مین فوت ہوا ؎

ابن الابار

ابو جعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن ابار معتضد عباد بن محمد لخمی اشبیلیہ کے حاکم کے مقربون مین سے تہا عالم اجل اور فاضل اکمل تہا نظم مین اسکو پوری دسترس تہی عربی مین اس نے ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا وفات اس کی سنہ ۴۳۳ھ مین ہوی خولان بفتح خاء معجمہ خولان بن عمرو کی طرف منسوب ہے اور اشبیلہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ؎

ابو نصر منازی

ابو نصر احمد بن یوسف سلیکی منازی کاتب سر دفتر شعرائے نامدار و فضلائے عالی وقار تہا ابو نصر مروان کردی والی میّافارقین اور دیار بکر کا وزیر ہوا اور شہر میّافارقین اور آمد کی جامع مسجد مین بڑا کتب خانہ جمع کر کے وقف کیا۔ ایک دفع منازی ابو العلاء معرّی سے معرّہ نعمان مین ملا ابو العلاء نے اسکے آگے شکایت کی کہ مین نے ہر چند ابنائے زمانہ سے اپنا تعلق چہوڑ دیا ہے لیکن وہ بہی ان میرے ایذا رسانی سے ہرگز باز نہین آتے ابو نصر منازی نے کہا کہ

اون کو تم سے کیا تعلق ہے تو نے اسکے واسطے دنیا کو چھوڑ دیا ابو العلا نے تین دفعہ کہا دنیا کیا بلکہ میں نے آخرت بہی ان کے واسطے چھوڑ دی مگر ابو نصر مذکور سر نیچے کر کے کہڑا رہا۔ اور زبان سے کچھ نہ کہا ابو المعالی حضیری کتاب زینۃ الدہر میں منازی کے یہہ شعر لایا ہے

ولی غلام طال فی دقۃ ٭ کخط اقلیدس لا عرض لہ

میرا ایک غلام باریکی میں اقلیدس کے خط کی طرح لنبا ہے جو عرض نہیں رکہتا ٭

وقد تناہی عقلہ خفۃ ٭ فصار کالنقطۃ لا جزء لہ

اور اوس کی دانش خفت میں اُس نہایت تک پہونچی کہ نقطہ کی طرح اوسکی جزو نہیں اس نے عربی میں ایک دیوان تصنیف کیا مگر مورخین لکھتے ہیں کہ وہ مشتہر نہیں ہوا اور نہایت قلیل الوجود ہے۔ وفات اسکی ۴۳۷ھ میں ہوئی منازی مناز جرد کی طرف منسوب ہے جو خرت برت کے پاس ہے اور خرت برت نام قلعہ زیاد کا ہے اور یہہ منازوہ مناز کرد نہیں ہے جو نام قلعہ کا مضافات اخلاط سے ہے ٭

معری شاعر

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن داود تنوخی معری شاعر عدیم المثل تہا۔ علم صرف و نحو و لغت و اشتقاق و بدیع و بیان و معانی و ادب وغیرہ میں یکتاے زمانہ تہا علم نحو و لغت معرہ میں اپنے باپ سے اور حلب میں علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سے حاصل کیا کئی کتابین اور رسالے تصنیف کئے اور اکثر کتابین اسکی اوسوقت میں مشہور اور مقبول ہوئین نظم میں کتاب لزوم ما لا یلزم پانچ جلد میں تصنیف کی اور کتاب سقط الزند تصنیف کر کے پہر آپ ہی اوس کی شرح ضوء السقط لکہی اور ایک کتاب جسکا نام الایک والغصون اور معروف بالہمزہ والردف علم ادب میں قریب سو جزو کے تصنیف کی (جزو سے مراد یہان جلد ہے) ابو القاسم علی بن محسن تنوخی اور خطیب ابو زکریا وغیرہ علماے نامدار نے اس سے علم تحصیل کیا اور

روایت کی اجازت لی۔ ۲۷ ماہ ربیع الاول ۳۶۳ھ مین جمعہ کے دن وقت غروب آفتاب
کے شہر معرہ مین پیدا ہوا اور ۳۶۷ھ مین چیچک سے اندھا ہوا اور داہنی آنکھ پر سفیدی
چھا گئی اور بائین آنکھ بالکل جاتی رہی۔ حافظ سلفی ابو محمد عبد اللہ بن ولید بن غریب
ایادی سے روایت کرتا ہے کہ مین بچپن مین ایک مرتبہ اپنے چچا کے ہمراہ ابو العلا کی
زیارت کے واسطے گیا اور وہان جاکر دیکھا کہ ابو العلا نمدہ کی مصلے پر بیٹھا ہوا ہے اور
نہایت نحیف الجسم پیر فرتوت ہے ایک آنکھ اوسکی رخسارے پر پڑی ہوی اور دوسری
آنکھ غور مین گئی ہوئی تھی اور چہرہ پر چیچک کے داغ ہین۔ مین اوس کے قریب جاکر
بیٹھا مجھے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا اور نہایت تضرع وعاجزی سے میرے حق مین
دعا کی۔ اس نے ایک کتاب لامع العزیز دیوان متنبی کے شعرون کی تشریح مین لکھی جس سے
لوگ بڑے خوش ہوئے اور اوسکے پاس جاکر تحسین اور آفرین کرنے اور داد سخن
دینے لگے۔ ابو العلا نے کہا کہ اس کتاب کے لکھنے مین گویا متنبی کی روح نے مجھے مدد
دی اور پردہ غیب سے میری طرف توجہ کی۔ اسنے دیوان ابو تمام کو مختصر کرکے اوسکی شرح
لکھی اور اوس کا نام ذکری حبیب کہا اور دیوان بحتری کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکھی
اور اوسکا نام عبث الولید رکھا اور دیوان متنبی کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکھی اور اوسکا
نام معجز احمد رکھا ۳۹۸ھ میں بغداد مین آیا اور وہان ایک سال اور سات مہینے رہکر پہر
معرہ مین واپس گیا اور کتابین تصنیف کرنے لگا اور درس جاری کیا چنانچہ چارون طرف
سے طلبا اسکے پاس استفادہ کے واسطے آتے تھے۔ ابو العلا نے نابینائی کے باعث
ایک مکان خاص اپنے واسطے مقرر کیا ہوا تھا جس مین ہمیشہ بیٹھا رہتا تھا اسلیے اسکا
نام رہین المجلس پڑا اس نے ۴۵ برس گوشت اس خیال سے نہ کہایا کہ بیچارے اچھے
جانور کو ذبح کرنا محض ایذا رسانی ہے اور یہہ امر مطلقا معیوب و مذموم ہے۔ کہتے
ہین کہ اس شاعر نے گیارہ سال کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا تھا جمعہ کی رات تیسری

ماہ ربیع الاول ۴۴۹ھ مین شہر معرہ مین فوت ہوا۔ اور اپنے محلہ کے میدان مین دفن کیا گیا۔ تنوخی بفتح تا و ضم نون نام قبیلہ کا ہے اور معری نسبت معرۃ نعمان کی طرف ہے اور معرہ نعمان ایک گانو کا نام ہے جو مابین حمات اور شیرز کے واقع ہوا و نعمان بن بشیر انصاری کی طرف منسوب ہے ۱۲

خطیب بغدادی

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی معروف بالخطیب بغدادی مصنف تاریخ بغداد فاضل کامل اور عالم عامل تہا۔ علم حدیث اور تواریخ مین بڑا ماہر تہا اس نے فقہ ابو الحسین محاملی اور قاضی ابو الطیب طبری سے حاصل کی اور اوسمین ضرب المثل زمانہ ہوا اور قریب ایک سو کے تصنیف کی مگر سب علمون سے بڑہکر اسکا خیال علم حدیث اور تواریخ مین تہا اور تواریخ مین اسکی سند کو بڑا اعتبار ہے چوبیسوین ماہ جمادی الآخر روز پنجشنبہ ۳۹۲ھ مین پیدا ہوا اور ساتوین ذی الحجہ یوم دوشنبہ ۴۶۳ھ مین رحلت کی۔ محب الدین ابن نجار بیان کرتا ہے کہ ابو البرکات اسمعیل بن سعد صوفی نے کہا کہ شیخ ابو بکر بن زہرا صوفی نے اپنی قبر کے واسطے بشر حافی کی قبر کے پاس جگہہ لی تہی اور وہان ہر ہفتہ مین ایک دو مرتبہ جاکر قرآن مجید پڑہتا اور سویا کرتا تہا جب ابو بکر خطیب کے مرنیکا وقت قریب پہونچا تو اوس نے وصیت کی کہ مجھے بشر حافی کے پاس دفن کرین اور میرا کل مال و متاع فقہا اور محدثین کو دین اور کتب خانہ وقف کرین پس لوگ اوس کے مرنے کے بعد ابو بکر بن زہرا سے قبر کی زمین کے واسطے مستدعی ہوئے لیکن اوس نے سخت انکار کیا پہر وہ اوس کے باپ کے پاس گئے اوس نے بیٹے کو بلوا کر کہا کہ مین یہہ نہین کہتا خطیب کی قبر کے واسطے جگہہ دو مگر یہہ بتاؤ کہ اگر بشر حافی زندہ ہوتا اور تو اوس کے پاس بیٹہا ہوتا اور خطیب آکر تیرے سے نیچے درجہ پر بیٹہتا تو کیا یہہ بات تجہی اچہی

ہوتی۔ ابوبکر بن زہر اس نے کہا نہیں بلکہ مین اونکو اپنی جگہہ دیتا اور آپ اون سے نیچے بیٹھتا اوس کے باپ نے کہا کہ اب یہی ایسا ہی کرنا چاہیئے پس ابوبکر نے خوش ہوکر اوسی وقت جگہہ دیدی ؎

ابن زیدون مخزومی

ابوالولید احمد بن عبداللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبی شاعر بذلہ گو لطیفہ سنج اور فصاحت شعر مین ضرب المثل زمانہ تہا ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ ابن زیدون نظم و نثر مین اوستاد کامل تہا اور شعرائے بنی مخزوم کا اسپر خاتمہ ہوا۔ فقہ مین اس کے برابر کوئی فاضل نہ تہا شہر قرطبہ مین لوگ اسکے پاس آکر علم لغت اور ادب پڑہتے اور فایدہ حاصل کرتے تہے ۴۴۱ھ مین قرطبہ سی معتضد باللہ ابو عمرو عباد والی اشبیلیہ کی خدمت مین گیا معتضد باللہ نے اسکی بڑی عزت و حرمت کی اور اپنا مصاحب بنایا ماہ رجب ۴۶۳ھ مین شہر اشبیلیہ مین فوت ہوا اور وہین دفن کیا گیا۔ ابن زیدون مخزومی اسکا لقب مشہور ہوا اور زیدون اسکی جد کا نام ہے

ابن خیاط شاعر

ابو عبداللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی المعروف بابن خیاط کاتب شاعر فصیح اللسان اور بلیغ البیان تہا نظم و نثر دونون مین یگانہ زمانہ شمار کیا جاتا تہا۔ سیر و سیاحت کا اسکو بڑا شوق تہا کئی ملکون مین پہرتا رہا اور اکثر معززون کی مدح مین قصاید کہے۔ ابوالفتیان بن حیوس شاعر سے حلب مین ملا اور اپنے طبعزاد شعر اوس کو سنائے۔ ابوالفتیان نے کہا کہ مجہے اس نوجوان نے اپنی جان پر ڈر دلا دیا کیونکہ بسا اوقات جہان مین ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب کوئی شخص کسی صناعت مین ماہر ہوا تو یہہ امر اوس فن کے بوڑہون کے مرنے پر دال ہوا۔ یہہ شاعر ایک دفعہ مفلسی کی حالت مین شہر بغداد مین گیا اور ابن حیوس کیطرف خط لکہا ابن حیوس

نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور اپنے پاس رکھا اس کے اشعار عربی اکثر لاجواب ہیں دمشق میں سنہ ہ میں پیدا ہوا اور گیارہویں ماہ رمضان سنہ میں فوت ہوا ؛

ابن خازن کاتب

ابو الفضل احمد بن محمد بن فضل بن عبد الخالق المعروف با بن خازن کاتب بیوتری اصل بغدادی مولد علم اور شعر اور خوشخطی میں یگانہ زمانہ تہا جسقدر اسکی شعر ہیں سب جید اور مقبول اہل فن ہیں چنانچہ اس کے دو شعر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ؛

مَن یَستقیم یُحرَم مناہ ومن یزغ ٭ یختص بالا اسعاف والتمکین

جو شخص ایک ہی حال پر قایم رہیگا وہ اپنی امیدوں سے محروم رہیگا اور جو ایک حال سے پہسلیگا وہ حاجت روائی اور تمکین کے ساتہہ خاص ہوگا ؛

اُنظر الی الالف استقام ففاتہ ٭ عجمٌ وفاز بہا اعوجاج النون

الف کی طرف دیکہو کہ مستقیم ہے تو عجم نے اوسکو ترک کیا اور خمیدگی نون کی اس تک کو پہونچی یعنے عرب و عجم دونوں زبانوں میں نون آتا ہے ۔ وفات اس کی ماہ صفر سنہ ھ میں ہوئی ؛

ابو الصلت امیہ

ابو الصلت امیہ بن عبد العزیز بن ابو الصلت اندلسی کاتب فصیح اور شاعر بلیغ تہا ۔ ایک کتاب یتیمۃ الدہر ثعالبی کی طرز پر لکہی اور اوسکا نام حدیقہ رکہا ۔ علم حکمت اور ادب میں اور علموں سے بڑہکر مہارت رکہتا تہا اور ادیب حکیم کے نام سے مشہور تہا ۔ شعر نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تہا چنانچہ اس کے یہہ دو شعر ہیں ؛

عجبتُ من طرفکَ فی ضعفہ ٭ کیف یصید البطل الاصید ؛

میں تیرے گوشہ چشم سے تعجب کرتا ہوں کہ باوجود ضعف کے بڑے بڑے سرکش بہادروں کو کسطرح شکار کرتا ہے ؛

یفعل فینا وہو فی غمدہ ما یفعل السیف اذا جردا

اور باوجودیکہ وہ پردے مین ہے پہر ہم مین وہ کام کرتا ہے جو تلوار مجرد کام کرتی ہی
اخیر عمر مین شہر مہدیہ مین سکونت پذیر ہوا اور وہان کے حاکم علی بن یحیی بن تمیم
بن معز بن بادیس نے اسکی بڑی عزت وتوقیر کی اور وہان خدا تعالے نے اسکو
ایک لڑکا بہی عطا فرمایا جسکا نام اس نے عبد العزیز رکہا یہ عبد العزیز شعر اور شطرنج
مین بڑا فایق تہا اور شہر بجایہ مین سنہ ۵۴۶ھ مین فوت ہوا - اور ابو الصلت امیہ سنہ ۵۲۹ھ
مین شہر مہدیہ مین راہی ملک بقا ہوا

کلبی غزی

ابو اسحق ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی غزی شاعر فصیح اللسان
اور ناظم خوش لہجہ عذب البیان تہا - حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین لکہا ہی
کہ یہ شخص سنہ ۴۸۱ھ مین دمشق مین آیا اور فقیہہ نصر مقدسی سے علم حدیث کی تحصیل کی
اور بغداد مین جاکر کئی سال مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا اور وہان کے مدرسون کی
مدح مین کئی قصیدے کہے اور کئی مرثیہ منظوم کئے - پہر وہان سے خراسان کو گیا
اور وہان کے امراء وسلاطین کی تعریف مین بہت قصیدے کہے اور عزت ومنزلت
حاصل کی - عربی مین ہزار بیت کا دیوان تصنیف کیا - عماد کاتب نے خریدہ مین
اس کی بہت تعریف کی اور لکہا کہ کلبی غزی نے بہت شہرون کی سیر وسیاحت کی
اور دور دراز ملکون مین گیا اور علم کا شیوع کرتا رہا اور جہان گیا وہان کے بزرگون
کی تعریف مین قصیدے کہے اور عزت پائی اور مقبول خاطر خاص وعام ہوا خراسان
اور کرمان مین اس کی بڑی قدر ومنزلت ہوی اور وہان کے رؤسا وعمائد نے
اسکی بہت تعظیم وتکریم کی - ناصر الدین مکرم بن علا وزیر کرمان کی مدح مین اسنے
قصیدہ بائیہ تصنیف کیا اور بڑا انعام پایا اور اپنے وقت مین اوستاد فن مشہور تہا -

اشعار ظرافیانہ بہی اس کے بکثرت ہین آخر مین اس نے شعر کہنا چہوڑ دیا کسی نے پوچہا کہ آپ نے شعر کہنا کیون چہوڑ دیا ہے اسنے اسکے جواب مین فی البدیہہ یہہ دو شعر کہے

قالوا هجرت الشعر قلت ضرورة باب الدواعی والبواعث مغلق

لوگون نے کہا کہ تو نے شعر کہنا کیون چہوڑ دیا مینے کہا اسواسطے کہ خواہش کرنے اور برانگیختہ کرنے والون کے دروازے بند ہوئے ؛

خلت الدیار فلا کریم یرتجی منه النوال ولا ملیح یعشق

اور سب ولایتین خالی ہوئین اب نہ کوئی کریم ہے جس سے بخشش اور انعام کی امید کی جاوے۔ اور نہ کوئی ملیح ہے جسپر عشق لگایا جاوے شہر غزہ مین سنہ ۴۴۱ھ مین پیدا ہوا۔ اور شہر مرو اور بلخ کے درمیان سنہ ۵۲۴ھ مین فوت ہوا ؛ نقل کرتے ہین کہ جب اسکی وفات کا وقت نزدیک پہونچا تو یہہ عجز وانکسار سے رو کر کہنے لگا کہ مجہے غفور الرحیم کی درگاہ سے ضرور تین چیزون کے باعث امید مغفرت کی ہے اول میرا مولد امام شافعی کا شہر ہے دوسرا مین پیر فرتوت ہون اور میری عمر ستر سے زیادہ ہے۔ تیسرا مین مسافرت مین مرونگا۔ پس یہہ کہکر فوت ہوا ؛

ابن خفاجہ اندلسی

ابو اسحق ابراہیم بن ابو الفتح بن عبد اللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر خوش تقریر شیرین بیان تہا ابن بسام نے ذخیرہ مین اسکی بڑی تعریف کی اور اس کو شعرائے مجیدین سے گنا یہہ شاعر اپنے اشعار دُر نثار کے عوض امرا و سلاطین سے صلہ اور انعام کی بالکل خواہش نہ رکہتا تہا ایک دیوان عربی مین نہایت عمدہ تصنیف کیا۔ شہر شقر مین سنہ ۴۵۰ھ مین پیدا ہوا۔ اور اسی شہر مین ۲۶ ماہ شوال سنہ ۵۳۳ ہجری مین فوت ہوا۔ شقر ایک چہوٹا سا شہر شاطبیہ اور بلنسیہ کے درمیان واقع ہے ؛

احمد ارجانی

ابوبکر احمد ناصح الدین بن محمد بن حسین ارجانی تستر اور عسکر مکرم کا قاضی تھا۔ شعر بہت فصیح و بلیغ کہتا تھا۔ عماد کاتب اپنی کتاب خریدہ مین لکھتا ہے کہ ارجانی عنفوان جوانی مین مدرسہ نظامیہ مین رہا اور شعر کی طرف اس قدر مایل تھا کہ اپنی اخیر عمر یعنی ۵۴۴ھ تک اسی مین مصروف رہا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اس کے دیوان مین لکھا دیکھا ہی کہ یہہ خوزستان کے شہرون تستر اور عسکر مکرم مین قاضی ناصر الدین ابو محمد عبد القاہر بن محمد اور اسکے بعد عماد الدین ابو العلاء کا نایب رہا۔ شاعر فقیہ تھا اس کے ہین ؎

انا اشعر الفقہاء غیر مدافع   فی العصر وانا افقہ الشعراء

مین بلا روک ٹوک اپنے زمانہ کے سب فقیہون سے بڑا شاعر ہون یا مین سب شاعرون سے بڑا فقیہہ ہون ؎

احب المرء ظاہرہ جمیل   لصاحبہ وباطنہ سلیم

مین اوس شخص کو دوست رکھتا ہون جسکا ظاہر اپنے دوست کے حق مین نیک اور باطن سلیم ہے

مودتہ تدوم لکل ہول   وہل کل مودتہ تدوم

اوس کی دوستی ہر ایک خوف و خطر مین ہمیشہ رہتی ہے اور کیا ہر ایک شخص کی دوستی ہمیشہ رہتی ہے۔ اس نے عربی مین ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا ۴۶۰ھ مین پیدا ہوا۔ اور ماہ ربیع الاول ۵۴۴ھ مین شہر تستر یا عسکر مکرم مین فوت ہوا ؎

ابن منیر شاعر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی مہذب الدین عین الزمان لقب شاعر بے نظیر تھا اسکا باپ طرابلس کے کوچون اور بازارون مین شعر گاتا پھرتا تھا صغر سنی مین اس نے قرآن مجید حفظ کر لیا اور جوان ہوتے ہی علم ادب مین کمال پیدا کیا اور ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور دمشق مین آکر

سکونت اختیار کی - ابن منیر اور ابوعبداللہ محمد بن نصر بن صغیر المعروف بابن قیسرانی مین بڑے ... اور ہمنا تشے ہوتے رہتے اور ایک دوسرے کی مذمت مین قصیدے لکھتے رہتے ابو ... قاضی ... بیان کرتا ہے کہ ملک شام مین دو شاعر ابن منیر اور ابن قیسرانی یگانہ زمانہ تھے اور اکثر ... ابن قیسرانی کو ملامت کرتا تھا کہ ابن قیسرانی ایسا منحوس ہے کہ جس سے وہ ہمنشین ہوتا ہے وہ ... رنج والم مین پڑتا ہے اتفاقاً عمادالدین زنگی حاکم شام نے جب قلعہ جعبر کا محاصرہ کیا تو اوسکی محفل مین ... ابن منیر کا شعر گایا اتابک ... اور وہ شعر بہت پسند آیا اوس نے حلب کے حاکم کی طرف خط لکھا کہ ابن منیر کو ہماری طرف جلدی بھیجدو حاکم حلب نے خط دیکھتے ہی ابن منیر کو اوس کی طرف روانہ کیا - پس ابن منیر جس رات اتابک کے پاس پہونچا اوسی رات اتابک مقتول ہوا اور ابن منیر ہمراہ لشکر کے حلب مین واپس آیا ابن قیسرانی نے کہا کہ اے ابن منیر یہہ باعث تیرے تکبر اور طعنہ زنی کا ہے جو تو ہر وقت مجھہ سے کرتا تھا - ابن منیر شہر طرابلس مین ٤٧٣ھ مین پیدا ہوا اور ماہ جمادی الآخر ٥٤٨ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا - ابن خلکان لکھتا ہے کہ ابن منیر کی قبر پر مینے یہہ شعر لکھے ہوئے دیکھے ؎

مَن زارَ قبری فلیکن مُوقِناً — انّ الذی القاہ یلقاہٗ

جو شخص میری قبر کی زیارت کرے یقیناً جان لے کہ جس نے مجھے مارا ہے وہ اوسی کو بھی ماریگا

فیرحم اللہ امرأ زارنی — وقال لی یرحمک اللہ

خدا تعالی اوس بندہ پر رحم کرے جس نے میری قبر کی زیارت کی اور یرحمک اللہ کہا

رشید بن زبیر غسانی

قاضی رشید ابوالحسین احمد بن قاضی رشید ابوالحسن علی بن قاضی رشید ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی حاوی علوم ظاہری و باطنی واقف مسایل

عقلی ونقلی ادیب اریب فطن لبیب تہا۔ کتاب الجنان اور بدایع الاذہان علمائی امرا اور شعرائے عظام کے بیان مین لکھی اور ایک دیوان عربی مین نہایت عجیب و غریب تصنیف کیا۔ اس نے ۶۲۶ھ مین شعر کہنا شروع کیا تہا عماد کاتب نے کتاب السیل والذیل مین اسکی نظم اور نثر کی بڑی تعریف کی ۵۹۶ھ مین شہر اسکندریہ مین ناظر دیوان شاہی ہوا اور ماہ محرم ۶۲۳ھ مین ظلماً قتل کیا گیا غسانی قوم ازد سے ایک شاخ کا نام ہے جو یمن مین پانی غسان کا پینے سے غسانی مشہور ہوئی اور غسانیون کا مفصل حال ہمنے تاریخ عرب مین لکہا ہے ؛

ابن رفاعی

ابو العباس احمد بن ابو الحسن علی بن ابو العباس احمد المعروف بابن رفاعی علم و عمل مین کامل اور شعر گوئی مین یگانہ تہے ہزارون آدمی آپکے معتقد اور بطرح طرح کے فیوضات آپ سے جاری تہے مثلاً طریقہ رفاعیہ اور بطائحیہ آپکی طرف منسوب ہے آپکے معتقد ایسے صاحب کرامت تہے کہ زندہ سانپ کو کہا جاتے تہے اور گرم تنورون مین داخل ہوکر اون کو سرد کر دیتے تہے اور علمائی کرام آپ سے مستفیض ہونے کیلئے ممالک دور و دراز سے آتے تہے اور اپنا مقصود حاصل کرکے واپس جاتے تہے آپ شعر نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتے تہے چنانچہ آپ کے ایک قصیدے کے چند شعر یہان لکھی جاتی ہین ؛

اذا جن لیلی هام قلبی بذکرکم ۔ انوح کما ناح الحمام المطوق

جسوقت اندہیری رات مجہپر آتی ہے تو میرا دل تمہارے ذکر سے حیران و پریشان ہوتا ہے اور مین قمری طوق دار کی طرح نوحہ کرتا ہون ؛

وفوقی سحاب تمطر الهم والاسی ۔ وتحتی بحار بالجوی تتدفق

میرے اوپر ایسے بادل ہین جو غم و الم کا مینہہ برساتے ہین اور میرے نیچے ایسے دریا ہین جو زور سے پانی درد و فراق کا بہاتے ہین ؛

سَلو اُمّ عَمرٍو کیف بات اسیرُها   تفکّ الاسارٰی دونہ وہو موثق

ام عمرو سے پوچھو کہ اوس کے قیدی نے رات کسطرح کاٹی ہوگی جبکہ اور قیدی اوسکے پاس رہا کیے جاتے تھے اور وہ بند تہا ؎

فلا ھو مقتولٌ ففی القتل راحۃٌ   ولا ھو ممنونٌ علیہ فیطلق

پس نہ وہ قتل کیا گیا کیونکہ قتل مین اسکے لئے راحت تہی اور نہ اوس پر احسان کیا گیا تاکہ رہا کیا جاتا ۔ ۲۲ ۔ جمادی الاول ۸۶۵ھ مین قریہ ام عبیدہ مین فوت ہوئے ۔ ام عبیدہ عراق کے بطایح کے درمیان ایک گانو کا نام ہے اور بطایح عراق کے قریب چند گانو ہین جو سنگریزے والی زمین پر جہان پانی کا گذر ہوتا ہے واقع ہین اور ملک عراق مین اون کی بڑی شہرت ہے رفاعی رفاعہ کی طرف منسوب ہے اور رفاعہ ایک مرد عربی کا نام ہے ؎

اسعد بن مماتی

ابوالمکارم اسعد بن خطیر ابی سعید مہذب بن مینا مماتی مصری نصرانی ناظم و ناثر مجمع الفضایل و منبع الفواضل تہا اور مصر مین عہدہ ناظر دیوان شاہی پر ممتاز رہا ۔ اس نے بہت عمدہ عمدہ تصنیفات کین چنانچہ سلطان صلاح الدین کے احوال مین نظم مین ایک عمدہ کتاب تصنیف کی اور کتاب کلیلہ دمنہ کو منظوم کیا اور ایک عمدہ دیوان عربی مین تصنیف کیا ۔ یہہ شخص آبا و اجداد سے شاعر چلا آتا ہے عماد کاتب نے اپنی کتاب خریدہ مین اسکی تعریف کی اور لکہا کہ مین اسعد مذکور سے شہر قاہرہ مین ملا تہا اسوقت وہ ملک ناصر کے لشکر کا متولی تہا اور لشکر کے کل آدمی معہ اپنے متولی اسعد کے نصرانی تہے پہر یہہ شخص ملک صلاح الدین کیوقت مین مشرف باسلام ہوا جنفی الدین وزیر سے ڈر کر ملک ظاہر سے پناہ لینے کے واسطے حلب کی طرف بہاگ گیا ۶۲ سال کا ہو کر یکشنبہ کے دن ماہ جمادی الاول ۶۰۶ھ مین فوت ہوا اتفاق اسکی جد ابو ملیح کا لقب ہے ؎

نفیس قطرسی

ابو العباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمان بن خلف بن مسلم لخمی منعوت بہ نفیس ادیب اور شاعر بے نظیر تہا عربی مین اس نے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا اور اوس نے بعض قصیدون مین امیر شجاع الدین جلدک والی دمیاط کی تعریف کی۔ نفیس قطرسی ستر سال کا ہوکر ۲۴ ربیع الاول سنہ ۶۰۳ھ مین شہر قوص مین فوت ہوا۔ قطرس اس کے جد کا نام ہے اور لخمی لخم بن عدی کی طرف جسکا نام مالک ہے منسوب ہے اور مالک جذام کا بہائی ہے اور جذام کا نام عمرو بن عدی ہے دونون بہائیون مین ایک مرتبہ سخت جہگڑا ہوا تہا جس مین عمرو نے مالک کو لخم یعنے تپانچہ مارا اور مالک نے عمرو کے ہاتہہ پر چہری ماری جس سے اوسکا ہاتہہ کٹ گیا۔ لخم اور جذام کے معنی کاٹنے کے ہین۔ اسدن سے مالک کا نام لخم اور عمرو کا نام جذام پڑ گیا اور دونون قبیلے اسکے نام سے مشہور ہوئے۔ ان قبائل کا مفصل ذکر تاریخ عرب مین کیا گیا ہے ؏

ابراہیم ظہیر الدین قاضی سلامیہ

ابو اسحق ابراہیم بن نصر بن عسکر الملقب بظہیر الدین عراق کا باشندہ تہا مدرسہ نظامیہ مین اس نے تعلیم پائی اور علم فقہ اور حدیث مین کمال پیدا کیا اور سلامیہ مین عہدہ قضا پر ممتاز ہوا۔ اور مدت تک وہین قاضی رہا مگر اخیر اسپر شعر کا شوق اسقدر غالب ہوا کہ شب و روز اسی شغل مین رہتا تہا پنجشنبہ کے دن [illegible] ربیع الآخر سنہ [illegible] مین سلامیہ مین فوت ہوا۔

صلاح الدین اربلی

ابو العباس احمد بن عبد السید بن شعبان اربلی شاعر رطب اللسان [illegible] تہا امام غزالی کی خلاصۃ الفقہ کو اکثر پڑہا کرتا تہا ماہ محرم سنہ [illegible] مین بادشاہ [illegible]

قید کرو یا مدت تک قید مین رہا یہہ اس نے یہہ دو بیت ۔

اتمنع ماشئت انت المحبوب   مالی ذنب بلی کما قلت ذنوب

ھل لتبسم بالوصال فی لیلتنا   تجلو صداء القلب و تعفو الذنوب

تصنیف کر کے ایک رقاصہ کی طرف بادشاہ کی محفل مین گانے کے لئے لکہہ بہیجے رقاصہ نے وہ شعر گاتے بادشاہ نے پوچہا یہہ شعر کس شاعر کے ہین رقاصہ نے اس کا نام بتلا یا بادشاہ نے اسی وقت اس کو رہا کرو یا اور آگے سے بڑہکر اس کی عزت و توقیر کرنے لگا اور ایک منصب جلیل عطا فرمایا یہہ شاعر ۲۵ ذی الحجہ ۶۲۱ سنہ مین اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو مرخص ہوا ٭

ابن خلکان

ابو العباس احمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان بن تاوق بن عبد اللہ بن شاکل بقیع کاف بن حسین بن ملک بن جعفر بن یحیی بن خالد برمکی قاضی القضاۃ شمس الدین اربلی سر دفتر علمائے نامدار و سر آمد فضلائے عالی تبار علم فقہ و حدیث اور ادب اور تاریخ اور نحو و عروض اور لغت اور نقد شعر مین بے نظیر تہا نظم و نثر دونون نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تہا عربی مین تاریخ وفیات الاعیان المشہور تاریخ ابن خلکان جو جمع الفوائد کثیر المنافع ہے اسنے تصنیف کی یہہ فاضل مدت تک ملک مسعود بن مظفر والی حماۃ پہ عاشق رہا اور ایک مرتبہ اوسکے ہجر و فراق مین تمام رات یہہ شعر پڑہتا رہا ٭

انا واللہ ھالک   آیس من سلامتی

مین خدا کی قسم مرنے والا اور اپنی سلامتی سے مایوس ہون ٭

او اری القامۃ التی   قد اقامت قیامتی

یا وہ قد و قامت دیکہون جس نے میری قیامت برپا کی ۔ یہہ فاضل کئی مدرسون مین مدرس مقرر ہوا پہر مصر مین چند مدت تک قاضی رہا پہر ملک شام کی قضا اسکو ملی دس برس

کے بعد وہاں سے معزول ہوا اور سات سال تک خانہ نشین رہا۔ پہر دوبارہ قضائے شام پر مامور ہوا۔ گیارہوین ربیع الاول پنجشنبہ کے دن نماز عصر کے وقت ۶۰۸ھ مین پیدا ہوا اور ۷۳ سال کا ہو کر شنبہ کے دن ماہ رجب ۶۸۱ھ مین پانچ روز بیمار رہکر دمشق مین فوت ہوا۔ اربل نام شہر کا ہے جو نہر دجلہ کے مشرقی کنارہ پر موصل کے قریب واقع ہے بعضے خلکان کی وجہ تسمیہ اسطرح بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص اپنے بزرگون کی تعریف سے اپنا فخر ظاہر کرتا تہا اور کہتا تہا کان ابی کذا وکان جدی کذا پس کسی نے اس کے جواب مین کہا خل کان یعنی کان کا ذکر چہوڑ دے اور اپنے علم وفضل پر فخر کر ۔

ابوالفدا

ملک مؤید عماد الدین ابوالفدا اسمٰعیل والی حماۃ ابن سلطان ملک افضل نور الدین ابوالحسن علی کردی دمشق کا حاکم تہا پہر ملک ناصر نے اسکی کمال خدمت واطاعت دیکہکے اسکو حماۃ کا حاکم بنایا یہہ شخص کئی علم جانتا تہا لیکن سب سے علم ہیئت مین بڑا کمال اور اہل علم کا دوست اور قدر شناس تہا اثیر الدین ابہری مدت تک اس کے پاس رہا اسنے اسکا معقول وظیفہ مقرر کیا ہوا تہا اور جمال الدین محمد بن نباتہ کو ہر سال چہ سو درم علاوہ انعام اور صلونکے دیتا تہا یہہ شخص بڑا ناظم وناثر تہا صغر سنی مین اسنے کتاب الموازین تصنیف کی پہر فقہ مین نظم الحاوی اور تاریخ مین المختصر فی اخبار البشر جو کہ تاریخ ابوالفدا کے نام سے مشہور ہے اور کتاب الکناش کئی جلدون مین اور کتاب تقویم البلدان جغرافیہ مین تصنیف کین ۔ تاریخ ابوالفدا نہایت عمدہ تاریخ ہے جس مین حضرت آدم سے لیکر آٹھوین صدی کے ابتدا تک حال ہے اور تقویم البلدان جغرافیہ مین بے نظیر کتاب ہے اور یہہ دونون کتابین اسکی معلومات وسیع پر دلالت کرتی ہین اور مستند زمانہ ہین یہہ فاضل بادشاہ ساٹھ برس کا ہوکر ۷۳۲ھ مین فوت ہوا ۔

شرف الدین

اسمٰعیل سنہ ۷۵۵ ہجری مین شہر یمن مین پیدا ہوا اور زبید مین سکونت اختیار کی یہ شخص نہایت ذکی اور ذہین اور متقی تہا۔ کتاب عنوان الشرف اور مختصر الہدایہ اور اور علم کی کتابین اسنے تصنیف کین سلطان ناصر احمد بن اسماعیل کے وقت مین اسکو منصب جلیل حاصل ہوا اور سنہ ۸۳۷ ہجری مین فوت ہوا ۀ

ابن عرب شاہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن عبد اللہ دمشقی انصاری المعروف با بن عرب شاہ فاضل اجل اور ادیب کامل تہا۔ علم صرف نحو۔ بدیع۔ بیان۔ معانی۔ عروض۔ شعر وغیرہ مین کمال دسترس رکہتا تہا۔ عجائب المقدور فی تاریخ تیمور المعروف بتاریخ تیموری اسنے عربی مین تصنیف کی اور اسمین خوب داد فصاحت دی۔ کتاب مذکور کی عبارت اول سے آخر تک شستہ اور مقفی ہے عربی اسکی اگرچہ قدما کی طرز پر نہین لیکن اسکے اپنے زمانہ کی بول چال کے مطابق ہے خود ہی وہ کہتا ہے کہ مینے یہہ کتاب ابنا ء زمانہ کی ڈہنگ پر لکہی ہے اگر اسمین عرب عربا ء کی طرز پر چلتا تو جیسا میرا ارادہ تہا ویسا ہی انشا اللہ لکہتا لیکن ناچار ہون کیونکہ لوگون کو علم ادب کی طرف سے بالکل بے اعتنائی ہے یہہ قول اسکا بطور کسر نفسی ہے ورنہ اب بہی اسکی کتاب قابل تعریف و لایق توصیف ہے اور اہل فن کے نزدیک مقبول ہے۔ ابن عرب شاہ نے اس کتاب مین تیمور کی بڑی مخالفت کی ہے اور اسکی حق مین بہت سخت الفاظ لکہے ہین یہہ فاضل نوین صدی ہجری مین فوت ہوا ۀ

مولانا احمد ہندی

مولانا احمد ہندی نوانیسری علم فقہ و حدیث و تفسیر و تصوف و ادب وغیرہ مین یگانہ زمانہ تہے امیر تیمور گورگان کے یہان انکی بڑی عزت تہی چنانچہ اخبار الاخیار مین شیخ عبد الحق نے لکہا ہے کہ جس وقت امیر تیمور نے دہلی کو فتح کیا اور مولانا صاحب کی فضیلت معتبر لوگون سے سنی تو ملاقات کا خواہان ہوا اور مولانا صاحب کو دربار مین بلوا کر بڑی

عزت وحرمت کی اور اپنے فضلا اور ہمنشینون مین شامل کیا۔ ایکروز مولانا صاحب اور شیخ الاسلام نبیرۂ برہان الدین مرغینانی مصنف ہدایہ مین امیر تیمور کے دربار میں مقدم اور موخر بیٹھنے کی بابت گفتگو ہوئی امیر تیمور نے کہا کہ شیخ الاسلام مصنف ہدایہ کا نبیرہ ہے مولانا احمد نے کہا کہ جب خود صاحب ہدایہ جو جد بزرگوار انکا ہے ہدایہ کے کئی مسایل مین خطا کر گیا ہے اگر یہہ ایک جگہہ خطا کرین تو کیا تعجب ہے شیخ الاسلام نے جواب دیا کہ وہ کونسے محل خطا کے ہین ثابت کرو۔ مولانا احمد صاحب نے اپنے فرزندون اور شاگردون سے فرمایا کہ کہڑی ہوکر وہ مواقع بیان کرو امیر تیمور نے انکے نام وناموس کا لحاظ کرکے مباحثہ کو دوسرے موقعہ پر موقوف رکہا۔ جب امیر تیمور نے ہند سے روم کیطرف گیا تو مولانا احمد صاحب معہ اپنے اہل وعیال کے کالپی مین سکونت پذیر ہوئے اور وہان اخیر عمر تک برس دو مہینے رہے چنانچہ اب اونکی قبر شہر کالپی مین زیارتگاہ مخلوقات ہے آپ نے ایک قصیدہ دالیہ عربی مین نہایت فصیح وبلیغ تصنیف فرمایا جس کے پہلے شعر یہہ ہین ؀

الا ہاج لی حنین الطائر الغراد ۔۔۔ وہاج لوعۃ قلبی الشائق الکمد

جانور خوش الحان کی دردناک آواز نے میرا عقل اڑا دیا۔ اور میرے دل حیران اندوہگین کی سوزش کو اوس کی آواز نے برانگیختہ کیا ؀

واذکرنی عہودا بالحمی سلفت ۔۔۔ حمامۃ صدحت من لاعج الکبد

اور مجکو وہ زمانے جو کہ حمی مین گذرے ہین کبوتری کی آواز نے جو کہ جگر کی سوزش سے کرتی تہی یاد دلائے ؀

باتت توقظنی والقوم قد ہجعوا ۔۔۔ ما بین مضطجع منہم ومستند

اور مجہے وہی رات کو جگاتی رہتی ہے حالانکہ سب لوگ کچہہ پہلو پر کچہہ تکیہ لگا کر سوتے تہے ؀

خیالی احمد بن [illegible] کالپی

مولی خضر بیگ سے کی اور مدرسہ سلطانیہ بروسا کا مدرس ہوا پہر اُدرنہ مین
بہی چند روز مدرس رہا۔ جب تاج الدین ابراہیم المعروف بابن خطیب والد خطیب
زادہ کا فوت ہوا۔ تو وزیر محمود پاشا نے سلطان محمد خان سے مدرسہ اَزنیق کی مدرسی
کے لیئے اسکی سفارش کی بادشاہ نے کہا یہہ وہ شخص ہے جس نے شرح عقائد کے حواشی
مین تیرا نام درج کیا ہے وزیر نے کہا ہان وہی شخص ہے۔ بادشاہ نے کہا وہ ضرور اس
مدرسہ کا مستحق ہے لیکن خیالی نے اوندنون حج کی تیاری کی ہوئی تہی پس جب قسطنطنیہ
مین آیا تو وزیر نے اسکو اس امر کی اطلاع دی۔ خیالی نے کہا کہ اگر تو مجکو اپنی وزارت
اور بادشاہ اپنی سلطنت دیدے تو بہی مین اس سفر کو نہ چہوڑونگا پس حج کیواسطے
گیا اور وہان سے واپس آکر مدرس ہوا لیکن تہوڑے ہی دنون مین ۳۳ سال کی
عمر مین سنہ ۸۶۲ھ مین فوت ہوا۔ یہہ اسقدر نحیف البدن تہا کہ اسکا ہاتہہ معہ بازو کے اسکی
انگشت سبابہ اور انگوٹہی کے حلقہ مین آجاتا تہا اور ہمیشہ علم و عبادت مین مصروف
رہتا تہا۔ رات دن مین صرف ایک ہی مرتبہ طعام کہاتا تہا۔ مولی غیاث الدین المعروف
بپاشا چلپی وغیرہ اسکے شاگردونمین سے ہین۔ شرح عقاید نسفی پر اسنے نہایت عمدہ
مختصر حواشی لکہے جو آجکل متداول ہین اور شرح تجرید پر بہی حواشی لکہے اور اپنے
استاد مولی خضر بیگ کی کتاب نظم عقاید کی شرح کی ؛

اسعدی شاعر

اسعدی ابن حاجی بیگ علم مولی قاسم المعروف بقاضی زادہ سے حاصل کیا اور بعدہ تیرہ
مین مدرس مقرر ہوا پہر قسطنطنیہ کے آٹہہ مدارس مین سے ایک مدرسہ پر مقرر ہوا۔ سید
شریف کی شرح مفتاح پر اس نے حواشی لکہے اور قصاید عربی وغیرہ تصنیف
کئے اور سنہ ۹۲۲ ہجری مین فوت ہوا۔ اسکا ایک بہائی جعفر چلپی انشاپردازی مین بڑا
ملکہ رکہتا تہا جس سے سلطان بایزید خان نے اوسکو اپنا درباری بنالیا تہا ؛

حرف الباء

بَشّار بن بُرد عقیلے

ابومعاذ بشّار بن برد بن یرجوخ عقیلے شاعر نامور تہا اسکے بزرگ طخارستان کے رہنے والے تہے اور مہلّب بن ابوصفرہ کے قیدیون مین سے تہے یہہ شخص بحالت رقیت پیدا ہوا اور ایک عورت عقیلیہ نے اسکو آزاد کیا اسواسطے بشّار اسکیطرف منسوب ہوکر عقیلے مشہور ہوا نابینا مادرزاد تہا اور مرعث اسکا لقب تہا کیونکہ رعث کان کے بالے کو کہتے ہین اور اسکے کانون مین چہوٹی عمر مین بالے ہوتی بصرہ مین رہتا تہا پہر بغداد مین آکر اقامت گزین ہوا۔ بشّار اور ابونواس دونون خلیفہ مہدی کے معزز شعرا اور مداحین سے تہے اور انہون نے کئی قصیدے مہدی کی صفت مین کہے۔ ایک روز ظہر کیوقت مہدی خیزران کنیزک کے حجرہ مین گیا آگے وہ اتفاقاً غسل کر رہی تہی اور اوسکے سر کے بال بدن پر پڑے ہوئے تہے مہدی کنیزک کو اس حال مین دیکہکر بہت خوش ہوا اور مجلس کیطرف واپس آکر پوچہا کہ کوئی شاعر ہے۔ ابونواس اور بشّار دونون حاضر ہوئے خلیفہ نے کہا کہ جو میرے دل مین ہے اوسکو شعرون مین بیان کرو پہلے بشّار نے چند شعر کہہ کر پیش کئے جس سے خلیفہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ خدا کی قسم شعر تو اچہے ہین مگر میرے حال کے مطابق نہین پہر ابونواس نے یہہ شعر کہے؛

وَغَابَ الصُّبْحُ مِنْهَا تَحْتَ لَیْلٍ   وَظَلَّ المَاءُ یَجْرِیْ فَوْقَ مِلْوِ

اوس محبوبہ سے صبح رات مین غایب ہوئی اور پانی اوپر پانی کے جاری ہوا یعنی اوسکی بال جو سیاہ رات جیسے کالے تہے اون مین اوسکا بدن جو صبح کی مانند سفید تہا غائب ہوا اور پانی اوسکے بدن پر جہلکیلے شفاف تہا جاری ہوا؛

فَسُبْحَانَ الاِلٰہِ وَقَدْ بَرَاہَا   کَاَحْسَنِ مَا یَکُوْنُ مِنَ الْاَنَامِ

وہ خدا پاک ذات ہے جسنے اوسے سب عورتوں سے جیسا کہ چاہیئے خوبصورت پیدا کیا خلیفہ ناخوش ہوکر کہا کہ او کمبخت ابو نواس کیا جب مین اندر گیا تہا تو تو میرے ساتھ ہی تہا ابو نواس نے کہا کہ حضور کی توجہ سے جو میرے دل مین آیا مینے عرض کیا مہدی نے اوسوقت ابو نواس کو چار ہزار درم عطا فرمایا - بشار آگ کو خاک پر ترجیح دیتا تہا اور ابلیس کو تکبر کو حق پر جانتا تہا العوذ باللہ من ذلک اور اس باب مین اسکا یہہ شعر ہے ؎

الارض مظلمۃ والنار مشرقۃ والنار معبودۃ مذ کانت النار

زمین سیاہ ہے اور آگ روشن اور آگ جب سے پیدا ہوئی ہے پرستش کی گئی ہے - مہدی نے اس باعث سے بشار کو فرقہ زنادقہ سے سمجھکر بشورہ مارنیکا حکم دیا جس سے وہ نوّے برس کی عمر زیادہ ہوکر ۱۶۷ھ مین مر گیا اور اوسکے متعلقین نے اوسکی لاش کو بصرہ مین لیجا کر دفن کیا ؎

مازنی نحوی

ابو عثمان بکر بن محمد بن عثمان وقیل بقیۃ وقیل عدی بن حبیب مازنی بصری نحوی علم نحو اور ادب مین امام وقت تہا علم ادب ابو عبیدہ اور اصمعی اور ابوزید انصاری وغیرہ سے حاصل کیا مبرد نحوی اسکا شاگرد ہے مازنی نے کتاب مالحن فیہ العامۃ - کتاب الالف واللام - کتاب التصریف - کتاب العروض - کتاب القوافی - کتاب الدیباج تصنیف کین اور پرہیزگار اسقدر تہا کہ ایک ذمی اس سے کتاب سیبویہ پڑہنے کیواسطے گیا اور کہا کہ اس کتاب کے پڑہا دینے مین آپکو سو دینار دونگا مازنی نے نمانا ذمی نے کہا اے شیخ آپ اس فقر و فاقے اور افلاس مین ہین اور مین آپکو سو دینار دیتا ہون اسپر بہی آپ نہین مانتے - مازنی نے کہا کہ سیبویہ کی کتاب مین تین سو سے زیادہ آیات قرآنی ہین مین نہین چاہتا کہ اونکو ذمی پڑہے اور غیرت دین اور حمیت اسلام بہی اس بات کا تقاضا نہین کرتی - ایکدفعہ کسی مغنیہ نے خلیفہ واثق باللہ کے دربار مین ایک شعر پڑہا اور لفظ کے اعراب مین نحاۃ حاضرین مین مباحثہ ہوا مغنیہ نے کہا مجہے میرے استاد مازنی نے

یون ہی پڑا پایا ہے۔ ابوعثمان مازنی وہان بلوایا گیا خلیفہ نے اوسسے پوچہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے ابوعثمان نے کہا مازن سے خلیفہ نے کہا کون سی مازن سے مازن تمیم یا مازن قیس یا مازن ربیعہ سے مازنی نے کہا مازن ربیعہ سے خلیفہ نے اوسکی قوم کی لغت مین گفتگو شروع کی اور لوگ میم کو بار سے اور بار کو میم سے بدلتی ہین اس لئے خلیفہ نے پوچہا۔ باسمک یعنی تیرا نام کیا ہی مازنی کہتا ہے پس مجہکو نامناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے لغت کے مطابق بار کو میم سے بدلکر بکر کی جگہہ مکر بتاؤن آخر مینے کہا کہ میرا نام بکر ہے خلیفہ نے میرے ارادہ کو فراست سی جانا اور بڑا خوش ہوا اور جو کچہہ مجہہ سے دریافت کرنا تہا وہ دریافت کرکے بڑی تعظیم و تکریم کی اور بہت روپیا دیکر رخصت کیا۔ مازنی ۲۴۹ھ مین شہر بصرہ مین فوت ہوا ؎

بطین شاعر

بطین شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا عبداللہ بن معتز کہتا ہی کہ بطین کا قد بارہ بالشت کا تہا اور اوسوقت کوئی اسکے برابر طویل القامت نہ تہا بدشکل اور سیاہ رنگ اسقدر تہا کہ جو اوس کو دیکہتا تہا جن سمجہکر کلام کا خواہان نہ ہوتا تہا اور فاسق بدکار بے باک از حد تہا حماقت مین ہبنقہ کا بڑا بہائی تہا مگر شعر مین اسکی طرز زمانہ جاہلیت کے شعرا کی تہی اور بہت شستہ اور لطیف شعر کہتا تہا۔ ابن معتز طبقات مین بیان کرتا ہے کہ بطین اہل سلہ کی ایک کنیز کہ یہودیہ تہی اوسپر عاشق ہوا اور اوسکے مالک سی نکاح کی درخواست کی مگر جب اوسنے دیکہا کہ اوس قوم کے لوگ نہین مانتے تو دو برس تک یہودی بنا رہا اور اوس سی نکاح کرکے پہر مسلمان ہوا۔ ابن معتز حمصین سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ بطین سی میری ملاقات ہوئی اوسنے بیان کیا کہ ایک دفعہ ابونواس مصر سے عراق کو جا رہا تہا مینے سنا کہ وہ ہمارے شہر حمص کے پاس سے گذریگا اسلئے مین اوسکی تلاش کیواسطے باہر گیا اور ایک آدمی سے پوچہا کہ ابونواس کہان ہے اوسنے کہا سرائے مین جب مین سرائے مین گیا تو ایک مرد بڑے حشمت اور شوکت کے ساتہہ بیٹہا ہوا پایا مینے اوس سے پوچہا کہ ابونواس کہان ہے اوس نے کہا کہ شاید تو کوفی یا حمصی ہے انہا پہچانا

نہین سکتا - مینے جان لیا کہ انکو تو اس بیہ ہی ہے اوسے اپنے گہر مین لیجا کر کئی روز تک رکہا اور جسوقت وہ مرخص ہوا تو کئی میل تک اسکی ہمراہ تودیع کیواسطے گیا اس شاعر کا سنہ وفات ٹہیک ٹہیک معلوم نہیں ہوا ؛

بوری تاج الملوک

تاج الملوک ابوسعید بوری بن ایوب بن شاذی بن مروان الملقب بمجد الدین امیر کبیر اور مدبر بلاد قیر تہا ماہ ذی الحجہ ۵۵۶ھ مین پیدا ہوا اور تحصیل علم مین کوشش کر کے فاضل متبحر اور شاعر ماہر ہوا - عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جس کے اکثر شعر اہل فن کے نزدیک جید ہین پنجشنبہ کے دن ۲۲ ماہ صفر ۵۷۹ھ مین شہر حلب مین اوس زخم کے صدمہ سے جو اُسکی بہائی صلاح الدین نے اوسے پہونچایا تہا فوت ہوا ؛

حرف التاء

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی اسکا باپ مصر اور دیار مغرب کا حاکم تہا اور اوسنے قاہرۂ معزلی بنایا اور یہہ شخص فاضل متبحر اور شاعر بذلہ گو لطیفہ سنج تہا اسکا بہائی عزیز اپنے باپ کا ولیعہد ہوا اسلیے اسکو حکومت نہ ملی اور تمیم اور عزیز دونون بہائی شاعر جید تہے اور دونو کا ذکر ابو منصور ثعالبی نے یتیمہ مین کیا ہے اور کئی شعراء ان کے بیان کر کے بڑی تعریف کی چنانچہ یہہ شعر اسی کے ہین ؛

مَا بَانَ عُذْرِی فِیهِ حَتّٰی عَذَّرَا ۔ وَمَشَی الدُّجٰی فِی خَدِّهٖ فَتَحَیَّرَا

میرا عذر اسمین ظاہر نہ ہوا یہانتک کہ اوسکی رخسار کا سبزہ برآمد ہوا اور خال اوسکی رخسار مین چلا پس حیران ہوا

هَمَّتْ تُقَبِّلُهٗ عَقَارِبُ صُدْغِهٖ ۔ فَاسْتَلَّ نَاظِرُهٗ عَلَیْهَا خَنْجَرَا

اوس کی زلفون نے اوس کے رخسار کے بوسہ لینے کا قصد کیا تہا کہ آنکہون نے اسپر خنجر کہینچا لیے خنجر ابرو ماہ ذیقعد ۳۷۴ھ مین مصر مین فوت ہوا ؛

تیّانی لغوی

ابو غالب تمام بن غالب بن عمر قرطبی المعروف تیّانی لغوی شہر مرسیہ مین مدت تک رہا اور وہان ایک بینظیر کتاب لغت مین تصنیف کی۔ ابن فرضی سے روایت ہے کہ جسوقت مجاہد عامری نے مرسیہ کو فتح کیا تو اوسوقت ابو غالب تیّانی کیطرف ہزار دینار بھیجے اور التماس کی کہ میرا نام اپنی کتاب مین درج کرے اسنے وہ دینار واپس کر دیے اور کہا کہ خدا کی قسم اگر تو اسکے لیے تمام دنیا خرچ کرے تو بھی مین یہہ کام نکرون اور یہی کذب روا نرکہون کیونکہ یہہ کتاب مینے خاص تیرے ہی واسطے تصنیف نہین کی بلکہ عام لوگونکے افادہ کے لیے تصنیف کی ہے۔ ابن حیان کہتا ہے کہ یہہ شخص علم ادب اور لغت مین امام تہا اور اوسنے ایک کتاب تلقیح العین نام لغت مین تصنیف کی مقام مرسیہ مین ۴۳۶ھ مین فوت ہوا ؁

تقیہ شاعرہ

ام علی تقیہ بنت ابی الفرج عمر صوری شاعرہ ماہ صفر ۵۰۵ھ مین دمشق مین پیدا ہوئی اور بڑی فاضلہ اور شاعرہ تہی ابو طاہر احمد بن محمد سلفی اصبہانی کی اسکندریہ کی سرحد پر مدت تک مصاحب رہی اور ماہ شوال ۵۷۹ھ مین فوت ہوئی ؁

ابن حجہ

ابو بکر تقی الدین۔ بن علی بن عبد اللہ ۷۶۷ھ مین شہر حمات مین پیدا ہوا اور خلیفہ موید کے زمانہ مین قاہرہ مین آیا اور اوسکا مقرب اور مصاحب ہوا پہر موید کے ساتہہ بلاد روم مین گیا مگر موید کے مرتے ہی اسکا حال بگڑ گیا اور بہت سے لوگ اسکے دشمن ہو گئے آخر ۸۳۰ھ مین حمات کیطرف آیا اور وہین ۸۳۷ھ مین مر گیا علوم عربیہ اور فنون ادبیہ مین امام تہا اسکا علم و فضل مشہور زمانہ تہا ؁

حرف الثاء

تابط شرا شاعر

ثابت بن جابر بن سفیان شاعر جید فصیح البیان تہا۔ ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین کئی جگہ اسکے اشعار لایا ہے یہہ شاعر اسلامی بنی امیہ کے عہد مین ہوا ہے اسکے بیٹے نے اسکو مہلا

ہین اور صاحب قاموس[1] (اغربۃ اسلام) مین لکہا ہے۔ تابط شرا کے معنے شر کو بغل مین لانیکی ہین اور اسکا لقب تابط شرا اسلئے پڑا کہ یہہ شخص بڑا زور آور اور بہادر تہا ایکدفعہ کسی مجلس مین ترکش بغل مین اور کمان ہاتہہ مین لیکر حاضر ہوا اور بعض اہل مجلس کو قتل کیا اور بعضوں اس لقب کی یہہ وجہ بیان کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ غول بیابانی کو بغل مین لیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسنے اپنی والدہ کیواسطے سانپ کا شکار کیا تہا۔ اور شمس العلوم مین اسکی وجہ یہہ لکہی ہے کہ ثابت بن جابر بڑا بہادر شکار دوست تہا ہر روز شکار کر کے توبرہ مین رکہتا تہا اور اوسکی ہمشیرہ اوسسے پوشیدہ شکار کو توبرہ سے نکال لیتی تہی تابط شرا کو اس بات کی خبر نہ تہی ایکروز سانپ پکڑ کے اپنے توبرہ مین رکہدیا جب اوسکی ہمشیرہ نے حسب دستور قدیم گوشت شکار کا نکالنے کیواسطے توبرہ مین ہاتہہ ڈالا تو سانپ نے اوسے کاٹا اور وہ پکاری یاابتاہ ان ثابتا تابط شرا۔ اے میرے باپ ثابت نے بغل مین شر کو رکہا ہے یہہ شخص صرف بہادر ہی نہ تہا بلکہ شہد کی چوری بہی کیا کرتا تہا چنانچہ ایکروز شہد چرانے کیواسطے ایک پہاڑ کی غار مین گیا اور وہ غار قبیلہ بنو لحیان کی حفاظت مین تہی۔ بنو لحیان کو جب یہہ خبر پہونچی تو بر سر موقعہ گئے آگے تابط شرا شہد نچوڑ رہا تہا بنو لحیان نے چاہا کہ اسکو پتہرون سے ماردین مگر تابط شرا غار سے شہد کی مشک اوٹہا کر روپوش ہوگیا چونکہ بنو لحیان کو معلوم تہا کہ اور کوئی رستہ اس غار سے باہر جانیکا نہین اسلئے وہین کہڑے رہے تابط شرا نے یہہ حیلہ کیا کہ دوسری طرف اوس پہاڑ کے جاکر شہد کی مشک کو ایک صاف پتہر پر بہا دیا اور اپنے سینہ سے مشک کو باندہکر وہان سے آہستہ آہستہ اوس مقام پر جا اترا جہان اس مین اور بنو لحیان مین تین دنکی مسافت تہی بنو لحیان وہین اوسکا راستہ دیکہتے رہے۔ تابط شرا نے وہان سے نکلکر

[1] حاشیہ۔ عرب مین چند شخص اغربہ اسلام اور چند شخص اغربہ جاہلیۃ کے نام سے مشہور تہے۔ پس اغربہ اسلام یہہ ہین۔ عبداللہ بن حازم اور عمیر بن ابی عمیر اور ہمام بن مطرف اور منتشر بن وہب اور مطر بن اوفی اور تابط شرا اور شنفری اور حاجز اور اغربہ جاہلیت عنترہ شاعر اور خفاف بن ندبہ اور ابو عمیر بن حباب اور سلیک بن سلکہ اور ہشام بن عقبہ بن ابی معیط ہین۔ لیکن یہہ شخص مسلمان ہوا ہے ؁

اس واقعہ کو شعروں میں بیان کیا جن میں سے ایک شعر اخیر کا یہہ ہے ؎

فَأُبْتُ إِلَى فَهْمٍ وَمَا كِدْتُ آئِبًا ۔ وَكَمْ مِثْلِهَا فَارَقْتُهَا وَهِيَ تَصْفِرُ

روایت کرتی ہین کہ عامر المشہور بابی کبیر ہذلی نے تابط شرا کی والدہ سے شادی کی اور اکثر اُسکی باہر آنے جانے لگا تابط شرا کو یہہ امر نامناسب معلوم ہوا ابو کبیر نے اُسکی والدہ کی آگے شکایت کی اُسنے کہا کہ اسکو کسی حیلہ سے مار دینا چاہیئے پس ابو کبیر نے ایک مرتبہ تابط شرا سے پوچھا کہ تم لڑوگے اُسنے کہا کہ میرا کام ہی کیا ہے یہہ بات سنکر ابو کبیر اسکو اپنے اعدا سے لڑنے کیواسطے لے چلا راستہ مین آگ نظر آئی ابو کبیر نے دشمنونکی آگ سمجھکر کہا کہ مجکو بہوک لگی ہے۔ تابط شرا وہان جاکر کیا دیکھتا ہے کہ دو چور روٹی پکا رہے ہین اسنے اُن دو کو مار کر روٹی چہین لی اور باپ کو لاکر دی اسکے باپ نے وہ روٹی کہالی لیکن تابط شرا نے بالکل نکہائی اور وہان سے آگے گئے اور آپسمین شرط کی کہ ایک نصف رات سویا کرے اور دوسرا اُسکی نگہبانی کیا کرے پس جسوقت ابو کبیر سویا کرتا تہا تو تابط شرا اُسکی نگہبانی کرتا تہا اور جب تابط شرا سوتا تہا تو ابو کبیر اپنے وعدہ کے برخلاف سوجاتا تہا چنانچہ تین رات اسطرح گذر گئین جب چوتہی رات ہوئی تو تابط شرا سو گیا ابو کبیر نے یہہ سمجہکر کہ آج اسکو نیند نے بہت غلبہ کیا ہوگا امتحانًا ایک کنکر مارا جس سے وہ جاگ اوٹہا اور پوچہنے لگا کہ یہہ کیا تہا ابو کبیر نے لاعلمی جتائی تابط شرا ادہر اودہر تلاش کرکے پہر سو رہا غرض ایک رات مین تین دفعہ یہہ ہی واقعہ ہوا جب تابط شرا نے کسی کو نہ پایا تو جان لیا کہ یہہ شرارت ابو کبیر کی ہے اسلئے ناچار ہو کر کہنے لگا کہ واللہ اب اگر ایسا ہوا تو مین تجہکو قتل کر ڈالونگا جسوقت ابو کبیر نے دیکہا کہ تابط شرا کے قتل کیواسطے کوئی حیلہ کارگر نہین ہوتا تو ہمراہ لوٹ آیا اور خوشنہ جان کے باعث اُسکی والدہ کو چہوڑ دیا۔ اسد الغابہ مین لکہا ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہوا اور آنحضرت کی خدمت مین آکر کہنے لگا کہ آپ میرے واسطے زنا حلال کردین حسان شاعر نے یہہ بات سنکر اُس وقت یہہ شعر کہا ؎

سَأَلَتْ هُذَيْلٌ رَسُولَ اللهِ فَاحِشَةً ۔ ضَلَّتْ هُذَيْلٌ بِمَا قَالَتْ وَلَمْ تُصِبِ

حرف الجیم

متلمس

جریر بن عبد المسیح بن عبد اللہ بن زید بن دوفن بن حرب بن وہب بن جلی بن احمس بن ضبیعۃ الاصم بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان متلمس لقب شاعر جاہلی حماسی ہے اس نے اور اسکے بہانجے طرفہ بن عبد بکری مصنف دوسری معلقہ نے عمرو بن ہند لخمی حیرہ کے بادشاہ کی ہجو کی تہی عمرو کو جب یہہ خبر پہونچی اسنے اپنا غصہ ظاہر نکیا اور خاموش رہا۔ پہر دونون نے ملک مذکور کی مدح کی عمرو نے عامل حیرہ کیطرف اس مضمون کے خط لکہکر انہ دونون کے ہاتہہ مین دے کہ جب یہہ دونون تیرے پاس پہونچین تو جلدی انکو قتل کر ڈالنا اور انکو سمجہایا کہ تمہارے صلہ کی بابت مینے اس مین لکہا ہے راستہ مین متلمس نے طرفہ سے کہا کہ اگر بادشاہ نے ہمین کچہہ انعام دینا ہوتا تو خود دیدیتا اب ہم ان کو پڑہوا سکتے ہین۔ اگر انمین صلہ کی بابت کچہہ ہوا تو چلین گے ورنہ راستہ سے بہاگ جائینگے۔ طرفہ نے کہا مین بادشاہ کے خط کو ہرگز نہین پڑہواتا متلمس نے کہا مین پڑہواتا ہون ایسا نہو کہ مفت مین جان ضایع ہو الغرض اوسنے خط کہول کر ایک حیرہ کے لڑکے سے پڑہوایا۔ لڑکے نے کہا اے متلمس اسمین تیرے قتل کر دینیکا حکم لکہا ہے متلمس یہہ سنکر حیران ہوا اور طرفہ سے کہا کہ تو بہی اپنے خط کو کہولکر پڑہوالے مبادا تیرے خط مین بہی ایسا ہی لکہا ہو طرفہ نے جہالت سے کہا کہ کیا مجہکو اوس نے قتل کروا کر میرے کل قبیلہ کو اپنا دشمن بنانا ہے پس طرفہ حیرہ مین جاتا ہی مارا گیا اور متلمس وہان سے بہاگ نکلا اب صحیفہ متلمس عرب مین اوس شخص کے حق مین ضرب المثل ہے جو اپنے اوس صحیفہ کو پڑہے جس مین اوسکے قتل کا بیان ہوا اور یہہ شعر متلمس کا اس واقعہ مین ہے

جزانی ابو لخمیۃ علی ذات بیننا　　جزاء سنمار وما کان ذا ذنب

جیسے سنمار بے گناہ کو جزا ملی تہی ویسی ہی مجہی ابو لخم نے جزا دی سنمار ایک معمار کا نام ہے جس نے نعمان بن منذر بادشاہ یمن کیواسطے ایک بہت عمدہ اور عجیب و غریب مکان بنایا تہا بادشاہ نے اسکی عوض مین اسکو مکان سے گروا کر مروا دیا تاکہ کسی اور کیواسطے ایسا مکان نہ بناوے یہی وجہ ہے کہ اس ظلم کے باعث بادشاہ تمام عرب مین ظالم مشہور ہوا

حطیئہ شاعر

ابو ملیکہ جرول بن اوس بن مالک المشہور حطیئہ فصحای عرب سے مشہور شاعر مخضرمی ہوا ہی پہلے اسنے اسلام قبول کیا لیکن پہر مرتد ہوگیا۔ مدح ہجو۔ فخر۔ نسیب مین بہت اچہا شعر کہتا تہا لیکن بیوقوف اور شریر پرلے درجہ کا تہا کہتے مین کہ اسکا لقب حطیئہ اسواسطے پڑا کہ یہہ نہایت کوتاہ قامت تہا اور یہہ بہی وجہ بیان کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ ایک مجلس مین گوز مارا تہا لوگون نے پوچہا یہہ کیا ہے اسنے کہا یہہ صرف حطاۃ ہے اسلئے اسکا لقب ہی حطیئہ پڑ گیا اسنے زبرقان بن بدر کی ہجو مین شعر لکہے تہے اسنے حضرت عمر کے پاس آکر استغاثہ کیا حضرت عمر نے اسکو بلواکر شعر سنے اور حسان شاعر سے پوچہا کہ انمین ہجو ہے اسنے تصدیق کی حضرت عمر نے اسکو قید کردیا پہر عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عمر سے سفارش کرکے اسکو قید سے رہا کرایا۔ جب حطیئہ کے مرنیکا وقت قریب پہونچا تو اسکی قوم کے لوگون نے اس سے آکر پوچہا کہ اے ابوملیکہ کچہہ وصیت کر اسنے کہا ویل للشعر من رواۃ السوء پہر کسی نے کہا فقرا اور مساکین کے باب مین کچہہ وصیت کر اسنے کہا اونکو مانگنے سے باز رہنا چاہیئے کیونکہ یہہ تجارت بے نقصان ہے پہر انہون نے پوچہا کہ تیرا مال کس طرح تقسیم کرنا چاہیئے اسنے کہا میری اولاد سے عورت کو مرد کی نسبت دوگنا دینا چاہیئے انہون نے کہا اسطرح خدا کا حکم نہین اس شریر نے کہا یون میرا حکم ہے پہر انہون نے کہا یتیمون کے باب مین تو کیا وصیت کرتا ہے اسنے کہا اونکا مال و اسباب اپنے تصرف مین لاؤ اور انکی والدہ سے جماع کرو پہر انہون نے کہا کوئی اور شی بہی تو کہنی چاہتا ہے حطیئہ نے کہا مجہے ایک گدہے پر سوار کرکے چہوڑ دو یہانتک کہ مرجاؤن کیونکہ شریف بستر پر نہین مرتا اور یہہ ایسی آدمی ہے کہ جسپر آجتک کوئی شریف نہین فوت ہوا۔ پس وہ اُسے گدہے پر سوار کر ادہر ادہر پہرتے رہے وہانتک پہیرتے رہے تاریخ ابوالفدا مین لکہا ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تہا لیکن دوبارہ پہر ایمان لایا اور یہہ شعر اسنے آنحضرت کی وفات کے بعد کہے

اطعنا رسول الله اذ کان بیننا فیا لعباد الله ما لابی بکر [illegible]

جمیل عذری شاعر

ابو عمرو جمیل بن عبد اللہ بن معمر عاشق بثینہ شاعر نامور تھا تمام شعرا اسکے فائق ہونیکے مقر ہین اسنے
غزل مین ایک دیوان العلہ جسکی فصاحت و بلاغت کا تصنیف کیا۔ ابو تمام طائی حماسہ مین اسکے کئی
اشعار لایا ہے عرب کے مشہور شاعر اور عاشقون سے ہے لڑکپن مین بثینہ پر عاشق ہوا اور جوان ہوا تو
اوسنے شادی کا خواستگار ہوا مگر اوسنے منظور نکیا جسکے سبب یہہ اوسکے سوز وگداز اور اندوہ و فراق مین
مر گیا بثینہ کے خط و خال و نقش و نگار اور سرو قامت کی تعریف مین اسنے ہزارون شعر کہے اور عاشق
صادق مشہور ہوا جمیل اور بثینہ دونو وادی قری کے رہنے والے اور قبیلہ بنی عذرہ سے تھے اور کنیت
بثینہ کی ام عبد الملک تھی قبیلہ بنی عذرہ سب قبائل عرب سے زیادہ تر خوبصورت تھا کسی نے ایک مرد
عذری سے پوچھا کہ تمہارے دل جانورون کی طرح کیون خوفناک ہین اور نمک کیطرح پانی مین
گلتے ہین اوسنے جواب دیا کہ ہم ایسی خوبصورت آنکھین دیکھتے ہین کہ تم بالکل نہین دیکھتے ہو اونکی محبت
کے باعث ہمارے دل رقیق ہین اور کسی نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تو کونسے قبیلہ سے ہے اوس نے کہا
مین اوس قبیلہ سے ہون کہ جب ہم سے جو شخص عاشق ہوتا ہے تو فورا مر جاتا ہے۔ صاحب اغانی لکھتا ہے کہ کثیر شاعر
جمیل سے روایت لیتا ہے اور جمیل ہدبہ بن خشرم سے اور ہدبہ حطیئہ سے اور حطیئہ زہیر بن ابی
سلمی اور اوسکے بیٹے کعب بن زہیر صاحب قصیدہ بانت سعاد سے کثیر کہتا ہے کہ ایک روز مجھے جمیل ملا اور
پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہے مینے کہا اپنی دوست بثینہ سے پھر اوسنے پوچھا کہان جاتے ہو مینے کہا
اپنے دوست کے گھر جمیل نے کہا کہ ایکدفعہ پھر بثینہ کے پاس جاؤ اور میرا اور اوسکا وعدہ
[illegible] مین آیا ہون [illegible] جمیل نے کہا [illegible] ضرور کسی طرح
[illegible] کثیر نے جمیل سے پوچھا کہ تمہاری اور بثینہ کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

پاس گیا وہاں کی عورتوں نے مجھے پہچانا اور بثینہ بھی میرے ساتھ ایک ساعت تک بیٹھی [illegible]
رہی اتنے مین سورج غروب ہوا پھر بثینہ نے مجھسے پوچھا کہ اب تو کہان جائیگا اوسنے کہا میں جاتا ہوں
مین ہماری کوئی جگہ معین نہین جمیل نے کثیر سے کہا کہ اوس دن سے پھر بثینہ مجھسے نہین ملی
اور نہ کوئی میرے پاس معتبر قاصد تھا کہ اوسکے پاس بھیجتا کثیر نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ مین
بثینہ کی قوم مین جاکر اگر اوس سے تنہا نہ مل سکون تو چند شعر جن مین ان باتون کا ذکر کرتا
ہون پڑھون جمیل نے خوش ہوکر کہا بہت اچھی بات ہی پس کثیر وہان سے بثینہ کے باپ کے
پاس آیا اوسنے کہا کہ اے میرے برادرزادے اتنی جلدی تو کیون واپس آیا کثیر نے کہا
شعر ہین مین چاہتا ہون کہ تجھے سناؤن اوسنے کہا سناؤ

فقلت لها یا عز ارسل صاحبی الیک رسولا والرسول موکل

مینے اوس سے کہا ای عزہ مین اپنے دوست کو تیرے پاس ایلچی بناکر بھیجونگا اور وہ ایلچی ہی موکل ہوگا

بان تجعلی بینی وبینک موعدا وان تامرینی بالذی فیه افعل

اسواسطے کہ تو میرے ساتھ کوئی موعد مقرر کرے اور جو کچھ تو مجھکو حکم کرے مین اوسکے مطابق کام کرون

واخر عهدی منک یوم لقیتنی باسفل وادی الدوم والثوب یغسل

اور اخیر ملاقات میری تجھسے اوس روز ہوئی تھی کہ جب تو جنگل دوم کے اسفل کیطرف مجھکو ملی تھی اور
مین کہ کپڑے دہو رہی تھی کثیر کہتا ہے کہ یہ اشعار بثینہ نے سنے تو سر پہ چادر لیکر اوٹھ کھڑی ہوئی
اور کہا اخسا اخسا یعنی دور ہو دور ہو اوسکے باپ نے کہا ای بثینہ کیا ہے اوسنے کہا کہ جیسے لوگ
سوتے ہین تو کتا کہیں کیطرف سے یہان آتا ہے پہر کنیزک سے کہا کہ دومات سے لکڑیان جمع کرو کہ ہم ایک
ذبح کرے اوسکا گوشت پکاکر کثیر کو کہلاوین کثیر نے کہا مجھکو جلدی ہے مین ٹہر نہین سکتا پھر جلدی
سے جمیل کو اوسنے خبر کی پہر کثیر اور جمیل وہان آئے اور صبح تک بثینہ سے باتین کرتے رہے جمیل کہتا تھا
کہ مینے کوئی رات اوس رات سوا ایسی نہ دیکھی جس کی مجلس اوس مجلس سے اچھی دیکھی ہو [illegible] ابن قتیبہ
دمشق مین [illegible] کہ کسی نے جمیل سے کہا کہ اگر تو شعر کو چھوڑ کر تلاوت قرآن کرے تو بہتر ہے

اوس نے کہا مینے انس بن مالک سے سنا ہے کہ رسول کریم نے فرمایا ہے ان من الشعر لحکمۃ

جمیل بن بجا ربیعہ عباس بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ مین جب ملک شام مین تہا تو میرے ایک دوست نے مجھسے کہا کہ تو جمیل کا گہر جانتا ہے آ کہ ہم اوسکی عیادت کو جاوین سو ہم گئے اور اوسکو حالت نزع مین پایا تہوڑی دیر کے بعد جمیل نے ہماری طرف دیکہا اور کہا اے ابن سہل تم اوس شخص کے حق مین کیا فتوی دیتے ہو جس نے تمام عمر نہ شراب پی نہ زنا کیا اور نہ ناحق خونریزی کی اور نہ چوری کی اور سچے دل سے گواہی دی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ابن سہل نے کہا مین یقین رکہتا ہون کہ وہ ضرور نجات پائیگا اور بہشت کو جائیگا پر وہ کون شخص ہے جمیل نے کہا مین ہون ابن سہل نے کہا مین ہرگز گمان نہین کرتا کہ تو ایسے کامون سے بچا ہوگا حالانکہ تو بیس برس تک بثینہ سے تشبیب کرتا تہا جمیل نے کہا کہ مین اب مرنے کو تیار ہون یہہ دعا مانگتا ہون کہ اگر مینے کبہی بثینہ کے بدن کو ناپاکی غرض سے ہاتہہ لگایا ہو تو مجھے رسول کریم کی شفاعت نصیب نہو — راوی کہتا ہے کہ ہم وہین تہے کہ جمیل یہہ بات کہکر ۸۲ھ مین فوت ہوا — صاحب اغانی اصمعی سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آکر بیان کرنے لگا کہ مین جمیل کے پاس اوسکی نزع کے وقت مین پہونچا تو اوس نے مجھے اپنے پاس بلا کر کہا کہ مین تجھکو ایک وصیت کرتا ہون اگر تو بجا لایا تو میرا کل مال ومتاع تیرا ملک ہے مینے کہا جو تم کہوگے مین کرونگا جمیل نے کہا کہ میرے مرنے کے بعد میرا لباس پہنکر اور میرے ناقہ پر سوار ہوکر بثینہ کے پاس جاکر میرے مرنے کی خبر دینا اور چند اشعار مین بتاؤن وہ پڑہکر اوسے سنانا چنانچہ اوسکے مرنے کے بعد وہ شخص وہان گیا اور جمیل کے شعر پڑہے ابہی شعر تمام نکرچکا تہا کہ ایک نازنین عورت اپنی سہیلیون کے ساتہہ روتی پیٹتی ہوئی گہر سے باہر نکلی اور مجھے کہا کہ اے ناعی اگر تو سچا ہے تو تو نے مجھے قتل کردیا اور اگر کاذب ہے تو مجھے رسوا کیا مینے کہا سچ کہتا ہون پہر بثینہ جمیل کے مرثیہ مین شعر پڑہتی رہی اور اس قدر روئی کہ پہلے کبہی نہ روئی تہی

جریر شاعر

ابو حزرہ جریر بن عطیہ بن خذیفہ خطفی تمیمی شعرائی اسلام سے بڑا نامور شاعر ہوا ہے اس مین اور فرزدق مین بڑے مباحثے ہوتے رہے اور تمام عمر ایکدوسری کی عیب چینی اور ہجو کرتے رہے مگر اکثر اہل علم کے نزدیک یہہ شخص فرزدق شاعر سے بڑہکر تہا اور سب علماء اس بات پر متفق ہین کہ شعرای اسلام مین جریر اور فرزدق اور اخطل جیسا کوئی اور شاعر نہین ہوا اور اہل فن کہتے ہین کہ اصول شعر کے چار ہین۔ فخر۔ مدح۔ ہجا۔ نسیب اور جریر چارون مین فایق تہا ابو عبیدہ روایت کرتا ہی کہ جریر کی والدہ نے جبکہ جریر اوسکی شکم مین تہا خواب دیکہا کہ مین نے ایک سیاہ بالون کا بٹا ہوا رسہ جنا ہے اور وہ کبہی کسی کے گلے مین اور کبہی کسی کے گلے مین پڑتا ہے اور جسکے گلے مین پڑتا ہے اوسکا گلا گہوٹ ڈالتا ہے پس اوسکی والدہ یہہ خواب دیکہتے ہی ڈر کر چونک اوٹہی اور اپنے خواب کی تعبیر پوچہی معبرون نے کہا کہ تیرے گہر ایک لڑکا شاعر ہجو گو سخت تر پیدا ہوگا سو جب وہ پیدا ہوا تو اوسکا نام جریر رکہا کیونکہ جریر عربی مین رسہ کو کہتے ہین جسوقت فرزدق شاعر مرا اور جریر نے اوسکی مرنے کی خبر سنی تو رو دیا اور کہا اب میری عمر بہت تہوڑی رہگئی ہے کیونکہ ہم دونون آپسمین متضاد تہے اور اکثر اوقات ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب متضادین مین سے ایک شخص مرجاوے تو دوسرا بہی عنقریب مرجاتا ہے۔ قدرت ایزدی سے ایسا ہی ظہور مین آیا کہ جس سال فرزدق مرا اوسی سال جریر بہی سنہ١١٠ھ مین ۸۰ سال سے زیادہ عمر کا ہوکر فوت ہوا ؁

حرف الحاء

حارث جاہلی

حارث بن حلزہ یشکری شاعر جاہلی ہے اور ساتوان قصیدہ سبعہ معلقہ کا جسکا اول یہہ ہے آذنتنا ببینہا اسماء رب ثاو یمل منہ الثواء اس نے عمرو بن کلثوم تغلبی مصنف پانچوین معلقہ کے جواب مین فی البدیہہ پڑہکر سنایا تہا اور اس قصیدے مین اسماء بنت عمر کلبیہ سے تشبیب کرتا ہے اور اسکا قصیدہ بہی بسبب فصاحت و بلاغت کے بیت اللہ مین لٹکایا گیا تہا یہہ شاعر حضرت محمد مصطفے صلعم کے زمانہ مبارک سے اول مرگیا ہے ؁

حاتم طائی

حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشرج طائی شعرائے مجیدین میں سے تھا ابو تمام طائی حماسہ میں اسکو شعر لایا ہے اور کنیت اسکی ابو سفانہ تھی اور سفانہ اسکی بیٹی کا نام تھا جس نے آنحضرت کے پاس آکر اپنی تنگی حالت کی شکایت کی تھی یہ شخص جود و کرم میں مشہور اور ضرب المثل ہے ۸ ہجری میں فوت ہوا

حسان بن ثابتؓ

حسان بن ثابت بن منذر انصاری مخضرمی شاعر عظیم الشان زمانہ جاہلیت اور اسلام میں ہوئے ہیں زمانہ جاہلیت میں فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل تھے اور مسلمان ہونیکے بعد بھی عجیب و غریب شعر کہتے ہے مگر وہ خوبی اور لطافت جو پہلے اسلام کی تھی ویسی نہ رہی کیونکہ اسلام نے شعرا کی زبان کو مبالغات اور تکلفات سے روک دیا تھا پھر بھی انہوں نے آنحضرت کی تعریف میں بہت اچھے فصیح و بلیغ شعر کہے چنانچہ یہ شعر بھی انکے ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ؎

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِی ۔۔۔ وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

میری آنکھ نے ہرگز آپ سے بڑھکر کوئی خوبصورت نہیں دیکھا اور عورتوں نے آپسے زیادہ حسن و خوبی میں کسیکو نہیں جنا

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ ۔۔۔ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

آپ تمام عیبوں سے پاک مخلوق ہوئے ہیں گویا آپ جیسے کہ چاہتے تھے ویسے ہی پیدا ہوئے یعنی کوئی شخص اپنی مرضی کے موافق پیدا نہیں ہوتا مگر آپ اپنی مرضی کے موافق پیدا ہوئے اور یہ کمال توصیف ہے کہ جس سے بڑھکر متصور نہیں اور مراد یہ ہے کہ یا حضرت آپ کل کائنات سے اعلیٰ اور اشرف مخلوق ہوئے ہیں اور آنحضرت کی طرف سے مشرکوں کی ہجو میں ایسے فصیح و بلیغ قصیدے منظوم فرماتے ہے جنکا جواب اونسے بن نہ آتا تھا اور عاجز ہو کر خاموش رہتے تھے آپنے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا ۔ اور آپ صرف شاعر ہی نہ تھے بلکہ انشا پردازی میں بڑے ماہر تھے چنانچہ ایک مرتبہ آنحضرت کی خدمت میں بنو تمیم تھے اور حسان بن ثابت نے انکے سامنے قصیدہ پڑھا اور ثابت بن قیس بن شماس نے [illegible] فصاحت و بلاغت کو دیکھکر دنگ ہو گئے [illegible] شاعروں میں [illegible]

[illegible] علی [illegible] شہادت [illegible]

حسّان اور انکا باپ ثابت اور اسکا باپ منذر ایکسو بیس سال کا ہوکر فوت ہوے غرض حسان کا بیٹا عبدالرحمن ثابت بہت خوش ہوتا تہا اور گمان کرتا تہا کہ مین بہی جلدی نہ مرونگا بلکہ ایکسو بیس سال کا ہوکر شامل اپنے بزرگون کی جہان فانی کو وداع کرونگا تقدیر ایزدی سے ۴۸ سال کا ہوکر فوت ہوا۔ حسان حضرت علی کی عہد خلافت مین ۴۰ھ مین فوت ہوئے اور بعض کہتی ہین کہ ۵۴ھ یا ۵۰ھ مین داخل بحق ہوگئے

حمّاد راویہ

ابوالقاسم حماد بن سابور اور بعضی حماد بن میسرہ بن مبارک بن عبید الدیلمی کوفی مولی بنی بکر بن وائل کہتی ہین اور ابن قتیبہ کتاب المعارف اور طبقات الشعرا مین بیان کرتا ہے کہ یہ شخص مکنف بن زید الخیل طائی صحابی کا غلام تہا۔ حماد لغات اور انساب اور اشعار اور اخبار عرب مین بینظیر تہا ملوک بنی امیہ اسکی بڑی قدر کرتے تہے اور اسکو اپنے پاس بٹہلا رکہتے بلکہ اوروں سے زیادہ اور اعلیٰ اسکی بڑی عزت اور توقیر کرتے تہے اور اس سے مستفید ہوتے اور علم و ادب اور انساب عرب پوچہتے اور وقائع و فنون مین اپنا امام جانتے تہے۔ حماد ایک روز ولید بن یزید اموی کی مجلس مین حاضر ہوا ولید نے اس سے پوچہا کہ تمہارا راویہ لقب پڑنیکا کیا باعث ہے (راویہ مبالغہ فاعل کا ہے یعنی بڑا روایت کرنے والا) حماد نے کہا امیرالمومنین مجہے اشعار و انساب عرب مین اسقدر دخل ہے کہ آپ جس شاعر کا نام پوچہیے مین اول اوسکا حال بیان کرتا ہون پہر مین کئی ایک اور شعرا کا حال بیان کرونگا جنکے آپ نام و نشان سے بہی واقف نہین اور جو شخص میرے سامنے کسی نئے یا پرانے شاعر کا حال بیان کرے مین اوسی وقت سنتے اور سمجہنے مین فرق کر سکتا ہون۔ خلیفہ نے اوسکو کہا کہ تم کسقدر عرب کے اشعار جانتے ہو حماد نے کہا مجکو بہت یاد ہین مگر بالفعل ہر حرف معجم کا سو قصیدہ طویلہ شعرا جاہلیت کا سوا [illegible] مقطعات اور سوا ان اشعار شعراء اسلام کے آپکو سناتا ہون ولید نے امتحانا اوسکو [illegible] [illegible]

[illegible]

کے سنا تو خلیفہ نے بہت تحسین او آفرین کر کے ایک لاکھ درہم صلے مین عطا فرمایا۔ مو رخین ذوالنون
مین بیان کرتا ہے کہ حماد نے کہا مین یزید بن عبد الملک بن مروان کو جبکہ وہ تخت نشین تہا کبہی ملنی
کیواسطے نہ جاتا تہا اسلیے اوسکا بہائی ہشام مجہہ پر ظلم کرتا تہا۔ جب یزید مرگیا او رہشام تخت نشین ہوا
تو مین مارے خوف کے اپنے گہر سے باہر نہ نکلتا تہا اور خفیہ طور پر اپنے دوستون سے ملا کرتا تہا چنانچہ اسیطرح
مین ایک سال تک پوشیدہ رہا جب دیکہا کہ ایک سال مین کسی نے میرا ذکر ہشام کے پاس نہین کیا تو
تسلی ہوئی اور بیخوف ہو کر ایکروز رصافہ مین جمعہ کی نماز پڑہنے کیواسطے نکلا ناگاہ دو معتبر سرکار آدمی
مجہے ملے اور کہا ای حماد تجہی امیر یوسف بن عمر ثقفی والی عراق بلاتا ہی مینے دل مین کہا کہ جس بات سے مین
خائف تہا وہی پیش آئی ہے اونسے کہا کہ مجہے تہوڑی رخصت دو تاکہ مین گہر کے لوگون کو ہمیشہ کے لئے
وداع کر آؤن پہر تمہاری ساتہ چلونگا مگر اوہنون نے کہا ہمین یہی حکم ہے کہ حماد کو جہان دیکہو
وہین سے پکڑ لاؤ سو اب ہم مجبور ہین حماد اونکی ہمراہ یوسف بن عمر کے دربار مین پہونچا اور سلام کیا والی
عراق نے جواب سلام کا دیکر ایک خط مجہے دیا جسمین یہہ لکہا تہا کہ عبد اللہ ہشام کیطرف سے یوسف بن
عمر ثقفی کو لکہا جاتا ہی کہ یہہ خط پڑہتے ہی حماد کو بڑی عزت اور افتخار سے بلوا کر پانچ سو دینار اور ایک
نہایت تیز رو اونٹ سواری کیواسطے دو کہ وہ بارہ روز مین دمشق مین پہونچے حماد کہتا ہی کہ وہ دینار
مینے لیئے اور اونٹ پر سوار ہو کر بارہ روز مین دمشق مین جا پہونچا بعد اجازت دیوان شاہی مین داخل
ہوا کیا دیکہتا ہون کہ اوس مکان کی زمین سنگ مرمر کی اور سقف مطلے بزر اور مرصع بجواہر ہے
چارون طرف سقف چاندی کے پردے لٹکے ہوئے اور شمع کافوری روشن ہین اور اقسام مشمومات
اور اصناف عطریات سے مکان مہکا ہوا اور خز و دیبا کے فرش بچہے ہوئے ہین غرض داخل ہوتے ہی
خلیفہ ہشام کے سامنے دست بستہ کہڑا ہو کر سلام کیا اونسے سلام کا جواب دیکر مجہے اپنے پاس بلوایا
مین اوسکے پاؤن چوم کر قریب بیٹہہ گیا اوسوقت دو کنیزک خلیفہ کے دائین بائین طرف دیکہین
ایک آفتاب اور دوسری مہتاب تہی اور اونکے کانون مین بالی ایسی لعل و جواہر سے مرصع تہی کہ
[illegible] کے سامنے [illegible] ہی مات تہے ہشام نے مزاج پرسی کی بعد فرمایا تم جانتے ہو

کہ مینے تحسین کیلئے بلوایا مینے لاعلمی بیان کی ہشام نے کہا کہ مجہو ایک شاعر کا شعر یاد آیا ہے جسکے قایل کو مین نہین جانتا مینے عرض کیا وہ کونسا شعر ہے ہشام نے وہ شعر پڑہا مین نے اوسکی قایل کا نام اور وہ قصیدہ جس مین وہ شعر تہا اول سے آخر تک پڑہکر سنا دیا ہشام سنکر بڑا خوش ہوا اور بعد بڑی تحسین وآفرین کے فرمایا جو تو چاہتا ہے وہ مانگ مینے اون کنیزکون مین سی ایک کنیزک مانگی ہشام نے دونون کنیزکین مع زیور وجواہر مجہے عطا فرمائین اور ایک لاکھہ درہم بہی عطا کیا مین اون کو گہر مین لے آیا اور ہشام کے مال وجان کو دعا دیتا رہا۔ مگر بعض مورخ بیان کرتے ہین کہ یہہ واقعہ یوسف بن عمر ثقفی کے وسیلہ سے نہین ہوا کیونکہ وہ اوسوقت والی عراق نہ تہا بلکہ خالد بن عبد اللہ قسری تہا واللہ اعلم۔ حماد کی بہت اخبارات غریبہ اور واقعات عجیبہ کتب معتبرہ تواریخ عرب مین درج ہین یہہ شخص ۹۵ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۱۵۵ھ مین فوت ہوا۔

حماد عجرد

ابو عمر حماد بن عمر بن یونس بن کلیب کوفی معروف بعجرد شاعر نامور بذلہ گو لطیفہ سنج مخضرم الدولتین تہا اخیر عہد بنی امیہ مین پیدا ہوا اور عباسیہ کے وقت مین بڑا عروج پاکر مشہور زمانہ ہوا چند مدت تک خلیفہ ولید اموی کی مصاحبت مین رہا پہر مہدی کیوقت بغداد مین آیا حماد بن عجرد اور بشار مین بڑے معارضے ہوئے اور ایکدوسرے کی ہجو مین بہت قصیدہ منظوم کئے اکثر اوقات بشار بن برد اس سے تنگ ہو جاتا تہا حماد عجرد کمان گری کرتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا باپ کمانگر تہا یہہ کوئی کام نہ جانتا تہا شب و روز شعر گوئی مین مشغول رہتا تہا اکثر اشعار اسکے ظریفانہ ہین۔ فرقہ زنادقہ کی طرف مائل تہا ۱۶۱ھ مین فوت ہوا عجرد بفتح عین وسکون جیم وفتح را وبعدہ دال مہملہ لقب حماد کا ہے اور وجہ اس لقب سے ملقب ہونے کی یہہ ہے کہ ایکدن حماد لڑکپن مین موسم سرما مین برہنہ تن لڑکون سے کہیل رہا تہا ایک اعرابی کا گذر جو ادہر سے ہوا اوسنے اسکو برہنہ دیکہکر کہا تعجردت یا غلام [illegible] تو برہنہ ہے اوسدن سے اسکا لقب ہی عجرد مشہور ہوا۔ مختصر [illegible]

[illegible] انقلاب ہو دونون مخضرمون جیسے لبید شاعر اور نابغہ جعدی ہین اب
اسکا اطلاق عام اوس شخص پر بہی ہوا ہے جسنے دونون سلطنتین مختلف اقوام کی ایکدوسرے کے بعد
دیکہی ہون جیسے علاو عمرو نے پہلے سلطنت بنی امیہ اور پہر اوسکے بعد سلطنت عباسیہ دیکہی ہو

ابونواس شاعر

ابو علی حسن بن ہانی بن عبد الاول بن صباح معروف با بونواس شاعر جلیل القدر اور فاضل نامور تہا فنہ مین یگانہ آفاق تہا ظرافت و لطافت مین ہر ایک کا دل خوش کرتا تہا علم لغت وادب مین ماہر اور علم حدیث مین متبحر تہا حدیث قوی و ضعیف صحیح حسن ناسخ منسوخ محکم متشابہ مین عالم تہا اور اسکا دادا خراسان کے حاکم جراح بن عبد اللہ کا غلام تہا اسکا باپ بنی امیہ کے آخر بادشاہ مروان بن محمد کے لشکر مین سے تہا اور دمشق کا رہنے والا تہا وہان سے اہواز کو گیا اور ایک عورت جلبان سے شادی کی اور اوس سے کئی لڑکیان اور لڑکے پیدا ہوئے جنمین سے ابونواس اور ابو معاذ بہی تہے۔ ابونواس اہواز مین پہاڑ رہنان کے پاس ۱۳۶ھ مین پیدا ہوا اور ۵۹ سال کی عمر کا ہو کر ۱۹۵ھ مین مرگیا نشہ کی حالت مین شعر کہتا تہا اسواسطے اسکے اشعار کے درجات متفاوت ہین بعضے لطافت و بلاغت مین ثریا تک پہونچے ہین اور بعضے رکاکت و سخافت مین تحت الثریٰ سے گذر گئے ہین باوجود اسقدر علم ادب کے بڑا مسخرا اور شاطر تہا لوگون کو اپنی شیرین زبان سے فریفتہ کرتا تہا اور مسخرہ بہی انعد تہا ایک کوڑی تک ہاتہ مین نرکہتا تہا عبد اللہ بن معتز راوی سے روایت کرتا ہے کہ مین اور ابونواس ماہ رمضان مین قرآن مجید سننے کیواسطے رات کیوقت گہر تہے ناگاہ ہم سلولی کی مسجد مین پہونچے اوسکا بیٹا تراویح کی نماز پڑہا رہا تہا اور بہت خوبصورت اور خوش آواز اور نیک خصلت تہا مینے ابونواس سے کہا کہ جب تک یہہ لڑکا نماز سے فارغ ہو کر مکان مین یہان سے نہ جاوینگا اور مین بہی [illegible] اوسکی قرأت [illegible] ختم کرنے کی تہی جب اوس لڑکے نے یہہ آیت پڑہی ایہا الذین [illegible] [illegible] ابونواس نے فی البدیہہ یہہ شعر کہا

وقربی معلنا تصدع قلبی والھوی یصدع الفواد کلیما
ارایت الذی یکذب بالدین فذاک الذی یدع الیتیما

اوس نے ظاہر ہو کر یہہ آیت پڑہی تاکہ میرے دلکو تصدیعہ پہونچاتے اور محبت دل زخمی کو تصدیعہ پہونچاتی ہے کیا اوس شخص کو دیکہتا ہے جو دین کو جھٹلاتا ہے یہہ وہی شخص ہے جو یتیم کو چہوڑتا ہے سب حاضرین اوسکی بداہت سے حیران ہوے - ابراہیم بن حرب کوفی وابہ سے روایت کرتا ہے کہ ایکروز ابونواس اور مسلم بن ولید اور ضیع وغیرہ بڑے بڑے شعرا ایک مجلس مین جمع ہوے کسی نے کہا ایک شعر جس مین قرآن کی آیت ہو تم سے کون تصنیف کرسکتا ہے سب متفکر ہوے ابونواس نے کہا -

وفتیۃ فی مجلس وجوھھم ریحانھم قد انفوا التنفیدا
دانیۃ علیھم ظلالھا وذللت قطوفھا تذلیلا

حاضرین نے یہہ شعر سنکر نہایت تحسین کی - ابونواس نے علم ادب شہر بصرہ مین پڑہا اون دنون وہان فقہ اور ادب کا بڑا چرچا تہا شعرا متقدمین اور متاخرین عرب کے ہزارون شعر اسے یاد تہے اور سواے مشہور امثلہ عرب کے سات سو مثال اسکو یاد تہی - جب یہہ شخص علم سے فارغ ہوا تو اسنے شعر مین ایسا کمال پیدا کیا کہ کوئی اسکی برابری نہ کرسکتا تہا اسکے شعر و سخن کا چرچا اطراف عالم مین پہیلا اور امرا و وزرا وغیرہ اسکی بڑی قدر کرنے لگے اور عام و خاص کے دلون مین اسکی محبت سمائی مگر ابونواس ملوک و سلاطین کے قرب سے بالکل متنفر تہا اسواسطے دانشمند آدمی اسکو ملامت کرتے تہے - اسمعیل بن نوبخت کہتا ہے کہ مینے ابونواس کی مانند کوئی فاضل اور شاعر نہین دیکہا اور اس شاعر کے مرنے کے بعد کئی صندوق کاغذون کے نکلے جنمین لطایف اور نکات نحویہ لکہے ہوے تہے اور اسکو ابونواس اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے کندہے پر دو گیسو حرکت کرتے تہے اور نواس حرکت گیسو کو کہتے ہین ۱۲

ابو تمام طائی

ابو تمام حبیب بن اوس بن حارث بن قیس طائی [illegible]

تھا اسکا باپ نصرانی تھا اور دمشق کا ساکن تھا اسم واقع دمشق مین رہتا تھا۔ ابوتمام کی فطنت و فراست اور
تجربت و کیاست پر کتاب دیوان الحماسہ شاہد ہی۔ جودت الفاظ اور جزالت معنی اور معرفت اشعار
عرب مین بے نظیر تھا صرف کتاب دیوان حماسہ ہی جمع نہین کیا بلکہ ایک عجیب و غریب کتاب مسمی بفحول الشعرا
جسمین جمیع شعرا جاہلی او مخضرمی اور اسلامیین کے تذکرے لکھی اور کتاب الاختیارات تالیف کی
جس مین شعرا کے اشعار منتخب کر کے لکھے ہین۔ انساب اور اشعار عرب مین کوئی مثل اسکی حافظہ تھا
کہتے ہین کہ اسکو چودہ ہزار رجز عرب کی علاوہ قصائد و قطعات کے یاد تھے۔ خلفا کی مدح مین بہت
قصیدے منظوم کئے اور انعام و صلہ پائے۔ منقول سے روایت ہے کہ ابوتمام نے جب محمد بن عبدالملک
بن زیات کی مدح مین قصیدہ کہا تو وہ بڑا خوش ہوا اور کہا اے ابوتمام تیرے الفاظ کی جودت اور
معانی کی لطافت اور حسن و خوبی اُن جواہر زواہر کی آب و تاب سے جو چہاردہ سالہ معشوق کے
گلے مین ہون بڑھکر ہے اور اسکی صلہ مین جو انعام تجھے دیا جائے تھوڑا ہے ابن زیات کے پاس ایک
فیلسوف تھا اوس نے کہا یہ شخص جوانی مین ہی مر جائیگا کسی نے پوچھا کہ تم نے کسطرح معلوم کیا
اوس نے جواب دیا کہ مین اسکی حدت اور ذکاوت اور فطنت اور سرعت فہم اور جودت ذہن
دیکھکر جانتا ہون کہ اسکا نفس روحانی اسکی جسم کو اسطرح کہا جائیگا کہ جیطرح تلوار ہندی اپنی نیام
کو کہا جاتی ہے پس قدرت ایزدی سے ایسا ہی ہوا کہ ابوتمام تیس سال کی عمر سے کچھ بڑھکر فوت ہوا
روایت کرتے ہین کہ جب اس نے خلیفہ کے سامنے قصیدہ پڑھا اور اس شعر پر پہونچا ؎

اقدام عمرو فی سماحۃ حاتم　　فی حلم احنف فی ذکاء ایاس

تو وزیر نے کہا کہ خلیفہ کو ادنا کون سے تشبیہ دیتا ہے ابوتمام نے فی الفور تامل کر کے یہ دو شعر جو نہایت
فصیح و بلیغ اور مقتضی حال کے مطابق ہین پڑھے ؎

لا تنکروا ضربی لہ من دونہ　　مثلاً شروداً فی الندی والباس
فاللہ قد ضرب الاقل لنورہ　　مثلاً من المشکاۃ والنبراس

یعنی میرے کم تشبیہ ادنی سے دینی کو کیا مضائقہ ہے خداتعالے نے قرآن مجید کی اس آیت مین کہ

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح اپنے ترجمہ

قندیل سے تشبیہ دی ہے وزیر یہہ شعر سنکر خلیفہ سے کہا کہ جو چیز یہہ مانگتا ہے اسکو دو اور یہہ

چالیس دن سے زیادہ زندہ نہین رہیگا کیونکہ اسکی آنکھون مین کثرت تفکر سے خون اوتر آیا ہے

خلیفہ نے ابوتمام سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے اسنے کہا کہ مجکو موصل کی حکومت ملنی چاہیئے

خلیفہ نے اُسی وقت اسکو موصل کا حاکم بنا دیا پس ابوتمام ایام معدودہ مذکورہ مین حکومت کرکے

مرگیا مگر یہہ قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ قصیدہ سینیہ ابوتمام نے کسی خلیفہ کی مدح مین

نہین کہا بلکہ احمد بن معتصم یا احمد بن مامون کی مدح مین ہے اور اونکو خلافت اور حکومت

نہین ملی ہان جسوقت ابوتمام نے یہہ قصیدہ احمد بن معتصم کے سامنے پڑہا وہان ایک فیلسوف

نے کہا تہا کہ یہہ شخص جلدی مرجائیگا واللہ اعلم۔ ادبا نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ طائی سے

تین شخص اپنے اپنے فنون مین یگانہ نکلے ہین حاتم طائی جود مین اور داؤد بن نصیر طائی زہد

مین اور ابوتمام طائی شعر مین۔ ابوتمام کے شعرونکو پہلے ابوبکر صولی نے حروف ہجا کی ترتیب

پر جمع کیا پہر علی بن حمزہ اصبہانی نے اون اشعار کو عجب نوع مرتب کیا ابوتمام [illegible]

مین موضع جاسم مین پیدا ہوا اور مصر مین پرورش پائی۔ گندم گون طویل القامت

شیرین زبان تہا۔ روایت کرتے ہین کہ ابوتمام جامع مصر مین لوگون کو پانی پلاتا تہا اور

بعضے کہتے ہین کہ دمشق مین ایک جولاہہ کی خدمت کرتا تہا اور اسکا باپ دمشق مین شراب

کی دوکان کرتا تہا۔ یہہ شاعر موصل مین ۲۳۱ھ مین فوت ہوا اور ابونہشل بن حمید طوسی نے

اس کی قبر پر گنبذ بنوایا ہ

ابوعلی خلیع شاعر

ابوعلی حسین بن ضحاک بن یاسر شاعر ظریف اور صاحب لطف بہو کا رہنے والا خلیع

تخلص سلیمان بن ربیعہ باہلی صحابی کے بیٹے کا غلام تہا اور حسب بیان خطیب بغدادی کے

۱۶۲ھ مین پیدا ہوا تہا خلفاء عباسیہ کے عہد مین اسکے پاس سوائے اسحق ابراہیم ندیم موصلی کے

کسیکا رتبہ نہ تہا اور اسشعرا کے یہان ایسا قرب حاصل کیا کہ سنہ ۱۹۰ھ مین خلیفہ محمد امین بن ہارون رشید نے اسکو اپنا مصاحب بنایا مگر محمد امین اسی سال مقتول ہوا پہر خلیفہ مستعین باللہ کے زمانہ تک ہر ایک خلیفہ کے عہد مین اسکا رتبہ برابر رہا۔ یہہ شاعر شعرا طبقہ اولی کے شاعرون مین سے ہے اور ابو نواس کے ساتہہ اسکی مباحثے اور معارضے ہوتے رہے اور اسکا تخلص خلیع بسبب کثرت ظرافت اور خلاعت ماتمنو کے مقرر ہوا اور اسکے عجایب شعرون مین یہہ شعر بہی ہین ؎

میل تجدی خد یک تلقی عجیباً   من معان یحار فیہا الضمیر

میری رخسارونسی اپنی رخسارونکو ملاتا کہ تو ایسا عجیب حظ اور لطف دیکہے کہ جسمین دل حیران ہو

فبخدیک للربیع ریاض   وبخدی للدموع غدیر

کیونکہ تیری رخسارونمین باغ ربیع کا ہی اور میری رخسارونمین آنسو کا نالا ہی۔ یہہ شاعر سنہ ۲۵۰ھ مین فوت ہوا؎

ابن علاف شاعر

ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد مشہور با بن علاف شاعر بے نظیر اور نابینا تہا خلیفہ معتضد باللہ کے عہد مین اسکی یہان تک قدر ہوی کہ خلیفہ کے مصاحبون مین داخل ہوا اور ہمیشہ اپنے اشعار در نثار کے عوض صلے اور انعام پاتا رہا۔ ابو الحسن مرزبانی بیان کرتا ہے کہ ایک جاریہ علی بن عیسی کی ابن علاف کی غلام پر عاشق ہوی علی بن عیسے نے اون دونون کو قتل کر کے اونکی جلدون مین بہوس بہروا دیا ابن علاف نے اسکی مرثیہ مین بہت داد فصاحت دی ابن علاف سو سال کا ہو کر سنہ ۳۱۹ھ مین مرگیا؎

ابوفراس

حارث بن سعید بن حمدون حمدانی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ بن حمدان کا چچازاد بہائی تہا۔ ثعالبی نے لکہا ہی کہ یہہ شخص فرید الدہر اور وحید العصر تہا ادب و فضل و کرم و مجد جود و سخا فصاحت و بلاغت ہمت و شجاعت فراست و کیاست شعر و سخن جودت الفاظ عذوبت کلمات جزالت معنی و دقایق مضامین مین شہرہ آفاق تہا۔ الغرض مجمع الفضایل و منبع الفواضل تہا

اسکے بعد حکومت کے نظر لیف الطبع تہا اور یہہ سب خوبیان اسکی پہلی بچر عبد اللہ بن معتز کے اندلسی ہے
شعر مین نہ تہین لیکن یہہ شخص اس سی بہی بڑہکر تہا اور شاعری مین یدطولی رکہتا تہا۔ صاحب ابن
عباد کہتا ہے کہ ابتدا شعر کا بہی بادشاہ سی ہوا اور انتہا بہی بادشاہ پر ہی ہوا یعنی ابتدا امرا القیس
بادشاہ نے کیا اور اوسکی خوبی ابو فراس بادشاہ پر ختم ہوئی متنبی بہی اسکی لیاقت اور سخنوری
کا قایل تہا اور شعر مین اسکو اپنے سے بڑا فایق جانتا تہا یہانتک کہ اسکی ہیبت اور جلالت کی خوف
سے متنبی نے اسکی تعریف مین کوئی قصیدہ نہین کہا بلکہ اس سے کم درجہ کے رؤسا کی مدح مین
قصائد کہتا رہتا تہا۔ سیف الدولہ ابو فراس کی خوبی خصائل اور حسن شمائل سے بڑا خوش ہوتا
تہا اور حضر و سفر مین اسے اپنے ہمراہ رکہتا تہا۔ ابو فراس دو دفعہ قید ہوا ایکمرتبہ ۳۴۸ھ
مین قلعہ خرشنہ مین جو دریائے فرات کے کنارہ پر واقع ہے اور دوسری مرتبہ ماہ شوال ۳۵۱ھ مین
شہر منبج کے چند اشخاص نے اسکو قید کیا اور قسطنطنیہ کی طرف لیگئے وہان چار برس قید
رہا اور قید مین بہی بہت فصیح و بلیغ شعر کہتا رہا اور ۳۵۷ھ مین زخمی ہوکر مرگیا۔ روایت کرتے
ہین کہ نزع کیوقت اس نے اپنی دختر سے یہہ شعر کہے ؎

أبُنَيَّتي لا تجزعي کل الانام علی ذهاب نوحي علیّ بحسرة من خلف سترک والحجاب

اے میری بیٹی مت جزع و فزع کر سب مخلوقات دنیا کی جانے پر پہر افسوس سے پردہ اور حجاب مین بیٹہکر مجہپر نوحہ کر

قولي اذا کلمتني فعییتُ عن رد الجواب زین الشباب ابو فراس لم یمتّع بالشباب

اور جب تو مجہہ سے بات کرے اور مین جواب سے رک جاؤن تو یہہ کہو کہ جوانی کی زینت ابو
فراس تہا جس نے جوانی سے نفع نہین اوٹہایا ؎

سیرافی نحوی

ابو سعید حسن بن عبد اللہ بن مرزبان سیرافی نحوی بغداد مین نایب قاضی رہا اور بصریون
کی نحو مین امام زمانہ تہا۔ کتاب سیبویہ کی شرح نہایت عجیب و غریب لکہی اور کتاب الفاظ
الوصل والقطع۔ کتاب اخبار نحات بصرہ۔ کتاب الوقف والابتدا۔ کتاب صنعة الشعر والبلاغة

شہر میں مشغول رہا اور درجہ کی تصنیف کین تہا ابوبکر بن سراج نحوی سے علم نحو پڑہا اور نحو ولغت اور
فقہ اور فرائض اور حساب اور کلام اور شعر اور عروض اور قوافی مین عالم کامل تہا اپنے ہاتہ
سے کسب کر کے وجہ معیشت حاصل کرتا تہا اس مین اور ابوالفرج اصبہانی صاحب اغانی مین
فاضلانہ معاندت تہی ابوالفرج نے اسکے حق مین یہہ شعر کہے ؎

لست صدرا ولا قرأت علی صدر ولا علمك البکی بشاف

نہ تو امام ہے اور نہ تو نے کسی امام سے پڑہا اور نہ تیرا تہوڑا علم شافی ہے ؎

لعن اللہ کل نحو وشعر وعروض یجیٔ من سیراف

خدا ہر شعر اور نحو اور عروض پر جو سیراف سے آئی لعنت کرے سنہ ۳۶۸ھ مین بغداد مین فوت
ہوا سیراف فارس مین ایک شہر کا نام ہے ؎

ابن خالویہ نحوی

ابو عبداللہ حسین بن احمد بن خالویہ نحوی لغوی ہمدانی الاصل تہا مگر بغداد مین جاکر ابوبکر
بن انباری اور ابن مجاہد مقری اور ابن عمر زاہد اور ابن درید سے علم تحصیل کیا اور ابوسعید
سیرافی سے بہی پڑہتا رہا پہر شام مین گیا اور شہر حلب مین سکونت اختیار کی وہان اسکو علم مین
یگانہ گنتے تہے اور لوگ ممالک دور و دراز سے استفادہ کے لیے اسکے پاس آتے تہے اور آل
حمدان اس سے علم پڑہتے اور اسکی تعظیم وتکریم کرتے تہے چنانچہ یہہ لکہتا ہے کہ مین ایک روز
سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا اوس نے مجہے اقعد کہا اور اجلس نہ کہا مین نے جانا کہ
یہہ شخص لطایف عرب اور نکات ادب سے ماہر ہے کیونکہ عربی مین کہڑے کو اقعد اور سوئے کو اجلس
کہتے ہین ۔ تصانیف اسکی بکثرت ہے اور متنبی شاعر سے سیف الدولہ کے روبرو اسکے
مباحثے ہوتے رہے حلب مین سنہ ۳۷۰ مین فوت ہوا ؎

ابوعلی فارسی

حسین بن احمد بن عبدالغفار بن محمد بن سلیمان بن ابان فارسی نحوی علم نحو مین امام وقت

تھا شہروں میں پھرتا رہا اور حلب میں مدت تک سیف الدولہ بن حمدان کے پاس رہا اسمین اور ابو طیب متنبی میں کئی مجلسیں ہوئیں اسنے کتاب الایضاح اور تکملہ نحو میں - کتاب التذکرہ کتاب المقصور والممدود - کتاب الحجہ - کتاب الاغفال فیما اغفلہ الزجاج من المعانی کتاب العوامل المایۃ - کتاب المسائل الحلبیات - کتاب المسائل العسکریہ کتاب القصریات - کتاب المسائل الشیرازیات - کتاب البصریہ - کتاب المسائل المجلسیات وغیرہ تصنیف کیں ۲۸۸ھ میں پیدا ہوا اور ۳۷۷ھ میں مرگیا۔

ابن حجاج شاعر

ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب بے بدل اور شاعر عدیم المثل تھا مسخرات اور ہزلیات میں بڑا کامل تھا جو شعر کہتا تھا وہ مسخر سے خالی نہوتا تھا ظرافت میں کوئی اسکا ہمسر نہ تھا اسنے ایک دیوان دس جلد کا ہزلیات میں تصنیف کیا ہی صرف اسکے شعروں میں ظرافت ہی نہیں بلکہ تکلف اور غرابت سے بھی مبرا نہیں ہو اسکی فصیح و بلیغ نظم و نثر دلچسپ و مرغوب خاطر ہے شعر محققانہ بھی نہایت لطیف کہتا تھا اہل فن اسکو امرء القیس ثانی کہتے تھے امرء القیس کے زمانہ سے لیکر اس شاعر کے عہد تک کوئی اور آدمی اسکے مذاق کا نہیں ہوا - مذہب شیعہ رکھتا تھا اور اہل بیت کی محبت اور اصحاب کبار کی بغض میں از حد تجاوز کرتا تھا روز سہ شنبہ ۲۷ ماہ جمادی الآخر ۳۹۱ھ کو شہر نیل میں جو دریائے فرات کے کنارہ پر واقع ہے فوت ہوا اور اسکی وصیت کے بموجب اسکی نعش بغداد میں لیجا کر حضرت موسیٰ بن جعفر کے پاؤں کیطرف دفن کی گئی اور قبر پر حسب وصیت یہہ آیت لکھی گئی وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

ابن وکیع تنیسی

ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف ضبی معروف با بن وکیع تنیس میں پیدا ہوا اور بغداد میں آکر سکونت اختیار کی شاعر بے نظیر تھا مگر قدرے اسکی زبان میں لکنت تھی ثعالبی یتیمۃ الدہر میں بیان کرتا ہی کہ یہہ شاعر اپنے سب ہمعصروں سے بڑھکر تھا اور کوئی اسکی برابر شعر نہ کہتا

وہ کہتا تہا شعراء مجیدین مین معدود تہا ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور صرف شعر ہی مین کمالیت نرکہتا تہا بلکہ اور علوم مین بہی ماہر تہا - ایک کتاب منصف نام ابو طیب متنبی کے سرقات مین لکہی وفات اسکی ماہ جمادی الاول ۳۹۳ھ مین ہوئی تنیس بکسر تا مثنات فوقانی و کسر نون مشددہ و سکون یائی تحتانی مصر مین دمیاط کے قریب ایک شہر کا نام ہے جسکو تنیس بن حام بن نوح نے بنایا ہے - وکیع لقب اسکے دادی ابو بکر محمد بن خلف کا تہا

ابو القاسم وزیر مغربی

ابو القاسم حسین بن علی بن حسین بن علی معروف بوزیر مغربی اسکا باپ سیف الدولہ بن حمدان کے مصاحبون مین سے تہا ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا - شاعر ماہر تہا میافارقین مین چہالیس برس کا ہوکر ۴۱۸ھ مین مرگیا - جب اسکی نزع کا وقت قریب پہونچا تو اسنے اپنے دوستون کو وصیت کی کہ میرے تابوت کو مشہد امیر المومنین علی ابن ابیطالب مین لیجا کر دفن کرین ابو علی ہارون بن عبد الصمد اوراجی جس کی مدح متنبی شاعر نے اوس قصیدہ میز کی جسکا مطلع یہہ ہے ؎

امن ازدیارک فی الدجی الرقباء اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ اس شاعر کا ماموں ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اس شاعر کے ماموں کا بیٹا ہے اس نے ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور کتاب الایناس فی تحریر انساب العرب جو نہایت مفید ہے اور مصنف کی بڑی مہارت پر دال ہے اور کتاب آداب الخواص اور کتاب المأثور فی ملح الخدور اسکی تصنیفات سے ہین

شیخ ابو علی بن سینا

رئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا ملقب بشرف الملک الحکیم اسکا باپ بلخ کا رہنے والا تہا پہر وہان سے بخارا مین گیا اور خرمیثن مین جو بخارا کے سب گانوں سے بڑا ہے عامل رہا ابو علی اور اوسکی بہائی وہان ہی پیدا ہوئے - اسکی والدہ کا نام ستارہ تہا دس سال کی عمر مین ابو علی نے علوم قرآن اور علم اصول دین اور علم ادب اور حساب اور جبر و مقابلہ حاصل کیا پہر حکیم ابو عبد اللہ ناتلی اسکے پاس آیا اور اس نے اس سے ایسا خوبی سے لیکر علم منطق کو انہیں کے

پہونچایا اور اقلیدس اور مجسطی پڑہی اور سب علوم و فنون مین ماہر ہوا اور رموز اور دقایق ایسے
سمجہنے لگا کہ ابو عبد اللہ ناتلی بہی اوسکو نہ پہونچ سکتا تہا باوجود اسقدر توغل علم منطق اور فلسفہ
وغیرہ کی علم فقہ بہی اسمعیل زاہد سے پڑہتا تہا جب ابو عبد اللہ ناتلی خوارزم شاہ مامون بن محمد
کیطرف گیا تو ابو علی علوم طبعی اور الہی مین متوجہ ہوا اور فصوص اور شروح مین کوشش
کرنے لگا یہان تک کہ اللہ تعالی نے دروازے علمون کے اسپر کہولدیے پہر طب مین مشغول
ہوا اور اوسکو انتہا تک پہونچا کر مریضون کا علاج مفت خدا تعالے کی خوشنودی کے لیے
کرنے لگا اور اس علم مین تمام متقدمین اور متاخرین سے فایق ہوا اور ١٦ سال کا تہا کہ علماے
کبار اور فضلاے نامدار اسکی پاس استفادہ کرنیکے آتے تہے - ابو علی سینا ایام طالب علمی مین
کبہی رات بہر نہ سوتا تہا اور تمام دن مطالعہ مین صرف کرتا تہا اور اسکے سوا کوئی کام نہ کرتا تہا
جب کوئی مسئلہ اس سے حل نہوتا تہا تو وضو کرکے مسجد جامع مین جاکر نماز پڑہتا اور خدا کی جناب
مین اس مسئلہ کے حل ہونیکے واسطے دعا کرتا تہا اسکی دعا قبول ہوجاتی تہی اور وہ مسئلہ
لاینحل اسپر منکشف ہوجاتا تہا تصانیف مفیدہ اسکی بکثرت ہین جیسے کتاب الشفا والنجات
وکتاب الاشارات وقانون وغیرہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف قریب سو کے ہے اور شعر بہی بہت
اچہا کہتا تہا چنانچہ یہہ ابیات اس کے ہین ؂

واحفظ بُنَیَّ وصیّتی واعمل بها   فالطبُّ معقودٌ بنصِّ کلامی

ای میرے بیٹے میری نصیحت کو یاد رکہہ اور اوسپر عمل کر کیونکہ علم طب میری کلام مین وابستہ ہے

لا تشربنّ بعقیب اکلٍ عاجلاً   فتقودُ نفسک للاذی بزمامِ

کہانے کے بعد شتابی ہرگز پانی نہ پی ورنہ تو اپنے نفس کی باگ کہینچکر ایذا کی طرف لائیگا ؂

اجعل غذاءک کلَّ یوم مرّةً   واحذر طعاماً قبل هضم طعام

اور غذا تمام دن مین ایکدفعہ کہا اور طعام کے ہضم ہونیکے پہلے دوسرے طعام سے پرہیز کر

واحفظ منیّک ما استطعت فانه   ماءُ الحیاة یُراقُ فی الارحام

اور جب تک ہو سکے اپنی منی کی محافظت کر کیونکہ وہ آب حیات ہے جو ارحام مین ڈالا جاتا ہے بوعلی
ماہ صفر سنہ ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا اور ماہ رمضان کے اول جمعہ سنہ ۴۲۸ھ مین فوت ہوا شیخ کمال الدین
بن یونس کہتا ہے کہ شیخ بن سینا کا مخدوم اسپر ناراض ہوا اور اوسنے اسکو زنجیرون مین باندھکر قید
خانہ مین بہیجدیا اور یہہ وہان ہی مرگیا اور اسنے یہہ شعر قیدخانہ مین ہی کہے ؎

رَاَیتُ ابنَ سینا یُعادِی الرِّجالَ ۔ وَفِی السِّجنِ مَاتَ اَخَسَّ المَمَاتِ

مینے ابن سینا کو دیکہا کہ لوگون سے دشمنی کرتا تہا اور قیدخانہ مین خسیس موت مرگیا ؎

فَلَمْ یَشْفِ مَانَابَہٗ بِالشِّفَاءِ ۔ وَلَمْ یَنْجُ مِنْ مَوتِہٖ بِالنَّجَاتِ

نہ تو شفا سے اپنی مصیبت سے بچا اور نہ نجات سے اپنی موت سے رہائی پائی ؎

ابوالجوائز

حسن بن علی بن محمد بن بادی واسطی عالم اجل اوحد فاضل اکمل تہا بغداد مین مدت تک رہا
شاعر فصیح البیان تہا اوسکا یہہ شعر ہے ؎

وَشَیئَانِ مَعْدُومَانِ فِی الاَرْضِ دِرْہَمٌ ۔ حَلَالٌ وَخِلٌّ فِی الْحَقِیقَۃِ نَاصِحٗ

یعنے دنیا مین دو چیز معدوم ہین درم حلال اور دوست صادق ناصح وفات اسکی سنہ ۴۶۰ھ مین ہوئی ؎

ابن رشیق قیروانی

ابو علی حسن بن رشیق معروف بقیروانی عالم فصیح ادیب فاضل بلیغ صاحب تصانیف کثیرہ تہا کتاب
العمدہ شعر کی فضیلت اور عیوب کے بیان مین تصنیف کی اور کتاب الانموذج وغیرہ رسایل فایقہ اور
قصاید رائقہ تصنیف کئے۔ ابن بسام کتاب الذخیرہ مین بیان کرتا ہے کہ یہہ شخص مسیلہ مین پیدا
ہوا اور وہان سے تہوڑا سا علم ادب تحصیل کرکے قیروان مین سنہ ۴۰۶ھ مین آیا اور محمدیہ مین علم
ادب پڑہکر شعر مین کمال پیدا کیا قیروان مین بڑے بڑے ادبا اور شعرا کیخدمت مین رہا اور وہان
اسکی بڑی شہرت ہوئی اور مشہور آفاق ہوا اور وہان کے حاکم کی تعریف مین بڑے فصیح قصیدے
کہے اور اسکو مقرب بنالیا تہا جب عرب نے قیروان پر ہجوم کیا اور وہان کے باشندون کو قتل

اور مکانوں کو خراب کیا تو یہ شخص جزیرہ صقلیہ کی طرف گیا اور جزیرہ مذکور مین سنہ مین فوت ہوا۔ اور اس کے شعرون مین سے یہہ بہی شعر ہین ؎

يَا رَبِّ لَا اَقْوٰى عَلٰى دَفْعِ الْاَذٰى ۔ وَبِكَ اسْتَعَنْتُ عَلَى الضَّعِيْفِ الْمُؤْذِي

خداوندا مین اوسکی دفعیہ کرنیکی طاقت نہین رکہتا اور ضعیف موذی کے دفعیہ مین تجہسے مدد مانگتا ہون

مَا لِيْ بَعَثْتَ اِلَىَّ اَلْفَ بَعُوْضَةٍ ۔ وَبَعَثْتَ وَاحِدَةً اِلٰى نَمْرُوْدِ

کیا ہے مجکو کہ میری طرف تونے ہزار مچہر اور نمرود کی طرف ایک مچہر بہیجا ہے ؎

ابن شخباء عسقلانی

الشیخ المجید ابو علی حسن بن عبد الصمد بن ابی شخباء عسقلانی بڑے بڑے فصیح خطبے اور رسالے تصنیف کئے نثر و نظم مین اسکو کمال تہا۔ خزانہ بنود مین جو شہر قاہرہ مین ایک قیدخانہ ہے سنہ ۴۸۲ھ کو مقتول ہوا شخباء بفتح شین معجمہ و سکون خاء معجمہ بعدہٗ باء ہے اور عسقلانی عسقلان کیطرف منسوب ہے

عمید طغرائی

عمید طغرائی فخر الکتاب ابو اسمعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد الملقب بموید الدین اصبہانی معروف بطغرائی عزیز الفضل لطیف الطبع نظم و نثر مین یگانہ زمانہ تہا ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا عماد کاتب تاریخ سلطنت سلجوقیہ مین لکہتا ہے کہ طغرائی مذکور کو استاد کہتے تہے اور سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کی طرف سے موصل مین وزیر تہا اور جب سلطان مسعود اور اوسکے بہائی سلطان محمود مین ہمدان کے قریب لڑائی ہوئی اور مسعود نے ہزیمت کہائی اور محمود نے فتح پائی تو پہلے استاد ابو اسمعیل وزیر مسعود گرفتار ہوا اور محمود کے وزیر نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی کو اسکی خبر پہونچی اور شہاب اسعد نے جو اوس وقت مین تغیر کاتب کا نایب طغرائی تہا کہا یہہ مرد یعنے ابو اسمعیل استاد ملحد ہے وزیر محمود نے کہا جو ملحد ہو اوس کو قتل کرو پس طغرائی مذکور ظلماً قتل کیا گیا اور نیز یہہ لوگ ابو اسمعیل سے اسواسطے خوف کرتے تہے کہ طغرائی فاضل کامل ہے کہیں محمود اوسکی طرف متوجہ نہوجائے اسلئے جلدی قتل کروادیا اور یہہ واقعہ سنہ مین ہوا طغرائی

معروف ہے اور سمیرمی بضم سین مہملہ و فتح میم و سکون یای تحتانی نام شہر کا ہے جو اصبہان اور
شیراز کے درمیان واقع ہے ؛

بارع بغدادی

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن عبدالوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبیداللہ بن قاسم حارثی بغدادی شاعر ماہر ادیب متبحر نحوی لغوی تہا اسکا دادا قاسم معتضد باللہ اور مکتفی باللہ کا وزیر تہا اسنے بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین۔ بارع اور شریف ابو یعلی بن ہاریہ مین بسبب زیادہ اتحاد اور مصاحبت کے بہت ظرایف اور لطایف اور مزاح و تمسخر ہوتے تہے۔ ولادت اس کی ۱۰ صفر ۴۴۳ھ مین بغداد مین ہوئی اور ۵۲۴ھ مین فوت ہوا ابد بغداد مین ایک محلہ کا نام ہے ؛

ملک النحاة

ابونزار حسن بن صافی بن عبداللہ المعروف بملک النحات ادیب اریب فصیح بلیغ نحو مین اپنے تمام اقران سے فایق تہا اور بسبب کمال کبر و عجب کے اسنے اپنا لقب ملک النحات رکہا تہا اور جو شخص اسکو اس لقب سے نہ بلاتا تہا اسپر بڑا غضبناک ہوتا تہا علم نحو اور اصول فقہ مین اسنے بڑی تصنیفات کی اور نحو مین ایک مختصر اور ایک دیوان لکہا ۴۸۹ھ مین پیدا ہوا اور اسی سال سے زیادہ عمر کا ہو کر دمشق مین ۵۶۸ھ مین فوت ہوا

حرف الخاء

خلیل

ابو عبدالرحمن خلیل بن عمرو بن تمیم فراہیدی یحمدی نحو مین امام اور علم عروض کا موجد ہوا ہی اس نے عروض کی اقسام کو پانچ دایرون مین تقسیم کیا جن سے پندرہ بحر نکلتی ہین پہر اخفش نے ایک اور بحر لگائی اور اسکا نام خبب رکہا۔ کہتے ہین کہ اسکو ہاتف نے خواب مین کہا تہا کہ تم مکہ معظمہ کو جاؤ وہان ایک نیا علم تمپر منکشف ہوگا پس یہ مکہ مین حج کیواسطے گیا جب حج سے واپس ہوا تو علم عروض اسپر منکشف ہوا اور یہ شاعر علم نغمہ میں بڑا ماہر تہا اسلئے علم عروض اسنے نکالا ہے کیونکہ ان دونون علمون کے قواعد متقارب ہین اور یون بھی کہتے ہین کہ خلیل شہر مین گذرتا

مین جارہا تہا وہان ایک ٹہٹہیرا ہتہوڑی سی طشت بنارہا تہا اس کی ٹہک ٹہک کی آواز سی یہہ علم
ایجاد کیا خلیل مرد عاقل حلیم تہا اور اسکا مقولہ ہی کہ انسانکو اپنا عیب معلوم نہین ہوتا جبتک کسی عزیز کی پاس
نہ بیٹہے اور جب آدمی چالیس سال کا ہو تو اوسکی عقل کامل ہوتی ہے اور اسی سن مین آنحضرت
ہی مبعوث ہوی اور جب ۶۳ برس کا ہو تو اوسکی عقل وفکر مین خرابی آجاتی ہے اور اسی سن
مین آنحضرت دنیا سی تشریف لیگئی اور آدمی کا ذہن صاف اور عقل سلیم فجر کے وقت ہوتا ہی سلیمان
بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ والی فارس و اہواز نے اسکا وظیفہ مقرر کیا تہا پس اوسنی ایکدفعہ
اسکو اپنے حضور مین طلب کیا اسنی اوسکی جواب مین چند شعر لکہے جنمین سے دو شعر یہ ہین +

ابلغ سلیمان انی عنہ فی سعۃ وفی غنی غیر انی لست ذا مال

الرزق عن قدر لا الضعف ینقصہ ولا یزیدک فیہ حول محتال

سلیمان کو خبر دو کہ مین یہان ہر طرح سی وسعت اور غنی مین ہون بجز اس کے کہ مالدار نہین ہون
اور رزق تقدیر سے ہی نہ ضعف اسکو گہٹاتا ہی اور نہ حیلہ کسی حیلہ گر کا اسکو بڑہاتا ہی سلیمان نی یہہ
غصہ کرکے وظیفہ بند کردیا خلیل نے اسکی جواب مین لکہا کہ خدا تعالے منان رزق کا ہی جبتک ہم زندہ ہین وہ
رزق دیگا اور جب ہمارا رزق پورا ہوجائیگا تو ہم مرجائین گے ای سلیمان تو نی مجہی اپنی قلیل وظیفہ
سے محروم رکہا کیا اسمین تیرا مال بڑہ جائیگا جب یہہ خبر سلیمان کو پہونچی تو اوسنی خلیل کا وظیفہ دونا
کردیا اور عذرنامہ اوسکیطرف لکہا ایک رات صبح تک خلیل اور عبداللہ بن مقفع باتین کرتی رہی
جب صبح کو جدا ہوی تو کسی نے خلیل سے پوچہا کہ ابن مقفع کیسا ہے اوسنی جواب دیا کہ علم بہت رکہتا ہی
اور عقل کم اسیطرح کسی نے ابن مقفع سے پوچہا کہ خلیل کیسا ہی اوسنی کہا عقل بہت رکہتا ہے اور
علم کم خلیل نے کتاب العین لغت مین اور کتاب العروض اور کتاب الشواہد اور کتاب النقط والشکل اور
کتاب النغم اور کتاب العوامل تصنیف کین اکثر علماء لغت کہتی ہین کہ کتاب العین خلیل کی تصنیف
نہین بلکہ اوسنی شروع کی تہی اور اوسکا نام عین رکہا تہا پہر اسکی شاگرد نضر بن شمیل نے مع مورج
سدوسی و نضر بن علی جہضمی وغیرہ کے اسکو پورا کیا اور اونکو خلیل کی وضع اور ترتیب پسند نہ آئی اسلئی

اسکو بہی فرزند پیدا ہوا خلیل کا ایک لڑکا بڑا نالایق اور بیوقوف تہا ایکروز باپ کے پاس گیا کسی شعر کی وہ
تقطیع کر رہا تہا لڑکے نے لوگون سے کہا کہ میرا باپ دیوانہ ہوگیا ہی اس بات کی خبر خلیل کو پہونچی
اوس نے اپنے بیٹے کے حق مین کہا ؎

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ عَذَرْتَنِي ۔ أَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ عَذَلْتُكَا

اگر تو جانتا جو مین کہہ رہا ہون تو مجہے معذور رکہتا۔ یا مین جانتا جو تو کہہ رہا ہے تو تجہے ملامت کرتا ؎

لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِي فَعَذَلْتَنِي ۔ وَعَلِمْتُ أَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

لیکن تو میری گفتگو سے ناواقف ہی اسلئے مجہے ذلیل کیا اور مینے تجہے جاہل سمجہکر معذور رکہا خلیل کہتا
ہی کہ میرے پاس ایک شخص علم عروض پڑہنے کیواسطے آتا تہا اور اوسکو اس علم سے مناسبت نہ تہی مدت
تک میرے پاس رہا لیکن کچہہ اوسکے ذہن نشین نہوا ایک روز مینے اوسے کہا کہ اس بیت کی تقطیع کرو ؎

إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ ۔ وَجَاوِزْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيعُ

یعنے جس چیز کی تو طاقت نہین رکہتا اوس کو چہوڑکر اوس چیز کیطرف جا جسکی طاقت رکہتا ہی پس
وہ اپنی لیاقت کی بموجب تقطیع کرکے چلدیا اور پہر اوس روز سے میرے پاس نہ آیا مین اوسکی فطانت
اور دانشمندی پر نہایت متعجب ہوا کہ باوجود اسقدر نافہمی کے یہہ اوسنے کیا سمجہ لیا۔ یہہ فاضل
سنہ میں پیدا ہوا اور سنہ میں فوت ہوا۔ فراہیدی فراہید کیطرف منسوب ہے اور فراہید
قبیلہ ازد سے ایک بطن ہے او فراہید جمع فرہود کی ہے اور فرہود لغت ازد شنوہ مین شیر کے
بچہ کو کہتے ہین اور یحمد بہی ایک قبیلہ ازد سے ہے ؎

حرف الدال

دُرَید ابن صمہ

دُرَید بن صمہ بن حارث بن بکر بن علقمہ بن خزاعہ بن عزیہ بن جشم بن معاویہ بن بکر بن
ہوازن شاعر جاہلی جاہلی ہی اسکے تین بہائی تہے ایک عبداللہ جسکو بنی غطفان نے قتل کیا اور
دوسرا خالد جو بنی حارث بن کعب کے ہاتہ سے مقتول ہوا تیسرا قیس جسکو ابوبکر بن کلاب نے ہلاک کیا

پس چند شعر اس نے عبداللہ کے مرثیہ مین کہے تھے جن سے دو شعر یہ ہین ؎

تَقُولُ لَهَا تَبْكِي أَخَاكَ وَقَدْ أَرَى ... مَكَانَ الْبُكَا لَكِنْ بُنِيتُ عَلَى الصَّبْرِ
فَقُلْتُ أَعَبْدَ اللّٰهِ أَبْكِي أَمِ الَّذِي ... لَهُ الْجَدَثُ الْأَعْلَى قَتِيلُ أَبِي بَكْرِ

وہ عورت مجکو کہتی ہے کہ تو اپنے بہائی کو کیون نہین روتا حالانکہ مین اب موقع رونیکا دیکھتی ہون لیکن تو صبر پر مجبول ہوا ہی مینے کہا کیا عبداللہ کو روؤن یا اُس شخص کو جسکی قبر عالی ہے اور وہ آبی بکر بن کلاب کا مقتول ہے یہہ شاعر بڑی عمر کا ہوکر جنگ حنین مین مقتول ہوا ؏

دعبل

ابو علی دعبل بن علی بن رزین بن سلیمان خزاعی شاعر بے نظیر تہا لیکن نہایت بدگو کثیر الہجا تہا خلفا اور اراکین سلطنت کی ہجو مین بہت قصاید منظوم کئے خود کہتا تہا کہ مین ۵۰ سال ایسی گذری ہین کہ خشک لکڑیان اوٹہا کر پہرتا رہا کہ کوئی مجہے اون پر سولی دے مگر کسی نے نہ پوچہا جب اسنے ابراہیم بن مہدی کی ہجو کی تو ابراہیم نے خلیفہ مامون کے پاس جاکر شکایت کی خلیفہ نے اشعار ہجائیہ سنکر فرمایا کہ دعبل کا یہہ ہی طریق ہے اوسنے میری ہجو اسسے بڑہکر کی۔ خلیفہ مامون جب اپنے اشعار ہجائیہ سنا تہا تو کہتا تہا کہ دعبل احمق نے کچہہ خیال نہ کیا کہ مینے خلافت کی گود مین پرورش پائی ہے دعبل سے روایت ہے کہ مین ایکروز سہل بن ہارون کاتب کے پاس جو بڑا بخیل اور لئیم تہا بیٹہا ہوا تہا اوس روز باتون مین بہت وقت گذر گیا اور بہوک نے اوسے مضطرب کیا آخر الامر اوسنے کہانا منگایا طباخ ایک برتن طعام کا اور گردہ نان لیکر حاضر ہوا برتن مین مرغ کا گوشت نیم خام تہا جو دانتون سے کیا بلکہ چہوری سے بہی بمشکل کاٹا جاتا تہا۔ سہل نے اوس گوشت کو بنظر غور سے دیکہا اور سب اعضا مرغ کے سوائے سر کے موجود پائے پس تہوڑی دیر تک سر نگون اور افسردہ خاطر بیٹہا رہا پہر سر اوٹہا کر طباخ سے پوچہنے لگا کہ اس کا سر کہان ہے اوسنے کہا کہ میرے نزدیک سہل نے باعث پوچہا طباخ نے کہا مینے خیال کیا کہ آپ سر نہین کہاتے سہل غصہ سے بولا کہ میں اوسے برا جانتا ہون جو مغز کی پاؤن پہینکدے پہ جائے آنکہ اوس سر کو پہینکے جو حسین اعضا ...

فقد حواس سے اور جستی آغاز کرتا ہے اور جسکے باعث اوسکی فضیلت ہے اور اسمین ایک کلغی ہے جسکو تبرک سمجھا جاتا ہے اور دو آنکھین ہین جس سے شراب سرخ رنگ کو تشبیہ دیجاتی ہے اور اوسکا دماغ وجع الکلیتین کیواسطے مفید ہے مینے کوئی استخوان اسکے سر کا استخوان سے لذیذ نہین پائی کیا تو نہین جانتا کہ مرغ کے بازو اور زبان اور گردن اور ساق سب عمدہ ہین سو تو اگر جانتا ہے کہ مرغ کا سر نہین کہاتا تو جہان پہینکا ہے وہان سے تلاش کر طباخی نے کہا مجہے معلوم نہین کہ کہان پہینکا ہے سہل نے کہا مین جانتا ہون کہ وہ تیرے پیٹ مین ہے سو اس بات کی تجہکو خدا تعالے جزا دیگا دعبل یہہ بات سنکر نہایت متعجب ہوا اور لاحول پڑہتا ہوا وہان سے رخصت ہوا دعبل کا اصلی نام حسن یا عبد الرحمن یا محمد ہے اور دعبل اسکا لقب ہے اور دعبل موٹی اونٹنی کو کہتے ہین اور خود یہہ بیان کرتا ہے کہ ایک مرد مصروع کے پاس میرا گذر ہوا مینے باواز بلند اوس کے کان مین کہا کہ دعبل وہ اوسیوقت اٹہہ کہڑا ہوا اور پہر کبہی اوسکو یہہ بیماری نہ ہوئی یہہ شاعر ۱۴۸ھ مین پیدا ہوا اور ۲۴۶ھ مین مرگیا اور معمرین مین معدود ہے ❊

حرف الذال

ذو القرنین

ابو المطاع ذو القرنین بن ابی المظفر حمدان ملقب بوجیہ الدین شاعر ظریف فصیح و بلیغ بلند خیال تہا اسکے اشعار کے دیکہنے سے اسکی لطافت و بلاغت معلوم ہوتی ہے چنانچہ یہہ دو شعر اسکی ہین

انی لاحسدلا فی اسطر الصحف ❊ اذا رایت اعتناق اللام للالف

مین مصحف کی سطرون مین لام اور الف کو حرف لا مین ملا ہوا دیکہہ کر نہایت حسد کرتا ہون لا

وما اظنهما طال اعتناقهما ❊ الا لما لقیا من شدة الشغف

اور مین اونکی ہمیشہ آپسمین ملے رہنیکا باعث بجز کثرت محبت کے نہین جانتا - اسکے اشعار نہایت عمدہ ہین سامع کو اونکے سننے سے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے مصر مین ظاہر بن حاکم عبیدی نے اسکو اسکندریہ کا حاکم مقرر کیا تہا پہر اسکو ہٹا دیا گیا یہہ ایک برس وہان رہکر پہر دمشق کیطرف نکل گیا اور وہان ۴۲۸ھ مین فوت ہوا ❊

حرف الراء

ابن میّادہ

اسکا نام رماح بن ابرد بن ثوبان اور کنیت ابا شرحبیل تھی۔ اور میّادہ اسکی والدہ کا نام تھا جسکی طرف منسوب ہو کر ابن میّادہ مشہور ہوا شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تھا۔ ابن سلام نے اسکو ساتوین طبقہ مین لکھا ہی اور عمر بن لجا اور عقیل بن علفہ عقیلی اور جبیر سلولی کو بھی اسیکی طبقے کا لکھا ہو کہتے ہین کہ رماح زمانہ جاہلیت اور اسلام مین قبیلہ غطفان کا عظیم الشان شاعر مخضرم شمار کیا جاتا تھا اور سوائی قریش اور قیس کے کسی کی مدح مین اسنے شعر نہین کہے ہشام بن عبد الملک اموی کی عہد مین پیدا ہوا اور منصور عباسی کے زمانہ تک زندہ رہا ۔

راجح

بن اسمعیل ابو القاسم ابن سرایا ابو الوفا الحلی الاسدی شرف الدین اسکا لقب تھا علم شعر اور تواریخ مین اسکو بڑی مہارت تھی۔ شام اور مصر اور جزیرہ کے ملک کی مدایح مین قصاید کہے اور انعام پائے اسنے مین دیوان اشعار نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا ۵۷۰ھ مین پیدا ہوا اور ۲۷ ماہ شعبان ۶۲۷ھ مین فوت ہوا ۔

حرف الزاء

زُہَیر

زُہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ کلبی عرب کا عظیم الشان شاعر نہایت عقل و دانائی شجاعت و سخاوت ولی سریع الذہن ایک بہادر تھی کے باعث بنی قضاعہ کو بڑا فخر ہوا لیکن بنی غطفان سے سخت لڑائی کی اور اسکا سبب یہ تھا کہ قیس بن عیلان بن غطفان نے ایک مکان بیت اللہ کی طرز پر بنا کر اسکا نام بسّ رکھا تھا زہیر نے بنی کلب کو ساتھ لیکر ان پر چڑھائی کی اور [illegible] اور عورتون کو قید کرکے بسّ کو گرا دیا [illegible]

جاری ہوگئی تو معبد مقرر ہو جائیگا اور بہت لوگ گمراہ ہونگے آخر الامر بنی غطفان بہاگ گئے اور زہیر نے فتحیاب ہوکر مکان مذکور کو گرا دیا اور اونکا مال و اسباب لوٹ لیا لیکن اس بادشاہ کے حکم کے بموجب لشکر مین سے کسی شخص نے اونکی عورتون پر دست اندازی نہ کی بلکہ اونکو واپس کر دیا چنانچہ زہیر اس واقعہ کے بیان مین کہتا ہے ؎

وَلَوْلَا الْفَضْلُ مِنَّا مَا رَجَعْتُمْ   اِلیٰ عذراء شیمتہا الحیاء

یعنی اگر ہماری طرف سے فضل و کرم نہ ہوتا تو تم باکرہ عورتون کیطرف جنکی خصلت حیا ہے کبھی نہ لوٹتے۔ زہیر آنحضرت سے پہلے ہوا اور ابرہۃ الاشرم صاحب فیل نے جسنے کعبہ کے گرانیکا قصد کیا تہا اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور اوسنے بنی بکر اور بنی تغلب پر اسکو فضیلت دی اور دونون قبیلون کا حاکم بنایا اور ابرہہ اشرم نے کعبہ کے گرانے کا قصد پندرہوین ماہ محرم سنہ [illegible] سلطنت نوشیروان اور سکندر کا دارا پر غلبہ کرنے کے سنہ [illegible] اور سلطنت بخت نصر کے سنہ [illegible] کو کیا۔ اور آنحضرت کی ولادت باسعادت بہی اسی سال ہوئی۔ یہہ بادشاہ بڑی عمر کا ہوکر کثرت شراب نوشی سے مرگیا ؎

زُہَیر بن ابی سلمیٰ مزنی

زہیر بن ابی سلمی بن ربیعہ بن ریاح مزنی شاعر جاہلی فصیح البیان تہا سبعہ معلقہ کا تیسرا قصیدہ اسکا ہے اور اوسمین اسنے ہرم بن سنان بن ابی حارثہ اور حارث بن عوف بن ابی حارثہ مری کی مدح اور ام اوفی اپنی جورو سے جسکو مطلقہ کیا تہا تشبیب کی ابوتمام طائی حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا کعب بن زہیر مصنف قصیدہ بانت سعاد اور بجیر بن زہیر دونون اسکے بیٹے صحابی ہین ؎

ابو دلامہ

ابو دلامہ زند بن جون ادیب کامل خوش طبع شیرین زبان تہا نظم و نثر فصیح تصنیف کرتا تہا ابن جوزی کتاب تنویر الغبش مین بیان کرتا ہے کہ ابو دلامہ اسود حبشی مصنف نوادرات و مرتب اشعار عجیب و غریب تہا جسنے ابو جعفر منصور کی ہجا کی [illegible] وفات ہوئی اور وہ قبرستان مین

اوسکو دفن کرنیکے واسطی گیا اور نہایت غم و الم مین بیٹھا تہا کہ کہین سے ابودلامہ آنکلا اور منصور کے
پاس بیٹھ گیا منصور نے کہا وای برتو اس مکان یعنی قبر کیواسطی تو نے کیا تیار کیا ہی ابودلامہ
نے کہا ای امیر المومنین میں نے قبر کیواسطی آپکی چچا کی بیٹی تیار کی ہے یہہ بات سنکر منصور یہان تک
ہنسا کہ زمین پر گر پڑا اور کہا کہ تو نے مجھے لوگون مین فضیح کیا - ایک دفعہ ابودلامہ خلیفہ مہدی
کی خدمت مین حاضر ہوا خلیفہ نے اوس سے کہا کہ جو چیز تو چاہتا ہی مجھ سے مانگ ابودلامہ نے کہا ای خلیفہ
مجھے کتا شکاری عنایت کیجئے خلیفہ نے کہا تو عجب احمق ہے مین تجھ سے کہتا ہون کہ اپنی حاجت
مانگ اور تو کتا مانگتا ہی ابودلامہ نے کہا ای امیر المومنین مجکو حاجت ہی یا آپکو خلیفہ نے کہا تجہی ہے تو نے
کہا سو جو مین چاہتا ہون مجھ پر رحمت فرمائی خلیفہ نے حکم دیا کہ ایک کتا شکاری اسکو دو جس وقت
ابودلامہ نے کتا لیا تو عرض کی کہ یا امیر المومنین مین شکار کے وقت کتے کے پیچھے پیادہ یا دوڑونگا
خلیفہ نے کہا اسی گھوڑا دو جب گھوڑا لیا تو کہا اے خلیفہ خدا اس گھوڑے کی خدمت کون کریگا
پس خلیفہ نے غلام دیا جب غلام لیا تو ابودلامہ نے کہا کہ جس وقت مین شکار لاؤنگا تو اوسی کون پکائیگا
خلیفہ نے کنیزک عنایت فرمائی جب کنیزک لی تو کہا ای خلیفہ کیا یہہ سب لوگ جنگل مین اوقات بسر کرینگے
خلیفہ نے ایک مکان بہی عنایت فرمایا جب گھر لیا تو عرض کی کہ آپنے اہل و عیال کا بوجھ میری سر پر
ڈالدیا مین انکی ضروری حاجات کا سرانجام کہان سے کرونگا خلیفہ نے کہا کہ اسی ہزار جریب زمین
عامر اور ہزار جریب زمین غامر دو ابودلامہ نے دست بستہ عرض کی کہ حضرت زمین عامر تو مین
جانتا ہون مگر زمین غامر کیا ہی خلیفہ نے فرمایا کہ خراب اور بنجر کو زمین غامر کہتے ہین ابودلامہ نے
کہا کہ مین امیر المومنین کو جنگل مین سے لاکھ جریب غامر کی دیتا ہون اور دس لاکھ جریب غامر
کے عوض مین ایک جریب عامر چاہتا ہون خلیفہ نے کہا کہان سے ابودلامہ نے کہا بیت المال
سے پس خلیفہ مہدی نے کہا کہ اسکو بیت المال سے ایک جریب دو ابودلامہ نے کہا کہ مین جو جو
جریب بیت المال سے لونگا تو بیت المال غامر ہو جائیگا پس خلیفہ نے ہنسکر کہا کہ اب کوئی حاجت
باقی ہے ابودلامہ نے کہا ہان مجھے آپ اجازت دین کہ مین آپکے ہاتھ چومون خلیفہ نے کہا کہ یہ بھی

تجھے یہ رتبہ حاصل نہیں ہے ابو دلامہ نے کہا خدا کی قسم اسکے سوا میری اور کوئی مراد نہیں جب وقت مہدی بن منصور ملک ری سے بغداد میں آیا تو ابو دلامہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور قدوم میمنت لزوم کا شکریہ ادا کیا اور مبارک دی مہدی نے اسکی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ اے ابو دلامہ تیرا کیا حال ہے اس نے جواب میں یہ شعر کہے ؎

إِنِّي حَلَفْتُ لَئِنْ رَأَيْتُكَ سَالِماً بِقُرَى الْعِرَاقِ وَأَنْتَ ذُو وَفْرٍ

میں نے قسم کہائی ہے کہ اگر آپکو عراق کے گانوں میں صحیح سالم اور مالدار دیکہوں گا

لَتُصَلِّيَنَّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَلَتَمْلَأَنَّ دَرَاهِماً حِجْرِي

تو آپ پیغمبر صاحب پر درود پڑہیں اور درہموں سے میری گود بہریں۔ خلیفہ نے کہا کہ پہلی بات تو قبول ہے مگر دوسری قبول نہیں ابو دلامہ نے کہا کہ اے امیر المومنین میں نے قسم کہانے کے وقت دونوں باتوں کی اکہٹی قسم کہائی تہی خلیفہ نے حکم دیا کہ ابو دلامہ کی گود درہموں سے بہر دو سو ابو دلامہ نے بیٹھکر اپنی گود کو فراخ کیا اور درہموں سے پر کروایا خلیفہ نے کہا اے ابو دلامہ کہڑا ہو اس نے جواب دیا کہ میرا کرتا پہٹ جائیگا خلیفہ نے وہ درہم تہیلیوں میں ڈلوا کر حوالہ کئے وفات اسکی سنہ ۱۶۱ میں ہوئی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ہارون رشید کے عہد تک زندہ رہا ؏

تاج الدین کندی

ابو الیمن زید بن حسن بن زید کندی تاج الدین اسکا لقب تہا بغداد میں پیدا ہوا اور وہیں پرورش پائی پہر دمشق میں جاکر سکونت اختیار کی علوم عربیہ و فنون ادبیہ میں یگانہ زمانہ تہا۔ ابو السعادات بن شجری اور ابو محمد بن خشاب اور ابو منصور بن جوالیقی وغیرہ سے علم حاصل کیا ایک عز الدین فرخ شاہ بن شاہنشاہ کا مصاحب رہا اور اسکے ساتہ مصر میں گیا اور وہاں کے کتب خانوں سے بڑی بڑی نفیس کتابیں لیکر دمشق میں واپس آیا پہر لوگ استفادہ کیلئے اسکے پاس آنے لگے شعر نہایت عمدہ کہتا تہا چنانچہ یہ شعر اسکے مشغول کے مطابق ہیں ؏

مَلَكْتُ الْمُلْكَ فِي عِشْرِينَ حِجَّةً لَمَّا رَأَيْتُ الْهُدَى مَعْرُوفَ مُدَّعَاهُ وَمُفْتَرَقُ

يقولون قد نادى بالمنايا نافع   وما لي الا رحمة الله متهيأ

چار شنبہ کے دن ۲۲ شعبان ۵۸۲ھ کو بغداد مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ۷ شوال ۶۳۳ھ کو دمشق مین فوت ہوا

زُہیر شاعر

زہیر بن محمد بن علی بن یحیی عتکی الملقب بہ بہاء الدین کاتب اپنے زمانہ مین یگانہ تہا اور سب نظم و نثر اور خوش خطی مین بڑہکر تہا مروت اور سخاوت مین بے نظیر تہا بادشاہ ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب کی خدمت مین دیار مصر مین پہونچا اور وہانسے شرقی شہرون کیخدمت پر مامور ہوا اور وہین کچہہ مدت اقامت گزین رہا جسوقت ملک صالح نے دمشق پر قبضہ کیا تو زہیر کو دمشق کیطرف بہیجدیا اور جب ملک صالح حوادثات زمانہ مین گرفتار ہوا اور دمشق اسکے ہاتہہ سے جاتا رہا تو ملک صالح معہ زہیر نابلس کیطرف بہاگا اور زہیر نے بادشاہ کی حفاظت مین حتی الوسع سرمو فرق نہ کیا اور ہمیشہ اسی وتیرہ پر رہا یہانتک کہ حق تعالی نے اسکی حسن نیت اور صفا طویت کی برکت سے آخر ماہ ذیقعدہ ۶۳۷ھ مین پہر ملک صالح کو دیار مصر کا حاکم بنایا اور زہیر بہی اوسکی خدمت مین بدستور رہا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مین اسوقت شہر قاہرہ مین تہا اور مجہے زہیر کی تعریف سنکر اس کے ملنے کا بہت شوق تہا پس مین اوسکی ملاقات کے واسطے گیا اور اسکو جیسا سنا تہا اوس سے کئی درجہ بڑہکر پایا بڑا خوش خلق تہا اور ریاست رعایت اور الفت و محبت مین بے نظیر تہا اپنے بادشاہ کی خدمت اور ادای حق مین یگانہ تہا اور بادشاہ کے نزدیک بہی اسکی عزت اور توقیر بہت تہی یہانتک کہ بادشاہ کی تمام بہیدونکا واقف تہا اور ان بہیدون پر کسی غیر کو ہرگز مطلع نکرتا تہا اسکی وساطت سے ہزارون کو نفع پہونچا اور اسکی سفارش ہر کس و ناکس کے حق مین مفید ہوئی اسنے مجہے اپنے اشعار سنائے اور اپنے دیوان کی تعلیم کی اجازت دی یہ بہی اسکا قول ہے کہ زہیر نے مجہے ایک مرتبہ کہا کہ مین پانچوین ماہ ذی الحجہ ۵۸۱ھ مین مکہ معظمہ مین پیدا ہوا اور پہر دوسری مرتبہ کہا کہ وادی نخلہ مین جو مکہ کے قریب ہے پیدا ہوا وفات اسکی یکشنبہ کے دن چوتہی ذی قعدہ ۶۵۶ھ مین ہوئی اور دوسرے روز دفن ہوا

قرافہ مصری مین امام شافعی کے قبہ کے قریب دفن کیا گیا گر مین بسبب درد شدید کے اسکی
نماز جنازہ پر حاضر نہ ہو سکا اسلئے بعد از مین قبر پر جا کر زیارت کی اور پارہ قرآن مجید کا پڑہکر اوسکے
حق مین دعاء مغفرت مانگی اور اسطرح دوستی کا حق ادا کیا ؛

حرف السین

سموئل ابن عادیا

سموئل ابن قریض ابن عادیا ابن حیا اور بعض ابن حیا بن عادیا کہتے ہین شاعر یہودی جاہلی تہا ہر کسی کو
اور وفا مین ضرب المثل ہو رہا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ امرء القیس شہنشاہ سے بہاگتے وقت اسکے پاس اپنی
پانچ زرہ موروثی امانت رکہہ گیا تہا پس جسوقت امرء القیس مرگیا تو حارث بن ابی شمر غسانی سموئل
کے پاس زرہ لینے کے واسطے گیا اور اوس سے امرء القیس کی زرہین اور دیگر اسباب جو اوسکا تہا مانگا
سموئل نے انکار کیا جس سے حارث کو نہایت غصہ آیا اور تشدد سے اس امر کا متوجہ ہوا پہر اوسکے بیٹے کو
جو اسکی قید مین تہا اوس کے سامنے لا کر کہنے لگا کہ اگر مجکو زرہ نہ دوگے تو مین تمہارے سامنے
اسکو قتل کر ڈالونگا سموئل نے کہا کچہہ پرواہ نہین مگر مین امانت مین کبہی خیانت نکرونگا حارث نے
سموئل کے سامنے اوسکے بیٹے کو قتل کیا لیکن سموئل کے استقلال مین کچہہ فرق نہ آیا اور اسنے یہ شعر کہے

وَفَیْتُ بِاَدْرُعِ الْکِنْدِیِّ اِنِّی ۔۔۔ اِذَا مَا ذَمَّ اَقْوَامٌ وَفِیْتُ
وَاَوْصٰی عَادِیَا یَوْمًا بِاَنْ لَا ۔۔۔ تُهَدِّمَ یَا سَمُوْءَلُ مَا بَنَیْتُ

مین نے امرء القیس کندی کی زرہ امانت رکہنے مین وفا کیا جب اس بارہ مین اور لوگون
کی مذمت کی جاتی ہے تو مین وفا کرتا ہون عادیا نے ایکدن مجہہ وصیت کی کہ اے سموئل
جس چیز کو مینے بنایا ہے اوسے تو مت گرا اس واقعہ کے باعث سموئل وفا مین ضرب المثل ہوا
ابو تمام باب الحماسہ مین اسکی شعر لایا ہے جنمین سے دو شعر یہ ہین ؛

اِذَا الْمَرْءُ لَمْ یُدْنَسْ مِنَ اللُّوْمِ عِرْضُهٗ ۔۔۔ فَکُلُّ رِدَاءٍ یَرْتَدِیْهِ جَمِیْلُ

جبکہ آدمی کی عزت لوم سے میلی نہ ہو تو جونسی چادر وہ پہنے اوسے زیبا ہے ہر جگہ

وہ بُرے کامون سے محفوظ رہے سو جو عمل کرے سب زیبا ہے ؂

وَاِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا   فَلَيْسَ اِلَى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيْلُ

اور اگر وہ شخص اپنے نفس پر تکالیف کی برداشت نکرے تو نیک ثنا کیطرف اسکو کوئی راہ نہین ہے ؂

سحبان وایل

سحبان بن یافو بن ایاس بن عبد شمس وایلی مخضرمی فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل تہا جیسے باقل سفاہت اور کندی ذہن مین مشہور ہے - ایکدفعہ معاویہ بن ابو سفیان کی مجلس مین آیا فضلائے قبایل جو اسجگہہ حاضر تہے قصور استعداد علمی کے باعث اوسکو دیکہتے ہی جلدی سے مرخص ہوئے سحبان نے اوسوقت کہڑے ہو کر یہہ شعر کہا ؂

لَقَدْ عَلِمَ الْحَيُّ الْيَمَانُوْنَ اَنَّنِيْ   اِذَا قُلْتُ اَمَّا بَعْدُ اَنِّيْ خَطِيْبُهَا

پہر ظہر سے غروب آفتاب تک معاویہ کی تعریف نہایت فصاحت و بلاغت سے کرتا رہا اور اسمین اسطرح کی لکنت اسکی زبان مین واقع نہوئی اور نہ آخر دوبارہ کسی لفظ کو بیان کیا بلکہ جس مضمون کو شروع کیا - اُس کو انجام تک پہونچایا ؂

سلیمان بن نجاح

ابو الربیع سلیمان بن نجاح بن عبد اللہ شاعر نامور تہا قریہ حوض مین ۴۰۶ھ مین پیدا ہوا اور دمشق مین ۴۹۰ھ مین فوت ہوا یہہ شعر اسکے ہین ؂

اَرَاكَ مُنْقَبِضًا بِلَا سَبَبٍ   وَكُنْتَ بِالْاَمْسِ يَا مَوْلَايَ مُنْبَسِطًا

مین تجہکو بلا سبب منقبض دیکہتا ہون اور تو کل اے میرے مولی کشادہ پیشانی تہا ؂

وَمَا تَعَمَّدْتُ ذَنْبًا اَسْتَحِقُّ بِهِ   هٰذَا الصُّدُوْدَ فَعَلَّ الذَّنْبَ كَانَ خَطَا

مینے دیدہ و دانستہ کوئی ایسا گناہ نہین کیا جس سے مستوجب اعراض کا ہون شاید خطا گناہ ہو ؂

سالم خاسر

سالم بن عمرو بن حماد بن عطا لقب بخاسر شاعر نامور اسے اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے قرآن مجید

فروخت کرکے طنبور خریدا اور گانا بجانا شروع کیا کسی نے اس سے پوچھا کہ کوئی عاقل بھی ایسا کام کرتا ہے تو اس سفیہ نے یہہ جواب دیا کہ میںنے کوئی رستہ ابلیس کو ملنے کا اس سے قریب تر نہ پایا اور یہ کہتے ہین کہ اسکی وجہہ یہہ تھی کہ اس نے جب کل کتب علمیہ پڑھ لین اور عالم اجل ہوا تو حوادثات زمانہ نے اسکا ایسا حال ابتر کیا کہ دشمن بھی اسپر رحم کرنے لگے اس غصہ مین آکر اسنے یہہ لہو ولعب اور فسق وفجور اختیار کیا خلیفہ مہدی کی مدح مین اس نے ایک قصیدہ کہا خلیفہ نے چاہا کہ اسکو کچھہ کم انعام دے مگر سالم نے قسم کہائی کہ مین انعام کبھی نہ لونگا چونکہ اس سے پہلے خلیفہ نے ابن ابی حفصہ کو ایک لاکھہ درم قصیدہ کے صلہ مین انعام دیا تھا اسلئے سالم نے اس بات پر بھی قسم کہائی کہ مین ایک لاکھہ ایک ہزار درم لونگا پس مہدی سے کہا کہ میرا اور ابن ابی حفصہ کا قصیدہ اہل علم کے روبرو پیش کیا جاوے اگر وہ میرے قصیدے کو اسکے اچھا کہین تو آپ انعام دین ورنہ مین کبھی انعام کا دعوی نکرونگا پس مہدی نے اوسے ایک لاکھہ ایک ہزار درم عطا فرمایا جب رشید نے محمد ابن زبیدہ کے واسطے بیعت لی اور سالم نے قصیدہ کہا تو زبیدہ نے اسکے مونہہ کو موتیون سے پر کیا جنکو سالم نے بیس ہزار روپیہ کو بیچا جب اس شاعر شاطر نے برامکہ اور خلفا کی مدح کرکے بہت سا مال واسباب جمع کیا تو فخر سے کہنے لگا کہ مین رابح ہون نہ خاسر سالم خاسر شعرا مجیدین مین سے ہے اور شاگرد بشار بن برد شاعر کا تہا۔ خلیفہ مہدی اور خلیفہ ہادی کی تعریف مین اسنے قصیدے کہے اور بہت انعام اور صلے پائے خلیفہ ہادی کی مدح مین جو اسنے قصیدہ کہا اوسکے دو ایک شعر یہان زیب اندراج کیے جاتے ہین ؎

سَاَلْتُ الدِّیَارَ وَ اَطْلَالَهَا وَمَا اَنْ تُجَاوِبَ سُؤَالَهَا

یعنی مین نے گہرون اور ٹیلیون سے عشیقہ کا حال پوچھا مگر وہ سائلون کا جواب کب دیتے تھے ؎

مَنَازِلُ قَدْ اَقْفَرَتْ بَعْدَنَا وَجَرَّتْ بِهَا الرِّیحُ اَذْیَالَهَا

اور وہ چند منزلین تہین جو ہمارے پیچہے ویران ہوگئین اور اون پر آندہی نے اپنے دامن کہینچے ایسا شاعر کو شعر کہا بیت کے [illegible] ادب [illegible] خلیفہ [illegible]

اخفش اوسط

ابوالحسن سعید بن سعد مجاشعی علم نحو مین امام تہا اور اخفش وسط کے نام سے مشہور تہا عرب مین تین اخفش مشہور ہوئے ہین ایک اخفش اکبر جسکا نام عبدالحمید بن عبدالمجید تہا اور سیبویہ اور ابوعبیدہ وغیرہ کا استاد تہا دوسرا یہہ فاضل جو اخفش اوسط کے نام سے مشہور ہے اور تیسرا اخفش اصغر جسکا نام علی بن سلیمان ہے۔ اخفش اوسط عمر مین سیبویہ سے زیادہ تہا لیکن علوم عربیہ اسنے سیبویہ وغیرہ سے حاصل کئے اور اونمین اسقدر مہارت پیدا کی کہ خود اسکا مقولہ ہے کہ سیبویہ جو کچہہ کتاب مین لکہتا تہا وہ مجہے دکہا لیتا تہا چنانچہ سیبویہ ایکو تہا کہ مجہکو علم تہا اب مین اوس سے اعلم ہون۔ ابوالعباس ثعلب آل سعید بن سالم سے روایت کرتا ہے کہ فراء نحوی سعید مذکور کے پاس آیا سعید نے حاضرین کو کہا کہ یہہ اہل لغت اور رئیس اہل عربیت آیا ہے فراء نے کہا جبتک اخفش زندہ ہے مین سید نہین ہو سکتا۔ اسی اخفش نے عروض مین بحر خبب زیادہ کیا ہے اور اسنے کتاب الاوسط نحو مین اور کتاب تفسیر معانی القرآن اور کتاب المقاییس اور کتاب الاشتقاق اور کتاب العروض اور کتاب القوافی اور کتاب معانی الشعر اور کتاب الملوک اور کتاب الاصوات اور کتاب المسائل الکبیر اور کتاب المسائل الصغیر وغیرہ تصنیف کین اخفش کے معنے چہوٹی آنکہہ والے اور ضعیف بصر کے ہین اور پہلے اسے اخفش اصغر کہتے تہے مگر جب علی بن سلیمان معروف باخفش اصغر ہوا تو اسکا لقب اخفش اوسط پڑا مجاشع بن دارم بنی تمیم سے ایک بطن کا نام ہے وفات اسکی ۲۱۵ھ مین ہوئی ؎

ابوحاتم سجستانی

سہل بن محمد بن عثمان بن یزید جشمی سجستانی نحوی لغوی علم وفضل مین یگانہ زمانہ تہا بصرہ مین سکونت اختیار کی علماء عصر نے اس سے بڑا فایدہ حاصل کیا ابوالعباس نحوی بہی اسکا شاگرد ہے اور جس زمانہ مین مبرد ابوحاتم کے پاس تحصیل علم کے واسطے جاتا تہا تو نہایت خوبصورت لڑکا تہا ابوحاتم نے اس کی وصف مین یہہ شعر کہے ؎

مَاذَا لَقِیْتُ الیومَ مِن ❊ مُتَمَجِّنٍ خَنِثَ الکلامِ ❊ وَقَفَ الجمالُ بِوَجْہِہٖ ❊ فَسَمَتْ لَہُ حَدَقُ الانامِ

حرکاتہ وسکونہ تجنی بہا ثمر الآثام

آج مین ہوس شیرین شوخ کلام کو ملا ہون جسکی چہرہ پر حسن وجمال رونق افروز ہی اور لوگونکی آنکھین کے مقصود\
اسکی طرف لگی ہوئی ہین اور اوسکی حرکات وسکون سی گناہون کے ثمر چنے جاتے ہین ؎

نفسی فداؤک یا ابا العباس حل بک اعتصامی فارحم اخاک فانہ نزر\
الکری بادی السقام وانلہ مادون الحرام فلیس یرغب فی الحرام

میری جان تیری قربان ای ابو العباس میرا اعتصام تیری ہی ساتہہ ہے اپنے بہائی پر رحم کر اسلئے\
کہ وہ بیمار شب بیدار ہے اور ماسوی حرام کے سب کچہہ اوسے عنایت کر کیونکہ وہ حرام کیطرف راغب\
نہین۔ ابو تمام اکثر ابو زید انصاری اور ابو عبیدہ اور اصمعی سے روایت کرتا ہے۔ علم لغت مین\
اسکو کمال دسترس تہی اور شعر اور عروض مین اوستاد اور معما کی حل کرنے مین بڑا ماہر تہا مگر علم نحو مین\
کم توغل رکہتا تہا اسلئے جب کبہی ابو عثمان مازنی اور سیدہ علیسی بن جعفر ہاشمی کے گہر اکٹہے ہوتے تہے\
تو ابو حاتم مازنی سے ڈر کر وہانسے مرخص ہونے کو تیار ہو جاتا تہا تاکہ کہین مسایل نحو مین گفتگو نہ ہو\
اور صالح اور خدا ترس اسقدر تہا کہ ہر روز ایک دینار خدا کیواسطے دیتا اور ہر ہفتہ مین قرآن مجید\
ختم کرتا تہا تصنیفات اسکی بکثرت ہین چنانچہ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب ما یلحن فیہ العامہ کتاب\
الطیر کتاب المذکر والمونث۔ کتاب النباتات۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الفرق کتاب القراءات\
کتاب المقاطع والمبادی۔ کتاب الفصاحۃ کتاب النخلہ۔ کتاب الاضداد۔ کتاب القسی والنبال\
والسہام۔ کتاب السیوف والرماح۔ کتاب الدرع والفرس۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الحشرات کتاب\
الہجاء۔ کتاب الزرع۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الادغام۔ کتاب اللبا واللبن والحلیب کتاب\
الکرم۔ کتاب الشتاء والصیف کتاب النحل والعسل کتاب الابل کتاب العشب کتاب الفصیح والقحط\
کتاب اختلاف المصاحف وغیرہ اسنے تصنیف کین۔ اور وفات اسکی ماہ محرم یا رجب ۲۵۵ھ مین ہوئی

حامض نحوی

[illegible] بن محمد بن احمد ... [illegible] ... علم نحو مین ماہر تہا

اور لغت و شعر مین اُستاد کامل تہا علم نحو ابو العباس ثعلب سے حاصل کیا اُسکی کتاب خلق الانسان و کتاب السبق والنصال و کتاب النبات و کتاب الوحوش و کتاب فی النحو اور اور عمدہ کتابین تصنیف کین وفات اسکی ۳۰۵ ہجری مین شہر بغداد مین ہوئی چونکہ یہہ بڑا بدمزاج اور بدشر تہا اسلئے اسکا لقب حامض مشہور ہوا

سری رفا

ابو الحسن سری بن احمد بن سری موصلی ایام شباب مین رفوگری کرتا تہا لیکن اوسوقت مین بہی اسکو علم ادب کا بڑا شوق تہا اور کبہی کبہی شعر بہی کہتا تہا پہر رفتہ رفتہ اسنے شعر مین کمال پیدا کیا اور شاعر ماہر ہوا سیف الدولہ بن حمدان کے پاس حلب مین آیا اور مدتہا تک وہین رہا پہر اسکی مرنے کے بعد بغداد مین گیا اور وزیر مہلبی و دیگر امرا کی مدح مین قصائد کہے جس کے باعث اسکی شعر و سخن کا بڑا چرچا ہوا۔ سری رفا اور محمد اور سعید ہاشم موصلی کے دونو بیٹون مین جو بڑے شاعر ماہر تہے عداوت تہی اور یہہ انپر اپنے اور اور شعرا کے شعرونکی سرقہ کی تہمت لگاتا تہا اسنے کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب و کتاب الدیرہ تصنیف کین اور ایک نہایت عمدہ دیوان لکہا اور یہہ دو شعر اسنے نسیب مین بہت عمدہ کہے

بِنَفْسِی مَنْ اَجُوْدُ لَہٗ بِنَفْسِی ‌ ‌ ‌ وَیَبْخَلُ بِالتَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ

میری جان اُسپر قربان کہ جسکے لئے مین جان بخشتا ہون اور وہ تحیہ اور سلام سے بخل کرتا ہے

وَحَتْفِی کَامِنٌ فِی مُقْلَتَیْہِ ‌ ‌ ‌ کَمُوْنَ الْمَوْتِ فِی حَدِّ الْحُسَامِ

میری موت اسکی آنکہون مین اسطرح پوشیدہ ہے کہ جسطرح تلوار کی دہار مین موت پوشیدہ ہے انتقال اسکا ۳۶۰ یا ۳۶۲ ہجری مین

باجی

ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب اندلسی باجی ماہ ذیقعد ۴۰۳ مین پیدا ہوا علماء اندلس سے تحصیل کرکے [illegible] اور سلیمان بن خلف تین برس تک [illegible] حج کو گیا پہر بغداد مین گیا اور حدیث اور فقہ تین برس تک پڑہاتا رہا پہر موصل مین گیا اور [illegible] [illegible]

إِذَا كُنْتُ أَعْلَمُ عِلْمًا يَقِينًا ... بِأَنَّ جَمِيعَ حَيَاتِي كَسَاعَة

جب مین یقیناً جانتا ہون کہ میری کل زندگی ایک ساعت ہے ٭

فَلِمَ لَا أَكُونُ ضَنِينًا بِهَا ... وَأَجْعَلُهَا فِي صَلَاحٍ وَطَاعَة

پس کسواسطے مین اُس مین بخیل نہون اور اوسکو صلاح و بندگی مین صرف نکرون ٭ وفات اسکی سنہ ۴۶۲ ہجری مین مرسیہ مین ہوئی جو اندلس مین ایک شہر کا نام ہے اور افریقیہ مین ایک شہر درمیان صبرہ کے سفاقس ایک گاؤں کا بھی نام ہے

دلال الکتب خطیری وراق

ابوالمعالی سعد بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم انصاری خزرجی مصنف کامل اور شاعر فاضل تہا کتاب زینۃ الدہر شعرائے کے احوال مین اسنے نہایت عمدہ تصنیف کی اور یہ شعر اسکی مین ٭

شَكَوْتُ هَوَى مَنْ شَفَّ قَلْبِي بِعَادُهُ ... وَقَدْ نَارُهُ لَيْسَ يُطْفَى سَعِيرُهَا

مین اوس شخص کی محبت کا شکوہ کرتا ہون جسکی بعد نے میری دل کو لاغر کیا ہی اور وہ ایسی آگ کو روشن کرتا ہی کہ جس کا شعلہ فرو نہین ہوتا ٭

فَقَالَ بِعَادِي عَنْكَ أَكْثَرُ رَاحَةً ... وَلَوْلَا بِعَادُ الشَّمْسِ أَحْرَقَ نُورُهَا

اسنے مجہی جواب دیا کہ میرا دور رہنا تجہسے اکثر راحت ہی کیونکہ اگر آفتاب دور نہوتا تو اوسکا نور جلا دیتا ہیر کردن ۵ ماہ صفر سنہ ۵۶۸ ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا خطیرہ بغداد کے پاس ایک موضع کا نام ہے ٭

ابن دہان نحوی

ابو محمد سعید بن مبارک بن علی بن عبداللہ بن سعید بن محمد معروف بابن دہان نحوی بغدادی اپنے وقت مین سیبویہ زمانہ تہا اسنے نحو مین بہت عمدہ کتابین مثل شرح ایضاح و تکملہ جو ۴۳ جلدون مین ہے اور فصول کبری اور فصول صغری اور ابن جنی کی کتاب اللمع کی ایک بسیط شرح جو دو جلدون مین ہے اور اوسکا نام کتاب الغرہ ہی اور کتاب العروض اور کتاب الدروس۔ کتاب رسالہ سعیدیہ در ماخذ کندی یعنی متنبی شاعر کے سرقات مین ہے اور زہرۃ الریاض سات جلدون مین وغیرہ تصنیف کین اور اسکی زمانہ میں بڑے بڑے نحوی مثل ابن جوالیقی اور ابن خشاب اور ابن شجری کی تہی لیکن لوگ اس کو سب پر ترجیح دیتے۔ اور امام

زمانہ جانتے تھے آپ ابن دہان بغداد مین کتب خانہ چہوڑکر موصل مین وزیر جمال الدین اصبہانی کے ملنے کیواسطے گیا اور اوس کے سایہ عاطفت مین مدت تک رہا اسکے بعد اسی سال شہر کے غرق ہونے سے کتب خانہ بہی غرق ہوگیا۔ ابن دہان شاعر فصیح تہا چنانچہ یہہ شعر اوسکی ہین ؛

لَا تَجْعَلِ الْهَزْلَ دَأْبًا فَهُوَ مَنْقَصَةٌ ۞ وَالْجِدُّ يَعْلُو بِهِ بَيْنَ الْوَرَى الْقِيَمُ

ہنسی کو اپنی عادت مت کر کیونکہ وہ باعث نقصان ہے اور جد کی باعث لوگونکی قیمتین بڑہتے ہین ؛

وَلَا يَغُرَّنْكَ مِن مَلْكٍ تَبَسُّمُهُ ۞ مَا تَصْخَبُ السُّحْبُ إِلَّا حِينَ تَبْتَسِمُ

تجہے بادشاہ کا تبسم مغرور نکرے بادل نہین گرجتا مگر جب ہنسی یعنے بجلی چمکی۔ ولادت اسکی ۴۹۴ھ مین بغداد مین ہوئی اور وفات ۵۶۲ھ مین ہوئی اور اسکا بیٹا یحیی بن سعید بہی شاعر ماہر اور ادیب بیحد تہا اوایل ۵۰۹ھ مین پیدا ہوا اور ۶۱۶ھ ہجری مین فوت ہوا ؛

حیص وبیص شاعر

ابو الفوارس سعد بن محمد بن سعد بن صیفی تمیمی المعروف بحیص وبیص شہاب الدین اسکا لقب تہا عالم فاضل ادیب تہا و فقیہہ شافعی المذہب تہا شہر ری مین قاضی محمد بن عبد الکریم وزان سے فقہ پڑہی اور اوسمین کمال پیدا کیا مگر آخر کو علم ادب اسپر غالب ہوا اور عربی مین نہایت فصیح و بلیغ شعر کہنے لگا کئی ایک مفید رسالے بہی تصنیف کئے لباس عربون کا پہنتا اور ہمیشہ تلوار کا قلادہ رکہتا تہا شیخ نصر اللہ (یہہ فاضل مذہب اہل سنت وجماعت مین ائمہ ہے) بن مجلی مصنف مشارف الصناعة بالمخزن روایت کرتا ہے کہ مینے خواب مین حضرت علیؓ کو دیکہا اور کہا اے امیر المومنین آپ مکہ فتح کرتے ہوے فرماتے ہے کہ جو شخص ابوسفیان کے گہر داخل ہوگا وہ مامون و مصئون رہیگا پہر اسی گہر سے آپکے بیٹے امام حسین تکلیفین تہا پہر حضرت علی نے فرمایا کہ تمنے ابن صیفی کے شعر نہین سنے مینے کہا نہین پس حضرت علی نے کہا جلدی جاکر اوسکی اشعار اوس سے سن لے پس مین خواب سے بیدار ہوکر حیص وبیص کے گہر گیا اور وہ آگے سے ملتا تہا مینے خواب اسکے آگے بیان کیا وہ سخت رویا اور حلف اوٹہاکر کہنے لگا کہ میرے سونہ ہے میرا اسے وہ اشعار کسی نے نہین سنے یکسی کیطرف لکہے ہین بلکہ آج ہی اونکو منظوم کیا اور وہ شعر یہ ہین

ملکنا فکان العفو منا سجیة ۔ فلما ملکتم سال بالدم ابطح
ہم مالک ہوئی تو ہماری خصلت عفو تہی اور جب تم مالک ہوئی تو خون کی نہر پتھولی زمین مین جاری ہوی
وحللتم قتل الاساری وطالما ۔ غدونا علی الاسری نعف ونصفح
اور تمنی قیدیون کا قتل کرنا حلال جانا اور ہم بسا اوقات قیدیون سی اعراض اور اغماض کرتے رہے
فحسبکم ہذا التفاوت بیننا ۔ وکل اناء بالذی فیہ ینضح
اور یہہ فرق درمیان تمہارے اور ہمارے کافی ہی اور ہر برتن مین جو چیز ہوتی ہے وہ ہی ٹپکتی ہی اور
اسکو حیص و بیص اسواسطی کہتی ہین کہ ایسنے لوگون کو ایکدن کہلبلی مین دیکہا اور کہا آدمی کس
حیص و بیص مین ہین اور حیص بیص کی معنی کہلبلی اور خلط ملط کی ہین اسروز سے اسکا لقب ہی حیص و بیص مشہور
ہوا وفات اسکی چہٹی شعبان چہارشنبہ کے دن ۵۷۴ہجری مین شہر بغداد مین ہوئی ؛

سعید بن سناء الملک

ابو القاسم سعید بن سناء الملک ہبة اللہ بن قاضی رشید ابو الفضل جعفر بن المعتمد سناء الملک ابی عبد اللہ
محمد بن ہبة اللہ بن محمد سعدی شاعر اجل اور سخنور اکمل تہا جاحظ کی کتاب الحیوان کو مختصر کیا اور
اوسکا نام روح الحیوان رکہا اور ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا اور اوسکا نام دار الطراز رکہا ۵۵۰ہ مین
پیدا ہوا اور ماہ رمضان کے اول عشرہ ۶۰۸ ہجری مین شہر قاہرہ مین فوت ہوا ؛

حرف الشین

قاضی شریح

ابو امیہ شریح بن حارث بن قیس بن جہم کندی زمانہ جاہلیت مین پیدا ہوکر اور خلیفہ دوم نے انکو کوفہ کا
قاضی بنایا ۷۵ سال عہدہ قضا پر مامور رہی اور اس مدت مدید مین سوائی تین سال کے متصل دسکرہ کیونکہ
عبد اللہ بن زبیر کے ایام مین انہونے قضا چہوڑدی پہر دوسری مرتبہ حجاج بن یوسف کو قضا سی استعفا
دیکر خانہ نشین ہوئے قضا مین حق سی اہل حق کی خوب کرتی تہی اور زکی لبیب ادیب شاعر فقیہ بے نظیر تہی
تیمم سی ایک عورت زینب نام سی نکاح کیا اور کسی بات پر غضبناک ہوکر اوسکو مارا پہر پریشان ہوکر یہہ شعر کہے ؛

رایت بہا لا یقضون بنا تہم   فشلت یمینی یوم اضرب زینبا
ن لوگون کو دیکہتا ہون کہ وہ اپنی عورتون کو مارتے ہین پس میرا ہاتہ شل ہو جسدن مین زینب کو مارون
اضربہا من غیر ذنب اتت بہ   فما العدل منی ضرب من لیس مذنبا
یا مین اُسکو سوای کسی گناہ کے جو اُس سے ہوا ہو مارون اور میرا بے گناہ کو مارنا عدل نہین ہے ؛
زینب شمس والنساء کواکب   اذا طلعت لم یبق منہن کوکبا
ینب آفتاب ہی اور دوسری عورتین ستارے جب آفتاب طلوع کرے تو کوئی ستارہ سیر نہیر کرتا (یعنے
کہتا نہین ورنہ سیر بالاصل یا بالتبع موجود ہوتی ہے) ایکسو سال کا ہو کر سنہ ہجری مین فوت ہوئے ؛

قاضی شہاب الدین دولت آبادی

عالم فاضل فقیہ ادیب نحوی تہے قاضی عبد المقتدر سے اپنے علم تحصیل کیا اگرچہ آپکے ہمعصر اور بہی نبی فقیہ
ادیب ہی مگر جو شہرت اور قبولیت آپکی تہی وہ کسیکو میسر نہ تہی منجملہ آپکی تصنیفات کے ایک حاشیہ کافیہ
کا ہی جو متانت اور لطافت مین بے عدیل ہے اور ایک متن ارشاد نام نحو مین ہے جو بسبب طرز جدید
و متانت کے بے نظیر ہے اور علم بلاغت مین ایک کتاب بدیع البیان آپنے تصنیف کی جسکی تمام عبارت
مسجع ہی اور تفسیر بحر مواج فارسی مین نہایت عمدہ لکہی ہے جسمین قرآن کی ترکیب اور جملات کی فصل
وصل کا بیان ہے اور اصول بزدوی پر بحث امر تک ایک شرح لکہی ہے اور سوای انکے اور کتب
رسایل بہی انہو تصنیف کئے ہیں سنہ ۸۴۹ھ مین فوت ہو ۔ اور مقبرا انکی شہر جونپور مین ہے ؛

حرف الصاد

جرمی نحوی

ابو عمر صالح بن اسحق جرمی نحوی نحو اور لغت مین یگانہ زمانہ تہا نحو اخفش اور لغت ابو عبیدہ او
ابو زید انصاری اور اصمعی سے حاصل کیا نحو مین ایک کتاب فرخ نام نہایت عمدہ تصنیف کی اور بغداد
مین فراء سے مناظرہ کرتا رہا اور کتاب السیر اور کتاب الابنیہ اور کتاب العروض اور مختصر النحو تصنیف کین
وفات اسکی سنہ ۲۲۵ مین ہوئی اور جرمی نسبت قبیلہ جرم کی طرف سے ہے ؛

صاعد بن حسن لغوی

ابو العلا صاعد بن حسن بن عیسی لغوی مصنف کتاب الفصوص بغدادی نحوی اور فارسی نحوی سے روایت کرتا ہے اصل مین موصل کا رہنے والا تہا پہر بغداد مین آیا اور منصور نے انعام و اکرام سے اسکی بڑی عزت کی لغت اور ادب اور اخبار اور شعر اور حاضر جوابی مین یگانہ زمانہ تہا جب منصور کو اسکا کذب فی الاخبار معلوم ہوا تو اسکی کتاب فصوص کو لاف و گزاف سمجہکر نہر مین ڈلوا دیا جسوقت صاعد شہر دانیہ مین داخل ہوا اور مجلس مجاہد بن عبد اللہ عامری امیر شہر مین گیا وہان ایک ادیب بشار نام نابینا نے مجاہد سے کہا دیکہو مین اس سے کیا تمسخر کرتا ہون مجاہد نے اوسی منع کیا مگر وہ اسکا آخر بشار نے کہا ابو العلا جر نقل کی معنے کلام عرب مین کیا ہین صاعد نے سمجہا کہ جر نقل عرب مین کوئی لغت نہین ہے اسلئے جواب دیا کہ جر نقل وہ فعل ہے جو صرف اندہون کی عورتون سے کرتے ہین اور جر نقل کو جر نقل نہین کہتے جتبک کہ اندہون کی عورتون سے تجاوز نہ کرے - یہہ جواب سنکر حاضرین ہنسے اور بشار نہایت شرمسار ہوا مجاہد نے اسکو بڑی ملامت کی اور کہا کہ کیا مینے تجکو پہلے ہی سے نہ منع کیا تہا پس تمنے کسواسطے میرا کہنا نہ مانا - صاعد ۴۱۷ھ ہجری مین جزیرہ صقلیہ مین فوت ہوا ؎

صلاح الدین صفدی

آٹہوین صدی ہجری مین متوکل علی اللہ ابو عبد اللہ محمد بن معتضد کے زمانہ مین مشہور فاضل ہوا اور صفد بلاد شام مین سے ایک شہر کا نام ہے اور یہی اوسکا مسکن تہا ؎

مفتی صدر الدینخان صدر الصدور دہلوی

علامہ زمان فہامہ دوران عالم نامدار فاضل ذیوقار تہے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ مولوی فضل امام صاحب خیر آبادی والد بزرگوار مولوی فضل حق صاحب سے اور علوم نقلیہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور انکی بہائیون سے حاصل کئے - علم صرف و نحو و منطق و حکمت و ریاضیات و معانی و بیان و بدیع ادب و انشا و فقہ و تفسیر و حدیث مین ید طولے رکہتے تہے اور بجمیع علوم مذکورہ مین درس دیتے تہے اور لوگ تمام کرتے ویک انکی بڑی قدر و منزلت تہی اور شہر کے لوگ انکی اخلاق مرضیہ سے کمال خوش تہے جب

آپ عہدہ صدر الصدوری پر ممتاز تھے تخلص انکا بہ فضلائے دہلی سوائے بادشاہ کے آپکی ملاقات کیواسطے آتے تھے مفتی صاحب اپنے زمانہ مین علم و فضل و فصاحت و بلاغت و فراست و کیاست و مروت و ہمت و احسان و اخلاق مین بے نظیر تھے اور انکو شعر و سخن کا اسقدر شوق تھا کہ باوجود پیرانہ سالی کے اشعار ایسے پُر درد فارسی و عربی مین کہتے تھے کہ سامع کو رقت پیدا ہوتی تھی آزردہ آپکا تخلص تھا بمقتضائے اسم بامسمی حضرت ہمیشہ فرط عشق اور ولولہ محبت سے خاطر آشفتہ اور دل آزردہ اور سینہ بریان اور دیدہ گریان رہتے تھے اور آپکی آواز حزین اور صوت دردانگیز سنکر دلمین اثر اور رقت پیدا ہوتی تھی اور آپکے شعر ایسے بمذاق اور فصیح و بلیغ ہوتے تھے کہ سامع کو مدہوش کر دیتے تھے چنانچہ آپکے دو چار شعر عربی یہان لکھے جاتے ہین ؎

وَكُنَّا كَغُصْنَيْ بَانَةٍ قَدْ تَآلَفَا ۔ عَلَى دَوْحَةٍ حَتَّى اسْتَطَالَا وَأَيْنَعَا

يُغَنِّيهِمَا صَدْحُ الْحَمَامِ مُرَجَّعَا ۔ وَيَسْقِيهِمَا كَأْسُ السَّحَابِ مُتْرَعَا

ہم دونو درخت بان کی اُن دو شاخ کی طرح تھے جو درخت پر باہم لپٹکر لمبی اور میوہ دار ہوگئی ہون اور اُنپر کبوترکی آواز خوش الحانی سے گاتی اور اونکو بادل کا بھرا ہوا پیالہ سیراب کرتے ؎

سَلِيمَيْنِ مِنْ خَطْبِ الزَّمَانِ إِذَا سَطَا ۔ خَلِيَّيْنِ مِنْ قَوْلِ الْحَسُودِ إِذَا سَعَى

اور ہم دونون زمانے کی مصیبتون سے جبکہ وہ تکلیف پہونچاتے سلامت اور حسود غماز کی غمازی سے بری تھے

فَفَارَقَنِي مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ جَنَيْتُهُ ۔ وَأَلْقَى بِقَلْبِي حُرْقَةً وَتَوَجُّعَا

تو اوس دوست نے بغیر کسی گناہ کے کہ مینے کیا ہو مجھے چھوڑ دیا اور میرے دلمین سوزش اور درد کو ڈالا

عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ مَا جَنَاهُ فَإِنَّنِي ۔ حَفِظْتُ لَهُ الْعَهْدَ الْقَدِيمَ وَضَيَّعَا

جو کچھ اوسنے کیا خدا اوسے معاف کرے کیونکہ مجھکو تو دوستی کا عہد قدیم یاد ہے اور اوسنے فراموش کیا ہے آپکی وارد و اشعار آپکے بکثرت ہین فضلائے عصر اور علماء دہر آپکی تلمذ سے بڑا فخر کرتے تھے اور اگر کوئی کسی اور جگہ سے علم تحصیل کرتا تھا تو سند حاصل کرنیکے واسطے آپکی خدمت مین ضرور آتا تھا آپکی تصنیف کم ہے کیونکہ آپکا خیال تدریس اور افتا کیطرف زیادہ تھا منتہی المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال

الاسعاد المغنوی فی حکم امرارة المقصود وصحاب استفتاؤن کے آپکی یادگار ہین ۲۲ ماہ ربیع الاول سنہ ہجری مین پیدا ہوئے اور پنجشنبہ کے دن سنہ مین وفات پائی اور ابوالقاسم الحروفی ایک واسطہ سے آپکے شاگردون مین سے ہے ؎

حرف الطاء

طاہر

ابوطیب طاہر بن عبداللہ بن طاہر بن عمر طبری فاضل اجل اور ادیب بے بدل تہا فقہ اور اصول مین مہارت کامل رکہتا تہا ابوالعلاء معری جب بغداد مین آیا تو ابو طیب طبری نے اسکی طرف نظم مین خط لکہا۔ ابوالعلاء نے فی البدیہہ اسکا جواب نظم مین دیا پہر ابوطیب نے اسکا جواب الجواب نظم مین لکہا جسکا جواب ابوالعلاء نے قاصد کے سامنے فی البدیہہ شعرون مین دیا عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوئی ہے مگر حواس بالکل مختل نہ ہوئے اور نہ فہم مین کچہہ فرق آیا بلکہ مرتے دم تک قضا اور افتاء کا کام بدستور کرتا رہا آمل مین سنہ ۳۴۸ مین پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول سنہ ۴۵۰ ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا طبری طبرستان کیطرف منسوب ہے اور طبرستان مین آمل ایک گانو کا نام ہے ؎

طلائع بن رزیک

ابوالغارات طلائع بن رزیک عالم فاضل شاعر سخی محب العلماء والفضلاء تہا اسنے ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور یہہ شعر اپنے حال کے مطابق کہا ؎

خلطنا الندی بالباس حتی کاننا سحاب لدیہ البرق والرعد والعطا

اور مصر مین وزارت کے عہدہ پر ممتاز رہا سنہ ۴۹۵ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۵۵۶ ہجری مین فوت ہوا

حرف الظاء

ابوالاسود دوئلی

ابوالاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دوئلی بڑے عقیل و حکیم اور ذکی و ذہین حضرت علی کرم اللہ کے
... ہین حضرت علی کرم اللہ ... ملاقات ... [illegible]

حضرت علیؓ ہین چنانچہ تاریخ الخلفا مین ابو الاسود دئلی سے روایت ہے کہ مین ایک مرتبہ حضرت
علیؓ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اونکو متفکر پایا اور عرض کی کہ آپ کس فکر مین ہین حضرت علیؓ نے
فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ اس ملک کی زبان بدلتی جاتی ہے پس اصول عربیت مین ایک
کتاب بنانی چاہتا ہون جس سے کلام مین غلطی واقع نہو مینے کہا کہ اگر آپ ایسا کرینگے
تو یہہ زبان ہماری یہان باقی رہیگی۔ پہر مین تین دن کے بعد آپکی خدمت مین آیا تو آپنے مجکو
ایک کاغذ دیا جس مین یہہ عبارت لکہی ہوی تہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الکلام
کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکۃ
المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ
ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیا ثلثۃ ظاہر ومضمر وشئ
لیس بظاہر ولا مضمر وانما یتفاضل العلما فی معرفۃ ما لیس بظاہر
ولا مضمر۔ ابو الاسود کہتے ہین کہ پہر مینے اپنی طرف سے چند مسایل نحو اور اوسمین زاید کین جنمین
سے إنّ أنّ لیت لعلّ کانّ کو حروف ناصبہ مین لکہا اور لکنّ کو چہوڑ دیا حضرت علیؓ نے کہا
کہ تمنے لکنّ کیون نہین درج کیا مینے کہا کہ میرے خیال مین یہہ حروف نواصب مین سے نہین
ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ حروف ناصبہ مین سے ہے اس کو بہی ضرور درج کرنا چاہیے
و بعضے یون کہتے ہین کہ یہہ زیاد بن ابیہ والی عراق کے لڑکون کو علم پڑہاتے تہے پس
ایک روز زیاد سے کہنے لگے کہ مین دیکہتا ہون کہ عرب مین عجم کی زبان کے ملنے سے اونکی اصلی
زبان خراب اور غیر فصیح ہوتی جاتی ہے اسلیے اگر آپ مجھے اجازت دین تو مین ایسا علم وضع کرون
کہ جس سے اونکی کلام درست ہو امیر نے منع کیا پہر چند روز کے بعد امیر کے پاس ایک شخص نے آکر
اصلح اللہ الامیر توفی ابانا وترک بنینا۔ کی جگہہ اصلحکم اللہ الامیر توفی ابانا [illegible]
[illegible] اوسوقت انکو بلاکر کہا کہ جس علم سے مینے تمہین منع کیا تہا [illegible]
[illegible] بعضے [illegible] روایت کرتے ہین کہ ایک [illegible]

السماء جسکے یہہ معنے ہین کہ آسمان کو کس چیز نے خوبصورت بنایا ابوالاسود نے کہا ستارون نے اوس لڑکی نے کہا میرا یہہ مطلب نہین بلکہ مینے تعجب کیا ہے کہ آسمان کیسا خوبصورت ہے انہون نے کہا تجھو ما احسن السماء ہمزہ کو رفع سے کہنا چاہیے تہا نہ فتحہ سے پس اسوقت انہون نے نحو کا علم ایجاد کیا۔ اور ان کے بیٹے سے روایت ہے کہ پہلے پہلے انہون نے اپنے نحو مین باب التعجب بنایا اور بعض روایات مین ایسا ہے کہ ابوالاسود نے ایک قاری کو قرآن مجید کی آیت اَنَّ اللّٰهَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ - مین رسولہ کے لام مضموم کے عوض مکسور پڑھتے دیکھا جسکے معنے غلط ہو جاتے ہین پس زیاد کے پاس آیا اور ایک کاتب ہوشیار طلب کیا زیاد نے عبدالقیس کا کاتب انکو دیا لیکن وہ انکو پسند نہ آیا پھر ایک کاتب دانشمند بلاکر اوسے ہدایت کی کہ تم میرے منہ کو جب کھلا دیکھو تو حرف کے اوپر نقطہ ڈالو اور جب ملا ہوا دیکھو تو حرف کے سامنے نقطہ ڈالو اور جب نیچے کیطرف دیکھو تو حرف کے نیچے نقطہ ڈالو کاتب نے اسیطرح کیا اور اس سے ضمہ فتحہ کسرہ پیدا ہوا اور نحو کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ نحو کے معنے لغت مین طرز و طور کے ہین اور ابوالاسود نے حضرت علی سے کہا کہ مین علم کو اوسی نحو پر بناؤنگا جس نحو پر یعنی طرز پر آپنے بنایا ہے- یہہ بخیل پرلے درجہ کے تھے اپنے بیٹونکو کہتے تھے کہ تم خدا کی مقابلہ مین سخاوت مت کرو کیونکہ خداتعالی خود جواد ہے اگر وہ چاہتا تو مسکینون کو بھی غنی کر دیتا تم مسکینونکو کیون کر اپنا کیون سمجھ رہے ہو بہتر انہون نے ۶۹ ہجری مین طاعون جارف مین وفات پائی

ظافر حداد شاعر

ابوالمنصور ظافر بن قاسم بن منصور بن عبداللہ معروف بحداد شاعر شعراء مجیدین مین سے ہے اور ایک دیوان اسنے تصنیف کیا جسمین مصریون کی تعریف اکثر ہے علی بن ظافر کتاب بدائع البدائہ مین اسکی فی البدیہہ اشعار کہنے کی بڑی تعریف کرتا ہے اور قاضی ابوعبداللہ محمد بن حسین آمدی نائب سرحد اسکندریہ سے روایت کرتا ہے کہ مین امیر سعید بن طوق کے پاس گیا اسکے سامنے ایک طشت نقرئی تہا اور ایک انگوٹھی کے سبب اسکی انگلی پر ورم ہوگئی تہی

سینے کہا کہ انگوٹھی کا حلقہ کاٹنا چاہیے تاکہ زیادہ تکلیف ہو اُس نے کہا جو بات اچھی ہو سو کرو
پس سیف ظافر بن قاسم حداد کو بلا کر انگشتری کا حلقہ کاٹنے کو اُسکو کہا ظافر نے اُسیوقت فی البدیہ یہ شعر کہا

قصر عن اوصافک العالم ۔۔۔ وکثر الناظم والناثر
من یکن البحر له راحة ۔۔۔ یضیق عن خنصره الخاتم

جہاں تیرے اوصاف سے قاصر ہے اور تیری مدح مین ناثر و ناظم کثیر ہین جسکی ہتیلی دریا ہو
اوسکی خنصر سے انگوٹھی تنگ ہوا سیف نے تحسین کی اور انگشتری کا حلقہ اسی کو عطا کیا سنہ مین ماہ
محرم ۵۲۹ھ مین فوت ہوا - حداد عربی مین لوہار کو کہتے ہین ؀

حرف العین

مُہلہِل

عدی بن ربیعہ بن امرء القیس بن حارث شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اسکو مُہلہِل اسواسطے
کہتے تہے کہ اسنے زبان کو صاف اور صیقل کیا یہہ شاعر جاہلی ہے اور بسبب قدامت کے پہلا
شاعر عرب کا شمار کیا جاتا ہی حرب بسوس مین جب اسکا بہائی کُلَیب بن ربیعہ مارا گیا تو
یہہ بنی تغلب کو اپنی ہمراہ لیکر بنی بکر سے لڑنے گیا اور مدت تک لڑتا رہا جسوقت حسّاس بن
مُرّہ قاتل کُلیب مقتول ہوا تو اوس کے باپ مُرّہ نے مہلہل کو کہلا بہیجا کہ تم نے اپنے بہائی
کے خون کا عوض لے لیا اب لڑائی موقوف کرو مہلہل نے نہ مانا اور ہمیشہ لڑتا رہا کہتے ہین
کہ یہہ لڑائی بنی تغلب اور بنی بکر مین چالیس سال تک رہی اور ستر ہزار آدمی مارا گیا اور سنہ ۵۳۰ع
یعنے ۴۰ برس آنحضرت کی ولادت سے پہلے ختم ہوئی - ابو تمام طائی حماسہ کے باب المراثی مین
اسکی چند شعر جو اسنے اپنے بہائی کُلیب کے مرثیہ مین کہے تہے لایا ہے جنکا پہلا شعر یہہ ہے ؀

نُبِّئتُ ان النار بعدک اُوقِدَت ۔۔۔ واستبّ بعدک یا کُلَیبُ المجلسُ

مین خبر دیا گیا کہ آگ تیرے مرنے کے بعد روشن کی جاویگی اور مجلس آپسمین ایک دوسرے
کو شاتم ہوگی یعنے تیری زندگی مین وہ سب تجہسے خوف کرتے تہے اب اونکا خوف جاتا رہا سو نڈر

مین یہہ دستور تہا کہ مہمانون کی ضیافت اور جنگ کیواسطے پہاڑون اور گہاٹیون پر آگ
روشن کرتے تہے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاوے جسکا مفصل ذکر تاریخ عرب مین بیان کیا گیا ہے

طرفہ عمر

عمر بن عبد بن سفیان بکری طرفہ اسکا لقب تہا شاعر ماہر زمانہ جاہلیت مین پیدا ہوا اور
دوسرا معلقہ جسکا اول یہہ ہے - لخولة اطلال ببرقة ثهمد اسکی تصنیف ہی اسنے خولہ کلبیہ سے
تشبیب کی ہی اور قصائد کیطرح اسکا قصیدہ بہی بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا - ابو تمام حماسہ مین
بہی اسکو اشعار لایا ہی عرب مین یہہ شاعر بڑا فصیح اللسان بلیغ البیان گنا جاتا تہا اور ۲۶
سال کی عمر مین مقتول ہوا کیونکہ اسکی ہمشیرہ خرنق کہتی ہے عددنا له ستا و عشرین
حجة یعنی ہمنے اسکی چہبیس سال شمار کئے اور اسکی قتل کی وجہ متلمس شاعر کے ترجمہ مین مذکور ہو چکی ہی

عمر بن کلثوم تغلبی

عمر بن کلثوم تغلبی جاہلی شاعر بے نظیر تہا سیکڑون اشعار فی البدیہہ پڑہ دیتا تہا پانچوان معلقہ اسیکا
ہی جسمین اسنے اپنے بہائی بندبکر بن وائل پر اپنا فخر ظاہر کیا ہی اور اوس قصیدہ کو اسنے فی البدیہہ
برسر موقعہ ہزارون آدمیون کے سامنے پڑہا تہا اور اوسوقت اور معلقون کیطرح اسکا معلقہ
بہی نہایت فصیح سمجہکر بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا شاعر آنحضرت کے دنیا مین رونق افروز ہونیکے پہلے فوت ہوا

عنترہ شاعر

عنترہ بن شداد بن معاویہ عبسی شاعر جاہلی حماسی فصیح اللسان عذب البیان لغریب الکلم کرکے
اسکی باپ شداد نے ایک حبشی عورت گہر مین ڈال لی تہی جس سے عنترہ پیدا ہوا عنترہ کے معنی لغت
مین بہادر کے ہین اور بعضا عنتر مبالغۃ کہا گیا تہا مگر قدرت ایزدی سے جوانی مین ایسا بہادر
نکلا کہ عرب مین اسکی بہادری ضرب المثل ہوئی - باپ تو اسسے شبانی کرواتا تہا مگر اسمین
باوجود فصاحت اسقدر بازون کی قوت اور دل کی شجاعت سے بنی عبس مین
ایک بات حاصل کی کہ عبلہ نامی خاندان کی عورت سے شادی کی اور عبلہ

خاندان ہوا چنانچہ جیسا قصیدہ سبعہ معلقہ مین اُسی عبلہ سے تشبیب کرتا ہو اسکی کلام پڑھکر معلوم ہوتا ہی کہ عرب کی زبان ہر رنگ کی مقاصد کو جن کا تون ادا کر دیتی ہے اور ہر قسم کی مطالب کے لئے الفاظ مل سکتی ہین اور حماسہ مین بہی اسکے اشعار موجود ہین یہہ شخص جنگل مین چمڑے کے خیمے اور بکری کے بالون کی نیچے سنہرے کی فرش پر سیکڑون آدمیونکو لیکر بیٹھ جاتا تہا اور جس عالم مین جا پڑتا تہا سماباندہ دیتا تہا عنترہ آن حضرت کے زمانہ کے پہلے فوت ہوا ؟

ابو عزہ جمحی

عمرو بن عبد اللہ شاعر مخضرم اپنے شعر ونسے مشرکونکو اہل اسلام کے جنگ پر آمادہ کرتا تہا آنحضرت نے جنگ بدر مین اسکو قید کیا اور پھر احسان کرکے چھوڑ دیا یہہ شریر اپنی قوم مین جاکر کہنے لگا کہ مین حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے تمسخر کر آیا ہون اور جنگ احد مین جو سنہ ۳ ہجری اور سنہ ۶۲۵ مین ہوا تہا حاضر ہوا اور لوگونکو اپنے شعر سنا کر جنگ پر آمادہ کرتا رہا آخر آنحضرت نے اسکو قتل کیا ؟

عمر بن ابی ربیعہ

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ کا اصلی نام حذیفہ بن مغیرہ بن عبد اللہ ہے اسکا دادا ابو ربیعہ بڑا طویل القامت تہا اسلئے اُسکو ذو الرمحین کہتے تہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ اُس نے عکاظ کے بازار مین دو نیزونسے مقاتلہ کیا تہا اسلئے اوسکا یہہ لقب پڑا۔ روایت کرتی ہین کہ جب فاطمہ عبد الملک بن مروان کی بیٹی مکہ مین آئی تو عمر بن ابی ربیعہ اُسپر عاشق ہوا اور اوسکی عشق مین شعر کہنے اور اسکی آس پاس آنے جانے اور ہر دم گرد پہرنے لگا لیکن صریح اوسکا نام عبد الملک اور حجاج کی خوف سے داخل نکرتا تہا کیونکہ عبد الملک نے اسکی طرف لکہ بہیجا تہا کہ اگر تو نے فاطمہ کا نام شعرونمین درج کیا تو مین تجہی قتل کرادونگا۔ روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ سے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوے عائشہ بنت طلحہ بن عبید اللہ کو جو عرب مین حسن و جمال کی بہت شہرہ رکہتی تہی دیکہا اور اوسپر عاشق ہوا۔ عائشہ نے کنیزک کے ہاتہ کہلا بہیجا کہ اے عمر تجہکو بیت اللہ مین خلاف شرع ہرزہ گوئی نکرنا چاہئے اور شریفین کا حق پہچاننا چاہئے [illegible]

کنیز کی سے کہا کہ عایشہ کو میرا سلام دو اور کہو کہ تیرے چچا کا بیٹا جو کہیگا اچہا ہی کہیگا اور کبھی بیہودہ گوئی اور لغو کے درپے نہوگا پہر یہہ عایشہ کے عشق مین بہت شعر کہتا رہا کسی نے بنی تیم کو اس بات کی اطلاع دی اور کہا ای بنی تیم خبردار رہو اور خدا سے ڈرو کہ بنی مخزوم ہماری لڑکیون کے حق مین اسطرح سے فحش کہتے ہین اور ہمین غیرت نہ آئی پس ابوبکر اور ابن طلحہ بن عبید اللہ دونون عمر کے پاس گئے اور اس امر کا استفسار کیا عمر نے کہا خدا کی قسم اب میں عایشہ کا نام کبھی شعر مین درج نکرونگا چنانچہ پہر عایشہ سے تشبیب کرتا رہا لیکن اوسکا نام صراحۃً بیان نکرتا تہا۔ نقل کرتے ہین کہ اسنے ایک پارسا اور شریف عورت کو جو نہایت خوبصورت تہی طواف کرتے ہوے دیکہا اور اوسپر فریفتہ ہوا اور اسکے نزدیک جاکر اوس سے باتین کرنے لگا عورت نے کچہہ جواب نہ دیا پہر اسنے اسکی صفت مین چند شعر کہے جبکہ وہ عورت سنکر نہایت غصہ مین آئی کسیقدر اوسنے اوسکو کہا کہ تو اپنے شوہر کو اس بات کی اطلاع دی عورت نے کہا مین سوای خدا کے اور کسیکے آگے کبھی شکایت نکرونگی پہر ہاتہہ اوٹہا کر کہا کہ خداوندا اگر اس شخص نے میرا نام شعر مین بدنیتی سے داخل کیا ہے تو اسکو آندہی سے تباہ کردے کہتے ہین کہ وہ ایکدن گہوڑے پر سوار ہوکر کہین چلا جاتا تہا کہ راستہ مین بہت سخت آندہی آئی یہہ خوف کے مارے گہوڑے سے اوتر کر ایک پتہر کی آڑ مین جا کہڑا ہوا اتنے مین آندہی کا بڑا غلبہ ہوا اور اسپر ایک درخت کی ٹہنی ٹوٹکر آپڑی جسکے باعث مرگیا۔ ایسا ہی کتاب الاغانی مین لکہا ہے اور مہذب مین لکہا ہے کہ یہہ شاعر اپنے دادا کی طرف منسوب ہی اور نسبت اسکی اسطرح پر ہے کہ ابوحفص عمر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ اور ابی ربیعہ کا نام عمر بن مغیرہ تہا اور عبداللہ ملنے جاہلیت مین اشراف قریش مین سے تہا اور حسین اور خوش خلق بدرجہ کمال تہا قریش نے اس کو عمرو بن عاص کے ہمراہ نجاشی کیطرف بہیجا تہا اور آنحضرت صلعم نے اسکو شہر جند کا جو یمن مین واقع ہے والی بنایا حضرت عمر خلیفہ دوم کی شہادت تک وہین بدستور رہا پہر حضرت عثمان رض نے بہی اسکو بدستور رکہا جب حضرت عثمان محصور ہوے تو انکی مدد کیواسطے آیا اور مکہ کے قریب گہوڑے سے گرکر مرگیا اور اسکا بیٹا عمر

شاعر مذکور بڑا مشہور شاعر تھا یہ شعر اس کا ہے ؎

یا ایہا المنکح الثریا سہیلا عمرک اللہ کیف یلتقیان

اے سہیل کا ثریا سے نکاح کرنیوالے خدا تیری عمر لمبی کرے کیسے دونوں ملینگے ثریا بنت عبد
بن حارث اور سہیل بن عبد الرحمان بن عوف زہری ہے ؎

عمرو بن معدیکرب زُبیدی

بن عبد اللہ بن عمرو بن عصم بن عمرو بن زبید اصغر منبہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن منبہ
بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد العشیرہ بن مذحج مذحجی زبیدی شاعر مخضرم صحابی اپنی
قوم سعد العشیرہ کو چھوڑ کر گروہ مراد یا زبید کی ہمراہ آنحضرت کی خدمت میں آکر مشرف باسلام ہوئے جب
آنحضرت نے وفات پائی تو اسود عنسی کی اغوا سے مرتد ہو گئے۔ خالد بن سعد بن عاص انکی مقابلہ کے
واسطے گئے اور عمرو نے انکی کندھے پر ایک زخم تلوار کا مارا مگر یہ بھاگ نکلے اور خالد نے انکی تلوار اور
اسباب لوٹ لیا انہوں نے جب دیکھا کہ خالد کی مدد کیواسطے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے اور لشکر بھیجا ہے
تو فی الفور مسلمان ہو گئے لیکن قید کر کے خلیفہ اول کے پاس بھیجے گئے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے کہا
تجھے اس قید اور رسوائی سے شرم نہیں آتی عمرو نے کہا اب میرا قصور معاف کیجئے پھر میں کبھی ایسا
نکرونگا پس اسیوقت خلیفہ اول نے انکو رہا کردیا یہ صحابی شعر نہایت عمدہ کہتے تھے اور ابو تمام طائی دیوان
حماسہ میں کہیں کہیں انکے اشعار لایا ہے چنانچہ یہ چند اشعار بھی انہی سے ہیں ؎

لیس الجمال بمئزر فاعلم وان رُدّیت بُردا ان الجمال معادن ومناقب اورثن مجدا
اعددت للحدثان سابغۃ وعداء علندا نہدا وذا شطب یقد البیض والابدان قدا

جمال جامہ اور زیور نہیں ہوتا یاد رکھ اگرچہ تو چادر بھی مخطط پہنایا جاوے بیشک جمال کانیں معدن ہیں
اصول نسب اور اچھے اخلاق حمیدہ ہیں جو بزرگی و عزت پیدا کرتے ہیں میں نے مصیبات زمانہ کی دفع کرنے
کیواسطے فراخ زرہ اور بہت تیز دوڑنے والا قوی گھوڑا تیار کیا ہے گھوڑا قوی و ضخیم اور شمشیر
تلوار ہے جو خود اور زرہ کو بھی چیر ڈالتی ہے۔ یہ شاعر صحابی جنگ میں شہید ہوئے اور بعضے کہتے

ہین کہ گیارھویں سے سنہ ہجری مین وفات پائی ؎

ابو محمد عبد اللہ بن رواحہ

ابو محمد عبد اللہ بن رواحہ انصاری خزرجی صحابی مخضرم ہین اور آنحضرت کے مشہور شعرا مین سے تہے زمانہ جاہلیت اور اسلام مین انکی بڑی قدر و منزلت تہی اور حضرت کے ساتھ اکثر غزوات مین شریک ہوئے۔ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جب یہہ آیت الشعراء یتبعھم الغاون نازل ہوئی تو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ حق تعالی نے میری سرزنش کیواسطے یہہ آیت نازل فرمائی ہے اور مجھ شعرا سے معدود کیا ہے مگر جب یہہ آیت الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات نازل ہوئی۔ تو عبد اللہ بن رواحہ کو تسلی ہوئی وفات انکی غزوہ موتہ مین سنہ ہجری مین ہوئی

ابو تراب علی بن ابیطالب رضہ

حضرت علی بن ابیطالب رشتہ مین حضرت کے چچیرے بہائی اور داماد تہے اور والد بزرگوار امام حسن و حسین کے ہین آنحضرت کے ساتھ بڑے بڑے جنگون مین شریک ہوئے آپکے حالات اور مدائح ظاہر ہین خلفاء اربعہ مین سے آپ بہت بڑے شاعر اور فصیح اللسان تہے۔ ابو الاسود دئلی نے آپکے حکم سے علم صرف و نحو ایجاد کیا اصل مین اس علم کے بانی حضرت علی ہین دیوان آپکا عربی مین موجود ہے آپکی گوہرافشانی اور شکر ریزی و شیرین بیانی عرب و عجم مین مشہور ہے آپ اکثر اشعار ناصحانہ فرماتے تہے مبرد سے روایت ہے کہ آپکی تلوار پر یہہ شعر لکہے ہوئے تہے ؎

للناس حرص علی الدنیا و تدبیر — و صفوھا لک ممزوج بتکدیر
لم یرزقوھا بعقل عند ما قسمت — لکنھم رزقوھا بالمقادیر
کم من ادیب لبیب لا تساعدہ — و مائق نال دنیاہ بتقصیر
لو کان عن قوۃ او عن مغالبۃ — طار البزاۃ بارزاق العصافیر

لوگون کو دنیا اور اپنی تدبیر پہ بڑی حرص ہے اور تیرے واسطے (خطاب اپنے نفس سے کرتے ہین) اس دنیا کی صفائی کدورت سے ملی ہوئی ہے تقسیم کیوقت انکو دنیا عقل کے باعث

نہین دی گئی بلکہ جو کچھہ اونکو ملا ہے تقدیر سے ملا ہی بہت سے ادیب دانا کہ دنیا نے اونسے یاری
نہین کی اور بہت سے احمق ہین کہ انہون نے دنیا کو باوجود قصور ہمت کے حاصل کیا ہی۔ اگر
رزق قوت یا غلبہ سے ہوتا تو باز چڑیون کا رزق اڑا لیجاتی ۳۵ھ مین تخت خلافت پر بیٹھے
اور امیر معاویہ سے لڑائی ہوتی رہی اور فساد پڑتے رہے آخر ۶۳ برس کی عمر مین پانچ
برس خلافت کرکے ۴۰ھ ہجری مین شہید ہوئے ؂

عدی

عدی بن حاتم طائی آنحضرت کی خدمت بابرکت مین ماہ شعبان ۹ھ مین آئی حضرت نے اونکو بنی
طے اور بنی اسد کا حاکم کیا مرد شریف فاضل تہے اور کوفہ مین سکونت رکہتے تہے اور حضرت کے ہمراہ
بعض غزوات مین شریک ہوئے اور لڑائی مین ان کی ایک آنکہہ نکل گئی وفات انکی کوفہ مین
۶۹ھ ہجری مین ہوئی اور عمر آپ کی ایک سو بیس سال کی تہی اور ابو حاتم سجستانی نے ایکسو اسی
سال کی لکہی ہے مگر پہلا قول صحیح ہے ؂

عبّاس بن مرداس سلمی

صحابی جلیل القدر اور شاعر مشہور مخضرم تہے ایام جاہلیت مین ہی انہون نے اپنے اوپر شراب حرام
کی ہوئی تہی ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین انکے یہ اشعار لایا ہے ؂

فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْحَیِّ حَیًّا مُصَبَّحًا ... وَلَا مِثْلَنَا یَوْمَ الْتَقَیْنَا فَوَارِسَا
اَکَرَّ وَاَحْمٰی لِلْحَقِیْقَۃِ مِنْہُمْ ... وَاَضْرَبَ مِنَّا بِالسُّیُوْفِ الْقَوَانِسَا
اِذَا مَا شَدَدْنَا شَدَّۃً نَصَبُوْا لَنَا ... صُدُوْرَ الْمَذَاکِیْ وَالرِّمَاحَ الْمَدَاعِسَا
اِذَا الْخَیْلُ جَالَتْ عَنْ صَرِیْعٍ نَکُرُّہَا ... عَلَیْہِمْ فَمَا یَرْجِعْنَ اِلَّا عَوَابِسَا

یعنی اوس قبیلہ سا جسپر صبح کیوقت غارت کی گئی کوئی قبیلہ اپنی اصلیت اور حقیقت کو بچانے
اور سخت حملہ کرنیوالا نہین دیکہا اور نہ جسدن ہم سوارونسے ملاقی ہوتے تہے کوئی ہمسے بڑھکر
اونکی خودونکو تلوارونسے کاٹنے والا تہا جب ہم زور سے حملہ کرتے تہے تو وہ جوان گہوڑونکے سینے

کہا دشمنون سے ہمارے مقابلہ مین کہیے کرتے تہے جب گھوڑے لڑائی کی جگہ سے پہرتے تہے تو ہم انکو اس حالین کہ وہ سرکش ہوتے ہتی پیرون پہیرلاتے تہے ۰

مخزومی شاعر

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ قرشی مخزومی شاعر مشہور تہا قریش مین کوئی اسکی برابر شاعر نہ تہا اسکی غزلیات اور نوادرات اور واقعات اور اشعار ظریفانہ بہت ہین اور اپنے شعرونمین ثریا بنت علی بن عبد اللہ اور قتیلہ بنت نضر کو تشبیب کرتا تہا جس رات حضرت عمر بن خطاب شہید ہوے اوس رات یہہ شاعر پیدا ہوا اور ستر سال کا ہوکر ۹۳ھ ہجری مین فوت ہوا ۰

سیبویہ نحوی

ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر مولی بنی حارث بنی کعب سیبویہ اسکا لقب تہا علم نحو مین امام ہوا ہے اور اس علم مین اسنے ایک بے نظیر کتاب تصنیف کی ہے ۔ جاحظ کہتا ہے کہ مینے محمد بن عبد الملک زیات معتصم کے وزیر کے پاس جانیکا ارادہ کیا اور سیبویہ کی کتاب کے سوا اور کوئی چیز مجہے تحفہ کیواسطے اچہی نظر نہ آئی پس مینے یہہ کتاب جو فراء نحوی کی میراث سے خریدی تہی وزیر کے پیش کی وزیر نے خوش ہوکر کہا کہ خدا کی قسم مجہی کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہین شاید یہہ کتاب میرے کتبخانہ مین بہی ہوگی جاحظ نے کہا یہہ تو مین نہین کہہ سکتا کہ اس کتاب سے آپکا کتبخانہ خالی ہوگا مگر یہہ کتاب فراء کی لکہی ہوئی اور کسائی نحوی کی مقابلہ کی ہوئی ہے پس اسطرح کی کتاب شاید آپکے کتبخانہ مین ہو ۔ سیبویہ نے علم نحو خلیل بن احمد اور عیسی بن عمر اور یونس بن حبیب وغیرہ سے حاصل کیا تہا اور علم لغت اخفش کبیر سے پڑہا خلیل اسکی مجالست سے بڑا خوش ہوتا تہا ۔ سیبویہ جب بغداد مین آیا تو انہین دنون کسائی امین بن ہارون کو پڑہاتا تہا ۔ خلیفہ نے دونون مین مناظرہ کرایا اور مدت تک آپسمین گفتگو ہوتی رہی اس مثال کے اوپر مین کر ۔ کنت اظن ان العقرب اشد لسعۃ من الزنبور فاذا ہو ایاہا سخت مباحثہ ہوا اور سیبویہ نے کہا فاذا ہو

کہتا تہا اور کسائی فاذا ھو ایاھا کا قایل تہا امین کو اپنے اوستاد کی طرفداری منظور تہی اسلیئے اسنے ایک خاص شخص عربی کو تخلیہ مین بلاکر دریافت کیا عربی نے سیبویہ کو سچا کیا امین نے عربی سے کہا کہ مجلس مین تمکو کسائی کو حق پر کہنا عربی نے کہا ہماری زبان سے جو بات محاورہ کی ہوتی ہے بے ساختہ و پرداختہ نکلجاتی ہے سو جو سیبویہ کہتا ہے وہی ہماری بول چال ہے اسکے برخلاف ہماری زبان کبہی مساعدت نکریگی پہر اسنے عربی سے کہا کہ تمہارے ساتہ ایک آدمی مقرر کیا جاویگا جو سیبویہ اور کسائی کے مقدمہ کو پیش کریگا اوسمین تمکو صرف یہی کہدینا کہ جو کسائی کہتا ہے وہ درست ہے عربی یہہ بات مانگیا اور بروقت مناظرہ کے اسی طرح کیا۔ سیبویہ نے سمجہا کہ یہہ تعصب ہے اسلیئے وہان سے بیزار ہوکر نکلا اور بلاد فارس مین پہونچکر قریہ بیضا مین سنہ ۱۸۰ ہجری مین فوت ہوا اور عمر اسکی چالیس سال سے زیادہ تہی ؀

کسائی نحوی

ابوالحسن علی بن حمزہ بن عبداللہ بن عثمان بن فیروز اسدی کوفی المعروف بہ کسائی نحوی لغت اور نحو مین امام تہا مگر شاعر نہ تہا اور لوگ کہتے تہے کہ علمائے عرب مین سے کوئی شخص شعر مین کسائی سے اجہل نہین ہوا۔ امین بن ہارون کا اوستاد تہا اور مرد مجرد تہا اور کوئی اسکی زوجہ و جاریہ نہ تہی اسنے ایکدن خلیفہ رشید کی درگاہ مین اپنی تنہائی اور غربت کا حال لکہا خلیفہ نے اسکو ایک خوبصورت کنیزک اور ایک جوان غلام اور دس ہزار درم عطا فرمایا۔ ایک مرتبہ رشید کی مجلس مین محمد بن حسن فقیہ شاگرد امام ابوحنیفہؒ سے گفتگو ہوئی کسائی نے کہا کہ جسکو عربی کا علم ہوا اوسکو باقی سب علم آسان ہوجاتے ہین پس امام محمد نے چند سوال علم فقہ کے کئے کسائی نے سبکا جواب باصواب دیا وفات اسکی سنہ ۱۸۹ ہجری مین ہوئی۔ کسائی اسکو اسواسطے کہتے ہے کہ ایکمرتبہ کوفہ مین حمزہ بن حبیب زیات کے پاس کسا پہنے ہوئے گیا حمزہ نے کہا آج کون فارسی ہے کسی نے کہا صاحب کسا۔ وہان سے اسکا لقب ہی کسائی پڑگیا ؀

عباس بن احنف شاعر

عباس بن احنف بن اسود حنفی یمامی شاعر لطیف الطبع بلند خیال تہا اکثر اوسکی عاشقانہ ہین اور اوسکی دیوان مین کسیکی مدح وثنا مین شعر نہین ہین فصاحت وبلاغت مین ضرب المثل زمانہ تہا اشعار نہایت عمدہ تصنیف کرتا تہا جیسے کہ یہہ شعر اسکے ہین ؎

وَحدّثتنی یا سعد عنہا فزدتنی — جنونا فزدنی من حدیثک یا سعد
ہواہا ہوی لم یعرف القلب غیرہ — فلیس لہ قبل ولیس لہ بعد

اے سعد تونے اوس عشیقہ کی باتین مجہے سنا کر جنون کو بڑہایا اب اپنی باتونکو زیادہ کر اوس عشیقہ کا عشق اس درجہ پر ہے کہ میرا دل اوس کے سوا کسی اور کو نہین پہچانتا اور نہ اوسکے واسطے ابتدا ہے اور نہ انتہا ہے۔ روایت کرتے ہین کہ ہارون رشید اپنی کنیز کو ماردہ نام سے نہایت محبت رکہتا تہا ایک مرتبہ دونوین رنجش ہوی اور مدت تک غضبناک رہے پس جعفر برمکی نے عباس بن احنف سے کہا کہ اس مضمون مین شعر کہو عباس نے اوسوقت یہہ شعر کہے ؎

العاشقان کلاہما متجنب — وکلاہما متعتب متغضب
صدت مغاضبۃ وصد مغاضبا — وکلاہما مما یعالج متعب
راجع احبتک الذین ہجرتہم — ان المتیم قل ما یتجنب

جعفر نے ابراہیم موصلی سے کہا کہ رشید کو یہہ شعر راگ مین سنائے جبوقت خلیفہ نے یہہ شعر سنے تو ماردہ سے صلح کرلی اور پوچہا کہ یہہ شعر کسنے کہے ہین کل حال بیان کیا گیا رشید نے عباس اور ابراہیم کو دس ہزار درہم انعام عطا فرمایا پہر ماردہ نے رشید سے کہکر دونو کو اور چالیس ہزار درہم دلوائے۔ مسعودی کتاب مروج الذہب مین بصریون سے روایت کرتا ہے کہ ہم سب حج کو چلے جاتے تہے کہ راستہ مین ایک غلام نے ہمسے کہا کہ تم مین سے کوئی بصرہ کا رہنے والا بہی ہے ہمنے کہا کہ ہم سب بصری ہین اور باعث پوچہا اوسنے کہا کہ میرا آقا قریب المرگ ہے اور کچہہ وصیت کرنی چاہتا ہے۔ جب ہمنے جا کر دیکہا تو درخت کے نیچے ایک شخص پڑا ہوا پایا ہم سب وہان بیٹہ گئے اوسنے ہمارے پاؤن کی آواز سنکر آنکہہ کہولی اور یہہ شعر پڑہے ؎

يَا غَرِيبَ الدَّارِ عَنْ وَطَنِهٖ مُفْرَداً يَبْكِي عَلَى شَجَنِهٖ + كُلَّمَا جَدَّ الْبُكَاءُ بِهٖ دَبَّتِ الْاَسْقَامُ فِي بَدَنِهٖ - پھر بیہوش ہو گیا اتنے مین ایک جانور درخت پر آبیٹھا اور آواز کرنے لگا اوس شخص نے اسکی صدا سنکر آنکھین کھولین اور کہا

وَلَقَدْ زَادَ الْفُؤَادَ شَجاً طَائِرٌ يَبْكِي عَلَى فَنَنِهٖ شَفَّهٗ مَا شَفَّنِي فَبَكَى كُلُّنَا يَبْكِي عَلَى سَكَنِهٖ

پھر سانس بھر کر مر گیا ہمنے تجہیز وتکفین کے بعد غلام سے اوسکا نام پوچھا اُسنے کہا عباس بن احنف تھا۔ اور بعض مورخ یون کہتے ہین کہ ابراہیم موصلی اور کسائی نحوی اور عباس بن احنف تینون ایک ہی دن مرے اور خلیفہ رشید نے مامونکو انکا جنازہ پڑھنے کیواسطے فرمایا مامون نے عباس بن احنف کو مقدم رکھکر جنازہ پڑھا مگر یہہ روایت کسائی کے واقعہ کے مخالف ہی کیونکہ کسائی شہر رَی مین فوت ہوا اور اوس کی تاریخ وفات بھی عباس کی تاریخ وفات کی مختلف ہی کیونکہ عباس بن احنف سنہ ۱۸۰ھ یا سنہ ۱۹۲ ہجری مین فوت ہوا ٭

عکوک خراسانی

ابو الحسن علی بن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن معروف بعکوک سنہ ۱۶۰ مین پیدا ہوا شعرائے لطیفہ سنج وبذلہ گو مین سے تھا جاحظ کہتا ہی کہ مینے کوئی شہری اور بدوی اسکی برابر شعر کہتا ہوا نہین دیکھا کوتاہ قامت جسیم سیاہ رنگ تھا چہرہ پر علامات برص کے بھی پائے جاتے تھے اور نابینا مادر زاد تھا۔ ابو نواس اور عکوک دونو ایک ہی رتبہ کے شاعر تھے۔ ابن معتز طبقات الشعرا مین لکھتا ہی کہ جب خلیفہ مامون نے اُس قصیدہ کی خبر سنی جو اسنے ابو دلف قاسم بن عیسی کی مدح مین کہا تھا تو نہایت غضبناک ہو کر فرمایا کہ عکوک کو قید کرکے جلدی دربار مین حاضر کرو چونکہ عکوک پہاڑ پر تھا اسلئے اسی قید نکر سکے اور جسوقت اوسنے یہہ سخت حکم سنا تو جزیرہ عرابیہ کی طرف بھاگ گیا۔ مامون نے چارونطرف لکھا کہ عکوک جہان ہو اُسے قید کرکے بھیجو اسوقت عکوک جزیرہ سے بھاگ کر شامات مین پہونچا تھا آخر لوگون نے اوسے قید کرکے خلیفہ کے پاس بھیجا مامون نے کہا یا ابن اللخناء ای لولی زادی تو نے قاسم بن عیسی کی صفت مین یہہ کہا

کل من فی الارض من عرب ٭ بین بادیہ الی حضرہ ٭ مستعیر منک مکرمۃ
یکتسیہا یوم مفتخرہ ٭ عکوک نے کہا اے امیر المومنین آپ اہل بیت ہین آپ پر کسی کو قیاس
نہین کر سکتے کیونکہ اللہ تعالی نے آپکو اپنی ذات کیواسطے خاص کیا ہی اور میرا قول قاسم
بن عیسی کے ہم سر نہین ہی خلیفہ نے کہا خدا کی قسم تو نے کسیکو نہین چھوڑا اور سبکو ہی اونہین
داخل کیا ہی اور نہ تیرا قتل کرنا صرف تیرے ان ہی کلمات سے جائز نہین بلکہ تیرا قتل تیرے ان کفر کے کلمونسے
جو تو نے اشعار مرقومہ ذیل مین کہی ہین واجب اور لازم ہی اور ان اشعار مین تو نے ایک ذلیل بندہ کو مالک
و قادر اور خدا کا شریک بنایا ہے ٭

انتَ الذی تنزلُ الایامَ منزلہا ٭ وتنقلُ الدہرَ من حالٍ الی حالِ
ما مددتَ مدی طرفٍ الی احدٍ ٭ الا قضیتَ بارزاقٍ و آجالِ

تو وہ ہے جو دنونکو رنگی منزلونمین اوتارتا ہے اور زمانہ کو ایک حال سے دوسری حال کیطرف
بدلتا ہی تو نے اپنی آنکھہ کو کسیکی طرف اوٹھا کر دیکھا اسکے واسطے رزق اور اجلون کا حکم دیا خلیفہ نے
کہا کہ یہہ کام خدا تعالے کے سوا اور کوئی نہین کر سکتا عکوک یہہ باتین سنکر لاجواب ہوا اور خلیفہ نے
اسکی زبان کو گردن سے نکالنے کا حکم دیا جس سے وہ ۲۱۳ھ ہجری مین شہر بغداد مین مرگیا
عکوک فربہ کوتاہ قامت مضبوط کو کہتے ہین ٭

اصمعی نحوی

ابو سعید عبد الملک بن علی بن اصمع المعروف باصمعی باہلی لغت اور نحو اور اخبار اور نوادر
اور لطافت و ظرافت مین امام تہا اور دس ہزار ارجوزہ اسکو یاد تہا جسوقت یہہ بصرہ مین تہا
تو خلیفہ مامون کو اسکی ملاقات کا شوق غالب ہوا اور اسکو ملاقات کیواسطے اپنے دربار مین بلایا
لیکن اسنے ضعف و پیری کا عذر کیا اور خلیفہ کے ملنے کیواسطے نہ آیا اسلئے خلیفہ مشکل مسئلے جمع کرکے
پوچھنے کیواسطے اسکی طرف بہیجا کرتا تہا اسنے کتاب خلق الانسان و کتاب الاجناس و کتاب الانواع
و کتاب الہمزہ و کتاب المقصور و الممدود و کتاب الفرق و کتاب الصفات و کتاب الاثواب و کتاب المیسر و القداح

کتاب خلق الفرس - کتاب الخیل - کتاب الابل - کتاب الوشاح - کتاب الاغنیہ - کتاب الوحوش
کتاب فعل وافعل - کتاب الامثال - کتاب الاعداد - کتاب الالفاظ - کتاب السلاح - کتاب
اللغات - کتاب میاہ العرب - کتاب النوادر - کتاب اصول الکلام - کتاب القلب والابدال -
کتاب جزیرة العرب - کتاب الاشتقاق - کتاب معانی الشعر - کتاب المصادر - کتاب الاراجز
کتاب النخل - کتاب النبات - کتاب ما اتفق لفظہ ومعناہ - کتاب غریب الحدیث - کتاب نوادر
الاعراب اور دوسری کتابیں تصنیف کین - ولادت اسکی ۲۲۳ میں اور وفات ماہ صفر ۳۱۲
ہجری مین بصرہ مین ہوئی - قریب بضم قاف وفتح رای وسکون یا اسکا لقب ہے ؎

دیک الجن

ابو محمد عبد السلام بن رغبان بن عبد السلام بن حبیب بن عبد اللہ بن رغبان بن زید بن
تمیم کلبی دیک الجن اسکا لقب تہا اباء واجداد اسکے مدینہ سلمیہ کے باشندے تہے اور دیک الجن
شہر حمص مین آکر پیدا ہوا تہا انمین سے بزرگون سے پہلے حبیب بن مسلمہ فہری کے پاس آکر
مسلمان ہوا اور کہنے لگا کہ اب عرب کو ہمپر کیا فخر ہے ہم مسلمان ہوے جیسے کہ وہ مسلمان ہوے
یہہ شخص دولت عباسیہ کے شعراء مین سے تہا اور ہمیشہ ملک شام مین رہتا تہا - امام حسین کے
مرثیے اکثر اسنے کہے - معتبر تواریخ عرب مین لکہا ہے کہ دیک الجن کی ایک کنیزک دنیا نامی جو بہت
خوبصورت تہی کمال محبت رکہتا تہا اور اپنے ایک غلام سے جس کے ساتہہ اسکو بہی محبت
تہی اوس کنیزک کو تہمت لگاکر دونو کو آگ مین جلا دیا اور دونو کی خاک کے دو پیالے
بنوائے جسوقت اسکو غلام یاد آتا تہا تو اوس پیالہ کو جو اوسکی خاک سے بنایا تہا چومتا
اور اوسمین شراب پیتا تہا اور ایسا ہی جب وہ کنیزک یاد آتی تہی تو اوس پیالہ کو جو اوسکی
خاک سے بنایا تہا چومکر شراب پیتا تہا پہران دونون کے جلانے پر نہایت پشیمان ہوا اور
دونون کے مرثیے کہے مگر اکثر کنیزک کا درد وفراق اسکو بہت بیتاب کرتا تہا اسلیے اوسکے غم مین
اسنے بہت قصیدے اور مرثیے کہے - ابن خلکان نے اسطرح لکہا ہے کہ دیک الجن شاعر تہا

ایک جاریہ ورنیا نام تھی جس سے دیک الجن کو نہایت محبت تھی اوس کنیزک کو دیک الجن کے ہی ایک غلام وصیف نام سے تہمت لگی دیک الجن نے اوسکو قتل کروایا اور پہر پشیمان ہوا اور اوسکے مرثیہ مین شعر کہتا رہا یہہ شاعر سنہ ۱۶۱ھ مین پیدا ہوا اور ۷۰ سال کی عمر سے بڑھکر متوکل علی اللہ عباسی کے عہد مین سنہ ۲۳۶ ہجری مین مرگیا ؁

ابوالعمیثل

ابوالعمیثل عبداللہ بن خلید مولی جعفر بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب شاعر ماہر اور عالم متبحر عبداللہ بن طاہر کے مصاحبون مین سے تہا اور پہلے طاہر کی خدمت مین عہدہ کتابت پر مامور تہا لغت مین اسکو کمال دخل تہا اور ہزارون لغات اسکو یاد تہی شعر بہت فصیح کہتا تہا چنانچہ عبداللہ مذکور کو ان دو شعرون مین نصیحت کرتا ہے ؁

اصدق وعف وبر واصبر واحتمل ۔۔۔ واصفح وكاف ودار واحلم واشجع
والطف ولن وتأن وارفق واتئد ۔۔۔ واحزم وجد وحام واحمل وادفع

سچ کہو اور بُرے کام سے پرہیز کر اور نیکی کر اور صبر کر اور تحمل کر اور اعراض کر اور مکافات عمل دہ اور مدارات کر اور حلیم ہو اور بہادر بن اور الطاف کر اور کلام مین نرمی اختیار کر اور کام مین آہستگی کر اور رفق و نرمی سے پیش آ اور تیار رہو اور ہوشیار ہو اور کوشش کر اور حمایت کر اور بردباری اختیار کر اور مدافعت کر ۔ یہہ شعر اسنے بہت اچھے کہے ہین اور ایسی ہی اسکے کل اشعار جید ہین ۔ روایت کرتے ہین کہ ابوتمام طائی نے عبداللہ بن طاہر کے روبرو جب اپنا قصیدہ بائیہ پڑہا تو ابوالعمیثل نے کہا ای ابوتمام جو چیز سمجھہ مین آئے وہ آپ کیون نہین کہتے ابوتمام نے کہا اے ابوالعمیثل آپ کیون نہین سمجھتے جو مین کہتا ہون ۔ ایک دفعہ عبداللہ مذکور کے ہاتھہ کو اسنے بوسہ دیا اور اسکے مونچہونکے بال عبداللہ کو سخت معلوم ہوئے ۔ ابوالعمیثل نے اسوقت کہا خارپشت کی کانٹے شیر کی ہتیلی کو تکلیف نہین دیتے ۔ عبداللہ کو یہہ کلمہ پسند آیا اسلئے اسنے سیکڑون روپئے اسکو انعام دئے ۔ اسنے کتاب ما اتفق لفظه وما اختلف معناه وكتاب الشاء

کتاب الآیات السائرہ وکتاب معانی الشعر وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کیں وفات اسکی سنہ ۲۴۰ ہجری مین ہوئی۔ عمیثل بفتح عین مہملہ ومیم مفتوحہ وسکون یاء مثناۃ تحتانیہ وفتح ثاء مثلثہ فوقانیہ کئی چیز ولکا نام ہے جنہوسی ایکا غیر ہی ہے اور یہی وجہ اسکی کنیت کی ہے ؁

علی ابن جہم

ابوالحسن علی بن جہم بن بدر بن جہم قرشی شاعر دیندار پرہیزگار اور فاضل ذی وقار تہا مذہب اہل سنت وجماعت رکہتا تہا۔ متوکل عباسی کی ہجو کی جسکے باعث اوسنے ۲۳۹ھ مین شہر سے نکالدیا اور طاہر بن عبداللہ کیطرف اسکی تعزیر کیواسطے لکہا جس سے وہ تکلیف پاکر شہر عراق اور شام مین پہرتا رہا اخیر کو جب یہہ حلب سے عراق کو چلا جاتا تہا تو راستے مین ایک گروہ بنی کلب بحکم مستعین باللہ کیطرف سے اسکی گرفتاری کے لئے مامور تہا اسپر اور اسکے ہمراہیون پر آپڑا اور لڑائی مین اسکو سخت زخم لگا جس سے یہہ فی الفور ماہ شعبان ۲۴۹ھ ہجری مین فوت ہوا ؁

جاحظ معتزلی

ابوعثمان عمرو بن بحر بن محبوب کنانی المعروف بجاحظ بصری عالم مشہور ہے ہر علم وفن کی کتابین اسنے تصنیف کین فرقہ جاحظیہ اسکی طرف منسوب ہے معتزلی المذہب نظام کا شاگرد تہا کتاب البیان والتبیین جو نہایت مفید کتاب ہے اسکی تصنیف ہے۔ جاحظ بدشکل اول درجہ کا تہا اور جاحظ اسکو اسواسطے کہتے تہے کہ اسکی دونون آنکہین باہر نکلی ہوئی تہین وہ خود کہتا تہا کہ خلیفہ متوکل نے مجہے اپنے لڑکے کی تعلیم کیواسطے بلوایا مگر میری مہیب صورت دیکہکر دس ہزار درم مجکو دیا اور رخصت کر دیا۔ جاحظ اخیر عمر مین مفلوج ہو گیا تہا اور اسکے نصف ایمن کو بسبب حرارت کے صندل اور کافور سے طلا کیا جاتا تہا اور نصف ایسر اسقدر بیحس و حرکت ہوا کہ اگر مقراض سے بہی اوسے کاٹا جاوے تو اوسکو کچہہ درد نہو جاحظ اپنے ایام مرض مین کہتا تہا کہ میرے وجود مین دو ضدین جمع ہوئی ہین اگر مین سردی کا استعمال کرتا ہون تو میرے پاؤن نہین اٹہہ سکتے اور اگر گرم کہاؤن تو سر کو تکلیف ہوتی ہے علاوہ اسکے

مرض سعال مین بہی گرفتار ہون جس کے باعث سے تو ل نے نہایت تنگ کر رکہا ہے پس ان تکالیف و مصائب سے نہایت ناچار و بیقرار ہون اور اکثر ایام مرض مین یہہ شعر پڑہتا تہا ؎

أتأمل أن تكون وأنت شيخ — كما قد كنت أيام الشباب
لقد كذبتك نفسك ليس ثوب — دريس كالجديد من الثياب

کیا تو امید رکہتا ہے کہ پیری مین ایام جوانی کیطرح ہو اب نفس نے تجہے دغا دیا ہے اور پرانا کپڑا مثل نئے کپڑے کی نہین ہوتا - ۹۰ سال سے زیادہ عمر کا ہو کر بصرہ مین ماہ محرم ۲۵۵ ہجری کو فوت ہوا ؎

ریاشی

ابو الفضل عباس بن فرج ریاشی نحوی لغوی حالات و واقعات عرب کا بڑا واقف تہا - اصمعی اور ابو عبیدہ اور معدون مثنی سے روایت کرتا ہے بصرہ مین مفسدہ علوی بصری والی زنج مین ۲۵۷ ہجری کو مقتول ہوا اور ریاشی ریاش کیطرف منسوب ہے اور ریاش ایک شخص کی جد کا نام بنی جذام سے ہے جسکا غلام دادا اس شاعر کا تہا پہر اسکا نام ریاشی مشہور ہوا ؎

ابن قتیبہ

ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری علم نحو و لغت اور حدیث مین یگانہ زمانہ تہا اور اسحق بن راہویہ اور ابو حاتم سجستانی سے اسنے علم تحصیل کیا اور کتاب المعارف اور آداب الکتاب اور عیون الاخبار اور طبقات الشعرا وغیرہ اسنے تصنیف کین لوگ اسکی تصنیفات کو بہت پسند کرتے تہے اور یہہ آخیر عمر تک بغداد مین انکی تعلیم دیتا رہا ۲۱۳ مین پیدا ہوا اور یہہ مرگ مفاجات سے ۲۷۶ مین وفات پائی - ابن خلکان مین لکہا ہے کہ قتیبہ تصغیر قتبہ کی ہے اور قتبہ سو وہ کہی ہے جسکی طرف منسوب ہو کر قتبی کہا جاتا ہے سو دینور بلاد جبل مین سے قرمیسین کے پاس ایک شہر کا نام ہے

ابن رومی شاعر

ابو الحسن علی بن عباس بن جریج یا جرجیس المعروف بابن رومی شاعر عجیب نادر غریب تہا معانی رقیقہ اور مضامین عمدہ شعر مین لاتا تہا جو مضمون شعر مین شروع کرتا تہا اسکو استقصا تام

اور تشبیہات سی پورا کرتا تہا اسکی اشعار متفرق اور پراگندہ پڑی ہتی جنکو پہلے ابوبکر صولی نے حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا پہر ابو الطیب وراق بن عبدوس نے جمع کرکے اونمین ہزار بیت اور زیادہ کیئے۔ روایت کرتے ہین کہ یہہ شاعر ایک مرتبہ اپنے دوستون کے ساتہ دار قیصر مین بیٹہا ہوا تہا اتفاقا وہان ایک نہایت خوبصورت لڑکا طباخی کا آنکلا اسکو دوست اوسکا حسن وجمال دیکہکر اوسپر مبتلا ہوگئے اور ابن رومی سے کہنے لگے کہ اس حالت مین جو ہمپر اس لڑکی کے باعث گذر رہی ہے اشعار دلسوز تصنیف کر لیجئے ابن رومی نے وہین قلم اور دوات لیکر چند شعر فی البدیہہ لکہے جنکو حاضرین نے سنکر بڑی تحسین وآفرین کی۔ ابن رومی کہتا ہے کہ مین یقین کرتا ہون کہ اشعار مفصلہ ذیل کے مضامین مین کوئی مجہپر سبقت نہین لیگیا ؎

آراؤکم ووجوہکم وسیوفکم — فی الحادثات اذا دجون نجوم
منها معالم للهدی ومصابح — تجلو الدجی والاخریات رجوم

تمہاری فکر اور چہرے اور تلواریں حادثوں مین جبکہ وہ رات کیطرح ڈہانپیے ستارے ہین اونمین سے ہدایت کے نشان اور اندہیریکو اجالا کرنیوالے چراغ اور دوسری چیزین رجوم ہین اشعار ہجا بہی یہہ بہت اچہے کہتا تہا۔ ماہ رجب ۲۲۱ھ مین پیدا ہوا اور چارشنبہ کے دن ۲۸ جمادی الاول ۲۸۳ھ کو بغداد مین فوت ہوا۔ کہتے ہین کہ ابو الحسن قاسم بن عبد اللہ خلیفہ معتضد باللہ کا وزیر اسکی ہجو سے بہت خوف کرتا تہا اسلئے اوسنے مجلس مین ہی اسکو فریب سے خشکنانجہ زہرآلود بہیجا کر کہلا دیا۔ ابن رومی کو جس وقت اوسکی زہر کا اثر معلوم ہوا تو وزیر کی مجلس سے اوٹہہ کہڑا ہوا وزیر نے پوچہا کہ کہان جاتے ہو ابن رومی نے جواب دیا کہ جہان تمنے بہیجا ہے ؎

ابن شرشیر

ابو العباس عبد اللہ بن محمد ناشی انباری معروف بابن شرشیر شاعر ماہر ابن رومی و بحتری کا طبقہ مین ہوا ہے نحو وعروض مین یگانہ زمانہ تہا اصل مین انبار کا باشندہ ہی اور بغداد مین مدت تک رہا پہر مصر مین گیا اور اخیر عمر تک وہین رہا سب علمون سی علم منطق مین بڑا ماہر تہا۔ مصنف

ایک قصیدہ ایک ہی ردی پر چار ہزار شعر کا تصنیف کیا وفات اسکی مصر مین سنہ ۲۹۳ھ مین ہوئی ناشی اکبر اسکا لقب تہا اور ناشی اصغر کا ذکر آگے بیان ہوگا غیر بشین معجمہ کسر ہرو وشین معجمہ ایک جانور کا نام ہے جو صحرائے ترک اور ساحل و میاط مین اکثر ہوتا ہے - انبار ایک شہر کا نام ہے جو بغداد سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر مغرب کیطرف دریائے فرات کے کنارے پر واقع ہے ؃

ابن معتز

ابو العباس عبد اللہ بن معتز بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی ہاشمی اسنے علم ادب ابو العباس ثعلب سے پڑہا - ادیب بلیغ اور شاعر فصیح تہا اشعار سہل اللفظ جید المعنی تصنیف کرتا تہا اور علما عظام اور ادبا کرام مین مشہور رہتا اور اکثر اونکی مجالس مین آیا جایا کرتا تہا اسنے کتاب الزہر والریاض وکتاب البدیع وکتاب مکاتبات الاخوان بالشعر وکتاب الجوارح والصید وکتاب السرقات وکتاب اشعار الملوک وکتاب الادب وکتاب حلی الاخبار وکتاب طبقات الشعرا وکتاب الجامع فی الغناء وکتاب فیہ ارجوزۃ فی ذم الصبوح وغیرہ تصنیف کین ابن معتز کہتا ہے کہ چار شاعر ونکے شعر اونکی افعال کے برخلاف ہین - ابو العتاہیہ کے اشعار زاہدانہ ہین اور وہ خود ملحد تہا اور ابو نواس کے شعر لواطت مین ہین اور وہ بندر سے زیادہ زانی تہا - اور ابو حکیمہ کے شعر عفت مین مشہور ہین اور وہ تیس سے بہی زیادہ جفت پر کودنے والا تہا اور محمد بن حازم کے شعر قناعت مین مشہور ہین اور وہ اول درجہ کا حریص تہا ابن معتز کو مقتدر باللہ نے دوسری ماہ ربیع الاخر پنجشنبہ کے دن سنہ ۲۹۶ھ مین قتل کیا اور اپنے گہر کے سامنے میدان مین دفن کیا گیا کہتے ہین کہ یہ شاعر حنفی المذہب تہا ؃

خزاعی

ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ منشی اجل اور شاعر بے بدل تہا اسنے کتاب فی اخبار الشعرا اور کتاب فی السیاستہ الملوکیۃ تصنیف کین اور بغداد مین ایک منصب جلیل پر رہا - یہ شاعر بغداد مین سنہ ۲۲۳ھ مین پیدا ہوا اور بارہوین ماہ شوال سنہ ۳۰۰ ہجری مین فوت ہوا ؃

بسامی شاعر

ابو الحسن علی بن محمد بن نصر بن منصور بن بسام المعروف بہ بسامی شاعر فصیح و بلیغ بذلہ گو لطیفہ سنج ظریف اول درجہ کا تھا نہ کوئی رئیس اور امیر اور نہ کوئی صغیر و کبیر صاحب جاہ اسکی زبان سے بچا تھا اسنے اپنے باپ اور بھائی اور تمام گھر کے لوگون کی ہجو کی تھی - روایت کرتے ہین کہ وزیر ابو القاسم ایک مرتبہ معتضد باللہ کے پاس گیا وہ شطرنج کھیل رہا تھا اسنے ابن بسام کا شعر پڑھا

حیاۃُ ہذا کموتِ ہذا فلست تخلو من المصائب

معتضد نے سر اوٹھا کر وزیر کیطرف دیکھا اور تبسم کر کے فرمایا کہ اے قاسم ابن بسام کی زبان کاٹ دو وزیر اوسکی زبان کاٹنے کیواسطے جلدی سے نکلا جب یہہ خبر معتضد کو پہونچی تو اسنے وزیر کو بلوا کر کہا کہ ابن بسام سے برائی سے پیش نہ آؤ بلکہ اوس کی زبان احسان سے کاٹ دو ابن بسام ستر سال سے زیادہ عمر کا ہو کر ماہ صفر ۳۰۳ھ مین فوت ہوا

اخفش اصغر

ابو الحسن علی بن سلیمان بن فضل نحوی اخفش اصغر کے لقب سے مشہور تھا تیسرا اخفش یہہ ہی ہے جو نحو مین بڑا ثقہ تھا اور مبرد و ثعلب وغیرہ سے روایت کرتا ہے - کہتے ہین کہ اخفش اصغر اور ابن رومی شاعر مین بڑی چھیڑ چھاڑ رہتی تھی اور اخفش اصغر صبح کیوقت ابن رومی کے گھر کے سامنے جاکر ایسی باتین کرتا تھا جن سے فال بد ماری جاوے اور ابن رومی بڑا بد فال تھا پس جسوقت اخفش کی بات سنتا تھا تو گھر سے باہر نہ نکلتا تھا اخفش نے جب یہہ وتیرہ اختیار کیا تو ابن رومی شاعر نے اوسکی ہجو کی - مرزبانی کہتا ہے کہ اسنے نہ تو کوئی کتاب تصنیف کی اور نہ شعر اور لغت مین اچھی مہارت رکھتا تھا بلکہ جب اس سے کوئی مسئلہ نحو کا پوچھا جاتا تو توبیخ اور زجر سے پیش آتا تھا اور امیر کیطرف سے اسکے واسطے کچھہ وظیفہ مقرر نہ تھا بلکہ ایک مرتبہ اس نے وظیفہ کیواسطے ابن مقلہ سے ابو الحسن علی بن عیسی وزیر کے یہان سفارش کرائی تھی وزیر نے ابن مقلہ کو بڑی زجر اور توبیخ کی اور کچھہ وظیفہ مقرر نہ کیا

انجنبش شلیم فالج کی بابت گرفتار رہا اور بسبب مفلسی و تنگدستی کے نہایت تکلیف اوٹھاکر
ماہ شعبان یا ذیقعدہ ۳۱۱ھ کو بغداد مین فوت ہوا ؀

زجاجی نحوی

ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحاق زجاجی نحوی بغدادی علم نحو مین امام اجل تھا۔ نحو محمد بن عباس یزیدی اور ابن درید اور ابن انباری سے حاصل کی اور مدت تک زجاج نحوی کا مصاحب رہا اسلئے اسکی طرف منسوب ہوکر زجاجی مشہور ہوا۔ اسنے کتاب الجمل الکبری مکہ مین تصنیف کی یہہ کتاب نہایت مفید اور متبرک ہے لیکن امثلہ کے باعث نہایت طویل ہو گئی ہے جس نے اوسے پڑھا بڑا فایدہ اوٹھایا زجاجی نے اس کتاب کو ختم کرکے مکہ کے گرد سات طواف کئے اور خدا کی جناب مین عرض کی کہ اللہ اس کے قاری کو فایدہ پہونچاے یہہ فاضل ماہ رجب ۳۳۷ھ مین مرگیا ؀

تنوخی شاعر

ابو القاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داود بن ابراہیم ۲۷۸ھ مین پیدا ہوا اور بغداد مین اکثر نشو و نما پائی اور علم تحصیل کیا شعر اور نحو اور عروض اور ہیئت اور ادب اور نجوم مین بڑا ماہر تھا اور علاوہ قصائد شعراء جاہلیہ و مخضرم اور محدثین کے طائیین کے سات سو قصیدے اسکو یاد تھے کہتے ہین کہ اسنے چھہ سو بیت ایک دن رات مین یاد کیا تھا اور ایک دیوان بھی نہایت عمدہ تصنیف کیا۔ ثعالبی کہتا ہے کہ یہہ سر دفتر اہل علم و ادب تھا بصرہ مین ۳۴۲ھ مین فوت ہوا تنوخ چند قبایل کا نام ہے جو بحرین مین رہتے ہین ؀

ابن درستویہ نحوی

ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نحوی عالم اجل اور فاضل اکمل تھا ابن قتیبہ اور مبرد نحوی سے علم ادب حاصل کیا۔ دارقطنی اسکا شاگرد ہے تصنیفات اسکی نہایت عمدہ ہے چنانچہ کتاب الجرمی و الارشاد و کتاب الہجا و شرح الفصیح و الرد۔ کتاب الہدایہ کتاب المقصور و المدود

کتاب غریب الحدیث - کتاب معانی الشعر - کتاب الحی والمیت کتاب التوسط بین الاخفش وقطرب کتاب فی تفسیر القرآن - کتاب اخبار النحویین - کتاب الرد علی الفراء فی المعانی وغیرہ کئی کتابین اسنے تصنیف کرنی شروع کین مگر ان کے اتمام کی نوبت نہ پہونچی ۲۵۸ھ مین پیدا ہوا اور ۳۴۷ھ مین شہر بغداد مین مرگیا - درستویہ بفتحتین و سکون سین مہملہ و ضم تاے مثناۃ فوقانیہ و سکون واو و فتح یاء مثناۃ تحتانیہ اور ہائے ساکنہ اور بعض بفتح دال و راء و تا و واو کہتے مین ؎

زاہی شاعر

ابو القاسم علی بن اسحق بن خلف بغدادی معروف بزاہی شاعر جلیل القدر پیر کے دن ماہ صفر ۳۱۸ھ مین پیدا ہوا اور بدھ کے دن ماہ جمادی الآخر ۳۵۲ھ مین شہر بغداد مین مرگیا اور اکثر شعر سیف الدولہ کی اولاد اور وزیر مہلبی اور ماسوی انکے اور روساے وقت کی تعریف مین کہتا تھا - زاہی نسبت ایک قریہ کیطرف ہی جو مضافات نیشاپور سے ہے ؎

ابو الفرج اصبہانی صاحب اغانی

ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبد الرحمن بن مروان بن عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی اصبہانی کتاب الاغانی کا مصنف یہ ہی فاضل ہے - اصبہان مین پیدا ہوا اور بغداد مین پرورش پائی شعر اغانی اور اخبار و آثار احادیث انساب و سیر اور نحو و لغت اور خرافات و مغازی مین بڑا ماہر تھا اور سواے انکے علم جوارح اور علم بیطاری اور طب و نجوم بھی جانتا تھا اسنے کتاب الاغانی جو بے نظیر اور نہایت عجیب و غریب کتاب ہے تصنیف کی اس کتاب مین اسنے اغانی و اشعار و احادیث عرب بالاسناد بیان کی ہین اور اس باب مین اب تک کوئی اس طرح کی کتاب تصنیف نہین ہوئی - روایت کرتے ہین کہ صاحب بن عباد ہمیشہ حضر و سفر مین اپنے ہمراہ تیس اونٹ کتب ادب کی مطالعہ کے واسطے رکھتا تھا لیکن

اغانی سکے کتاب القیان اورکتاب الاماء الشواعر اور کتاب الدیارات اورکتاب دعوۃ الاطبا اورکتاب مجرد الاغانی اورکتاب اخبار جحظہ البرمکی ومقاتل الطالبیین اورکتاب الحانات وآداب الغربا تصنیف لین اور بلاد اندلس مین وہان سکے ملوک امویہ کیواسطے چند کتابین تصنیف کرکے انعام پایا جنمین سے کتاب نسب بنی عبد شمس اور ایک ہزار سات سو دن عرب کے حالات مین ایک کتاب مسمی با یام العرب اور کتاب التعدیل والانتصاف فی مآثر العرب ومثالبہا اور کتاب جمہرۃ النسب اور کتاب نسب بنی شیبان اور کتاب نسب المہالبہ اور کتاب نسب بنی تغلب اور نسب بنی کلاب اور کتاب الغلمان المغنین وغیرہ ہین وزیر مہلبی کی مدح مین اسنے بہت قصاید کہے۔ شاعر رطب اللسان عذب البیان تھا اور اشعار ومحاسن اسکی عرب مین مشہور ہین ۲۸۴ ہجری مین پیدا ہوا اور چارشنبہ کے دن ۱۴ ماہ ذی الحجہ ۳۵۶ ہجری مین بغداد مین فوت ہوا کہتے ہین کہ اسی سال سیف الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ اور کافور اخشیدی بہی فوت ہوئے ؎

ناشی اصغر

ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن وصیف شاعر عدیم النظیر مذہب کا شیعہ تھا ۲۷۱ مین پیدا ہوا اسنے بہت مفید کتابین تصنیف کین اور اہل بیت کی مدح مین کئی قصیدے کہے بغداد مین ۳۶۶ مین فوت ہوا

قاضی ابو الحسن

قاضی ابو الحسن علی بن عبد العزیز جرجانی فقیہ ادیب شاعر ماہر تھا شیخ ابو اسحق شیرازی نے کتاب طبقات فقہا مین لکھا ہے کہ قاضی ابو الحسن یگانہ زمانہ تھا۔ شہر و ان اور عراق اور شام وغیرہ مین پہرتا رہا علم ادب مین اسنے اسقدر ترقی کی کہ کامل مکمل اور مشہور فی الآفاق ہوا یہ دو شعر اسی کے ہین ؎

قد برّح الحب بمشتاقک ۔ فأوله احسن اخلاقک
لا تجفه وارع له حقه ۔ فانه احسن عشاقک

تیرے عاشق کو موت نے جلایا اور اقل اس محبت کا تیرے اخلاق پسندیدہ ہیں اسپر ظلم نکر اور
اوسکا حق نگاہ رکھہ کیونکہ وہ تیرے بہتر اچھے عاشقوں میں ہے نیشاپور میں ۴۰۶ھ میں مرگیا اور
اسکی لاش حیرہ جانا میں لیجا کر دفن کی گئی ۞

رمانی نحوی

ابو الحسن علی بن عیسیٰ بن علی بن عبد اللہ رمانی نحوی نے علم ابو اسحق اور ابو بکر بن درید اور
ابو بکر بن سراج سے حاصل کیا علم کلام اور علم ادب میں فاضل اجل تھا۔ ابو القاسم تنوخی
اور ابو محمد جوہری نے اس سے روایت کی۔ بغداد میں ۲۹۶ھ میں پیدا ہوا اور گیارہویں
ماہ جمادی الاول ۳۸۴ ہجری میں فوت ہوا۔ رمانی بیچ رمان یا قصر رمان کیطرف منسوب
ہے اور قصر رمان شہر واسط میں ایک محل ہے جسکی طرف بہت لوگ منسوب ہیں ۞

ابن جنی موصلی

ابو الفتح عثمان بن جنی موصلی نحوی علوم عربیہ میں امام اور ابو علی فارسی کا شاگرد تھا شعر
بھی اچھا کہتا تھا اسنے تنبیہ نام ایک کتاب شعراء حماسہ کے بیان اور ایک مختصر عروض میں اور ایک مختصر
فقہ میں اور ایک کتاب اصول فقہ میں اور دیوان متنبی کی شرح فسر نام وغیرہ بعض عجائب
کتابیں بہت تصنیف کیں۔ چنانچہ ایک شخص نے ابو الطیب متنبی سے سوال کیا کہ تیرے شعر
باد وہواک صبرت ام لم تصبرا میں الف تصبرا کا باوجود لم جازمہ کے کسطرح صحیح ہے
متنبی نے کہا اگر ابن جنی ہوتا تو مجھے جواب کی حاجت نہ پڑتی اور یہ الف نون خفیفہ سے
بدل کیا گیا ہے اور نون خفیفہ وقف میں الف سے بدل جاتا ہے اور لم تصبرا اصل میں لم تصبرن
تھا جیسے اعشی کا قول ہے ولا تعبد الشیطان واللہ فاعبدا اصل میں
فاعبدن تھا یہ فاضل ۳۳۰ سے پہلے پیدا ہوا اور ماہ صفر ۳۹۲ کو بغداد میں موت ہوا ۞

حافظ ابن فرضی

ابو الولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر ازدی اندلسی قرطبی معروف بابن فرضی علم حدیث

اور اسماء رجال اور ادب مین بے نظیر تہا اسنے تاریخ علماء اندلس اور کتاب اخبار شعراء اندلس اور کتاب فی المختلف والموتلف تصنیف کین سنہ ۳۸۲ مین اندلس سے مشرق کیطرف گیا اور حج کرکے علماء عظام سے علم تحصیل کیا شاعر ماہر تہا اکثر شعر اسکے زاہدانہ ہین شہر بلنسیہ مین قاضی رہا۔ ولادت اسکی سنہ ۳۵۱ مین ہوئی اور سنہ ۴۰۳ مین بربریون نے جس روز قرطبہ کو فتح کیا اسی روز اسکو بہی قتل کیا اور اسکی لاش تین روز تک گہر مین پڑی رہی اور رنگ اُسکا متغیر ہوگیا آخیر بغیر غسل اور کفن اور نماز کے دفن کی گئی ؁

ببغاء

ابو الفرج عبد الواحد بن نصر بن محمد مخزومی شاعر نامور معروف بببغا و نصیبین کا رہنیوالا تہا اسنے اہل نصیبین کی ثنا مین بڑا مبالغہ کیا۔ ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکی رسایل اور نظم کا حال بیان کیا اور جو واقعات اسمین اور اسحاق صابی مین واقع ہوئے اون کو بتفصیل لکہا۔ سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت مین مدت مدید تک رہا اور سیف الدولہ کے مرنے کے بعد اور شہرون مین سیر کرتا رہا ماہ شعبان سنہ ۳۹۸ مین فوت ہوا۔ ببغا طوطے کو اور بعضے فارسی ففنفا کہتے ہین اسکا لقب اسکی کمال فصاحت یا لکنت زبان کے سبب پڑا ؁

بستی شاعر

ابو الفتح علی بن محمد کاتب بستی شاعر نامور اور سخنور معتبر پردہ تہا۔ اسکے اشعار اکثر مجنس ہین اور اسکے فقرات فصیح اور کلمات بلیغہ مین سے یہہ فقرے بہی ہین ؁

مَنْ اَصْلَحَ فَاسِدَہٗ اَرْغَمَ حَاسِدَہٗ ٭ مَنْ اَطَاعَ غَضَبَہٗ اَضَاعَ اَدَبَہٗ ٭ عَادَاتُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْعَادَاتِ ٭ الرِّشْوَۃُ رِشَاءُ الْحَاجَاتِ ٭ اَجْہَلُ النَّاسِ مَنْ کَانَ لِلْاِخْوَانِ مُذِلًّا وَعَلَی السُّلْطَانِ مُدِلًّا ٭ الْفَہْمُ شُعَاعُ الْعَقْلِ ٭ الْمَنِیَّۃُ تَضْحَکُ مِنَ الْاُمْنِیَّۃِ ٭ حَدُّ الْعَفَافِ الرِّضَا بِالْکَفَافِ۔ وفات اسکی سنہ ۴۰۰ مین ہوئی ؁

ابن نباتہ شاعر

ابونصر عبدالعزیز بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی شاعر فصیح ہر کئی شہر وںمین پہرا اور بادشاہون اور امرا اور وزراؤن کی مدح مین قصاید کہتا رہا سیف الدولہ بن حمدان کی تعریف مین عمدہ عمدہ قصیدے کہے اور سنہ ۳۲۷ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن تیسری ماہ شوال سنہ ۴۰۵ مین بغداد مین فوت ہوا ٭

ابن بابک شاعر

ابوالقاسم عبدالصمد بن منصور بن حسن بن بابک شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا۔ سیکڑون شعر فی البدیہہ کہتا تہا اور رئیس الشعرا کے لقب سے ملقب تہا ایک دیوان عربی مین تین جلدون مین تصنیف کیا۔ جب صاحب ابن عباد کے پاس آیا تو عباد نے کہا انت ابن بابک الشاعر اس نے کہا نعم انا ابن بابک صاحب نے یہ کلمہ ذو معنے سنکر نہایت تحسین کی اور بہت سا انعام دیا یہ شاعر شعر بہت لطیف کہتا تہا جیسے ٭

وَمَرَّ بِیَ النَّسِیْمُ فَرَقَّ حَتّیٰ ۔ کَاَنِّیْ قَدْ شَکَوْتُ اِلَیْهِ مَا بِیْ

نسیم میرے پاس سے گذری ایسی نرم ہوئی یہانتک گویا مینے اپنے حال کا شکوہ اُس کے آگے کیا تہا سنہ ۴۱۰ مین بغداد مین مرگیا ٭

صریع الدلاء

ابوالحسن علی بن عبدالواحد بغدادی شاعر نامی اور ناظم نکتہ پرور تہا صریع الدلاء اسکا لقب تہا اشعار مین ابوالرقعمق کی طرز پر چلا سنہ ۴۱۲ مین شہر مصر مین آیا اور ظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح مین قصیدے کہے اور صلہ حاصل کیا اور شاید درتبہ پایا ساتوین ماہ رجب سنہ ۴۱۲ مین مرگ مفاجات سے مرگیا

ابن نوبخت

ابوالحسن علی بن احمد بن نوبخت شاعر ماہر تہا مگر زمانے نے زندگی مساعدت نکی اسلئے ہمیشہ تنگ حال اور ضعیف الحال رہا اور فقر و فاقہ کیجالت مین شہر مصر مین ماہ شعبان سنہ ۴۱۶ مین فوت ہوا

اور ولی الدین ابو محمد احمد بن علی معروف با بن خیران کاتب شاعر نے اسکی تجہیز و تکفین
کی اور یہہ ابن خیران ۴۳۱ھ مین فوت ہوا

تہامی شاعر

ابو الحسن علی بن عبد الواحد بغدادی شاعر تہا مشہور غزلہ گو لطیف سبح سخی منعم محسن مجمع الفضائل
والفواضل تہا اکثر قصیدے وزیر ابو القاسم بن مغربی کی مدح مین کہے۔ مصر مین حسان بن
مفرج بن دغفل بدوی کے خط لیکر خفیہ طور پر بنی قرۃ کیطرف جاتا تہا لوگون نے راستہ
مین پکڑ لیا اسنے کہا کہ مین بنی تمیم سے ہون مگر بر وقت ظاہر ہونے حال کے خزانہ شیدہ مین جو
قاہرہ مین ایک محبس ہے۔ قید کیا گیا اور یہہ واقع ماہ ربیع الآخر ۴۱۶ھ مین ہوا اور ۹
تاریخ ماہ جمادی الاولی ۴۱۶ھ کو قتل کیا گیا

صوری

ابو محمد عبد المحسن بن محمد بن احمد صوری ادیب اریب اور فطن لبیب فاضل اجل اور عالم
بے بدل تہا اسکے اشعار بدیع الالفاظ حسن المعانی ہین اسنے ایک دیوان عربی مین نہایت
فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور اپنی والدہ ماجدہ کے مرثیہ مین ایک نہایت دلچسپ قصیدہ تصنیف کیا جسکے دو شعر یہہ ہین

رَهِينَةُ اَحجارٍ بِبَيْدٍ اَوْ كُدًى ۔ تَوَلَّتْ فَخَلَّتْ عُروَةَ المُتَمَسِّكِ

جنگل سخت کے پتہرون مین وہ مرہونہ ہے جب سے اوس نے پیٹہہ پہیری یعنی فوت ہوئی
ہے تب سے دست آویز متمسک کی کہلی ہے

وَقَدْ كُنْتُ اَبْكِي اِنْ تَشَكَّتْ وَاِنَّمَا ۔ اَنَا اليَوْمَ اَبْكِي اَنَّهَا لَيْسَ تَشْتَكِي

اگے مین روتا تہا جب وہ شکوہ کرتی تہی اور آج مین روتا ہون کہ شکوہ نہین کرتی یہہ ۴۱۹ھ مین فوت ہوا

ربعی نحوی

ابو الحسن علی بن عیسی بن فرج بن صالح ربعی نحوی بغدادی نحو مین امام تہا۔ کتاب الایضاح
ابو علی فارسی کی شرح بغداد مین سیرافی نحوی سے پڑہا تہا۔ اور پہر شیراز مین جاکر ابو علی فارسی

سے بیس سال تک علم حاصل کرتا رہا اور نحو مین چند کتابین تصنیف کین ۳۱۴ھ [illegible] مین پیدا ہوا اور ۳۹۹ھ [illegible] مین مر گیا اور ربعی قبیلہ ربیعہ کی طرف منسوب ہے ؁

ابن البواب کاتب

علی بن ہلال کاتب مشہور زمانہ اور خوشنویس یگانہ تھا متقدمین اور متاخرین سے کوئی اسکے ہم پلہ نہین ہوا ابن مقلہ نے خوشنویسی کی طرز ایجاد کی اور ابن البواب نے اس فن کی تکمیل کی دوسری ماہ جمادی الاول یوم پنجشنبہ ۴۲۳ھ مین فوت ہوا - اور امام احمد بن حنبل کے مقبرہ مین دفن کیا گیا ؁

ابن سعد قیسی

ابو محمد عبد العزیز بن احمد بن سعد بن مغلس قیسی اندلسی لغت اور اشعار مین بڑا مشہور تھا اور شہر اندلس کا رہنے والا تھا اور مصر مین آکر ابو العلا صاعد بن حسن ربعی مصنف کتاب الفصوص سے علم ادب حاصل کیا اور ابو یعقوب یوسف سے بھی پڑھتا رہا پھر بغداد مین گیا اور وہان معلم اور متعلم بنا رہا شعر بہت اچھا کہتا تھا یہ شعر اسکے ہین ؁

مَرِیضُ الجُفُونِ بِلَا عِلَّۃٍ ۞ وَلٰکِنَّ قَلْبِی بِہٖ مُمْرِضٌ - بغیر علت کے وہ بیمار چشم ہے لیکن میرا دل اوسکے سبب مریض ہے ۞ اَعَادَ السُّہَادُ عَلَی مُقْلَتِی ۞ بِفَیْضِ الدُّمُوعِ فَمَا تُغْمِضُ - اسنے میری آنکھ مین بیداری کو لوٹایا اور وہ آنکھ آنسوؤں کو بہاتی ہے اور خشک نہین ہوتی - وَمَا زَادَ شَوْقِی وَلٰکِنْ اَتَی ۞ یُعَرِّضُ لِی اَنَّنِی مُعْرِضٌ - اسنے میرا شوق زیادہ نہین کیا لیکن وہ میرے درپیش آیا اس بات کو ظاہر کرتا ہوا کہ مین معرض ہون اس کے معاصرین ابو طاہر اسمٰعیل مصنف کتاب العنوان بھی تھے رجب ماہ جمادی الآخر ۴۲۰ھ [illegible] مین فوت ہوا ؁

ثعالبی

ابو منصور عبد الملک بن محمد بن اسمٰعیل ثعالبی نیشاپوری رئیس المؤلفین و امام المصنفین

جامع النثر والنظم تہا - اسکی کتاب یتیمۃ الدہر فی محاسن اہل العصر جو نہایت عمدہ اور جامع کتب ہے اور کتاب فقہ اللغت اور سحر البلاغۃ وغیرہ تصنیف کین اسکو اخبار اور واقعات عرب کے خوب یاد تہے ۳۵۰ھ مین پیدا ہوا اور ۴۳۰ھ مین فوت ہوا - ثعالبی ثعالب کیطرف منسوب ہی باعتبار اوسکی چمڑی صاف کرنے یا سینے کے اور یہ ثعلبی وہ ثعلبی مصنف عرایس القصص نہین ہے جسکا نام احمد بن محمد بن ابراہیم تہا اور علم حدیث اور تفسیر اور قصص مین بڑا ماہر تہا اور ماہ محرم ۴۳۷ھ مین فوت ہوا +

سید شریف علم الہدیٰ

شریف مرتضیٰ ابو القاسم علی بن طاہر ذی المناقب ابی احمد حسین ابن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن موسیٰ کاظم بن جعفر کاظم بن جعفر صادق بن علی بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب علم ادب اور شعر اور کلام مین امام اور شریف رضی کے بہائی تہے - بعضین اختلاف ہے کہ کتاب نہج البلاغۃ - جو مجموعہ کلام حضرت علی بن ابیطالب کا ہی انہون نے جمع کیا یا انکے بہائی شریف رضی نے - اور بعضے یون بہی کہتے ہین کہ نہج البلاغۃ حضرت علی کی تصنیف نہین ہے بلکہ جسنے جمع کی اُسیکا کلام ہے اور شریف مرتضیٰ نے ایک دیوان اور ایک کتاب دُرر الغُرر نام علم ادب اور لغت اور نحو مین تصنیف کی ہے یہہ کتاب آپکی فضیلت اور وسعت خیال اور ضبط مسایل کا ایک نمونہ ہے آپکے فضایل وکمالات اور محاسن وکرامات احاطہ بیان سے باہر ہین ولادت آپکی ۳۵۵ھ مین اور وفات ۲۵ - ماہ ربیع الاول ۴۳۶ھ مین بغداد مین ہوئی +

حوفی نحوی

ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سعید بن یوسف حوفی نحوی علم نحو اور ادب مین یگانہ تہا علم نحو مین اسنے بہت کتابین تصنیف کین ۴۳۶ھ مین فوت ہوا حُوف مصر مین ایک قریہ کا نام ہے +

ثمانینی نحوی

ابو القاسم عمر بن ثابت نحوی علم نحو اسنے ابن جنی سے پڑہا اور اسکی کتاب اللمع پر نہایت عمدہ شرح لکہی

ابوالقاسم بن برہان اور ثمانینی دونو بغداد کے محلہ کرخ مین لوگونکو علم پڑہایا کرتے تہے اور دونو
باہم متعارض تہے پس خواص ابن برہان سے اور عوام ثمانینی سے پڑہتے تہے (بہیہ فاضل) ماہ ذیقعدہ ۴۴۲ھ مین
فوت ہوا ۔ ثمانینی ثمانین کیطرف منسوب ہی اور ثمانین ایک گانو جودی پہاڑ کے پاس جزیرہ ابن
عمر مین واقع ہے اور یہہ گانو طوفان نوح کے بعد ان اسّی آدمیون نے جو کہ نوح کے ساتھ کشتی
مین سوار ہوئی تہی آباد کیا اور ہر ایک نے اوسمین وہان اپنا گہر بنایا اسواسطی ثمانین کے نام سے مشہور ہوا

ابن سیدہ مُرسی

ابوالحسن علی بن اسماعیل معروف بابن سیدہ مرسی علم عربی اور لغت مین امام تہا لغت مین اسنے
کتاب المحکم اور کتاب المخصص جو بڑی بسیط کتابین ہین تصنیف کین اور حماسہ کی شرح کتاب
الانیق نام چہہ جلد مین لکہی پہلے اسنے اپنے والد سے پہر صاعد بغدادی سے علم تحصیل کیا شعر
مین بہی بڑی لیاقت رکہتا تہا ماہ ربیع الاول ۴۵۸ھ ہجری مین فوت ہوا ۔ مرسی شہر مرسیہ
کی طرف جو اندلس مین واقع ہے منسوب ہے ؎

صُرّ دُر شاعر

رئیس ابو منصور علی بن حسن بن علی بن فضل کاتب فصیح البیان اور شاعر بلیغ اللسان اپنے
زمانے مین یگانہ تہا ۔ اسکے لقب کی وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ اسکے باپ کا لقب بسبب کمال
بخل کے صرّ بعر تہا جب یہہ اسکا لڑکا شاعر عظیم الشان ہوا تو اسکا لقب صرّ در ہوا شریف
ابو جعفر مسعود بیاضی نے جو اسکا ہمعصر تہا اسکی ہجو کی اور حقیقت مین ہاجی نے تعصب
کیا ہے اور اسکے اشعار کیطرف خیال نہین کیا ورنہ اسکے اشعار اس قابل نہ تہے کہ انکی
ہجو کیجاے صرّ در ایک گڑہے مین جو شیر کیواسطے خراسان کے قریب کہودا گیا تہا گر کر ۴۶۵ھ مین مرگیا ؎

قُشَیری

ابوالقاسم عبد الکریم بن ہوازن ۳۷۶ھ مین پیدا ہوا علم تفسیر اور حدیث اور اصول اور
تصوف اور ادب اور شعر اور کتابت مین یگانہ تہا اسکی تصنیفات بہت ہین مگر تفسیر کبیر نہایت

اعلیٰ درجہ کی تصنیف ہے - ۱۶ ربیع الآخر یکشنبہ کے دن صبح کیوقت سنہ ۴۶۵ھ مین شہر نیشاپور مین مرا

باخرزی

ابوالحسن علی بن حسن بن علی بن ابی الطیب باخرزی شافعی علم ادب اور فقہ و حدیث مین بےنظیر تہا کتاب دمیۃ القصر و عصرۃ اہل العصر تصنیف کی شعر کیطرف اسکا بہت خیال تہا اور شعر کہنے کو برا پسند کرتا تہا - ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۶۷ھ مین فوت ہوا باخرز نیشاپور کے مضافات سے ایک گانو کا نام ہے

واحدی شارح دیوان متنبی

ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متویہ الواحدی المتوی اپنے زمانہ کا امام اور علم نحو و تفسیر مین متبحر ہوا ہے ثعلبی سے اسنے علم تحصیل کیا سب لوگ اسکی عمدگی تصانیف کے قایل تہے اور اسکو اپنے مدرسون مین پڑہاتے تہے تفسیر بسیط و وسیط اور وجیز اسکی تصنیفات سے ہے ابو حامد غزالی نے تینون اپنی کتابون کے نام اسی سے اخذ کئے اسنے تفسیر شرح اسماء اللہ الحسنیٰ اور کتاب اسباب نزول القرآن اور شرح دیوان متنبی نہایت عمدہ تصنیف کین - مدت تک بیمار رہکر ماہ جمادی الآخر سنہ ۴۶۸ھ مین شہر نیشاپور مین مرگیا - اور واحدی واحد بن یسرہ بن الدین بن مہرہ کیطرف منسوب ہے ؎

عاصم شاعر

عاصم بغداد مین شاعر عدیم المثل تہا - اسنے شیخ ابواسحاق کی مدح مین کئی قصیدے کہے چنانچہ دو شعر اسکے بطور نمونہ کے یہان بہی درج کئے جاتے ہین ؎

تراہ من الذکاء نحیف جسم علیہ من توقدہ دلیل

تو دیکہتا ہے اسکا جسم نحیف دیکہتا ہے اور یہہ اُس کے ذہن و قاد کی دلیل ہے ؎

اذا کان الفتی ضخم المعانی فلیس یضرہ الجسم النحیل

جب جوان ہو لیکن تازہ معنو والا ہو تو جسم کا لاغر ہونا اوسکو مضر نہین اسنے ابواحمد عبد الوہاب سے فقہ کا علم پڑہا پہر سنہ ۴۱۵ مین بغداد مین گیا اور وہان ابوطیب طبری سے بہی پڑہتا رہا علم

اسقدر مہارت پیدا کی کہ اپنے سب ہمعصرون سے بڑھگیا اور اسکے اکثر شاگرد شہرۂ فن پیدا ہوئے اور مستند الوقت ہوئے - یہہ عالم سنہ ۳۹۳ھ مین فیروز آباد مین جو فارس مین ایک شہر ہے پیدا ہوا اور سنہ ۴۷۶ھ مین فوت ہوا - اسکے فوت ہونیکے بعد اسکے احباب و تلامذہ مدرسہ نظامیہ مین تعزیت کیواسطے بیٹھے جب تعزیت کے دن پورے ہوئے اور موید الملک بن نظام الملک نے سنا نہایت ناراض ہوکر کہنے لگا کہ ایسے فاضل یگانہ کی تعزیت مین مدرسہ ایک سال بند کرنا مناسب تہا اور حکم دیا کہ اب شیخ ابو نصر عبد السید بن صباغ اسکی جگہہ مقرر کیا جاوے ؎

ابن ناقیا شاعر

ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن حسن بن داؤد بن ناقیا ادیب شاعر لغوی بغدادی تہا اسنے کتاب ملح الممالحہ اور کتاب الجمان فی تشبیہات القرآن اور مقالہ ادبیہ اور شرح کتاب الفصیح اور ایک بڑا دیوان اور اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین اور اغانی کو ایک جلد مین مختصر کیا ظریف و شوخ اور ربیباک بہی پرلے درجہ کا تہا جب یہہ مرگیا تو غسل دینے والے نے اسکا ہاتہ بندہا ہوا پایا اور بہت زور سے اوسے کہولکر کیا دیکہتا ہے کہ اوسمین یہہ شعر لکہے تہے ؎

نزلت بجار لا یخیب ضیفہ || ارجی نجاتی من عذاب جہنم

وانی علی خوفی من اللہ واثق || بانعامہ فاللہ اکرم منعم

یہہ فاضل ذیقعد سنہ ۴۱۰ھ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کی رات چوتہی محرم سنہ ۴۸۵ ہجری مین فوت ہوا اور بغداد کے باب الشام مین دفن کیا گیا ؎

قیروانی شاعر

ابو الحسن علی بن عبد الغنی مقری قیروانی شاعر مشہور ہوا ہے - قیروان کے ویران ہونے کے بعد جزیرہ اندلس مین گیا اور وہان درس دیتا تہا اور ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا خلیفہ معتضد کی موت اور معتمد کی خلافت مین قصیدہ کہا جیسا کہ شاعری مین یگانہ تہا ویسا ہی علم قرارت مین بے مثل تہا - یہہ شاعر ابو اسحق حصری مصنف زہر الآداب

کی خاطر یہ شعر بنا تہا اور جب قصیدہ اسنے خلیفہ مستضی کی مدح اوسکی خلافت مین کہا تہا اسکو جو ہر شعر پر
مات عندنا دفکن + وبقی الفضل الکریم + فکان المیت حی + غیر ان العدل مقیم
اور اسکو ایک مشہور قصیدہ ہے کہ یہ شعر ہین ؂

یا لیل الصب متی غدہ اقیام الساعۃ موعدہ
رقد السمار فارّقہ اسف للبین یردّدہ

اور اس نے امام نافع کی قرآت مین ایک قصیدہ دوسو نو شعر کا کہا ہے یہ شاعر
[illegible] مین طنجہ مین فوت ہوا ؂

مرتضی بن شہرزوری

ابو محمد عبد اللہ بن قاسم بن مظفر بن علی بن قاسم شہرزوری مرتضی کے لقب سے ملقب تہا
بغداد مین مدت تک فقہ اور حدیث کا شروع کرتا رہا پہر موصل کا قاضی بنایا گیا شعر رایق اور
نظم فایق تصنیف کرتا تہا ایک قصیدہ صوفیہ کے طریق پر نہایت فصاحت انگیز اور بلاغت آمیز
منظوم کیا جسکو دو شعر مطلع اور حسن مطلع معتبر یہان درج کیے جاتے ہین ؂

لمعت نارہم وقد عسعس اللیل وملّ الحادی وحار الدلیل
فتاملتہا وفکری من البین علیل ولحظ عینی کلیل

اونکی آگ چمکی اس حال مین کہ رات سیاہ پڑ رہی تہی اور اونٹ چلانیوالا ملول اور رہنما حیران ہوا
مین نے اوس آگ کو غور کرکے دیکہا اس حال مین کہ میری فکر دوری سے علیل اور میری آنکہہ
کا گوشہ ضعیف تہا چند اشعار اسکو نہایت موزون اور مقفے اور پر مذاق ہین یہان حسب
ناظرین کے مع ترجمہ درج کیے جاتے ہین ؂
بقلبی منکم علق ودمعی فیہم علق + وعندی منکم حرق لہا الا
حشاء تحترق + ونحن بالجمع قد ذابت قلوبنا الفرق + فما
[illegible]

نومٌ ولا ارقٌ فلا یاسٌ ولا طمعٌ ولا صبرٌ ولا قلقٌ فلیتهم
وقد قطعوا ثم لم یبقوا علی رمق ۔ افنی فی محبتهم وطیب محبتی
عبقٌ کمثل الشمع یمنع من یدانیہ ما بہ ویحترق ۔ ترجمہ میرا دل

اونکے عشق سے بلا معلق ہے اور میرے آنسو انکے فراق مین دل کا خون ہے اور میرے پاس اونکی ہجر سے آگ ہے جس سے سینہ اور پہلو جلتے ہین اور ہم اونکے دروازہ کے پاس تیہ ہولناک مین ہین اور ہمارے دلون کو اونکی خوف نے گلا دیا ہے اونہون نے سوا ہمارے کے باقی نچھوڑا کاش اہلتو وہ نظر کرتے اب نہ وصل ہے نہ فراق نہ نیند ہے نہ بیداری نہ یاس ہے نہ طمع نہ صبر ہے نہ بیقراری کاش جب اونہون نے جدائی اختیار کی اور مجھپر رحم نکیا تو نظر ہی کرتے یا مین اونکی محبت مین فنا ہون اور میری محبت کی خوشبو مہکے جس طرح شمع اپنے ہمنشین کو نفع دیتی ہے او خود جلتی ہے۔ اکثر اشعار اسی طرز پر ہین۔ ماہ شعبان سنہ ۵۶۲ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول سنہ ۶۱۱ھ مین موصل مین فوت ہوا ؏

ابن قطاع نحوی

علی بن جعفر بن علی المعروف بابن قطاع علم نحو اور عروض اور ادب اور لغت مین امام تہا اسنے بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین سنہ ۴۳۳ھ مین پیدا ہوا اور مصر مین سنہ ۵۱۵ھ ہجری مین فوت ہوا

فصیحی نحوی

ابو الحسن علی بن ابی زید محمد بن علی نحوی معروف بفصیحی استرابادی نحو عبد القاہر جرجانی سے حاصل کی علاوہ سمین بڑا تبحر پیدا کیا اور یگانہ زمانہ ہوا اور جہان مین بڑی شہرت حاصل کی پہر بغداد مین آکر مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ۵۱۶ھ مین بغداد مین فوت ہوا۔ استراباد مازندران کے پاس ایک شہر کا نام ہے ؏

شُشتری

ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن صابر اندلسی ششتری شاعر مشہور [illegible]

تھا مگر اسکے علم وفضل کے بموجب اسکا رتبہ نہوا اور افلاس اور شدید سختی کے باعث لوگ اسکو حقیر جانتے تھے ایک دیوان اسنے بہت عمدہ تصنیف کیا آخر ۵۲۰ھ مین مرگیا شنتریں اندلس مین ایک شہر کا نام ہے

بطلیوسی نحوی

ابو محمد عبد اللہ بن محمد ابن سید بطلیوسی نحوی علم ادب اور لغات مین متبحر تھا شہر بلنسیہ مین مدت تک رہا اور لوگ جوق جوق اس سے مستفید ہوتے تھے۔ بہت حسن التعلیم اور جید التفہیم تھا کئی کتب مفیدہ اسنے تصنیف کین چنانچہ کتاب المثلث جو نہایت عجیب وغریب کتاب ہے اور اوسکے تبحر پر دلالت کرتی ہے دو جلدون مین اسنے تصنیف کی۔ اور کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب اور سقط الزند کی شرح جو مصنف کی شرح سے بہتر مفید ہے اور کتاب حروف خمسہ سین اور صاد۔ ضاد۔ اور طا اور ذال کے بیان مین جسمین بہت عجایب وغرایب مسایل درج کئے اور کتاب الخلل اور کتاب التنبیہ اور کتاب شرح موطا اور شرح دیوان متنبی کی اسنے تصنیف کین ۴۴۴ھ مین شہر بطلیوس مین پیدا ہوا اور ۵۲۱ھ مین مرگیا سید بکسر سین گرگ کو کہتے ہین اور عرب مین آدمی کا نام بہی رکہتے ہین +

ابن حمدیس

ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن حمدیس صقلی مشہور شاعر تھا ابن بسام نے اسکی بڑی تعریف کی ہے اور اوسکی فصاحت وبلاغت کی بہت داد دی ہے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا چنانچہ اسکی معانی نادرہ سے یہہ بہی ایک شعر ہے +

شہادۃ علے کحل العیون تکحلۃ ونسیم نصل السہم وھو قتول

ماہ رمضان ۵۲۷ھ ہجری مین فوت ہوا۔ اور ابن لبانہ شاعر مشہور کی قبر کے پاس لیگیا صقلی جزیرہ صقلیہ کی طرف منسوب ہے +

عبسی شاعر

ابو تمام علی بن افلح عبسی جمال الدین اسکا لقب تھا شاعر ظریف تھا اسکے

تھا خلفا اور اونکے علما اور اراکین کی مدح کرتا رہا اور ایک عمدہ دیوان بھی اس نے تصنیف کیا وفات اس کی ۵۵۳ھ مین ہوئی ✢

ابوالحسن مہذب الدین

ابوالحسن علی بن ابی الوفاۃ سعد بن ابی الحسن علی موصلی مہذب الدین لقب شاعر فصیح اور ناظم بلیغ اور امیر بحر تھا۔ خلفا اور ملوک اور امرا کی مدح کی اور ایک دیوان دو جلدون مین نہایت عمدہ تصنیف کیا۔ ابوالفتح عبدالرحمٰن بن ابی الغنایم محمد بن احمد شیبانی معروف بابن الاخوۃ بیان کرتا ہے کہ مین نے خواب مین چند شعر سنے اور اونکی تعبیر ہر ایک سے پوچھتا رہا کسی نے مجھے کچھہ نہ بتائی آخر ایک دن میرے گھر ابوالحسن علی شاعر مذکور ضیافت کھانے کے واسطے آیا اوسکی آگے مینے اپنا خواب بیان کیا اوس نے تبسم کیا اور کہا کہ یہ شعر میرے ہین اور اونکے ماقبل اور مابعد کے سب اشعار سنا دیے ماہ صفر ۵۴۴ھ مین فوت ہوا ✢

خواجہ عبداللہ ہروی

خواجہ عبداللہ بن ابی منصور محمد انصاری ہروی شیخ الاسلام آپکا لقب تھا اور ابواسمٰعیل کنیت تھی دوسری تاریخ ماہ شعبان ۳۹۶ھ کو غروب آفتاب کیوقت شہر قہندز مین پیدا ہوئے اور وہین پرورش پاکر جوان ہوئے عالم عامل صوفی کامل ادیب اریب تھے صغر سنی مین آپ ایسا عمدہ فصیح و بلیغ شعر کہتے تھے کہ اکابر شعرا زمانہ حیران ہوجاتے تھے آپ فرماتے ہین کہ مین جب چودہ سال کی عمر مین مدرسہ مین تعلیم پاتا تھا تو ایسا عمدہ شعر کہتا تھا کہ میرے ہمعصر مجھہ پر حسد کرتے تھے اور میرا یہہ وتیرہ تھا کہ جو لڑکا مجکو کسی مضمون مین کہتا تھا مین فی البدیہہ اوسی مضمون مین اسکو عربی مین شعر کہکر سنا دیتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ ایک لڑکے نے جو میرا استاد خواجہ یحییٰ عمار کے بھائی کے بیٹون سے میرا ہمدرس تھا اپنے باپ کے آگے جو بڑا فصیح و بلیغ شاعر تھا یہہ تذکرہ کیا اوس نے نہایت متعجب ہو کر لڑکے کو کہا کہ کل جسوقت تو مدرسہ مین جائے تو اوسکو کہنا کہ اس بیت کو عربی مین کہہ دو ✢ روزیکہ بشادی گذرد روز آنست ✢ وآن معنی ...

تہا لہذا بہی اسکا بہت اچہا تہا یہہ دو شعر اسکے ہین ؀

اقسم باللہ علی کل من　　البغ خطی حیث ما ابصرہ

ان یدعوا الرحمن لی مخلصا　　بالعفو والتوبۃ والمغفرہ

[illegible] ہجری مین فوت ہوا معافری معافر بن یعفر کیطرف جو ایک بڑا قبیلہ ہے منسوب ہے ؀

ابن الخشاب

ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن احمد بن احمد معروف بابن خشاب بغدادی علم ادب نحو تفسیر حدیث مین یگانہ زمانہ تہا شب و روز علم مین مشغول رہتا تہا بہت کم خوراک اور کم لباس تہا ۵۶۷ھ مین فوت ہوا

عمارۃ الیمنی

ابو محمد عمارہ بن ابو الحسن بن علی بن زیدان بن احمد یمنی نجم الدین اسکا لقب تہا شاعر مشہور ہوا ہے جب ۵۴۹ھ مین مکہ کو حج کیواسطے گیا تو قاسم بن ہاشم بن فلیتہ والی مکہ معظمہ نے اسکو دربار مصریہ مین ایلچی بناکر بہیجا پس مصر مین ماہ ربیع الاول ۵۵۰ھ مین پہونچا وہان کا والی اون دنون فائز اور وزیر صالح ابن رزیک تہا اسنے اندونون کی تعریف مین قصیدہ کہا جس سے وہ بڑے خوش ہوئے اور اسکو بہت انعام دیا پہر جب مصریونکی سلطنت جاتی رہی اور سلطان صلاح الدین بادشاہ ہوا تو اسنے سلطان صلاح الدین اور اوسکے ارکین کی مدح مین کئی قصیدے کہے اور ایک فصیح و بلیغ قصیدہ زمانے کی شکایت مین لکہکر ملک مذکور کے پاس بہیجا پہر وہان کے رؤسا سے متفق ہوکر مصریون کی گئی ہوئی سلطنت کے اعادہ پر کمربستہ ہوا جب صلاح الدین کو یہہ سازش معلوم ہوئی تو اوسنے اسکو مع اور بہت سے متفقین کے ۵۶۹ھ مین قتل کروادیا ؀

ابن قصار نحوی

ابو الحسن علی بن عبد الرحیم بن حسن معروف بابن قصار نحوی مہذب الدین اسکا لقب تہا ادبا مشاہیر مین سے ہے۔ شریف ابن شجری اور ابو منصور بن جوالقی سے اسنے علم ادب پڑہا اور اوسمین کمالیت پیدا کی اور بہت لوگ عراق اور شام اور مصر کے اوس سے مستفید ہوئے اسنے کئی

کتابین علم ادب اور اشعار عرب مین تصنیف کین لیکن غلط نویس بہت تہا
پیدا ہوا اور ۲ محرم [illegible]ھ بغداد مین فوت ہوا ۔

ابن انباری نحوی

ابوالبرکات عبدالرحمن بن محمد بن ابوالوفا محمد بن عبیداللہ انباری کا
لقب تہا علم نحو اور ادب مین اعلے درجہ کے فاضل ہوئے اور انہون نے اطراف
کا شیوع کیا اور نحو مین ایک کتاب مسمی باسرار العربیۃ جو نہایت مفید کتاب
اور کتاب طبقات الادبا جو باوجود صغیر الحجم کے احوال متقدمین اور متاخر
کتاب المیزان اور اور عمدہ اور مفید کتابین تصنیف کین اخیر عمر مین تارک دن
عبا مین مشغول ہوئے ولادت انکی ماہ ربیع الآخر ۵۱۳ھ مین اور وفات جمعہ ک
۵۷۷ھ مین ہوئی ۔ انباری بفتح الف وسکون نون انبار کی طرف منسوب ہے
کا نام ہے جو دریاے فرات اور بغداد کے درمیان واقع ہے اور اوسکو
ہین کہ نوشیروان نے وہان انبار طعام کے لگائے تھے اور انبار جمع نبر ک
وہ جگہہ ہے جہان غلہ جمع کیا جاتا ہے ۔

ابوالقاسم خطیب

ابوالقاسم عبدالرحمن بن خطیب ابی محمد عبداللہ امام مشہور اور سخنور فقیہ
کتاب التعریف والاعلام اور کتاب نتایج الفکر اسنے تصنیف کین ابن دحیہ کہتا
چند شعر سنائے اور کہا کہ ان شعرون کے وسیلہ سے جو کچھ مینے حق تعالی سے مانگ
امید رکہتا ہون کہ جو شخص میری طرح ان شعرون کو پڑہکر خدا سے مراد مانگیگا پائیگا

یا من یری ما فی الضمیر ویسمع   انت المعد لکل
یا من یرجی للشدائد کلها   یا من الیه المشتک
یا من خزاین رزقه فی قول کن   امنن فان الخیر

مَا لِی سوی فقری الیک وسیلۃ ❀ فبالافتقارِ الیک فقری ادفع
مالی سوی قرعی لبابک حیلۃ ❀ فلئن رددت فای بابٍ اقرع
ومن الذی ادعوہ واھتف باسمہ ❀ ان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیًا ❀ الفضل اجزل والمواھب اوسع

سنہ ھ مین شہر مالقہ مین پیدا ہوا۔ اور مراکش مین پنجشنبہ کے دن ۲۶۔ ماہ شعبان سنہ ھ مین فوت ہوا۔ اور مالقہ اندلس مین ایک بڑے شہر کا نام ہے ❀

عبد اللہ بن اسعد

ابو الفرج عبد اللہ بن اسعد بن علی بن عیسیٰ حمصی معروف بدہان موصلی علم ادب اور شعر مین اسکو کمال دسترس تہی اور شعر نہایت فصیح و بلیغ کہتا تہا اسنے ایک دیوان عربی کا بہی تصنیف کیا۔ ۶۰ برس کا ہوکر سنہ ۵۸۱ھ مین شہر حمص مین فوت ہوا ❀

علامہ مقدسی

ابو محمد عبد اللہ بن بری بن عبد الجبار مقدسی نحو و لغت مین امام مشہور تہا شنتر ینی نحوی اور عبد الجبار معافری وغیرہ سے اسنے علم پڑہا اور جزولی نحوی وغیرہ اسکے شاگرد ہین۔ سیبویہ کی کتاب مین اسکو بڑا دخل تہا لیکن گفتگو مین اعراب اور صحت الفاظ کا لحاظ نہ کرتا تہا۔ درۃ الغواص حریری اور صحاح جوہری پر اسنے عجائب و غرائب حواشی لکہے اور مقامات حریری کی غلطیان جو ابن خشاب نے نکالی تہین اونکی اسنے تردید کی ❀ اور ایک مختصر رسالہ فقہا کی اغلاط مین لکہا ہے مصر مین ۵ رجب سنہ ۴۹۹ ہجری مین پیدا ہوا اور وہین ۲۷ شوال سنہ ھ مین فوت ہوا۔

ابن جوزی

ابو الفرج عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی عالم عامل اور فاضل کامل علامہ عصر فنا مذہبا امام وقت تہا علم حدیث اور علم تاریخ و ادب مین بہت تصنیفات رکہتا ہے چنانچہ بعضے مجلد سالہ کہتے ہین کہ جب اسکی تصنیفات کا بعد مرنے کے حساب کیا گیا

توجزو ہر روز کے حساب میں آتا ہیں مگر ابن خلکان اس مطلب کو صحیح نہیں کہتا اور حقیقت میں ایسا ہی معلوم ہوتا ہی اور نیز اوسکی تراشے قلم کے اسقدر تہی کہ اوسنے وصیت کی تہی کہ ان تراشون سی پانی گرم کرکے مجہی غسل دین اور تصنیفات اسکی قریب دو سو پچاس کے ہین تاریخ مین کتاب المنتظم تصنیف کی ہے شعر بہت اچہا کہتا تہا چنانچہ جو شعر اسنے بغداد کے حق مین کہی تہی اوسمین ایک شعر یہ ہی

یَری دَنَ العجیبَ کلامَ الغریبِ وقولُ القریب فلا یعجب

مسافر کے کلام کو عجیب دیکہتے ہین اور قریب آدمی کا قول عجیب معلوم نہین ہوتا ایک مرتبہ بغداد مین اہل سنت و شیعہ کے درمیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی بابت گفتگو ہوئی دونون نے ابن جوزی کو اپنا منصف مقرر کیا اور اوسکے پاس تحقیق کرنے کیواسطے گئی وہ وعظ کر رہا تہا اور خلیفہ ناصر لدین اللہ جو مذہب اامیہ کیطرف مائل تہا وہ بہی اوسکی وعظ مین بیٹہا تہا اسنے عربی مین یہہ جواب دیا مَنْ کانت ابنتہ تحتہ اور کرسی سے اوٹہکر رخصت ہوا اور پہر وہان نہ آیا اہل سنت نے کہا اس سے مراد حضرت ابوبکر ہین کیونکہ آنحضرت کے گہر اونکی لڑکی بی بی عائشہ تہین اور اہل تشیع نے کہا اسنے مراد حضرت علی ہے کیونکہ آنحضرت کی لڑکی بی بی فاطمہ زہرا اونکے گہر تہین غرضکہ ایسا سنجیدہ جواب دیا کہ جسکی خوبی فی البدیہہ ہی نہین بلکہ اوسکی کمال فضیلت پر دال ہے تقریبا سنہ یا سنہ ۵۱۰ مین پیدا ہوا اور جمعہ کی رات بارہوین ماہ رمضان المبارک ۵۹۷ھ مین فوت ہوا - جوزی فرضہ الجوز کیطرف منسوب ہی جو ایک مشہور شہر کا نام ہے ❖

شمیم حلی

ابوالحسن علی بن حسن بن عنترہ معروف بشمیم حلی ادیب اریب نحوی لغوی شاعر ماہر تہا کئی کتابیں تصنیف کین اور اپنے اشعار کو جمع کرکے ایک کتاب دیوان حماسہ ابوتمام طائی کی طرز پر بنائی اور اوسکو دس باب مین مرتب کیا اور اوسکا نام بہی حماسہ رکہا - فاضل جلیل تہا لیکن کسیکو اپنے جیسا نسمجہتا تہا اور ہر ایک کی عیب جینی کرتا تہا موصل مین ۲۰ ماہ ربیع الآخر ۶۰۱ھ ہجری مین فوت ہوا ❖

ابن ساعات شاعر

ابوالحسن علی بن رستم بن ہردوز معروف بابن ساعات بہاء الدین اسکا لقب تہا شاعر نامور اور سخنور نکتہ پرور تھا ایک دیوان دو جلدون مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور ایک دیوان مسمی بہ مقطعات النیل جو لطافت و بلاغت مین اعلی درجہ کا ہے تصنیف کیا جسمین سے یہہ شعر ہین +

ولقد نزلت بروضۃ حزنیۃ ؎ رتعت نواظرنا بہا والانفس
فظللت اعجب حیث یحلف صاحبی ؎ والمسک من نفحاتہا یتنفس
ما الجو الا عنبر والدوح الا اجوہر ؎ والروض الا سندس

مین باغ حزنیہ مین داخل ہوا وہان ہماری آنکہین اور جانین چرتی تہین مینے اپنے دوست کے قسم کہانے پر تعجب کیا حالانکہ مشک اوس موضع کی نفحات سے ظاہر ہو رہی تہی اور وہانکا فضا عنبر اور درخت جوہر اور باغ سندس تہا اسکے شعر لطائف و بدائع سے مملو ہین پنجشنبہ کے دن ۲۳ ماہ رمضان المبارک سنہ ۶۰۴ مین قاہرہ مین فوت ہوا +

ابن خروف نحوی

ابوالحسن علی بن محمد بن علی حضرمی معروف بابن خروف نحوی اندلسی علم عربیت مین فاضل اجل تہا اسکی تصنیفات اسکے کمال علمی پر دال ہے اسنے سیبویہ کی کتاب اور ابوالقاسم زجاجی کی کتاب الجمل کی نہایت عمدہ شرح کی۔ وفات اسکی سنہ ۶۰۹ مین ہوئی +

جزولی نحوی

ابوموسی عیسی بن عبدالعزیز بن یللبخت بن عیسی بن یوماریلی جزولی یزدکتنی نحو مین امام اجل تہا اسنے ایک مختصر رسالہ نحو مین بنایا اور اوسکا نام قانون رکہا اسطرح کا رسالہ اسکے پہلے کسی نے تصنیف نہین کیا۔ اگرچہ شارحین نے اس رسالہ کی بہت شرحین کین مگر پہر بہی کسی نے اسکی دقایق اور حقایق کو نہین سمجہا کیونکہ وہ کتاب بالکل رموز اور اشارات سے پر ہے اور نحو مین ایک اور کتاب مسمی بامالی تصنیف کی مگر وہ مشہور نہوئی مدت تک جزولہ شہر بجایہ مین رہا اور بہت سے لوگ [illegible]

مراکش مین سنہ ۶۲۷ھ مین فوت ہوا البلجنت اور تواریخی الفاظ بربری ہین اور جزولہ جو حبشی کہندا
بہی کہتی ہین بربر مین ایک بطن کا نام ہے اور ہندوکت بطن جزولہ سے ایک فخذ کا نام ہے ؎

عکبری نحوی شارح دیوان متنبی

ابوالبقاء عبداللہ بن حسین بن ابی البقاء عبداللہ عکبری اصل اور بغدادی مولد محب الدین لقب
نابینا تہا ابو محمد بن خشاب وغیرہ علماء وقت سے اسنے علم نحو حاصل کیا اگرچہ علم حدیث اور تاریخ مین
بہی بڑا ماہر تہا لیکن اکثر تصنیفات اسنے نحو مین کین اسنے دیوان متنبی اور کتاب الایضاح مصنفہ
ابی علی فارسی اور کتاب اللمع ابن جنی اور مفصل زمخشری اور مقامات حریری کی شرح کی
اور کتاب اعراب القرآن دو جلد مین اور کتاب اعراب الحدیث اور کتاب اللباب نحو مین اور کتاب اعراب
شعر الحماسہ وغیرہ تصنیف کین اسکی شہرت ممالک دور و نزدیک تک پہیلی تہی اور بہت لوگ اسکے پاس
نحو اور حساب پڑہنے کیواسطے آتے تہے یکشنبہ کی رات ماہ ربیع الآخر کی ۱۶ سنہ ۶۱۶ھ کو بغداد مین فوت
ہوا عکبری عکبرہ کیطرف منسوب ہے اور عکبرہ بضم عین مہملہ و سکون کاف ایک گانو کا نام ہے جو بغداد
سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر دجلہ پر واقع ہے اور اُس سے بہت علماء کرام اور فضلاء عظام پیدا
ہوئے ہین عکبری نے مقامات حریری کی شرح مین لکہا ہے کہ اصحاب رس کی سرزمین مین ایک
پہاڑ دمخ نام سطح زمین سے ایک میل بلند تہا اُس مین بہت جانور رہتے تہے عنقا بہی انمین
ایک جانور بزرگ خلقت دراز گردن جسکا چہرہ مثل انسان کے تہا اور جسمین ہر حیوان سے کچہ کچہ
مشابہت پائی جاتی تہی اور سب حیوانات سے نہایت حسین تہا رہتا تہا اور اس پہاڑ کے پاس کے جانورون
کا شکار کرتا تہا ایک وقت بہوکہ سے عاجز آیا اور کوئی جانور اُسکے ہاتہ نہ آیا ایک بچہ آدمی کا اُٹہا
لیگیا اہل رس نے اپنے پیغمبر حنظلہ بن صفوان کی خدمت مین جاکر فریاد کی اونہون نے عنقا کے
حق مین بددعا کی آسمان سے آگ آئی اور اسکو جلا گئی ؎

ملک الشعراء ابوالطیب متنبی احمد بن حسین ... عمر والی حمات بڑا عالم اور شاعر تہا اسی سال زیادہ عمر کا تہا
سنہ ... مین فوت ہوا ... ایک لڑکی کی صفت مین جو ... عمرت پڑہتا تہا ...

وذی هیئة تبدو بوجه مهندس   امرت بها فی کل یوم وابعث
محیط باشکال الملاحة وجهها   کأن بها اقلیدس یتحدث
فعارضها خط استواء وخالها   بها نقطة والصدغ شکل مثلث

ابن اثیر جزری

ابوالحسن علی بن محمد جزری عزالدین آپکا لقب تھا جزیرہ ابن عمر مین پیدا ہوئے اسواسطے اسکیطرف منسوب ہوکر جزری مشہور ہوئے عالم فاضل سید معظم مجمع الفضایل تھے نسب وتاریخ مین آپکو بڑا دخل تھا کتاب الانساب سمعانی کو مختصر کیا اور ایک مشہور تاریخ کامل نام ابتدا پیدایش سے ۶۲۸ھ تک دس جلدین تصنیف کی اور ایک کتاب اسد الغابة فی ذکر الصحابة صحابہ کرام کے حالات مین چھہ جلد مین لکھی اور اسمین حتی الامکان تمام صحابہ کا احاطہ کیا ماہ شعبان یا رمضان ۶۳۰ھ مین فوت ہوگئے

ابن الفارض شاعر

ابوالقاسم عمر بن ابی الحسن علی بن مرشد بن علی حموی الاصل مصری المولد معروف بابن فارض بڑے فصیح شاعر تھے انہون نے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا اور اکثر شعر طریقہ صوفیہ پر کہتے تھے چنانچہ انہون نے اسی طرز پر چھہ سو بیت کا قصیدہ تصنیف کیا اور معمے اور چیستان بھی اکثر کہتے تھے معتبر تواریخون مین لکھا ہے کہ ابن الفارض مرد صالح زاہد پرہیزگار دنیا سے کنارہ کش اور خدا کیطرف متوجہ تھے بہت مدت تک مکہ مین رہے اور حسن معاشرت اور خوش خلقی مین ضرب المثل تھے ایک دن حریری صاحب مقامات کے گھر خلوت مین بیٹھے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے تھے
مَنْ ذا الذی ما ساء قط + ومَنْ لهُ الحُسنیٰ فقط بس غیب سے ہاتف نے آواز دی۔ محمد الهادی الذی + علیه جبریل هبط سنہ ۵۷۶ھ
مین قاہرہ پیدا ہوئے اور سہ شنبہ کے دن ماہ جمادی الاولی ۶۳۲ھ مین فوت ہوئے

شلوبینی نحوی

ابوعلی عمر بن محمد بن عبداللہ معروف بشلوبینی فاضل اجل تھا علم نحو مین اپنے زمانہ کا امام تھا

متعدد مجرد بہ گی اسنے ایک کتاب اور ایک مختصر شرح کی اور نحو مین کئی ایک کتابین تصنیف کین باوجود اسقدر فضیلت اور کمالیت کے بلاہت اور غفلت اسمین کمال درجہ کی تہی چنانچہ بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص ایک مرتبہ نہر کے کنارہ پر بیٹہا ہوا تہا اور اسکے ہاتہہ مین چند اوراق تہے منجملہ اُنکے ایک ورق پانی مین گر کر بہہ گیا اور اسکے ہاتہہ نہ آیا اسنے غصہ مین آکر دوسرا ورق خود پانی مین پہینکدیا - یہہ شخص اشبیلیہ مین ۶۴۵ ہجری مین فوت ہوا - اور شلوبین اندلس کے قریب بحر روم کے کنارہ غرناطہ پر ایک بڑی بلند قلعہ کا نام ہے اور لغت اندلس مین اسکے معنے ابیض و اشقر کے ہین

ابن حاجب نحوی مصنف کافیہ و شافیہ

ابو عمرو عثمان بن عمر بن ابو بکر معروف بابن حاجب جمال الدین اسکا لقب تہا اور اسکا باپ عز الدین موسک صلاحی کا حاجب تہا دمشق مین مدت تک درس دیتا رہا بہت لوگ اسکے پاس استفادہ کیواسطے آتے تہے اور علمون سے علم عربیت اسپر غالب ہوا مالکی مذہب تہا اور اس مذہب مین ایک مختصر رسالہ لکہا اور نحو مین کافیہ اور صرف مین شافیہ جو آجکل پڑہائی جاتی ہین اسکی تصنیف ہین اور اصول فقہ مین بہی ایک کتاب لکہی غرض کل تصانیف اسکی عمدہ اور کمال مفید ہے نحویونکے کئی مسائل مین اسکا اختلاف ہے اور اونپر اکثر اشکالات اور اعتراضات جنکے جوابات مشکل تہے وارد کئے ذہین و فہیم اعلے درجہ کا تہا وہ اپنے قول عین و عین و عین سے مثل غد و ید و دد کے مراد رکہتا ہے اور ہر ایک کا انسے دون فم ہے کیونکہ غد کا اصل غدو اور ید کا اصل یدی اور دد کا اصل ددن تہا اور مراد نون و نون و نون سے دوات اور حوت یعنی ماہی اور نون حرف مراد رکہتا ہے پہر قاہرہ مین آیا اور مدت تک وہان سکونت اختیار کی اور طلبا کو پڑہاتا رہا ابن خلکان کہتا ہے کہ میرے پاس کئی مرتبہ ادائے شہادت کیواسطے دار القضا مین آیا اور بعض اس سے کئی مشکل مسئلے کے پوچہے جنکا جواب اسنے ٹہیک ٹہیک دیا پہر اسکندریہ مین گیا اور چند روز وہان رہکر راہی ملک بقا ہوا ولادت اسکی ۵۷۰ مین شہر اسنا مین ہوئی جو قومیہ واقع مصر کے مضافات مین سے ہے اور روز وفات ۲۶ شوال ۶۴۶ مین ہوئی ہو

قاضی بیضاوی

عبد اللہ نام اور ناصر الدین لقب مصنف تفسیر انوار التنزیل و آثار التاویل مشہور تفسیر بیضاوی کا ہے علم فصاحت و بلاغت مین یگانہ زمانہ تہا اور سب علموں سے علم ادب و تفسیر اسپر غالب تہا تفسیر بیضاوی مین اکثر فلسفیون کی طور پر اعلہ بیان کرتا ہے وفات اسکی ۶۸۵ھ مین بیضا مین ہوئی - اور بیضا فارس مین ایک گانو کا نام ہے جسکی طرف منسوب ہوکر بیضاوی مشہور ہوا ہو

ابن العدیم

قاضی القضات نجم الدین ابو القاسم عمر بن کمال الدین عقیلی علم ادب اور شعر اور خط مین کامل تہا اور پارسا اسقدر تہا کہ جبتک قاضی رہا نہ کسی کو دشنام دی اور نہ کسی سائل کو خالی واپس کیا وفات اسکی ۶۶۰ھ مین ہوئی

اتقانی

امیر کاتب عمید بن امیر غازی قوام الدین اسکا لقب تہا اور ابو حنیفہ کنیت تہی قصبہ اتقان علاقہ فاراب مین ماہ شوال ۶۸۵ھ مین پیدا ہوا علم فقہ اور لغت اور ادب مین بڑا ماہر تہا منتخب حسامی اور ہدایہ کی شرح لکہی اور بغداد مین آکر امام ابو حنیفہ کے مشہد مین مدرس رہا بڑا خود پسند اور شدید التعصب تہا چنانچہ حسامی کی شرح تبیین کے آخر مین لکہتا ہے کہ اگر اسلاف میرے وقت مین زندہ ہوتے تو انمین سے امام ابو حنیفہؒ مجکو اجتہدت اور قاضی ابو یوسفؒ نار البیان اوقدت اور امام محمدؒ احسنت اور زفرؒ اتقنت اور حسن امعنت اور ابو حفص انعمت فی ما نظرت اور ابو منصور حققت اور طحاوی صدقت اور کرخی بورک فی ما نطقت اور جصاص احکمت اور ابو زید اصبت اور شمس الائمہ وجدت ما طلبت اور فخر الاسلام فہمت اور نجم الدین نسفی لجہدت اور صاحب ہدایہ یا غواص البحر عبرت اور صاحب محیط فقت فیما اعلنت وما اسررت اور متنبی شاعر انت من الفصحا و سبقت کی خطاب سے مخاطب کرتے ان باتون کے علاوہ اسکی اور تصنیفات بہی تعصب و خود ستائی سے مملو ہیں - ۱۱ ماہ شوال ۷۵۸ھ مین فوت ہوا ہو

امام یافعی مصنف تاریخ یافعی

ابو السادات عفیف الدین عبد اللہ بن اسعد یافعی یمنی اکثر مدت حرمین شریفین مین رہے تصنیفات انکی بکثرت ہین لیکن سب سے زیادہ مشہور تاریخ مرآت الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفت حوادث الزمان والمکان اور کتاب روضۃ الریاحین فی حکایات الصالحین اور کتاب در النظیم فی فضائل القرآن العظیم ونشر المجالس ہے علم ادب اور شعر مین کمال درجہ رکہتے تہے تاریخ مرات الجنان جو تاریخ یافعی کے نام سے مشہور ہے اپنے اسکی ترتیب سالون پر ۷۵۰ھ تک رکہی ہے اور وفات آپکی اکیسوین جمادی الآخر یوم شنبہ ۷۶۸ھ مین ہوئی اور مکہ معظمہ مین خواجہ فضیل عیاض کے مقبرہ مین مدفون ہوئے ❊

قاضی عبد المقتدر

بن قاضی رکن الدین شریحی کندی فقیہ ادیب تہے علم فصاحت وبلاغت مین انکو کمال تہا خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود کے خلیفہ اور قاضی شہاب الدین مصنف تفسیر بحر مواج کے استاد ہین قصاید اور غزلیات آپکی جریر اور فرزدق کے قصاید پر فوقیت رکہتے ہین آپنے جو قصیدہ لامیۃ العجم کے مقابلہ مین لکہا ہے سو وہ آپکی کمال فصاحت پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اوس قصیدہ کے دو چار شعر یہان بہی درج کئے جاتے ہین ❊

یا سائق الظعن فی الاسحار والاصل | سلم علی دار سلمی فابک ثم سل
من الظباء التی من دابہا ابدا | صید الاسود بحسن الدل والنجل
من نور وجنتہا من حسن غرتہا | من طیب طرتہا من اطرافہا التمل
الشمس فی السقف والبدر فی کلف | والمسک فی شغف والریم فی النجل

آخر اس قصیدے مین آنحضرت صلعم کی نعت کی طرف رجوع کرتے ہین ❊

محمد خیر خلق اللہ قاطبۃ | ہو الذی جل عن مثل وعن مثل
لا انبیاء بہ فضل عند اشبہہ | کل الصطایا بلا من ولا بدل بہمتہ آبہ شبلی

اور افادہ طلبا میں مشغول رہتے تھے پہلے آپ شیخ نصیر الدین محمود دہلوی سے مباحثہ کرتے رہے پہر آخر انکی معتقد ہو کر درجہ خلافت تک پہونچے ۲۶ محرم سنہ ۷۹۱ھ میں ۸۸ برس کے ہو کر فوت ہوئے اور مزار آپکی دہلی میں خواجہ قطب الدین کی مزار کے پاس حوض شمسی کی جنوب کیطرف ہے

سید شریف

آپکا نام نامی علی بن محمد بن علی ہے اور سید شریف اور سید سند جرجانی کے لقب سے مشہور ہیں آپکی ذات کو خدا نے جامع الکمالات پیدا کیا علم صرف نحو منطق - اصول فقہ - حدیث معانی - بیان - بدیع - مناظرہ - فلسفہ وغیرہ میں آپ یگانہ ہے صغر سنی میں خدا تعالی نے آپکو ایسا ملکہ عطا فرمایا کہ آپنے وافیہ شرح کافیہ پر تعلیقات لکہی - اور صرف میر - نحو میر صغری کبری - میر ایساغوجی - تفسیر زہراوین - شریفی شرح سراجی - شریفیہ شرح مواقف شرح مفتاح - شرح تذکرہ طوسی - شرح چغمینی - شرح کافیہ - حاشیہ بیضاوی - حاشیہ مشکوۃ - حاشیہ خلاصہ طیبی در علم اصول حدیث - حاشیہ عوارف - حاشیہ ہدایہ - حاشیہ تجرید حاشیہ مطالع - حاشیہ شرح شمسیہ المعروف بمیر قطبی - حاشیہ مطول و مختصر - حاشیہ شرح طوالع - حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ - حاشیہ شرح حکمۃ العین - حاشیہ شرح حکمۃ الاشراق حاشیہ تحفہ - حاشیہ رضی حاشیہ شرح نقرہ کار حاشیہ کافیہ - حاشیہ متوسط حاشیہ خبیصی - حاشیہ عوامل جرجانیہ - حاشیہ شرح شکل الاشارات طوسی - حاشیہ تلویح و توضیح - حاشیہ نصاب فی لغۃ العجم - حاشیہ شرح العضد للمختصر - حاشیہ تحریر اقلیدس - حاشیہ قصیدہ کعب بن زہیر وغیرہ کتابیں آپنے تصنیف کین - کہتے ہین کہ میر صاحب نے علم تصوف علاؤ الدین عطار بخاری سے جو کہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کے بڑے خلیفہ تھے حاصل کیا تہا اور اس علم میں بہی ایک رسالہ تصنیف کیا - روایت کرتے ہین کہ آپ مولانا قطب الدین محمد رازی کے پاس ہرات میں شرح شمسیہ اور شرح مطالع پڑہنے کیواسطے گئے تہے اسوقت پیر فرتوت تہا اور آنکہوں میں تیرگی تہی بس اسکو دیکہکر سید شریف کیطرف فکر کیا اور انکو ایک نوجوان حرکی نہیں پایا

منطق مین انکی طبیعت تیز دیکہی اور اپنے قوی مین ضعف کے آثار پائے پس شاگرد مبارک شاہ
منطقی کے پاس جو اسکا غلام تہا اور اسنے اسکو پرورش کیا اور علم پڑہایا تہا مصر مین
سبعمائۃ مین آپنے جمال الدین محمد بن محمد اقسرائی شارح موجز کا شہرہ سنا اور قرمان مین
انکے ملنے کیواسطے گئے جب وہان پہونچے اور انکی شرح جو اسنے ایضاح خطیب قزوینی
پر لکہی تہی دیکہی تو بہت ناخوش ہوئی وہان کے طلبا نے آپسے کہا کہ آپ اونکی پاس جاکر
انکی تقریر سے امید ہے کہ آپکو پسند آویگی کیونکہ انکی تقریر بہ نسبت تحریر عمدہ ہے۔ یہہ سنکر آپ وہان
گئے جس روز وہان پہونچے تہے او سیروز اونکا انتقال ہوا تہا۔ پہر آپنے مبارک شاہ کی پاس
جاکر دونو کتابین پڑہین حبیب السیر مین لکہا ہے کہ سنہ مین جب شاہ شجاع الدین بن مظفر
قصر زرد مین مقیم تہا تو سید شریف نے انکی ملازمت کا ارادہ کیا اور سپاہیانہ لباس پہنکر
سعد الدین مسعود تفتازانی کے پاس جو سلطان مذکور کے دربار مین آیا جایا کرتے تہے تشریف
لیگئے اور التجا کی کہ مین غریب مرد تیر انداز ہون مین چاہتا ہون کہ آپ کسیطرح میری ملاقات
بادشاہ سے کرا دین تفتازانی یہہ بات سنکر سوار ہوئے اور میر صاحب اونکی ہمراہ پیادہ گئے
تفتازانی انکو دروازہ کے باہر کہڑا کرکے آپ اندر بادشاہ کے پاس گئے اور آپکے اوصاف
بیان کئے بادشاہ نے میر صاحب کو اندر بلوا کر پوچہا کہ ہمہیں اپنا کمال تیر اندازی مین دکہائیے
سید صاحب نے ایک جزو اعتراضات کی اپنی تصنیف کی ہوئی پیش کی اور کہا کہ یہہ میرا تیر ہے
بادشاہ نے وہ ملاحظہ فرماکر آپکی بڑی تعظیم کی اور اپنے ساتہ شیراز مین لیگیا اور تدریس
دار الشفا کی عطا فرمائی آپ وہان دس سال رہے انتہی پہر جسوقت تیمور نے شیراز پر فتح
کی اور وہان کے اعیان اور افاضل کو قید کیا تو وزیر کے کہنے پر سید صاحب کو رہائی دی اور اپنے
ساتہ ماوراء النہر مین لیگیا آپ مدت تک سمرقند مین مدرس رہے اسوقت سعد الدین تفتازانی
کی مجالس کا صدر صدر رہتا لیکن تیمور میر صاحب کو تفتازانی پر ترجیح دیتا تہا اور کہتا تہا کہ اگر ہم فرض
کرین کہ دونو علم مین برابر ہین تو بہی میر صاحب شریف النسب ہین ان باتون سے میر صاحب کو جرأت

ہوگئی اور اُنہون نے تفتازانی سے تفسیر کشاف کی اس آیت اولئک علی ہدی من ربہم
کی تفسیر مین درباب اجتماع استعارہ تبعیہ اور تمثیلہ کے سنہ ۷۹۱ھ مین مباحثہ کیا اور نعمان الدین
خوارزمی معتزلی دونو کیطرف سے منصف ہوئے انہون نے میر صاحب کی رای کو ترجیح دی پس
خواص و عام مین میر صاحب کا غلبہ مشہور ہوا جسکے باعث تفتازانی غمگین ہوئے اور تھوڑی مدت
زندہ رہکر پیر کے دن ۲۲ محرم سنہ ۷۹۲ھ مین فوت ہوئے اور سرخس مین اونکی لاش کو لیگئے۔ کہتے مین
کہ بحث سے پہلے میر صاحب تفتازانی کی کتابونکو مطالعہ کرتے اور اونسے فایدہ حاصل کرتے تھے
لیکن مباحثہ کے بعد اونکی تزئیف اور تضعیف کے درپے ہوئے۔ ولادت آپکی ۲۲۔ شعبان
سنہ ۷۴۰ھ مین ہوئی۔ اور بدہ کے دن ۶۔ ربیع الاول سنہ ۸۱۶ ہجری کو شہر شیراز مین فوت ہوئے

ابن خلدون

قاضی القضات ولی الدین عبد الرحمن محمد بن خلدون حضرمی عالم ماہر و فاضل متبحر ادیب اریب
اور فطن لبیب تہا ہر ایک علم و فن مین کامل دستگاہ رکہتا تہا۔ اسنے ایک تاریخ بسیط جو ابن خلدون
کے نام سے مشہور ہے تصنیف کی اس کتاب مین علاوہ تاریخ سلاطین و امم ماضیہ کے ہر ایک علم
وفن و صناعت کی ماہیت بیان کی گئی ہے چنانچہ ایک فصل جو اسنے اصناف علوم مین لکہا ہے
اسمین علم تفسیر۔ قرآت۔ حدیث۔ فقہ۔ فرایض۔ اصول فقہ۔ جدل۔ خلافیات۔ کلام۔ تصوف
تعبیر خواب۔ حساب۔ جبر و مقابلہ۔ اقلیدس۔ ہیئت۔ منطق۔ طبعیات۔ طب۔ الہیات۔ سحر و طلسمات
اسرار الحروف۔ سیمیا۔ کیمیا۔ ہیمیا۔ لیمیا۔ طب روحانی۔ مطالع الشعاعات کا بیان ہے اور
اس کتاب کے کسی فصل مین صناعت شعر اور کسی مین وجوہ استحصال معاش اور کسی مین فلاحت
خیاطت۔ کتابت۔ مغنا۔ وراقت۔ مولید۔ تجارت وغیرہ کا بیان ہے اور یہ سب امور مذکورہ
بسوائے انتظام و وقایع علم تاریخ کے ہین تاریخ کیا بلکہ جو کچھ رعایا اور بادشاہ اور اراکین کی
منفعت کی باتین ہین سب اسکے مختلف فصلونمین بیان کی گئی ہین چنانچہ ایک فصل دولت
اور ملک اور خلافت اور مراتب سلطانیہ اور اونکے قواعد کے بیان مین ہے۔ چونکہ اس مختصر کتاب

مین اوسکا مجمل حال بہی بیان نہین ہوسکتا اسلئے اُسکے معنت کا کچہ تذکرہ لکہا جاتا ہے۔
کرتے ہین کہ جسوقت تیمور بادشاہ نے ملک ناصر والی مصر وقاہرہ کو قتل کیا تو سکے ارکین ا
اعیان دولت اور وہان کے علماء وفضلاء کو اپنے دربار مین بلاکر دنکی ضیافت کی ابن خ
بہی انکے ساتہہ نئی طرز وضع کا لباس پہنے ہوئے آیا بس وہین سے بعض آدمی خوش
کہانا کہانے لگے۔ اور اکثر تیمور کو اپنا دشمن سمجہکر کہانا کہانے مین تامل کرتے ہے تیمور اون
کیطرف غور سے دیکہتا تہا جب اسکی نظر ابن خلدون پہ پڑی حیران ہوکر کہنے لگا کہ یہ شخص
یہان کا باشندہ معلوم نہین ہوتا۔ ابن خلدون نے یہہ بات سنکر کہا کہ مولانا میرے بہت
عظیم الشان کی ملاقات کی اور اُنسے عزت وافتخار حاصل کیا اور اکثر دور دراز ممالک والمصا
بطور سیر وسیاحت کے گیا اور وہان کے امراء وعمایدسے ملا اور مینے اپنی تاریخ دانی۔
سلاطین وامم ماضیہ کا نام تازہ کیا۔ مین تاریخ مین خوب واقفیت رکہتا ہون اگر آپ
امتحان کرنا ہو تو بے شک کرلین اور آپکے طعام کہانے مین صرف سیری شکم نہین بلکہ
وافتخار بہی ہے۔ تیمور یہہ باتین سنکر بہت خوش ہوا اور اوسکی بڑی تعظیم وتکریم کی او
علماء واعیان سے جو کبیدہ خاطر معلوم ہوتے تہے سختی سے پیش آیا چند مدت ابن خلد
بادشاہ کے پاس رہا اور بہت قرب حاصل کیا بادشاہ اس سے اخبارات ملوک وامم کے
بہت خوش ہوتا تہا اور لوگون کو کہتا تہا کہ یہہ امام اجل ہے اسکی پیروی کرو۔ پہر
فاضل نے ایکروز بادشاہ کو اپنی تاریخ سناکر بہت خوش کیا اور مصر سے اوس تاریخ ا
اہل وعیال کے لانے کیواسطے اجازت مانگی۔ بادشاہ نے بمشکل اسکو اجازت دی پہر
مصر کیطرف گیا اور وہان سے واپس نہ آیا ؏

فاضل سیالکوٹی

مولانا عبدالحکیم بن شیخ شمس الدین علوم عقلیہ اور نقلیہ مین یگانۂ زمان اور یکتائے دوران ہوئ
شاہجہان بادشاہ کے یہان آپکی بڑی عزت ومنزلت تہی اور شہزادہ دنکو اپنا

مدت تک لاہور مین آپ درس دیتے رہے اور فاضل لاہوری کے لقب سے ملقب ہوئے اکثر علمائے پورب سے منطق مین انکے قال وقیل رہے چنانچہ حمد اللہ شارح سلم انکو قول کو قال الفاضل اللاہوری کرکے بیان کرتا ہے تصنیفات آپکی بڑی مفید ہے اور اہل علم انکو نہایت پسند کرتے ہین چنانچہ آپنے جو خیالی کا حاشیہ لکہا ہے اوس کے حق مین کسی نے یہ شعر کہا ہے

؎ خیالات خیالی بس عظیم است ۔ برائے حل او عبد الحکیم است ۔ اور تفسیر بیضاوی اور مطول پر حاشیہ اور عبد الغفور کا تکملہ نہایت عمدہ لکہا ہے ماسوا ان کے انکی اکثر منطق کی کتابون کی شرح اور حواشی آپکے ہین فارسی مین اپنے حضرت سید ابو محمد عبد القادر محی الدین جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین کا ترجمہ کیا ہے شیخ احمد مجدد سرہندی کو آپنے مجدد الف ثانی کا لقب دیا اور شیخ صاحب نے مولانا کو آفتاب پنجاب کے لقب سے ملقب کیا سنہ ۱۰۶۷ھ مین آپ کا انتقال ہوا ✽

سید عبد الجلیل بلگرامی

سید عبد الجلیل بن سید احمد حسینی واسطی بلگرامی ۱۰۷۱ھ مین شہر بلگرام مین پیدا ہوئے اور وہان ہی پرورش پائی اور اساتذہ کرام سے علم تحصیل کرکے فاضل اجل ہوئے علوم عقلیہ ونقلیہ مین استاد وقت تھے ۔ عربی اور ترکی اور فارسی اور ہندی نہایت طلاقت زبان سے بولتے تھے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے وقت انکی بڑی قدر و منزلت ہوئی عربی مین شعر فصیح و بلیغ کہتے تھے آپنے ۱۱۳۸ھ مین وفات پائی ✽

حرف الغین

غیلان بن سلمہ

غیلان بن سلمہ ثقفی شہر طائف کی فتح کے بعد اسلام لایا اسکے گہر مین دس عورتین تہین آنحضرت نے فرمایا کہ بجز انکی کوئی چار رکھ لے یہ شخص بنی ثقیف کے قبیلہ سے بڑا معزز تھا نہایت فصیح اور بے تکلف شعر کہتا تھا حضرت عمر خلیفہ دوم کے اخیر عہد مین فوت ہوا ✽

ذوالرمہ شاعر

ابوالحرث غیلان بن عقبہ بن بہیس بن مسعود بن حارثہ بن عمرو بن ربیعہ بن ساعدہ بن کعب بن عوف بن ربیعہ بن ملکان بن عدی بن عبدمناة بن ادبن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ذوالرمہ لقب شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان ہوا ہے۔ ایکدن شہر ابل کے بازار مین شعر پڑہ رہا تہا کہ فرزدق شاعر وہان آکر کہڑا ہوا اور شعر سنا۔ ذوالرمہ نے کہا اے ابوالفراس (یہہ فرزدق کی کنیت ہے) یہہ شعر جو تو نے سنے ہین کیسی ہین اسنے کہا بہت اچہے اور قابل تحسین وآفرین ہین۔ ذوالرمہ عشاق مشہورین عرب سے ہوا ہے اوسکی معشوقہ کا نام میتہ بنت مقاتل بن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری ہے۔ قیس بن عاصم وہ شخص ہے جو آن حضرت کیخدمت مین قبیلہ بنی تمیم کے ہمراہ حاضر ہوا حضرت نے اوسکی بڑی عزت کی اور زبان مبارک سے فرمایا۔ انت سید اہل الوبر۔ ابوعبیدہ بکری کہتا ہے کہ میتہ بنت عاصم بن طلبہ بن قیس بن عاصم ہے۔ ذوالرمہ اپنے شعرون مین اکثر اسکے نام کی تشبیب کرتا ہے کہتے ہین کہ ذوالرمہ نے میتہ کے چہرے کو کبہی نہ دیکہا تہا ایکروز میتہ برقع مین ذوالرمہ سے ملی اور اسنے چاہا کہ میتہ کا چہرہ دیکہون اسلیے چند شعر کہے جنکے سننے سے میتہ نے اپنے چہرہ سے برقعہ اوٹہا دیا اور اوسمین سے نہایت حسین مثل چودہوین رات کے چاند کے ظاہر ہوئی پہر ذوالرمہ نے چند اور شعر کہے جنکو سنتے ہی میتہ نے بالکل کپڑے اوتار دیے اور برہنہ ہوگئی ذوالرمہ نے وصال چاہا۔ مگر میتہ نے کہا کہ تو وصال کے بدلے موت کا مزہ چکہیگا۔ یعنی اگر یہہ بات ظاہر ہوگئی تو میری قوم کے لوگ تجہکو مارڈالین گے۔ ذوالرمہ اکثر خرقا سے (جو عرب مین ایک حسین عورت قبیلہ بنی بکار بن عامر بن صعصعہ سے ہتی) اپنی تشبیب کرتا رہا ہے۔ اور خرقا پر اسکی عشق کی یہہ وجہ ہتی کہ یہہ ایکدفعہ جنگل مین جارہا تہا اور خرقا خیمہ سے باہر کہڑی ہتی ذوالرمہ اسکو دیکہتے ہی عاشق ہوا اور اپنی مطہرہ کو پہاڑ کر خرقا کے پاس گیا اور کہنے لگا مین مسافر ہون اور میرا مطہرہ پہٹ گیا تو اسے درست کردے اوسنے کہا

مدد ستکر نا نہین آتا کیون کہ مین کام کرنا نہین جانتی اور مین خرقا ہون خرقا اوس عورت
کو کہتے ہین جو بزرگی کے سبب کوئی کام نکرے بلکہ اپنے قبیلہ پر حکم کرے آخر الامر ذوالرمہ خرقا سے اسطرح
باتین کرکے محظوظ ہوا۔ ذوالرمہ کے تین بہائی تھے ہشام اوفی مسعود پہلے اوفی مرگیا۔ پہر
ذوالرمہ۔ مسعود نے ان دونون کا مرثیہ کہا کذا ذکرہ ابن قتیبہ مگر حماسہ کے باب المراثی مین
اسکی برخلاف مذکور ہوا۔ ابو عمر علا کہتا ہی کہ ابتدا شعر کا امراء القیس سے اور انتہا ذوالرمہ پہ ہوا ذوالرمہ ۱۱۷ھ مین مرگیا

غیاث الدین مصنف حبیب السیر

غیاث الدین بن ہمام الدین شیرازی اصل ہروی مولد علم فصاحت و بلاغت اور نظم و نثر
مین اپنے ہمسرون سے فائق تہا۔ تواریخ علما اور کبرا کی اسکو بڑی منضبط تہی چنانچہ خلاصۃ
الاخبار اور اخبار الاخیار اور مکارم الاخلاق اور ماثر الملوک اور دستور الوزرا وغیرہ کتابین
تصنیف کین اور تاریخ حبیب السیر کی تصنیف ۹۲۷ھ مین شروع کی اور ماہ شوال ۹۳۳ھ مین ہرات
سے قندہار مین آیا پہر ۹۳۴ھ مین ہند کیطرف گیا اور دار الخلافت اکبرآباد مین ۴۔ محرم
۹۳۵ھ مین داخل ہوا اور ظہیر الدین بابر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور بادشاہ نے اس کی
بڑی تعظیم و تکریم کی اور وہان سے اسکو بڑا فایدہ حاصل ہوا ۹۴۲ھ مین فوت ہوا اور اسکی
وصیت کے بموجب اسکی نعش کو دہلی مین لیجا کر خواجہ نظام الدین کے مقبرہ مین دفن کیا
حبیب السیر کو اسنے خواجہ حبیب اللہ شاہ اسماعیل بن حیدر صفوی کے مصاحب کے لئے تصنیف کیا ہے

حسان الہند

غلام علی آزاد بن سید نوح حسینی بلگرامی ۲۵۔ ماہ صفر روز یکشنبہ ۱۱۱۶ھ مین پیدا ہوے
کتب درسیہ میر طفیل محمد اور کتب لغت و حدیث و فنون ادب میر عبد الجلیل نانا سے پڑہین دنیا کیطرف
بڑے کم راغب تہے چنانچہ جب نظام الملک رئیس حیدرآباد جو آپکا شاگرد تہا بعد وفات اپنے باپ کی
مسند ریاست پر بیٹہا تو مولانا سے مستدعی ہوا کہ اب آپ جو منصب چاہین ہم عطا کے فضل سے
حاصل ہی انہون نے فرمایا کہ مین آزاد ہون اور مخلوق کا بندہ نہین ہون آپکا بخزانہ طلب نہین

لکہا ہی خواجہ حافظ شیرازی نے بیت سے جو پہلے چہار بیت فقیر کے نام اور تخلص کی طرف اشارہ کیا ہی جیسے
ہے عاشق مسکینم وپروانہ گفتہ خودعلی شادم + بندہ عشقم وازہر دوجہان آزادم - بندہ عشق
ترجمہ غلام علی کا ہے - کیونکہ عشق سے مراد حضرت علی مرتضی ہین جیسے شعرا نے اپنے شعرون
مین ذکر کیا ہے انتہی - اتحاف النبلاء مین لکہا ہی کہ آپکی تصانیف حسب ذیل ہے شرح صحیح
بخاری کتاب الزکوۃ تک دس ہزار بیت عربی مین شمامۃ العنبر فی ماورد فی الہند من سید
البشر تسلیۃ الفواد فی قصاید آزاد تین ہزار بیت سند السعادات فی خاتمہ حسن الساداتہ چار ہزار
بیت - روضۃ الاولیاء - ید بیضا شاعرون کے تذکرہ کے بیان مین بیس ہزار بیت - سبحۃ
المرجان فی آثار ہندوستان دس ہزار بیت - غزلان الہند دو ہزار بیت - دیوان فارسی نو ہزار
بیت - خزانہ عامرہ تذکرہ شعراء جو ایک بسیط کتاب ہے - مثنوی مظہر البرکات سات دفتر عربی مین
مرآت الجمال ایک قصیدہ کا نام ہے جو سراپا محبوب مین ایک سو پنج بیتون مین لکہا ہی - دیوان
عربی مین تین ہزار بیت - شفاء العلیل فی اصطلاحات کلام ابی الطیب المتنبی - ہفت دیوان
عربی مسمی بسبع سیارہ اسمین قصاید مستزاد - مردوف - مزدوج - مرجع وغیرہ مین جو کسی شاعر نے
انکے پہلے اسطرح کے تصنیف نہین کئے اور کسی اہل ہند سے مسموع نہین ہوا کہ اوسنے ایک دیوان
عربی کا بنایا ہو چہ جائیکہ سات دیوان ہون اور ان دیوانون مین آنحضرت کی تعریف مین مضامین
رشیقہ اور معانی دقیقہ ایجاد فرمائی چنانچہ دو تین شعر عربی کے یہان لکہے جاتے ہین +

الصبحت خالًا عنہای الدون فی ... محراب صاحب نخبۃ الحسنات
یبکی بلالًا کان یسکن مسجدًا ... متبرکًا من شارع الصلوات
نظام سلک الانبیاء محمد ... مولی الخلایق مالک الرقبات

وفات ان کی ۱۲۰۰ھ مین ہوئی اور عمر آپکی ۸۵ سال کے تہی +

حرف الفاء

فاضل شہاب فیشان بن علی بن فیشان بن ثمال دمشقی شاعر ماہر و فاضل

ہنجرتہا بادشاہونکی خدمت مین رہکر اونکی اولاد کو تعلیم دیتا رہا اور اونکی مدح مین قصیدے کہتا رہا
اور عربی مین ایک قرآن نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا مدت تک مقام زبدانی مین رہا زبدانی
وہ مرغزار ہے جسمین موسم سرما مین برف کثرت سے پڑتی ہے اور ایام ربیع مین شگوفہ کہلتے
ہین اسنے اوس مقام کی وصف مین بہت شعر کہے وفات اسکی [illegible] مین ہوئی ع

ملک الشعرا فیضی ہندی

ابو الفیض فیضی بن شیخ مبارک بن شیخ خضر ۹۵۴ ہجری مین پیدا ہوا اسکا باپ شیخ مبارک
خاندان ہمایون کے دربار کا ایک سوار تھا اور اسکے چار بیٹے دو بیبیون سے تھے - ابو البرکات
اور ابو الخیر اور ابو الفضل اور ابو الفیض یہہ سب بادشاہی دربار مین نوکر تھے لیکن سب سے
اعلے اور افضل اور اعلم فیضی تھا اور اہل اسلام مین سے اول اول اسنے زبان سنسکرت کو سیکہا
اور بعض کتب سنسکرت کو بہی فارسی مین ترجمہ کیا جسوقت اسنے مہابہارتہ کا منظوم ترجمہ ختم
کیا تو اکبر بادشاہ نے اسکو ملک الشعرا کا خطاب عطا کیا مغلون کے ہندوستان فتح کرنے
سے پہلے اسکے باوا جداد ہندوستان مین رہتے تھا اسوجہ سے ہندی کہلاتا تھا اگرچہ یہہ ہندی
تھا لیکن پہر بہی ظہوری ولایتی اسکا ہمعصر اسکی بڑی قدر کرتا تھا اور یہہ شخص صرف شاعر ہی
نہ تھا بلکہ اعلے درجہ کا فلسفی اور منطقی بہی تھا اسنے اور اسکے بہائی ابو الفضل نے اپنی دلائل
فلسفیہ سے اکبر بادشاہ کو لامذہب کردیا تھا فیضی علم ادب مین ایسا کمال رکہتا تھا کہ ایک بے نقطہ
تفسیر قرآن مجید کی عربی مین مسمی سواطع الالہام اور ایک بے نقط کتاب موارد الکلم جسکی دو چار سطرین
ذیل مین درج کیجاتی ہین تصنیف کین یہہ دونو کتابین اسکے کمال درجہ و متبحر ہونے پر دلالت کرتی ہین ع

مدلول کلام الله محامد الله واسماء الرسل وما وعد الله
واوعده هو الكمال مع اهل العالم وصوله الى الاعمال وطوالعها كلام الله
حاد للاعلام والامر والروع وما وعد واوعد ومحامد طه السلام
ومكارم الله كل وهاد اهل الاسلام والهموم عما سوا الساعه وسطع

اہل العلم والحکم و دوم اہل الطلاح - یہہ ادیب شاعر فلسفی سنہ ہجری میں فوت ہوا - لکھتے ہیں کہ اکبر بادشاہ اس کی عیادت کے واسطے اس کے مکان پر آیا کرتا تھا اور اخیر وقت میں اس کے پاس موجود تھا +

مولانا فضل حق صاحب

مولوی فضل حق بن مولوی فضل امام خیر آبادی عالم اجل اور فاضل بے بدل حاوی فروع و اصول وجامع معقول و منقول ہیں علوم عقلیہ میں انکا سلسلہ ملا نظام الدین و ملک بحر العلوم عبد العلی تک پہونچتا ہے اور علوم نقلیہ آپنے مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی سے حاصل کئی اساتذہ وقت آپکی شاگردی کو فخر جانتے تھے مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری جو یگانہ زمانہ ہیں اور علم ادب میں اپنی نظیر نہیں رکھتے اور آپکی تصنیف سے کئی قصیدے عربی و فارسی اور اردو اور کتاب شواہد التفسیر حل آیات بیضاوی اور تعلیقات جلالین اور شرح مشکوات المصابیح اور شرح حماسہ اور شرح سبعہ معلقہ اور شرح حدیث ام زرع مسمی بہ تحفہ صدیقیہ اور مثنوی چشمہ فیض و روضہ فیض فارسی میں اور مثنوی صبح عید اردو میں ہے وہ بھی آپکے شاگرد ہیں جنکے ذریعہ سے بندہ راقم الحروف بھی مولانا صاحب مرحوم کا فیضیاب اور زلہ ربا ہے - مولانا کو علم فلسفہ اور ادب میں ید طولی تھا افق المبین کی کسیقدر شرح او قاضی مبارک کا حاشیہ آپکی تصنیف ہے اور علم حکمت میں ہدیہ سعدیہ جو نہایت عجیب و غریب اور مفید کتاب ہے آپنے واسطے سہولت طلبار کے تصنیف فرمائی قصاید عرا آپکے امرا القیس اور لبید کے قصاید پر فوقیت رکھتے ہیں نظم و نثر میں آپکو اسقدر مہارت ہے کہ بلا مبالغہ شاید سلف و خلف میں چند آدمی آپکے ہم پلہ ہوئے ہوں گے انکے اشعار شعرا زمانہ جاہلیت کی طرز پر ہیں چنانچہ آپکے ایک قصیدہ کے یہہ دو شعر ہیں +

لا ترمی فی حشنا العادی کلاکم ۔ نوافذ ما لہا منہا التیام

جوائح قطعت منہا قلوب ۔ الا عادی لاجوانحہم وہام

اور مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی سے جو غیر مقلدین کے امام تھے تقلید شخصی کی بابت بڑے مباحثے ہوئے دہلی میں آپ عہدہ جلیلہ اور منصب عظیم پر مقرر تھے اور سرکار انگلشیہ کی قید میں جزیرہ انڈمان میں جس کو کالا پانی کہتے ہیں جاکر سنہ [illegible] میں فوت ہوئے۔ ولادت آپکی سنہ [illegible] میں ہوئی تھی ∘

حرف القاف

قتیلہ شاعرہ

قتیلہ بنت نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار شاعرہ مخضرمہ صحابیہ ہے اسکے باپ نضر کو حضرت علیؓ نے جنگ بدر میں آنحضرت صلعم کے حکم سے قتل کیا تھا اور اسنے اپنے باپ کا مرثیہ کہا تھا جسکے چند شعر یہاں لکھے جاتے ہیں ∘

امحمدٌ ولانت ضنءُ نجیبۃٍ ۞ من قومھا والفحل فحلٌ معرقُ

اے محمد آپ ایک عورت قوم کی بزرگ کے بیٹے ہیں اور آپ بڑے جوانمرد گرامی نژاد ہیں ∘

ما کان ضرک لو مننت وربما ۞ منّ الفتی وھو المغیظ المحنقُ

کونسی چیز آپکو ضرر دیتی اگر آپ احسان کرتے کیونکہ بااوقات جوانمرد غصہ اور طیش کی حالت میں احسان کرتا ہے قتیلہ نے یہہ بات درست کہی کیونکہ اسی روز آنحضرت نے ابوعزہ جمحی شاعر کو رہا کیا تھا ∘

والنضر اقرب من اصبت وسیلۃً ۞ واحقھم ان کان عتقٌ یعتقُ

اور نضر ان سب سے جو جنگ بدر میں آپکے پاس قید کرکے لائے گئے تھے آپکا بڑا رشتہ دار تھا اور اگر آزادی دیجاتی تو وہ سب سے زیادہ تر مستحق تھا لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلعم یہہ شعر سنکر اسقدر روئے کہ آپکی ریش مبارک بھی تر ہو گئی اور آپنے فرمایا کہ اگر میں پہلے یہہ شعر سن لیتا تو کبھی اسکو قتل نکرواتا کذا فی اسد الغابۃ ∘

مجنون عامری عاشق لیلی

قیس بن الملوح بن مزاحم بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری عقیلی المعروف بمجنون عامری یہہ شخص رئیس العاشقین اور قدوہ شعرائے متقدمین تھا فی القبیلہ

شعر کہنے مین اسکو کمال مہارت تہی ابو تمام کتابی حماسہ مین اس کے اشعار لایا ہے مجنون کو
مصاحبت اور معاشرت عورتون کا بڑا شوق تھا جب اس نے قبیلہ حریش کی ایک نازنین عورت
لیلی بنت سعد بن مہدی نام کے حسن وجمال اور فصاحت وکمال کی خبر سنی تو اسکا دل اوسکی
طرف مائل ہوا اور اوسکی ملاقات کا مشتاق ہو کر وہانسے مرخص ہوا جس وقت لیلی کے گہر پہونچا تو
وہ مجنون سے نہایت سلوک اور محبت سے پیش آئی اور تمام دن دونو باہم ملکر باتین کرتے
رہے اور رات کو مجنون اپنے گہر کو وداع ہوا اور سر روز سے دونون کے دل مین محبت زیادہ بڑہنے
لگی اور مجنون اوسکے عشق مین اسقدر والہ اور شیدا ہوا کہ اوسنے کہانا پینا چہوڑ دیا ایکدن
مجنون کا باپ مجنون کو خانہ کعبہ مین لاکر ہدایت کرنے لگا کہ خدا کی جناب مین یہہ دعا کر کہ یا الٰہی
لیلی کی محبت میرے دل سے دور کر دے مگر جب مجنون بیت اللہ مین پہونچا تو بے اختیار
اوس کی زبان سے یہہ شعر نکلا ؎

یا رب لا تسلبنی حبها ابدا ویرحم الله عبدا قال آمینا

اے خدا میرے دلسے لیلی کی محبت ابد تک نہ ہٹا اور جو بندہ اس دعا پر آمین کہے اسپر
رحمت کیجیو مجنون کے باپ نے جب یہہ شعر سنا تو مجنون کے دل سے عشق کے دور ہونے سے
نا امید ہوا اور جان لیا کہ بیت اللہ مین دعا ضائع نہین ہوتی اغانی مین لکہا ہے کہ ایوب
بن عبایہ کہتا ہے کہ مینے بنی عامر کے ایک ایک بطن سے مجنون کا حال دریافت کیا مگر کسی نے
مجکو اوسکے نشان تک بہی نہ بتلایا - عثمان بن عمارہ بن خزیم مری روایت کرتا ہے کہ مین
ایکدفعہ بنی عامر کے گانو مین مجنون کے ملنے کے واسطے گیا جب اوسکے محلہ مین پہونچا تو اوسکے
باپ کی جو ایک پیر فرتوت تہا ملاقات کی اور اوسکے آس پاس مجنون کے دو بہائی اور کئی ایک
آدمی بیٹہے ہوئے تہے مینے اونسے پوچہا کہ مجنون کہان ہے وہ سب رونے لگے ! بڑہے نے
کہا کہ مجنون بیٹون مین سب سے مجکو نہایت عزیز تہا اور وہی میرے کاروبار کا مختار تھا
وہ اپنی قوم کی ایک عورت لیلی نام پر جو حسن وجمال مین بے نظیر تہی عاشق ہوا اور اوسکی

محبت بہی اس سے ہو گئی اور رفتہ رفتہ اسکے عشق کا چرچا جہان مین پہیلا لیلی کے باپ نے اوسکی شادی ایک اور شخص سے کر دی جسکے سبب سے دونون کے دلونمین آتش عشق زیادہ تر مشتعل ہونے لگی یہانتک کہ مجنون نے اوسکے عشق مین بات چیت کرنی اور کہانا پینا چہوڑ دیا اور ہمیشہ اپنے دوستونکے ساتھہ اوسکا تذکرہ کرتا تہا لیلی کو بہی اوسکی طرف خیال تہا اسلئے وہ ایک دفعہ مجنون کے پاس خلوت مین آئی اور اوس نے یہہ دو شعر کہے جو ذیل مین درج ہین ٭

كلانا مظهر للناس بغضاً ۔ وكلٌ عند صاحبه مكين
وانهما الا لحظ ليس يخفى ۔ اذا نطقت بما تخفى العيون

جسوقت لیلی نے یہہ شعر پڑہے مجنون پر غشی طاری ہو گئی اور زمین پر گر پڑا پہر جب ہوش مین آیا تو اسقدر جنون اوسپر غالب تہا کہ جو لباس اسکو پہناتے تہے وہ فی الفور چاک کر دیتا تہا اور خاک سر پر اوڑاتا تہا اور جب لیلی کا تذکرہ اسکے آگے بیان کیا جاتا تہا تو ہوش مین آکر ایسی اچہی باتین کرتا تہا کہ حرف مین بہی غلطی واقع نہ ہوتی تہی اور اگر اس سے کہا جاتا کہ تو نماز کیون نہین پڑہتا تو کچہہ جواب نہ دیتا تہا پہر ہمنے اوسکو قید کیا تو وہ اپنی زبان اور لبونکو دانتون سے کاٹنے لگا ہمنے یہہ حال دیکہکر اوسکو چہوڑ دیا اب وہ جنگل مین حیران و پریشان پہرتا ہے ۔ روایت کرتے ہین کہ جب مجنون لیلی کے عشق مین اسقدر مبتلا ہوا کہ اوسکو کہانے پینے کی ہوش نہ رہی تو اوسکی والدہ نہایت غمناک ہوئی اور لیلی کے پاس جاکر نہایت گریہ و زاری اور اضطراب و بیقراری سے کہنے لگی کہ اے لیلی تیرے عشق نے مجنون کو ویران کر دیا ہے نہ اوسکو کہانے کی ہوش ہے نہ پینے کی ۔ ہمیشہ بیہوش و دیوانہ رہتا ہے پس اگر تو کبہی اوسکو اپنے حسن و جمال سے محظوظ کرے تو امید ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت پر آجاوے ۔ لیلی نے کہا مین رات کو پوشیدہ مل سکتی ہون لیکن دنکو میرا ملنا کسی صورت سے نہین ہو سکتا پس رات کو لیلی مجنون کے پاس جاکر کہنے لگی اے قیس مینے سنا ہے کہ تو نے میری محبت مین کہانا پینا چہوڑ دیا ہے پہر مجنون نے رو دیا اور یہہ شعر کہا

قالت جننت على ايش فقلت لها ۔ الحب اعظم مما بالمجانين

الحب لیس یفیق الدہر صاحبہ ۔ وانما یصحو المجنون بالحین

راوی کہتا ہے کہ لیلی اور مجنون دونو ملکر تمام رات باتین کرتے رہے اور روتے رہے صبح ہوتے ہی لیلی اپنے گہر گئی اور پہر مرتے دم تک مجنون کی ملاقات لیلی سے نہ ہوئی۔ روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ مجنون اپنی وحشت مین چلا جاتا تہا اتفاقا راستہ مین اُسکو لیلی کا قافلہ جاتا ہوا ملا مجنون نے اُسکو دیکہکر نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا جن شخصون نے اُس قافلہ سے آکر مجنون کو زمین سے اوٹہایا اور اپنے سینے سے لگاکر بٹہایا اور لیلی سے وہان ٹہرنے کی التجا کی لیلی نے کہا اسمین میری فضیحت ہے اور کنیزک کو مجنون کیطرف سلام اور پیغام دیکر بہیجا کہ اے مجنون تیری مصیبت مین دیکہہ نہین سکتی لیکن کیا کرون کوئی صورت ملاقات کی نظر نہین آتی ورنہ مین جان و دل سے تیرے قربان ہولتی کنیزک نے یہہ پیغام مجنون کو دیا اور وہ سنتے ہی ہوش مین آکر کہنے لگا کہ میرا سلام بہی اوسکو دو اور کہو افسوس میری بیماری اور شفا اور ہستی اور نیستی سب تیرے ہی ہاتہہ مین ہے اور تو نے مجکو اس بلا مین ڈال رکہا ہے یہہ کہکر روتا ہوا پہر بیہوش ہوگیا عثمان بن عمارہ مری ایک پیرمرد سے جوکہ مجنون کی قوم سے تہا روایت کرتا ہے کہ مین ایکدفعہ جنگل مین مجنون کے ملنے کیواسطے گیا اور صبح سے عصر تک اُسکی تلاش مین رہا عصر کیوقت مجکو ریگ کے ایک تودہ پر انگلیون سے لکیرین کہینچتا ہوا نظر پڑا جب مین اُسکو قریب گیا تو وہ مجہے دیکہکر اسطرح بہاگا جسطرح وحشی جانور انسان سے بہاگتا ہے مین یہہ حال دیکہکر وہان کہڑا ہوگیا پہر وہ پہرکر میریطرف دیکہنے لگا مینے قیس بن ذریح کے دو شعر پڑہکر کہا کہ یہہ کیسے اچہے ہین اوس نے رو دیا اور اپنے دو شعر پڑہکر کہا کہ یہہ اُنسے بہی اچہے ہین پہر جنگل سے ایک ہرن نے جست کی جسکے تعاقب مین وہ بہی دوڑتا ہوا روپوش ہوگیا مین وہان سے گہر کیطرف واپس آیا دوسرے دن اُس جنگل مین پہر جاکر تلاش کرنے لگا مگر وہ کہین نہ ملا تیسرے دن اوسکے متعلقین کے ہمراہ جاکر تمام دن تلاش کرتا رہا مگر وہ کہین نہ ملا پہر چوتہے روز ہم بدستور اُسکی تلاش کرنے گئے تو اُسے ایک سخت پتہریلی زمین پر مرا ہوا پایا۔ اور اوسکو اُٹہاکر تجہیز و تکفین کرکے دفن کیا

ہیثم ایک جماعت بنی عامر سے روایت کرتا ہے کہ جب مجنون مر گیا تو اوس دن کوئی عورت بنی جعدہ اور بنی حریش کی گھر مین نرہی بلکہ سب برہنہ سر شعر ادبلا کرتی ہوئین جنگل مین گئین اور ایسا ہی جس پر جوان کو خبر ہوئی وہ بھی روتا ہوا آگیا۔ لیلی کا باپ مع اپنی قوم کے تعزیت کیواسطے گیا اور اپنی قوم کے سب لوگون سے وہ سخت رویا اور بے نہایت افسوس کرکے کہنے لگا کہ مجھے معلوم نہ تہا کہ نوبت یہانتک پہونچیگی اور مین مرد عربی تہا شرم و عار سے مینے لیلی کی شادی اس سے نکی سدی کہتا ہے کہ مین یقین کرتا ہون کہ کسی میت پر اسقدر ماتم نہ ہوا ہوگا جسقدر کہ مجنون کی میت پر ہوا ابن جوزی کہتا ہے کہ مجنون سنہ [illegible] مین فوت ہوا

قطری بن فجاءہ

ابو نعامہ قطری قریہ قطر کیطرف منسوب ہے اور اسکا نام جعونہ بن مازن بن یزید تہا یہ شخص خارجیونکا رئیس اور شاعر حماسی ہے ابو تمام طائی حماسہ مین اسکے یہ اشعار لایا ہے ؏

اقول لها وقد طارت شعاعا من الابطال ويحك لن تراعى

مینے اپنے نفس کو جو تفرقہ مین کہ وہ دلیرون سے مضطرب ہوکر اوڑا تہا کہا ہے ہرمت گھبرا ؏

فانك لو سألت بقاء يوم على الاجل الذي لك لم تطاعى

بیشک اگر تو اپنے اندازہ عمر کی جو تیرے واسطے مقرر ہے ایکدن کی بہی مہلت مانگیگا تو تیرا کہنا نہین مانا جاویگا۔ یہہ شاعر سنہ ٧٩ہ مین مر گیا ؏

حریری صاحب مقامات

ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری بصری حرامی امام وقت اور یگانہ زمانہ تہا مقامات کی تصنیف مین اسنے خوب فصاحت وبلاغت ظاہر کی اور لغات اور رموز ادب و اسرار عرب اپنے کلام مین داخل کئے حریری کے بعد کسی نے اوس مین ایسی کتاب نہین لکھی جو شخص اسکی کتاب کو کما حقہ پڑہتا ہے وہ اسکی فضیلت اور لیاقت سے واقف ہوتا ہے۔ مقامات کی تصنیف کا سبب اسکے بیٹے ابو القاسم عبد اللہ نے یون بیان کیا ہے کہ میرا باپ مسجد بنی حرام مین بیٹہا ہوا تہا کہ ایک پیر مرد سفر کا لباس پہنے ہوئے آنکلا لوگون نے جب اوس سے [illegible]

عذب البیانی دیکہی تو اوسکا نام اور مکان پوچہا اوسنے کہا مین سروج سے آیا ہون اور ابو زید
میری کنیت ہے حریری نے اڑتالیسوان مقامہ حرامیہ بناکر ابو زید کیطرف منسوب کیا پس یہہ مقامہ
یہانتک مشہور ہوا کہ اوسکی خبر شرف الدین ابو نصر نوشیروان بن محمد بن خالد بن محمد قاشانی وزیر امام
مسترشد باللہ کو پہونچی وزیر نے وہ مقامہ منگواکر دیکہا اور بہت خوش ہوکر میرے باپکو اور مقامات
کے بنانیکا حکم دیا۔ چنانچہ میرے باپ نے پچاس مقامے لکہے۔ لکہا ہے کہ ابو زید کا نام مطہر بن سلام بصری
تہا اور یہہ شخص علم نحو مین بڑا ماہر تہا مدت تک حریری سے پڑہتا رہا اور اس سے روایت بہی کرتا ہے
ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے ۶۵۶ھ مین شہر قاہرہ مین کئی نسخے مقامات کے خاص مصنف کے
ہاتہہ کے لکہے ہوئے دیکہے جنکے اخیر مین مصنف نے لکہا تہا کہ مینے وزیر جمال الدین عمید الدولہ ابی
علی حسن بن ابی العز علی بن صدقہ وزیر امام مسترشد باللہ کیواسطے یہہ کتاب بنائی اور بیشک
یہہ روایت اصح ہے کیونکہ مصنف کے ہاتہہ کی لکہی ہوئی ہے اور وزیر مذکور ماہ رجب ۵۲۲ھ مین فوت
ہوا بعض کتابون مین لکہا ہے کہ جب حریری نے چالیس مقامے بناکر بصرہ سے بغداد مین لیجاکر
اپنی لیاقت ظاہر کی تو وہان کے ادیبون نے نہ مانا اور کہا کہ یہہ مقامے کسی فصیح و بلیغ
مغربی کے ہین جو بصرہ مین مرا ہے اور اوسکے اوراق پراگندہ پڑے تہے حریری نے اونکو اپنا بنایا
وزیر نے یہہ بات سنکر اسکو اپنے پاس دربار مین بلوایا اور پوچہا کہ تمہارا کیا پیشہ ہے حریری نے
کہا انشا وزیر نے ایک واقعہ معین کرکے اوسپر انشا کرنیکا حکم دیا حریری ایک گوشہ مین کاغذ
قلم لیکر مدت تک تنہا بیٹہا رہا مگر کچہہ نہ لکہہ سکا اسلئے نہایت شرمسار ہوکر اپنے شہر کو واپس گیا منجملہ
اون لوگون کے جنہون نے حریری کا انکار کیا تہا ایک ابو القاسم علی بن افلح ہے اوس نے
جب وقت اسکا یہہ حال دیکہا تو یہہ شعر کہے ؎

شیخ لنا من ربیعۃ الفرس   ینتف عثنونہ من الہوس
انطقہ اللہ بالمشان کما   رماہ وسط الدیوان بالخرس

پہر حریری نے اپنے شہر مین جاکر نہایت عمدہ اور آگے سے بہی بڑہکر دس اور مقامے تصنیف کرکے

وزیر کے پاس بہیجے اور مجلس مین حبس اور گہبراہٹ کا عذر کیا اسیواسطے حریری کے حق مین کہتے ہین
کہ ... تب کما یشاء و ہا یکتب کما یود ہم۔ مقامات کے سوا حریری نے اور ایک مشہور کتاب
درۃ الغواص فی اوہام الخواص نام اور ملحۃ الاعراب منظومہ فی النحو اور دیوان اشعار اور قصاید مجنس
وغیرہ بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین کہتے ہین کہ حریری نہایت بدشکل تھا چنانچہ ایک مسافر
اسکے پاس علم حاصل کرنیکیواسطے آتا تھا ایک روز حریری کی شکل دیکھکر نہایت متنفر ہوا حریری بہی
سمجھ گیا پہر اوسنے حریری سے کچھ لکھوانا چاہا حریری نے چند شعر ایسے لکھے جنکے دیکھنے سے پہر وہ حریری
کے پاس نہ آیا۔ اور تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہی کہ حریری کو نتف لحیہ کی بڑی سخت عادت تہی
پس جب وہ بغداد مین آیا اور محلہ حریم مین سکونت اختیار کی تو ابن جکینا کی اس سی عداوت
ہوگئی اور دونو طرف سے ہجاجات شروع ہوئی اس اثنا مین حریری موضع مشان کیطرف
جلاوطن کیا گیا اسوقت ابن جکینا نے یہہ شعر مرقومۃ العدد کہے اور اسکا دوسرا شعر اسطرح روایت کیا گیا ہے

انطقہ اللہ فی المشان وقد   الجمہ فی الحریم بالخرس

مشان بغداد کے قریب ایک موضع کا نام ہے جو جلاوطن لوگون کیواسطے مقرر کیا گیا تہا انتہی حریری کے بعد
اسکے دو بیٹے باقی رہے ایک عبید اللہ جو مقامات کا راوی ہے اور ایک دوسرا بیٹا جو بڑا فقیہہ تہا۔ حریری ۴۴۶ھ
مین پیدا ہوا اور سنہ ۵۱۶ھ مین بصرہ کے کوچہ بنی حرام مین دو بیٹے چہوڑکر فوت ہوا۔ اور اس کوچہ کا نام
قبیلہ بنی حرام کی سکونت کے باعث حرامی مشہور ہوا۔ حریری نسبت عمل حریر یا بیع حریر کیطرف ہی مشان
بفتح میم ایک چہوٹا سا شہر بصرہ کے پاس ہے اور اوسمین ۱۰ ہزار درخت کہجور کے تہے وزیر نوشیروان
مذکور بڑا فاضل جلیل القدر تہا جسنے تاریخ مسمی بصدور زمان الفتور و فتور زمان الصدور تصنیف کی ... فوت ہوا

حرف الکاف

کعب بن مالک

انصاری خزرجی ... صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوئے ہین زمانہ جاہلیت مین بہی شعرائے
مجیدین مین معدود تہے اور بعد اسلام لانیکے بہی شعر انپر غالب رہا اکثر شعرائے زمانہ آپکے جواب دینے

سی ماجرا رہتی تھی حسان بن ثابت اور کعب بن مالک دونون شاعر ہم پلہ تھی اور دونو اہل اسلام سے شاعری مین بےمثل تھے یہہ شاعر صحابی تھے ۵۴ھ مین ۷۷ سال کی عمر کے ہوکر فوت ہوئے ۞

کُثَیِّر عاشق عزہ

ابو صخر کثیر بن عبد الرحمن خزاعی عاشق عزہ عرب کا مشہور شاعر اور عاشق لسنی تھا اور مذہب شیعہ رکہتا تہا۔ ایکدن عبد الملک کی بارگاہ مین گیا۔ عبد الملک نے کہا تجھے آل ابیطالب کی قسم تو نے اپنی سے زیادہ بہی کوئی عاشق دیکہا ہی کثیر نے کہا کہ اے امیر المومنین اگر تو مجہی اپنی حق کی قسم دیتا تو بہی مین تجھے بتادیتا۔ عبد الملک نے کہا اچہا تجھے میرے حق کی قسم ضرور بتا اوسنے کہا کہ ایک روز مین حیران و سرگردان جنگل مین پہر رہا تہا کہ ناگاہ ایک آدمی دام لگائے ہوئے دیکہا جیتے اوس سے پوچہا کہ تو یہان کیون دام لگاکر بیٹہا ہے اوسنے کہا بہوک نے غلبہ کیا ہے اور کہانے کو کچہہ نہین ہے مین چاہتا ہون کہ اگر کچہہ شکار ہاتہہ آوے تو اوس سے قوت کرون۔ کثیر نے کہا مین بہی اس کام مین تجھے مدد دون اوسنے اجازت دی اور ہم دونو ملکر شکار کہیلنے لگے اس اثنا مین دام مین ایک ہرن پہنسا مینے چاہا کہ دوڑ کر اوسے پکڑون مگر اوسنے پیشقدمی کرکے ہرن کو دام سے چہوڑ دیا مینے اوسکو ملامت کی اوسنے یہہ جواب دیا کہ اسکی آنکہہ لیلی کی آنکہہ سے مشابہت رکہتی تہی اور عربی مین چند شعر کہی جنکا مضمون اس شعر کے مطابق ہے ۞ بیت ترا آہو مرا ہم چشم لیلی است ۞ ترا وحشی مرا عین تسلی است۔ کثیر کہتا ہے کہ مین اوسکا یہہ حال دیکہکر نہایت حیران ہوا۔ اور اپنے عشق پر نہایت رشک کہایا۔ کثیر کا عشق عزہ سے اسقدر مشہور تہا کہ عرب مین ضرب المثل ہوا اور یہہ اپنے سب شعر عزہ کے عشق مین کہتا رہا اور اسی کے نام سے تشبیب کرتا رہا ابو تمام طائی حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا ہے۔ کثیر تصغیر کثیر کی ہے اور تصغیر سے نام رکہنے کی وجہ یہہ ہے کہ کثیر نہایت کوتاہ قامت اور بدصورت اور احمق تہا بلکہ بعضے کہتے ہین کہ اوسکے قد کا طول بقدر تین بالشت کے تہا اور بسبب کوتاہ قامتی کے اسکا لقب رب الزباب پڑا تہا جب کثیر عبد العزیز کے پاس جاتا تہا تو وہ تمسخر سے کہتا تہا کہ سر نیچے کر کے آ ر تاکہ سقف تیرے سر کو تکلیف نپہونچے

وفات اسکی سنہ میں ہوئی کہتے ہیں کہ کثیر عزہ کو ملنے کیواسطے چلا جاتا تھا راستہ میں اوسکو لوگ عزہ کی جنازی سے واپس آتے ہوئے ملے۔ کثیر نے اپنی اونٹنی عزہ کی قبر پر لیجاکر کہڑی کی اور یہ شعر پڑہتا ہوا وہیں چلاگیا ❊ اقول ونضوی واقف عند قبرها + علیک سلام الله والعین تسفح + وقد کنت ابکی من فراقک حیة + فانت لعمری الیوم نائی وانزح ❊ میں کہتا ہوں اسحالمیں کہ میری اونٹنی اسکی قبر کے پاس کہڑی ہے تجہپر سلام اللہ کی ہے اسحالمیں کہ آنکہہ بہتی ہے اور میں تیرے فراق میں زندگی میں روتا تہا اور آج مجہے اپنی عمر کی قسم تو مجہسے بہت دور اور بعید ہے ❊

حرف اللام

لبید شاعر

لبید بن ربیعہ عامری جعفری قبیلہ بنی جعفر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان سے ہیں اور شاعر مخضرمی ہیں زمانہ جاہلیت میں ہونے انہوں نے شعر کہے چوتہا قصیدہ سبعہ معلقہ کا انکی تصنیف ہی اور اوسمیں نوار بنت عبد اللہ مری سے تشبیب کرتے ہیں اور ربیعہ بن زیاد عبسی سے اپنے مشاجرات کا حال جو نعمان بن منذر لخمی کے سامنے ہوئے تہے بیان کرتے ہیں لبید کے معنی لغت میں جوالق کے ہیں اور حضرت عمر خلیفہ دوم نے اُنسے کہا تہا کہ اے جوالق تجہنے میرے بہائی کو قتل کیا ہے اور ایام جاہلیت میں آپنے حضرت عمر کے بہائی زید بن خطاب کو قتل کیا تہا آنحضرت کے عہد میں مشرف باسلام ہوکر اور حضرت عثمان خلیفہ سوم کے عہد میں ایکسو ساٹہ یا زیادہ سال کی ہوکر فوت ہوئے اور یہ بہی عرب کے معمرین میں سے ہیں اور ابوتمام طائی حماسہ میں بہی انکے اشعار لایا ہے ❊

حرف المیم

اعشی شاعر

اعشی کے لقب سے عرب کے کئی شاعر ملقب ہیں لیکن سب سے مشہور تر میمون بن قیس بن جندل

بن [illegible] جندل بن عوف بن سعد بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے — اسکی کنیت ابو بصیر تھی — محمد بن سلام کہتا ہے کہ مینے یونس نحوی سے پوچھا تھا کہ عرب مین کون بڑا شاعر ہوا ہے اسنے کہا مین کسی خاص آدمی کی طرف اشارہ نہین کرسکتا لیکن یہہ کہتا ہون کہ امرؤ القیس غصہ اور نابغہ خوف اور زہیر رغبت اور اعشی مسرت وطرب کیحالت مین بہت بڑے کہنے والے ہین عرب اعشی کو صناجۃ العرب کہتے تھے اور صناجۃ عربی زبان مین جھانجہ کو کہتے ہین یہہ شخص بڑا آوارہ بدنام عیاش تھا حسان بن عمرو بن مرثد بکری کی کنیز ہریرہ نام سے جو سیاہ رنگ تھی تشبیب کرتا رہا — اعشی نے حضرت محمد مصطفے صلعم کی خدمت مین آنا چاہا تھا اسلئے گہر سے ہی ایک یہہ قصیدہ جسکے دو شعر یہہ ہین کہتا ہوا چلا تھا ؎

فآلیت لا ارثی لها من کلالة ۔ ولا من حفی حتی تلاقی محمدا

متی ما تناخی عند باب ابن ہاشم ۔ تراحی وتلقی من فواضله یدا

جب قریشیونکو یہہ خبر پہونچی تو انہون نے کہا کہ یہہ صناجۃ العرب ہے جسکی تعریف کرتا ہے اوسکو دنیا مین روشن کردیتا ہے اسلئے راستہ مین آکر اسکو ملے اور پوچھا کہان جاتا ہے اسنے کہا حضرت محمد مصطفے صلعم کیخدمت مین مسلمان ہونے جاتا ہون انہون نے کہا کہ وہ کئی باتین منع کرتا ہے اسنے کہا وہ کون ہین ابو سفیان بن حرب نے کہا زنا اعشی نے کہا زنا نے مجہے خود چھوڑ دیا ہے مینے اسکو نہین چھوڑا پہر اسنے کہا قمار بازی اسنے کہا اسکی عوض شاید مجہے کوئی چیز ہاتھ آجاوے پہر اسنے کہا ربا اسنے کہا اب نہ مین قرض دیتا ہون نہ لیتا ہون تاکہ مجہکو اس سے خوف ہو اسنے کہا خمر اسنے کہا مین تمہین کبہی نہ چہوڑونگا یہہ کہکر اپنے گہر کیطرف واپس چلا اور رستہ مین اونٹنی سے گر کر مر گیا

مروان بن ابی حفصہ

ابو السمط مروان بن ابی حفصہ سلیمان ابن یحیی یہودی اس کا باپ حضرت عثمان یا مروان بن الحکم کے پاس آکر ایمان لایا اہل مدینہ کے زعم مین وہ سموئیل بن عادیا یہودی کا بچہ [illegible] مشہور شاعر جاہلی ہے غلام تہا اور یون بہی کہتے ہین کہ ابو حفصہ [illegible] کی

قیدیون سے ایک غلام تہا جسکو حضرت عثمان نے خرید کر مروان بن الحکم کو بخشا۔ مروان بن ابی حفصہ یمامہ کا
رہنے والا تہا بغداد مین آیا اور خلیفہ مہدی اور ہارون رشید کی مدح مین قصیدے کہے اور غلو ہونکی وجہ
کرکے رشید کے مقربون سے ہوا یہہ ایسا شاعر نامور عدیم النظیر تہا کہ اسنے ایک قصیدہ لامیہ معن
شیبانی کی مدح مین کہا تہا جسکے سبب تمام زمانہ کے شعرا سے اسکو فضیلت دی گئی تہی اور اسکے
صلہ مین اسکو اسقدر مال و زر حاصل ہوا کہ اوسکی اوٹہانیسی عاجز ہوا اور کسی شاعر کو پہلے اس کے
اتنا مال و متاع حاصل نہین ہوا چنانچہ ایک خلیفہ سے اسکو ایک شعر کے عوض مین ایک ہی تہیلا کہ درہم کا
ملا۔ اور قصیدہ لامیہ جو اسنے کہا ہے اوسکے دو شعر یہہ ہین ؎

هم القوم ان قالوا اصابوا وان دعوا اجابوا وان اعطوا اطابوا واجزلوا
وما يستطيع الفاعلون فعالهم وان احسنوا في النائبات واجملوا

وہ قوم ہے اگر کہڑے ہون تو مطلب کو پالین اور اگر سختی پہیلائی جاوین تو وہین حاضر ہون اور اگر
بخشش کرین تو خوش ہون اور انعام دین اور کام کرنیوالے اونکا سا کام نہین کرسکتے اگرچہ وہ
حادثات مین کتنا ہی بڑا احسان کرین اور اچہا کرین۔ مروان سنہ ۱۰۵ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۲ھ مین بغداد مین مرگیا

منصور نمیری

شاعر اجل و سخنور کامل تہا اسکی دوستی عتابی سے کمال درجہ کی تہی اور عتابی کی تعظیم اور توقیر بڑی
کرتا تہا ایکدن عتابی نے نمیری کو مغموم دیکہکر اسکا باعث پوچہا نمیری نے کہا میری عورت کو
تین روز سے دردزہ ہو رہی ہے اور بچہ پیدا نہین ہوتا عتابی نے کہا تو کیون گہبراتا ہے جا
اسکی دوا تیرے پاس ہے کہ اوسکی فرج پر رشید کا نام لکہدے اوسی وقت بچہ پیدا ہو جاویگا نمیری
نے کہا مینے تمہین دوست سمجہکر یہہ دکہ تمہارے آگے بیان کیا اور تو مجہسے مسخر کرتا ہے اور خلیفہ
کے نام کی ہتک کرتا ہے عتابی نے کہا یہہ گالی کہاں تو نے مجہے سکہائی ہے اور ایک شعر نمیری
کے قصیدے کا پڑہ دیا جس سے نمیری کو اور بڑا غصہ آیا اور رشید کو جاکر [illegible] سے واقف
کیا رشید نے [illegible] عتابی کے قتل پر قسم کہائی گر چونکہ عتابی یحیی بن جعفر کی

کے مصاحبون رضا اور یحییٰ کو اسکے کمال محبت تھی اسلئے اسکی سفارش سے رہائی پاگیا اور رفتہ رفتہ رشید کے خاص مصاحبون میں ہوا چنانچہ ایک رات رشید کے آگے افسانہ بیان کرتے ہوئے تمیری اور اسکی تشیع کا ذکر شروع کیا اور اوسکی شعر جنمین باغ فدک کا ذکر اور حضرت ابوبکر اور عمر پر طعن تھے سنائے رشید کو تمیری کیطرف سے پہلے ہی خرخشہ تہا کہ کہین قبیلہ تمیرہ کو فساد پر برانگیختہ کرے اب تو اور آگے سے زیادہ اندیشہ ہوا اور غصہ مین آکر کہا کہ تمیری کی ہم پرورش کرین اور وہ لوگونکو برانگیختہ کرے الغرض ابو عصمہ شاعر کو بلا کر کہا کہ ابھی جا کر تمیری کی زبان گردن سے نکال ڈال اور اوسکا سر کاٹ کر میرے پاس لا۔ اور اوسکے پاؤن کاٹ کر جثہ کو جلا دے جب ابو عصمہ اس کام کیواسطے نکلا تو بقدرت ایزدی سے اوسکو تمیری کا جنازہ آتا ہوا ملا ابی عصمہ واپس رشید کے پاس واپس آیا رشید نے کہا اوس کمبخت کی خاش کو تو نے کیون نہ جلا دیا ✤

معاذ بن مسلم ہرا

ابومسلم **معاذ** بن مسلم ہرا النحوی کوفی علم نحو مین اپنے زمانہ کا امام تہا کسائی نحوی نے اسسے علم پڑھا اور نحو مین اسنے بہت کتابین تصنیف کین لیکن کوئی تصنیف اسکی مشتہر نہ ہوئی اور شعر بھی نحویون کی طرز پر کہتا تہا اور اپنے زمانہ مین بڑا معمر مشہور تہا۔ اسکی پوتے اور پرپوتے سب مرگئے تھے اور یہہ ابھی زندہ تہا۔ ایک کاتب اسکا روایت کرتا ہے کہ مین مدت تک معاذ کا مصاحب رہا اور ایکدن اسسے پوچھا کہ آپکی عمر کسقدر ہے اسنے کہا کہ ۶۳ سال کی ہے مین نے چند سال کے بعد پوچھا تو اوسنے وہی عمر بتائی مینے نہایت متعجب ہو کر کہا کہ مین اکیس سال سے آپکے پاس ہون اور جب آپسے پوچھتا ہون تو آپ ۶۳ سال ہی بتاتے ہین اس نے کہا کہ اگر تو اور اکیس سال بھی میرے ساتھ رہے تو بھی مین یہی عمر بتاؤنگا۔ روایت کرتے ہین کہ طرماح شاعر نے خالد بن عبد اللہ قسری امیر عراقین کی مدح مین ایک قصیدہ کہا تہا جس کے صلہ مین اسنے طرماح کو تین ہزار درم اور دو لباس بیش قیمت عطا کئے کمیت بن زید شاعر نے یہہ خبر سنکر خالد کیطرف جانیکا قصد کیا معاذ نے جو اس کا بڑا دوست تہا اسکو منع کیا اور کہا اے کمیت تو اور طرماح یکسان نہین

دکہ طرماح خالدکا چچیرا بہائی ہے اور تو مضری اور خالد یمنی کہ مضریون سے تعصب کہتا
ہد تو شیعی ہے اور وہ اموی ہے اور تو عراقی ہے اور وہ شامی ہے پس تیرا اونکا جانا
سب نہین۔ کمیت نے اسکا کہنا نمانا اور خالد کے پاس گیا خالد نے غمازون کے کہنے سے اسکو
دیا معاذ کو یہہ خبر پہونچی اوسنے افسوس کیا اور چند شعر کہے کمیت قید خانہ مین وہ شعر سنکر
نکا جواب لکہکر بہیجی یہہ عبارت اسمین تہی کہ قد جری علیک القضاء فما الحیلۃ ۲۱ ان۔
۔نے یہہ جواب دیکہکر لکہا کہ جسطرح ہو سکے تمہین بہاگ جانا چاہئے ورنہ خالد تمکو ضرور قتل کرڈالیگا
تاریخ کمیت کی عورت ہرروز قید خانہ مین اس کیواسطے طعام لاتی تہی ایکروز کمیت نے موقع پاکر
کا لباس پہنا اور قید خانہ سے بہاگ گیا۔ اور مسلمہ بن عبدالملک کے پاس جاکر پناہ لی یہہ شخص
عبدالملک یا اسکے بیٹے یزید کے عہد مین پیدا ہوا اور ۱۲۶ھ یا ۱۲۷ھ مین فوت ہوا۔ ہزار اسکی ...
اکہ ہمہ شباب ہر دی بہیجا تہا۔

ابن قطرب نحوی

علی محمد بن مستنیر بن احمد نحوی لغوی بصری مشہور بابن قطرب نحوی نحو مین یگانہ اور
نام زمانہ تہا علم ادب سیبویہ سے حاصل کیا اور تصنیفات سے اہل علم کو فائدہ تام پہونچایا
اور اس کی مشہور تصنیفات سے ۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب
القوافی۔ کتاب النوادر۔ کتاب الازمنہ۔ کتاب الفرق۔ کتاب الصفات۔ کتاب
الاصوات۔ کتاب العلل فی النحو۔ کتاب الاضداد۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الجم
کتاب غریب الحدیث۔ کتاب الہمزہ۔ کتاب فعل وافعل کتاب الرد علی الملحدین فی آیات
القرآن وغیرہ ابن معجم نے کتاب البارع مین یہہ دو بیت اسکے لکہے ہین ٭
ان کنت لست معی فالذکر منک معی ٭ یراک قلبی اذا ما غبت عن بصری ٭ لعین
تبصر من تہوی وتفقدہ ٭ وباطن القلب لا یخلو من النظر ٭ وفات اسکی ۲۰۶ھ مین ہوئی

واقدی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد واقدی بھی مورخ بے نظیر ہوا ہے مغازی وغیرہ مین اسکو کمال دسترس تھی تاریخ واقدی اسکی کمال محنت اور آگاہی پر دال ہے ۷۸ برس کی عمر مین سنہ ۲۰۷ مین فوت ہوا

ابو عبیدہ نحوی

معمر بن مثنی تیمی بصری نحوی علامہ زمان فہامہ دوران تھا عرب سے بغض رکھتا تھا اور انکی ہجو مین ایک کتاب لکھی ہارون رشید نے سنہ ۱۸۸ مین بصرہ سے اسکو بغداد مین بلوایا اور اسکی تصنیف کی ہوئی کتابین پڑھین جب کتاب المجاز قرآن کی تفسیر بنائی تو اصمعی نے اسپر یہہ اعتراض کیا کہ ابو عبیدہ تفسیر بالرای کرتا ہے ابو عبیدہ نے اصمعی کی تدریس کا وقت دریافت کیا اور سوار ہوکر اوسکے مکان پر پہونچا اور سواری سے اوتر کر سلام کیا اور کہا ای ابو سعید ما الخبز یعنی خبز کیا ہے ابو سعید نے کہا جو تو پکاتا اور کہاتا ہی ابو عبیدہ نے کہا کہ مینے قرآن کی تفسیر مین خبز کے لفظ کی تفسیر جو آیت انی ارانی احمل فوق راسی خبزا مین آتا ہی تیری رای پر لکھی ہی اصمعی نے کہا کہ اس لفظ کے معنی جو ظاہر ہین مینے بیان کیے ہین کچھہ اپنی رای کو اسمین دخل نہ دیا۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ جن باتون کا اعتراض تو مجھپر کرتا ہی وہ بہی میری واسطے ظاہر ہین اور مینے بہی اپنی رای سے تفسیر نہین کی الغرض اصمعی یہہ بات سنکر خاموش ہوا۔ امام باہلی مصنف کتاب المعانی بیان کرتا ہی کہ طلبا اصمعی کی مجلس مین بیٹھنے والے مینگنیون کو موتیون کی بازار مین اور صاحب ابو عبیدہ کی مجلس مین موتیون کو مینگنیون کی بازار مین خریدتے تھے یعنی اصمعی اگرچہ کیسا ہی لچر و لغو مضمون ہو اوسے فصیح عبارت مین ادا کرتا اور ابو عبیدہ اگرچہ کیسا ہی اچھا مضمون ہو اوسے غیر فصیح عبارت مین بیان کرتا تھا اور شعر بھی اکثر ناموزون پڑھتا تھا ابو نواس شاعر ابو عبیدہ کا شاگرد ہی اوسکی اوسکی تعریف اور اصمعی کے ہجو مین رطب اللسان ہے۔ ابو عبیدہ کو تصنیف کا اسقدر شوق تہا کہ تصنیف کرتا ہوا مرگیا اور کہتے ہین کہ اسکی تصنیف قریب دو سو کے ہے چنانچہ کتاب مجاز القرآن الکریم کتاب غریب القرآن۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب غریب الحدیث۔ کتاب الدیباج۔ کتاب التاج کتاب الحدود۔ کتاب خراسان۔ کتاب خوارج البحرین والیمامہ۔ کتاب الموالی۔ کتاب البلدان کتاب الضیفان۔ کتاب مرج راہط۔ کتاب المنافرات۔ کتاب القبائل۔ کتاب الارامل۔ کتاب

القرآن۔ کتاب الہدایا۔ کتاب الاکام۔ کتاب الحیات۔ کتاب المتشابہ۔ کتاب المناکح۔ کتاب النواشز۔ کتاب صفة النخل۔ کتاب الاعیان۔ کتاب بیان باہلہ۔ کتاب اخاذی الازد۔ کتاب الخیل۔ کتاب الابل۔ کتاب الفنان۔ کتاب الزرع۔ کتاب الوصل۔ کتاب الدلو۔ کتاب البکرہ۔ کتاب السرج۔ کتاب اللجام۔ کتاب الفرس۔ کتاب السیف۔ کتاب الشوار۔ کتاب الاحتلام۔ کتاب مقاتل الفرسان۔ کتاب الاشراف۔ کتاب الشعر والشعراء۔ کتاب فعل وافعل۔ کتاب المشاکب۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الفرق۔ کتاب الخف۔ کتاب مکہ الحرام۔ کتاب الجمل وصفین۔ کتاب بیوتات العرب۔ کتاب اللغات۔ کتاب الغارات۔ کتاب المعاتبات۔ کتاب الاوقات۔ کتاب الاضداد۔ کتاب مآثر العرب۔ کتاب مآثر غطفان۔ کتاب ادعیة العرب۔ کتاب فضل عثمان۔ کتاب اسمار الخیل۔ کتاب العقیقہ۔ کتاب قضاۃ البصرہ۔ کتاب فتوح ارمینیہ۔ کتاب لصوص العرب۔ کتاب اخبار الحجاج۔ کتاب قصة الکعبہ۔ کتاب الخمس من قریش۔ کتاب فضائل القریش۔ کتاب ما تلحن فیہ العامہ۔ کتاب السواد وفتحہ۔ کتاب من شکر من العمال وحمد۔ کتاب الحج والتعشیہ۔ کتاب الاوس والخزرج۔ کتاب محمد وابراہیم دونو بیٹے عبداللہ بن حسن بن ابیطالبؓ۔ کتاب الایام الصغیر بہتر ورقکی کتاب الایام الکبیر ایکہزار دوسو ورقکی۔ کتاب ایام بنی مازن وغیرہ اسنے تصنیف کین۔ ولادت اسکی سنہ مین اُس رات ہوئی جس رات حضرت حسن بصری فوت ہوئے اور سنہ [illegible] مین بصرہ مین فوت ہوا ۱۲

عتبی شاعر

ابوعبدالرحمن محمد ابن عبیداللہ بن عمرو بن معاویہ بن عمرو بن عتبہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس قریشی اموی بصرہ مین شاعر نامور اور ادیب ماہر ہوا ہے۔ بغداد مین آیا اور وہان علم پہیلایا اور لوگون نے اس سے بہت فایدہ پایا۔ اور مشہور زمانہ ہے احوالات اور اخبار عرب مین اسکو بڑا دخل تھا یہ اور اسکا باپ دونو سردار ادیب فاضل تھے اس نے کتاب الخیل۔ اور کتاب اشعار الاعاریب اور اشعار النساء اور کتاب الذبیح۔ اور کتاب الاخلاق وغیرہ تصنیف کین چنانچہ یہ دو شعر اسکے ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی ۔۔۔ فاعرضن عنی بالخدود النواضر

خوبصورت عورتین زیارت کو میری رخسارونپر آنسو بہتے دیکھا تو مجہ سے اپنے رخسارے ترقناؤنکو پہیر لیا ۔

وکن متی الحہ فی دمعی لی   سمین دفعن الکری بالمحاجر

اور پہلے جب مجہے دیکہتی اور سنتی تہین تو میری طرف دوڑکر آتین اور نیند کو اپنی آنکہونسے دور کرتی تہین

اسکی بہت شہرت ہوئی شاعر ۳۵۴ھ مین مرگیا اور اپنی جد عتبہ کیطرف منسوب ہوکر عتبی مشہور ہوا ۔

ابو العَیناء

ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن خلاد معروف بابی العیناء شاعر ظریف فصیح و بلیغ تہا اور ابو عبیدہ اور اصمعی سے علم تحصیل کیا ایک مرتبہ خلیفہ متوکل کے پاس اسکی قصر جعفری مین ۲۴۶ھ مین گیا متوکل نے کہا ہمارے اس قصر کی بابت مین تو کیا کہتا ہے ۔ اسنے کہا کہ لوگون نے اپنے گہر دنیا مین بنائے ہین اور آپنے دنیا کو اپنے گہر مین بنایا ہے ۔ اہواز مین ۱۹۱ھ مین پیدا ہوا اور بصرہ مین پرورش پائی اور چالیس برس کی عمر مین نابینا ہوا اور مدت تک بغداد مین رہا پہر بصرہ مین آیا اور جمادی الآخر ۲۸۳ھ مین فوت ہوا ۔ اور اسکو ابو العیناء اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے ابو زید سے پوچہا تہا کہ لفظ عین کی تصغیر کسطرح بناتے ہین اسنے کہا اسکی تصغیر عُیَیْناً ہے ۔ اے ابو العیناء پس اُس روز سے یہی کنیت اسکی مشہور ہوئی ۔

مُبَرّد نحوی

ابو العباس مبرد محمد بن یزید بن عبد الاکبر بن عمر بصری مشہور بمبرد نحوی نزیل بغداد علم نحو و لغت مین امام تہا اسکی تالیفات نافعہ مشہور آفاق ہوئین کتاب الکامل کتاب الروضہ والمقتضب وغیرہ ادب مین اسنے تصنیف کین علم ادب ابو عثمان مازنی اور ابو حاتم سجستانی سے حاصل کیا نفطویہ اور دیگر ائمہ ادب نے اس سے علم پڑہا مبرد اور ثعلب نحوی مصنف کتاب الفصیح فاضل عصر تہے مبرد مناظرہ کو چاہتا تہا مگر ثعلب اس سے تنزہ کرتا تہا اور وجہ اسکی بیان کرتے ہین کہ مبرد حسن عبارت و حلاوت اشارت فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اور ثعلب صرف معلمونکی سی تہی ۔ ابن خلکان بیان کرتا ہے کہ مبرد کو مینے خواب مین دیکہا اور مجہ

اوراوسمین عجیب قصہ واقعہ ہوا اور وہ یہہ ہے کہ مجہو ۶۳۳ مین سکندریہ مین رہنے کا اتفاق ہوا
ایک روز مین کتاب الکامل مبرد کی اور کتاب العقد ابن عبدربہ کی مطالعہ کرتا تہا پس کتاب
العقد کی فصل ما غلط فیہ علی الشعراء مین دیکہا کہ مبرد نے کتاب روضہ مین ابونواس
شاعر کے شعر مین غلطی بیان کی تہی اور وہ یہہ ہے کہ ابونواس نے حمقاء کا لفظ اپنے شعر مین
مرد کیواسطے باندہا ہے اور مرد کو حمقاء نہین کہتے بلکہ احمق کہتے ہین درحقیقت مین یہہ غلطی مبرد
کی ہے کیونکہ ابونواس کا منشاء بیان کسی مرد کی صفت کا نہین تہا بلکہ اوسنے دمنہ عورت
کا ارادہ کیا ہی سو ابن خلکان کہتا ہی کہ اس حال کے مطالعہ کرنیکے تہوڑے دن بعد مینے خواب
مین دیکہا کہ مین شہر حلب مین مدرسہ قاضی بہاء الدین معروف بابن شداد مین علم پڑہ رہا ہون
اور ظہر کی نماز کا وقت ہوا ہی اور ہم سب ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلنے کے منتظر ہین پس
مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص اخیر صف مین نماز پڑہ رہا ہے کسی نے حاضرین سے مجہسے کہا کہ
یہہ ابوالعباس مبرد ہے مین اوسکے پاس جا کر کہڑا رہا یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہوا پہر مینے
سلام کیا اور کہا کہ مین آپکی کتاب الکامل مطالعہ کرتا ہون اوسنے کہا تونے میری کتاب روضہ
کو دیکہا مینے کہا نہین اور درحقیقت بہی مینے وہ کتاب کبہی پہلے نہ دیکہی تہی مبرد نے کہا اوٹہ کہڑا
ہو کہ تجہے دکہاؤن اور وہ مجہے اپنے گہر لیگیا اور ایک بڑے کتب خانہ کے آگے بیٹہکر کتابین
تلاش کرنے لگا اور مین ایک گوشہ مین بیٹہا تہا پس کتاب روضہ اوسنے نکالکر مجہے دی مینے
کہا کہ اوستادون نے تمہاری اس کتاب پر اعتراض کیا ہی مبرد نے کہا کہان مینے ابونواس
کا شعر پڑہا مبرد نے کہا بیشک ابونواس نے غلطی کی ہے جب مینے دمنہ کا نام ذکر کیا تو مبرد
حیران اور شرمسار ہو کر انگشت بدندان ہوا اور وہ اسی حالمین تہا کہ مین خواب سے بیدار ہوا
مبرد پیر کے دن یوم عید الاضحی ۲۰۷ یا ۲۱۰ مین پیدا ہوا اور پیر کے دن ۲۸ ماہ ذی الحجہ
یا ذیقعدہ ۲۸۶ مین بغداد مین فوت ہوا۔ اور قاضی امام یوسف نے اسکا جنازہ پڑہا ہو
ظاہری ابوبکر محمد بن داؤد بن ظاہر بن علی اصبہانی المعروف بظاہری فقیہ ادیب شاعر ظریف تہا

ابو العباس بن شریح بھی اسکے اکثر مناظرے ہوا کرتے تھے - جب اسکا باپ داؤد فوت ہوا تو یہہ اسکی جگہہ
مسند نشین ہوا اور اپنے باپ کے مذہب کو رواج دینے لگا لوگون نے اسکو صغیر سمجھکر پوشیدہ ایک شخص کو امتحاناً
اسکے طرف بھیجا اور سکر کی تعریف پوچھی اسنے کہا کہ جیسا شراب باستعداد تاثیر کرے کہ آدمی کے سب غم
و الم دور ہو جاوین لقد اسنے نسبت راز ظاہر کرنے لگے تو او سکو مست کہا جاتا ہے یہہ جواب سکو پسند کیا اور
اسنے اسکی تحسین کی اسنے عنفوان جوانی مین ایک کتاب زہرۃ نام جسمین نکات عجیبہ اور لطائف
غریبہ علم ادب اور شعر کے ہین تصنیف کی ابن خلکان نے اسکے یہہ شعر بیان کئے ہین ؎

لعل ام ضیف لیستہ بقیۃ بہا ۔۔۔ و ما لی سوی الاحزان و الہم من ضیف
لہا مقلۃ ترمی القلوب بسہم ۔۔۔ اشد من الضرب المدارک بالسیف
یقول خلیلی کیف صبرک بعدنا ۔۔۔ فقلت وہل صبر فاسال عن کیف

اور اسنے کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور کتاب الانذار اور کتاب الاعذار اور کتاب الانتصار
تصنیف کین اور ۴۲ سال کا ہو کر دو شنبہ کے دن ۹ ماہ رمضان ۲۹۷ھ مین فوت ہوا ؎

ابن جریر طبری

ابو جعفر محمد بن جریر طبری علم تاریخ مین بڑا ماہر ہوا ہے اور تاریخ اس کی مشہور ہے اور
اس مین ابتدا پیدائش جہان سے ۳۰۲ھ تک کے حالات مندرج ہین اور وہ تاریخ اپنے
فن مین بے نظیر ہے - روایت کرتے ہین کہ ایک روز اس نے اصحاب سے کہا کہ کیا تم اسبات
پر خوش ہو کہ مین نے ایک تاریخ حضرت آدم کے زمانے سے لیکر ابتک کے واقعات مین
بنائی ہے انہون نے ضخامت پوچھی ابن جریر نے کہا تیس ہزار ورق - انہون نے کہا کہ اسکو
دیکھنے مین عمر ختم ہو جاویگی جریر نے کہا نہایت افسوس ہے کہ تم سست ہو گئے ہین
اور اسکو مختصر کیا وزیر ابو محمد علی بلعمی نے منصور بن نوح سامانی کے حکم سے اوسکا ترجمہ کیا اور
ترکی مین بھی اوسکا ترجمہ کیا گیا ہے جو آجکل روم مین مستعمل ہے - ۲۶ شوال شنبہ کے دن ۳۱۰ھ
مین بغداد مین فوت ہوا اور اپنے گہر مین دفن کیا گیا ؎

ابن السراج نحوی

ابو بکر محمد بن سری بن سہیل نحوی مشاہیر علماء کرام و سرآمد فضلاء عظام ہی نحو لغت و ادب مین کامل مکمل تھا ادب مبرد سے حاصل کیا اور بہت لوگون نے اس سے نہایت پایا تصنیفات اسکی اوسوقت مین مشہور اور مستند ہوئی کتاب الاصول (یہ کتاب اپنی اور کتابون سے اچھی تصنیف کی ہی) کتاب جمل الاصول - کتاب الموجز کتاب الاشتقاق - شرح کتاب سیبویہ - کتاب الریاح والہوا کتاب الجمل - کتاب الواصلات اسکی تصنیفات سی ہین شعر مین اسکو بڑا دخل تھا اور فصیح کہتا تھا اتوار کے دن ماہ ذی الحجہ ۳۱۶ھ مین فوت ہوا - سَرَّاج بفتح سین مہملہ و رای مشددہ نسبت عمل سروج کی طرف ہے ؛

ابن دُرَید

ابو بکر محمد بن حسن ابن درید بن عتاہیہ بصری علم لغت و ادب اور شعر مین امام زمانہ تھا تاریخ بغداد مین لکہا ہی کہ یہہ شخص بصرہ مین کوچہ صالح مین ۲۲۳ھ مین پیدا ہوا اور شہر عمان مین نشو و نما پائی اور جزایر بحر اور بصرہ و فارس مین علم پڑہتا رہا علم لغت اور نحو اور ادب مین اسنے بڑا کمال پیدا کیا یہہ شاعر اخیر عمر بغداد مین آیا اور مرتے دم تک وہین رہا اوسوقت کے شعراء و فضلا اسکو اعلم الشعراء اور اشعر العلماء کہتے تھے اسنے کتاب الجمہرہ - کتاب الاشتقاق - کتاب السروج واللجام - کتاب الخیل الکبیر کتاب الخیل الصغیر - کتاب الانواء - کتاب المقتبس - کتاب الملاحن - کتاب رواۃ العرب - کتاب اللغات کتاب السلاح - کتاب غریب القرآن - کتاب المجتبیٰ تصنیف کین - اور یہہ شخص شراب بافراط پیتا تھا کہ ایکمرتبہ ابن شاہین اسکی ملاقات کیواسطے اسکے گہر گیا دیکہتا ہی کہ شراب کی صراحیان پڑی ہوئی ہین اور اوسوقت ابن درید کی عمر نوے سال سے زیادہ تہی - ۱۸ شعبان ۳۲۱ھ مین بغداد مین فوت ہوا جسوقت اسکے جنازہ کو اوٹہا کر لیگئے تو ایک اور جنازہ ابو ہاشم جبائی معتزلی کا آنکلا دیکہا اسکو لوگون نے بڑا افسوس کیا کہ ابن درید اور ابو ہاشم کے مرنے سے علم لغت اور کلام مرگیا چہ دونو خیزرانیہ مین جو بغداد مین ایک مقبرہ کا نام ہے دفن کئے گئے - دُرَید بتصغیر ترخیم ادرد کی

ابن انباری نحوی

ابوبکر محمد بن ابی قاسم بن بشار بن حسن انباری نحوی نحو و ادب مین علامہ زمان فہامہ دوران تھا۔ تفسیر قرآن اور کتاب غریب الحدیث اور کتاب خلق الانسان۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب الامثال کتاب المقصور و الممدود۔ کتاب المونث و المذکر وغیرہ تصنیف کین۔ اسکو تین لاکھ شعر قرآن کی شواہد مین یاد تھے اور کہتے ہین کہ اسکو ایکسو بیس تفسیرین قرآن کی با سانید یاد تہین اور اسکی تصنیف سے کتاب غریب الحدیث ۴۵ ہزار ورق کی اور کتاب شرح الکافی ہزار ورق کی اور کتاب الہات ہزار ورق کی اور کتاب الاضداد اور کتاب الجاہلیات سات سو ورق کی ہے ولادت اسکی یکشنبہ کے دن ۱۱ ماہ رجب ۲۷۱ھ مین ہوئی اور عید الضحیٰ کے دن ۳۲۸ھ کو فوت ہوا ہو

ابن مُقلہ

ابو علی محمد بن علی بن حسین بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ ماہ شوال ۲۷۲ھ مین پیدا ہوا۔ اور ۳۱۶ھ مین امام مقتدر باللہ عباسی نے اسکو اپنا وزیر بنایا پہر ۳۲۰ھ مین امام قاہر باللہ نے عہدہ وزارت اسکو عطا فرمایا پہر حوادثات زمانہ سے اسقدر اسکی پنجہ کو رنجہ کیا کہ اوسکا داہنا ہاتھ کاٹا گیا مگر پہر منصب وزارت اسکو ملا اور بازو سے قلم باندہکر لکہتا رہا پہر معزول ہوا اور اسکی زبان کاٹی گئی ابن مقلہ خوشنویسی مین یگانہ اور خط کوفی کا موجد تھا۔ اسکے بعد ابن البواب نے اسکی طرز کو رونق دی اور مشہور زمانہ ہوا۔ ابن مقلہ اپنا ہاتھ کاٹا ہوا دیکہکر بہت رویا تہا اور کہتا تہا کہ مین اس ہاتھ سے خلفا کی صحبت و قدارت پر تین مرتبہ مقرر ہوکر کام کو انجام دیتا رہا اور دو دفعہ قرآن مجید کو لکہا اور آخر اسطرح کاٹا گیا کہ جس طرح چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ ابن مقلہ کاتب ہی نہ تہا بلکہ شعر بہت فصیح کہتا تھا چنانچہ اس کے تین شعر یہہ ہین ہو

اذا اتی الموت لمیقاتہ   فعدّ عن قول الاطباء

وان مضی من انت صب بہ   فالصبر من فعل الالباء

ما مر من شیء بنی آدم   اشد من فقد الاحباء

جسوقت موت اپنے وقت پر آئی تو طبیبونکی کہنے سے تجاوز کر اور صبر تو عاشق ہو اگر وہ چلا جاے تو صبر کرنا دانا ونکا کام ہے کوئی چیز نہی ہو تم پر دوستون کی فقدان سے کڑوی نہین ہے ابن مقلہ شوال ۳۲۸ھ مین مرگیا اور بادشاہ کے گھر مین دفن کیا گیا پہر اوسکی اہل و عیال نے بادشاہ سے اوسکی نعش مانگی تو وہ اونکو دیگئی اور اوسکے بیٹے ابو الحسین نے اوسکو اپنے گہر لاکر دفن کیا پہر اوسکی زوجہ دینا نام نے وہانسے نکال کر اپنے گہر مین دفن کیا اور حسن اتفاق اور عجایبات زمانہ سے یہہ بات ہے کہ ابن مقلہ کو تین دفعہ وزارت ملی ایکدفعہ موصل مین اور دو دفعہ شیراز مین اور بعد مرنیکے بہی تین دفعہ دفن کیا گیا

ابو نصر فارابی معلم ثانی

ابو نصر محمد بن طرخان بن اوزلغ فارابی ترکی حکیم مشہور تہا سب حکیم ارسطو کو معلم اول اور اسکو معلم ثانی کہتے تہے علم فلسفہ منطق موسیقی مین بڑا کامل تہا اور ان علوم مین اسکی بڑی تصنیفات ہین یونانی سے عربی مین بہت کتابین ترجمہ کین مسلمان فلسفیونکا امام گنا جاتا ہے شیخ ابو علی سینا بہی اسکا متبع ہے اور اسی کی کتابین پڑہکر اُسنے فلسفہ مین کمال پیدا کیا ہے۔ یہہ حکیم اپنے شہر مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پاکر جوان ہوا۔ ابن خلکان سے روایت ہے کہ ایکدفعہ یہہ حکیم ترکی لباس پہنکر سیف الدولہ کے دربار مین گیا کچہہ دیر کہڑا رہا بادشاہ نے اُسکیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ بیٹہہ جا۔ ابو نصر نے کہا کہان جہان تم بیٹہے ہو وہان یا جہان مین کہڑا ہون بادشاہ نے کہا جہان تم کہڑے ہو حکیم یہہ بات سنکر سب حاضرین سے آگے بڑہا اور سیف الدولہ کی مسند پر اوسکے ہم پہلو ہو بیٹہا بادشاہ کو یہہ امر ناگوار گذرا وہان اُسکے پاس چند خاص غلام کہڑے تہے بادشاہ نے اونکو اُس زبان مین جو اون سے خاص بات چیت کرنیکے واسطے مقرر کئے ہوئے تہی فرمایا کہ اسنے بڑی بے ادبی کی ہے مین اس سے چند مسئلے دریافت کرونگا اگر اسنے اونکا جواب باصواب دیا تو بہتر ورنہ تم اسکو یہان سے اُٹہا دینا حکیم نے اُس زبان مین کہا بادشاہ کو صبر کرنا چاہیے کیونکہ انجام کار ابہی معلوم ہو جاویگا سیف الدولہ نے کہا تم یہہ زبان جانتے ہو اسنے کہا کہ ہان مین ستر زبانون سے زیادہ جانتا ہون [illegible]

اس سے پوچھا کہ آپکو کہانے پینے کی حاجت ہی حکیم نے کہا نہین پہر اس نے کہا راگ سنونگے حکیم
کہا ہان سنونگا پس مغنی حاضر ہوے اور سرود گانے لگے فارابی نے ان سب کے نقص بیان کئے
اور اپنی جیب سی چند ٹکڑے لکڑیکے نکالکر اونکو جمع کیا اور ایک ساز بنایا اور بجانا شروع کیا جس
سے سیف الدولہ اور اوسکے اراکین ہنستے ہنستے بیطاقت ہوگئے پہر حکیم نے اوسیکو اکہاڑ اور نئی طرح
اور ساز بنا کر بجایا جسکے باعث تمام حاضرین رونے لگے بادشاہ کا دربار ایک ماتم سرا بن گیا تہا
دفعہ حکیم نے پہر ساز بدلکر بجایا جسکی تاثیر یہہ ہوئی کہ سب سوگئے حکیم نے جب سبکو بیخبر پایا ساز
ہی رکہدیا اور اسپر لکہا کہ فارابی حاضر آیا تہا اور خود اوٹھکر چلا آیا فجر کو جب بادشاہ اور اراکین بیدار ہو
تو ساز کو دیکہکر معلوم کیا کہ وہ حکیم ابونصر فارابی تہا ہرچند تلاش کیا نہ ملا کہتے ہین کہ قانون ساز
بنایا ہے۔ تاریخ ابوالفدا مین لکہا ہے کہ سیف الدولہ نے اسکا یومیہ ہ درہم مقرر کیا ہوا تہا یہ
تارک دنیا تہا اسلئے اسپر قناعت کرتا تہا اسی سال سے زیادہ عمر کا ہوکر دمشق مین ۳۳۹ھ میں بعد عصر گذرا ہے

مطرز باوردی

ابو عمر محمد بن عبد الواحد عالم باعمل تارک الدنیا تہا ثعلب نحوی کا غلام تہا مدت تک اوسکے پاس رہا
فاضل اجل ہوا اور بسبب کثرت توغل علم لغت کے اوسمین امام مشہور رہا اور تصنیفات مین کثرت اشتغال
کے باعث اکتساب معیشت سے محروم رہا اسواسطے بڑا مفلس تہا اور وسعت روایت اور کثرت درایت
کے باعث اوباے زمانہ اسکو کاذب تصور کرکے اسکی نقل لغت کو نہ مانتے تہی یہہ شخص
اپنے حافظہ کرکے تصنیف کرتا تہا لغت مین اسنے تیس ہزار ورق کی کتاب لکہی ۲۶۱ھ مین پیدا
اور ۳۴۵ھ مین فوت ہوا اور باورد جسکو ابیورد بہی کہتے ہین خراسان مین ایک چہوٹا سا شہر ہے و

ابن ہانی اندلسی

ابو القاسم یا ابو الحسن محمد بن ہانی ازدی اندلسی شاعر نامور تہا اشعار عرب اسکو سیکڑون یاد تہے
اشبیلیہ کے حاکم کے پاس اسکی بڑی شان و شوکت اور ثروت و منزلت تہی مگر یہہ شاعر لہو و لعب میں
... سے بڑی بڑی قبائح ... ۳۶۲ھ میں ... سال کی عمر ...

ابن قوطیہ اندلسی

ابوبکر محمد بن عمر بن عبد العزیز بن ابراہیم بن عیسی بن مزاحم معروف با بن قوطیہ اندلسی علم لغت اور ادب
مین یگانہ تہا اور شاعر جید الشعر ملیح المادہ صریح البداہت تہا چنانچہ ایک شاعر نے ابن قوطیہ کو دیکہکر کہا

من این اقبلت یا من لا شبیہ لہ ومن ہو الشمس والدنیا لہ فلک

اسنے فی البدیہہ یہہ کہا ہو

من منزل یعجب النساک خلوتہ وفیہ ستر علی الفتاک ان فتکوا

یعنی تو ای بے نظیر اور وہ شخص کہ دنیا کی آسمان کی لئے آفتاب ہی کہانسی آیا ہے اسنے جواب دیا ایسی
محل سے کہ اوسکی خلوت عابدونکو خوش لگتی ہی اور اوسمین خونریزونکی واسطے اگر وہ خونریزی کرین تو
پردہ ہے - وفات اسکی ماہ ربیع الاول ۳۶۷ھ مین ہوئی - قوطیہ قوط بن حام بن نوح کیطرف منسوب
ہے جو شاہ مذکور کی جدہ کا نام ہے ہو

ازہری

محمد بن احمد بن ازہر بن طلحہ بن نوح ازہری کنیت اسکی ابو منصور تہی علم لغت اور ادب مین یگانہ
زمانہ تہا کتاب تہذیب اللغۃ اور تفسیر التقریب اور تفسیر الفاظ المختصر وغیرہ اس نے تصنیف کین
۲۸۲ھ مین پیدا ہوا اور ۳۷۰ھ یا ۳۷۱ھ مین شہر ہرات مین فوت ہوا ہو

زبیدی نحوی

ابوبکر محمد بن حسن بن عبد اللہ بن مذحج بن محمد بن عبد اللہ بن بشر زبیدی علم نحو اور لغت مین یگانۂ
عصر اور وحید دہر تہا علم سیر اور اخبار عرب مین شہر اندلس مین اپنا ثانی نرکہتا تہا - اسکی تصنیفات
اسکی کمال علمی پر دال ہے مختصر کتاب العین اور کتاب طبقات النحویین واللغویین ان نحویون
اور لغویون کے حال مین جو مشرق اور اندلس مین ابو الاسود دئلی کے زمانہ سے لیکر اپنے شیخ عبد اللہ
نحوی ریاحی کے زمانہ تک ہوئے ہین لکہی - کتاب ہتک ستور الملحدین - کتاب الواضح فی العربیہ کتاب
الابنیۃ فی النحو وغیرہ تصنیف کی مستنصر باللہ اندلس کے حاکم نے اپنے لڑکے ولیعہد ہشام موید باللہ کی

ثعالبی کہتا ہے کہ اسکو مقرر کیا زبیدی شاعر ماہر کبیر الشعر تہا - یکم ماہ جمادی الآخر ۳۸۴ھ
کے دن ۶۳ برس کا ہو کر فوت ہوا - نمیدہ مالکبن ہوا ایک بہی قبیلہ کا نام ہے جس سے کئی صحابی ہیں

خوارزمی

ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور اور ادیب معروف تہا اسکو طبرختری بہی کہتے تھے
سے ہی اور ان دونوں اسموں سے مرکب کر کے اسکا نام رکہا گیا علم لغت مین اپنے عصر مین
بابنان تہا لکہتے ہین کہ ابو بکر مذکور نے ایک مرتبہ مقام ارجان مین صاحب بن عباد
مین جانیکا قصد کیا دروازہ پر پہونچا تو دربان کو کہا کہ صاحب کو اطلاع دے کہ ایک ادیب
واسطے ملاقات دروازہ پر کہڑا ہے دربان نے صاحب کو خبر دی صاحب نے کہا کہ مینے التزام
اوس ادیب کو اپنے پاس آنے دونگا جسکو بیس ہزار شعر عربی کا یاد ہوگا جب دربار
کو یہہ حکم سنایا تو اوس نے کہا کہ صاحب سے پوچہو کہ مردونکی شعر یا عورتون کے پس جب
بات سنی تو جان لیا کہ ابو بکر خوارزمی ہے پس اندر آنیکی اجازت دی اور آپسمین ملکر
ابو بکر نے شام سے آکر نیشاپور مین سکونت اختیار کی اور پندرہوین ماہ رمضان ۳۸۳ھ

تنوخی شاعر

قاضی ابو علی محسن بن ابو القاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داؤد بن ابراہیم تنوخی
ادیب متبحر اور مورخ غیر متعصب تہا علم و فضل مین بغداد مین اپنی نظیر نہ رکہتا تہا
نہایت فصیح و بلیغ تصنیف فرمایا اور کتاب الفرج بعد الشدہ اور کتاب المستجاد اسکو
سے ہین یہہ شاعر ۳۲۷ھ مین پیدا ہوا اور ۳۸۴ھ مین فوت ہوا ہو

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف ابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر اولاد
مین ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی سے تہا - ثعالبی کہتا ہے کہ ابن سکرہ فن شعر اور فن
مین طولی رکہتا تہا ظرافت اور خوش طبعی ظرافت اور مجانت مین نابغہ تہا اسنے ایک

بیت سے زیادہ اشعار کا تصنیف کیا اور یہہ دو شعر جو ابن خلکان کے ترجمہ مین مذکور ہوئے
ہین ابن سکرہ کے ہین ؎

انا والله هالك آيس من سلامتي او اري القامة التي قد اقامت قيامتي

یہہ شاعر گیارہوین ماہ ربیع الآخر ۳۸۵ھ مین دمشق مین فوت ہوا ؎

ابن طرار جریری

قاضی ابو الفرج معافی بن زکریا بن یحیی معروف با بن طرار نہروانی فقیہہ ادیب شاعر عالم فاضل تھا
نفطویہ وغیرہ سے علم ادب حاصل کیا اور مشاہیر علما و فضلا نے اس سے روایت کی ابن روح
روایت کرتا ہی کہ یہہ شخص ایک رئیس کے گہر گیا وہان چند ادیب بیٹھے ہوئے تھے انہون نے اس سے کہا
کہ ہم کونسے علم مین مذاکرہ و مباحثہ کرین اس نے رئیس کو کہا کہ آپکے کتب خانہ مین سب علوم کی کتابین
موجود ہین آپ غلام کو کہین جو کتاب سے آوے اسمین مذاکرہ اور مباحثہ کیا جائیگا راوی کہتا ہے کہ
اس بات سے اسکا جمیع علوم و فنون مین متبحر معلوم ہوتا ہے روایت مین بہی ثقہ تہا اور شعر بہی نہایت
فصیح و بلیغ کہتا تھا اس کے یہہ شعر ہین ؎

ملك العالمين ضامن رزقي فلماذا املك الخلق رقي
قد قضى لي بما علي ومالي خالقي جل ذكره قبل خلقي
صاحب البذل والذي في يساره ومفيقي في عسره في حسن رفقي
فكما لا يرد عجزي رزقي فكذا لا يجر رزقي حذقي

حمیدی مسعقا جامع صحیحین روایت کرتا ہی کہ مینے معافی کے ہاتھ کا لکہا ہوا دیکہا ہی کہ معافی کہتا ہی کہ
مین ایکمرتبہ حج کیواسطے گیا اور ایام تشریق مین مقام منی مین تہا ناگہ کسی نے آواز دی کہ ای ابو الفرج
میں نے سمجہا کہ مجہی کو بلایا ہی پہر یہہ خیال کرکے کہ شاید کسی اور کی کنیت ہو مینے جواب نہ دیا پہر سنا
کہ ای ابو الفرج معافی مینے چاہا کہ جواب دون لیکن یہہ خیال آیا کہ شاید کوئی اور اس نام کا ہو
پہر تیسری دفعہ پکارا کہ ای ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی مینے کہا ہان حاضر ہون

مختلف باتی تحقیق رہا پس مینے جواب دیا اُسنے کہا تو شہر والی مشرق ہی اور مین شہر والی مغرب کو بلاتا
ہون مین کنیت اور نام ۔ باب کا نام اور نسبت کے متفق ہونیسے نہایت متعجب ہوا ۔ اور معلوم
ہوا کہ مغرب مین بہی ایک شہروان ہی ۔ اسنے چند مفید کتابین تصنیف کین اور پنجشنبہ کے دن ، ماہ
سنہ ٢٢٤ مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ماہ ذی الحجہ سنہ ٣١٠ ہجری مین شہروان عراق مین فوت
ہو جریری جرید طبری کیطرف منسوب ہی کیونکہ وہ اسکا مجتہد تہا اور یہہ اُسکے مذہب کا مقلد تھا ۔

سلامی شاعر

ابوالحسن محمد بن عبید اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر بے نظیر تہا اسنے بیس برس
کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا ۔ بغداد مین پیدا ہوا اور ابہی لڑکاہی تہا کہ موصل مین گیا وہانکے بڑے
بڑے شعراء و فصحا مثل ابو عثمان خالدی اور ابو الفرج اور ابوالحسن تلعفری وغیرہ اسکی دیکہنیکو
آئے اور جسوقت اسکی عمر اور ذہانت سن کر دیکہا اور اسکے اشعار کی فصاحت و بلاغت پر غور کی تو
متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ یہہ شعر اسکے نہین خالدی نے کہا کہ اسکے امتحان کا مین ضامن ہون پہر
ایک عظیم الشان مجلس شاعرون کی جمع ہوئی اور سلامی بہی اونمین تھا سلامی کے امتحان کا
ارادہ کر رہے تہے کہ اوپر سے مینہ برسا اور زمین پر برف پڑی خالدی نے اوس برف پر آگ
ڈالدی اور کہا ای دوستو اسکو بیان شعر کہو سلامی نے فی البدیہہ اسی مضمون کے شعر کہے جنکو
سنکر متعجب ہوئے اور اوسکی فصاحت و بلاغت کا اقرار کیا اور اوسکے علم کی تعریف کی ۔ مگر تلعفری
اپنے پہلے ہی قول پر رہا سلامی نے اوسکی ہجو مین شعر کہے سلامی کی قدر و منزلت صاحب بن عباد
کے پاس بڑی ہی تہی یہانتک کہ اسنے صاحب سے عضد الدولہ بن بویہ کے پاس شیراز مین جانے کا
قصد کیا صاحب نے اسکو ابن بویہ کے پاس شیراز مین بہیجا اور اوسنے اپنے ندیمون کا قائم مقام
عضد الدولہ جب سلامی کو دیکہتا تہا تو یہہ کہتا تہا کہ صاحب و آسمان سے میرے پاس آیا
جسوقت عضد الدولہ کا انتقال ہوا سلامی کا حال دگرگون ہو گیا اور بہت ملول ہوا اور اتنا رنج ہوا کہ
اوسکا ذکر ہوا ہو ۔ بعد گہبرایا اور بغداد مین واپس آیا سلامی نے جمادی الاول سنہ

دن سنہ ۳۹۲ھ مین فوت ہوا اسلامی دار السلام کہ یہ نہج تام بغداد کا ہے منسوب ہے

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذوی المناقب ابی احمد بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام معروف بموسوی ثعالبی اپنی کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکی حالمین لکھتا ہے کہ شریف رضی ابھی دس برس کا ہو تھا کہ آثار بزرگی او ریاست کی اس سے ظاہر ہوئی تھے اسنے ایک دیوان چار جلد کا عربی مین تصنیف کیا ابو الفتح ابن جنی بیان کرتا ہے کہ شریف رضی ابن سیرافی نحوی کی پاس آیا۔ او اسوقت مین بچہ صغیر سن دس برس سے کم عمر کا تھا ابن سیرافی نحوی اسکو علم نحو پڑھانے لگا۔ اعراب کا ذکر تھا ابن سیرافی نے کہا ہم کہین رأیت عمر؟ تو علامت نصب کی عمر مین کونسی ہے رضی نے کہا بغض علی کا ابن سیرافی اور حاضرین اس بات کو سنکر حیران ہوئے اسنے تھوڑی مدت مین قرآن مجید یاد کر لیا اور نحو و لغت مین استاد کامل ہوا اسکے دیوان کو کئی لوگون نے جمع کیا مگر سب سے اچھا ابو حکیم خیری نے جمع کیا کہتے ہین کہ وہ اشعر قریش تھا ولادت اسکی ۳۵۹ھ مین بغداد مین ہوئی اور چھٹی محرم یوم یکشنبہ ۴۰۶ھ مین فوت ہوا۔

قزاز قیروانی

ابو عبد اللہ محمد بن جعفر تمیمی نحوی عالم اجل اور فاضل کامل تھا علم نحو اور لغت مین یگانہ تھا اسنے اپنی تالیفات گوناگون اور تصنیفات بوقلمون سے اہل علم کو بہت فائدہ پہونچایا لغت مین کتاب الجامع بہت مفید تصنیف کی اور اسنے مفید ہونیکی باعث بڑی شہرت پائی اور عزیز بن معز عبیدی والی مصر کے کہنے سے ایک کتاب ہزار ورق کی نحو مین ایسی عمدہ تصنیف کی کہ پہلے اسکے کسینے ایسی کتاب نہ بنائی تھی شعر اشعار اکثر کہتا تھا اور وہ سب مقبول طبائع اہل فن ہوتے تھے وفات اسکی ۴۱۲ھ مین ہوئی قزاز منسوب عمل قز یعنی ابریشم کی طرف ہے

مہیار شاعر

ابو الحسن مہیار بن مرزویہ کاتب اصل مین مجوسی تھا ۳۹۴ھ مین شریف رضی کے پاس آکر مسلمان ہوا شعر مین استاد اہل سند تھا ایک دیوان عربی چار جلد مین تصنیف کیا۔ ایکدن ابو القاسم بن برہان نے کہا کہ مہیار تونے اسلام لانیسے دوزخ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف انتقال کیا کیونکہ پہلے تو مجوسی

تھا با مسلمان ہو کر آنحضرت کے اصحاب کو سب دیتا ہی تھا یہ شاعر ۵۲۲ھ مین مر گیا ؎

شریف بیاضی

ابو جعفر مسعود بن عبد العزیز بن محسن بن حسن بن عبد الرزاق بیاضی شاعر اول اور ادیب کامل تھا شعر کی حسن و لطافت اور فصاحت و بلاغت مین اعلی درجہ کی خوبی رکہتی تھی۔ روایت کرتی ہین کہ ۴۵۹ھ مین جس وقت شرف الملک ابو سعید محمد بن منصور خوارزمی نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر گنبد بنوایا اور وہان ایک بڑا مدرسہ تیار کرایا اور ارکین سلطنت و اعیان دولت اپنے ہمراہ وہ مکان عالیشان دیکہانیکے واسطے لیگیا تو انہین سے یہ شاعر بہی آموجود ہوا اور اسنے یہ شعر پڑہے ؎

الم تر ان العلم کان مبددا   فجمعه هذا المغیب فی اللحد

كذلك كانت هذه الارض میتة   فانشرها فعل العمید ابی سعد

ابو سعد نے یہ شعر سنکر اسکو بڑا انعام دیا اور مال و دولت سے مالامال کیا یہ شاعر ۴۶۸ھ مین بغداد مین مر گیا ؎

ابن حیوس شاعر

ابو الفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس ملقب بمصطفی الدولہ شاعر نامور و عالی قدر تھا عربی مین نہایت عمدہ دیوان تصنیف کیا اور امرا و روسا کی مدح مین کئی قصیدی کہے اور ہزارون درہم و دنانیر انعام پاے اور بنی مرداس سے اسنے بہت سی اور جائزے حاصل کرکے ایک مکان عالیشان حلب مین بنایا ابن خیاط شاعر مذکور [illegible]ھ مین اسکے پاس آیا اور یہہ اشعار لکہکر اسکی خدمت مین بہیجے ؎

لم یبق عندی ما یباع بدرهم   وکفاک منی منظری عن مخبری

میرے پاس کوئی چیز باقی نہین رہی جو ایک درہم سے بیچی جاے اور میری شکل میرے حال سے تجہے کفایت کرتی ہے ؎

الا بقية ماء وجه صنتها   عن ان تباع واین این المشتری

مگر اپنے آبرو کو بیچنے سے نگاہ رکہا ہے اور کہان مشتری ہے کہ وہ بہی خرید لے۔ ابو الفتیان نے کہا اگر وانت نعم المشتری کہتا تو بہت اچہا ہوتا یہہ شاعر دمشق مین ۳۹۴ھ مین پیدا ہوا اور حلب مین ۴۷۳ھ مین فوت ہوا ؎

ابن عمار اندلسی

ذوالوزارتین ابوبکر محمد بن عمار مہری اندلسی شاعر اجل اور ادیب بے بدل تھا ۴۲۲ھ میں پیدا ہوا اور ایسا مستعد تھا کہ تمام ملوک اندلس کو اسکی تیز زبانی کا خوف کرتے تھے خصوصاً معتمد علی اللہ کو بڑا خوف تھا اسلئے اوسنے اسکو بڑا مرتبہ دیا ہوا تھا مگر یہ اسکی ناقدری کرتا تھا اور اوسکی ہجو میں شعر بھی کہتا تھا چنانچہ معتمد علی اللہ نے ایک رات کسی حیلہ سے اسکو قتل کر کے ایک نادم ہو کر کہا کہ اوسی قبر میں ذوالحجہ واقعہ ۴۷۷ھ میں ہوا ابن عمار شاعر بے نظیر تھا چنانچہ اوسکے ایک مشہور قصیدہ کے یہ شعر ہیں ؎

ادر الزجاجۃ فالنسیم قد انبری   والنجم قد صرف العنان عن السری

شراب کی شیشے کو پھیر کیونکہ نسیم چلی ہے اور نجم نے راتکی سیر سے باگ پھیری ہے ؎

والصبح قد اھدی لنا کافورہ   لما استرد اللیل منا العنبرا

اور صبح نے اپنا کافور ہمکو تحفہ دیا۔ جبکہ رات نے ہمسے عنبر لوٹا لیا پھری تشبیہ مہرباں فتح بن حیدان بن السماف بن قضاعہ کی طرف منسوب ہے ؎

ابن ابی الصقر

ابو الحسن محمد بن علی بن حسن بن عمر معروف بابن ابی الصقر واسطی علم ادب اور شعر میں مشہور آفاق ہوا ہے۔ ولادت اسکی پیر کے دن ۱۲ ماہ ذیقعد ۴۰۹ھ میں ہوئی اور شنبہ کے دن ۱۴ ماہ جمادی الاول ۴۹۸ھ میں واسط میں فوت ہوا ؎

ابن الہباریہ

شریف ابو یعلی محمد بن محمد بن صالح ہاشمی عباسی معروف بابن الہباریہ نظامیہ میں لقب شاعر نامور تھا لیکن ہجو اور مدح گو ایسا مستعد تھا کہ شاید کوئی شخص اسکی زبان سے بچا ہو گا اکثر اشعار ہجو اور ہزل میں کہتا تھا۔ کتاب نتائج الفطنہ فی نظم کلیلہ و دمنہ اسکی تصنیف ہے اور کتاب الصادح والباغم کلیلہ و دمنہ کی طرز پر حکمت سے بھری ہے ... سال کے عرصے میں لکھی گئی اور ۵۰۴ھ میں فوت ہوا ہے ابن الہباریہ عباسی ابو یعلی کا لقب ہے ؎

ابیوردی شاعر

ابو المظفر محمد بن احمد ابیوردی شاعر ظریف لطیف الطبع تھا اپنے دیوان کے اشعار کو عراقیات اور نجدیات اور وجدیات وغیرہ مین تقسیم کیا انساب عرب مین بڑا ماہر تھا تصانیف اسکی بکثرت ہین چنانچہ اسنے تاریخ ابیورد اور تاریخ نسا اور کتاب المختلف والمؤتلف لکھی اور لغت مین بھی بہت کتابین تصنیف کیں ابیوردی یہہ شعر انہین شراب کی صفت مین بہت اچھا کہا ہے ۞

ولها من ذاتها طرب   فلذا ترقص الحبب

شراب کی ذات مین ایسا طرب ہے کہ جسکے باعث سے دوست رقص کرتا ہے پنجشنبہ کے دن ٢٠ ربیع الاول ٥٠٧ھ مین اصبہان مین زہر دیا گیا ابیورد خراسان مین ایک قصبہ کا نام ہے ۞

ابو العرب قرشی

ابو العرب مصعب بن محمد بن ابی الفرات قرشی صقلی مشہور شاعر جزیرہ صقلیہ کا باشندہ تھا۔ خلیفہ معتمد صاحب اشبیلیہ نے پانچ سو دینار اسکیطرف بھیجے اور اوسکو اپنے پاس بلایا یہہ شاعر ٤٢٣ھ مین جزیرہ صقلیہ مین پیدا ہوا۔ اور ٤٦٤ھ مین جب روم کا اس پر غلبہ ہوا تو یہہ وہانسے بھاگ کر معتمد بن عباد کیطرف گیا۔ ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ میری تحقیق مین پانچسو چھ مین تھا کہ وہ اندلس مین زندہ تھا واللہ اعلم

مسعود لاہوری

مسعود بن سعد لاہوری یہہ شخص مسعود سعد سلمان کر کے مشہور ہے آبا و اجداد اسکے ہمدان کے رہنے والے تھے اسکا باپ سعد بن سلمان ہمدان سے ہند کو آیا اور شہر لاہور مین ایام سلطنت غزنویہ مین سکونت اختیار کی یہین سے نیمان آکر شادی کی اور مسعود پیدا ہوا اور یہانہی اسنے پرورش پائی اور علمائے کبار اور فضلائے نامدار سے تعلیم پا کر کمال حاصل کیا اور سلطان ابراہیم کو جب اسکے جوہر لیاقت کی خبر ہوئی تو بڑی عزت و توقیر کر اسے جالندھر کسی شہر کا حاکم بنایا مسعود خود بھی شعر عربی اور فارسی اور ہندی کہتا تھا اور شعرا کو بھی بہت دوست رکھتا تھا یہہ دو شعر اسکے نمونہ کے طور پر درج کئے جاتے ہین ۞

[illegible]

بہت راتین گویا آفتاب نکلنا بہی اپنے راستہ بہول گیا اور شارق کیطرف اسکے واسطے مرجع نہ رہا ہو

فقلت لعلی طلا لیلی ولیس لی ۔ من الظلم منجاة وفی الصبح مفزع

مینے اپنے دلسے کہا کہ اب میری رات لمبی ہوئی اور مجہکو ظلم سے خلاصی نہوئی اور آنکہوں مین فزع ہے وفات اسکی [illegible] مین ہوئی

ابن صائغ اندلسی

ابو بکر محمد بن باجہ تجیبی اندلسی معروف با بن صائغ شاعر نامور تھا صاحب قلائد العقیان (ابو نصر فتح بن محمد بن عبید بن خاقان قیسی) اپنی کتاب مین اسکو فرقہ معطلہ مین لکہتا ہے اور کہتا ہے کہ اسکا مذہب حکیمانہ اور فیلسوفانہ تھا۔ کتاب مطمح الانفس مین لکہا ہے کہ اسکا خیال بالکل اجرام فلکی کیطرف تھا اور یہانتک اسمین مستغرق ہوا کہ کلام اللہ سے العیاذ باللہ تمسخر اور ہزل شروع کیا اور اسکا یہ مقولہ تہا کہ جو کچھ کرتا ہے دورہ زمانہ کا کرتا ہے۔ اور آدمی مثل نباتات کے ہین اور انکا مرنا انحطاط اور اقتطاف ہے۔ باذنجان مین ۵۳۳ھ مین زہر دیا گیا ہو

علامہ زمخشری مصنف تفسیر کشاف

ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر خوارزمی زمخشری المعروف بجار اللہ زمخشری علم تفسیر اور حدیث اور نحو اور لغت اور بدیع اور بیان اور معانی اور ادب مین امام زمانہ تھا لوگ ممالک دور دور دراز سے اسکے پاس آتے تھے اور علوم و فنون مین اس سے مستفید ہوتے تھے علامہ مذکور نے تفسیر کشاف اور محاجات بالمسائل نحویہ۔ اور مفرد اور مرکب فی العربیہ اور فائق حدیث کے بیان مین۔ اور اساس البلاغت لغت مین اور ربیع الابرار اور نصوص الاخبار۔ اور متشابہ اسامی الرواة۔ اور النصائح الکبار۔ اور النصائح الصغار۔ اور ضالۃ الناشد۔ اور الرائض فی الفرائض۔ اور مفصل فی النحو۔ اور مقامات وغیرہ وغیرہ عجب کتابین تصنیف کی ہین۔ روایت کرتے ہین کہ علامہ زمخشری کی ایک ٹانگ کٹ گئی تہی اور لکڑی کے آسرے سے چلتا پہرتا تھا اور وجہ قطع کی یہ تہی کہ ایک مرتبہ خوارزم سے اسکو کہین جانیکا اتفاق پڑا تو رستہ مین برف کی کثرت سے ایک ٹانگ اسکی گل گئی۔ کہتے ہین کہ اسکے پاس ایک محضر نامہ تھا جس مین ہزارون معتبر لوگون کی شہادتین تہین کہ قطع کی بابت

ساقط ہوگئی ہی کسی جرم شرعی سی نہین کاٹی گئی - اور بعض مورخ یون بیان کرتی ہین کہ زمخشری
جب فقیہہ حنفی دامغانی کی ملاقات کیواسطی گیا تھا دامغانی نے اس سے ٹانگ کی ساقط ہونے کی وجہ
پوچھی اسنی یون بیان کیا کہ یہہ میری والدہ کی بد دعا کا اثر ہے جو اُسنے میری حق مین بچپن
مین کی تھی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ ایک دفعہ مین ایک چڑیا کو پکڑ کر اوسکی لات کو ایک رشتہ سی باندہکر
اوسی چہوڑ دیا اور اوسکا دوسرا سرا اپنے ہاتہہ مین رکہا اور وہ چڑیا ایک سوراخ مین جا گہسی مینی زور
سے اوس رشتہ کو باہر کہینچا کر اوسکی لات جدا ہوگئی جب مین جوان ہوا تو ایکبار اسے طلب علم
کی خاطر سفر مین چارپایہ سی گرپڑا اور میری ٹانگ ٹوٹ گئی - ہر چند علاج کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا اخیر نوبت
لات کی کاٹنے کی پہونچی - یہہ فاضل بدہ کے دن ۲۷ ماہ رجب ٤٦٧ھ کو زمخشر مین پیدا ہوا اور عرفہ کی
رات جرجانیہ خوارزم مین ٥٣٨ھ مین فوت ہوا - اور جار اللہ اسکو اسواسطی کہتے تہی کہ یہہ مدت تک مکہ مین رہا -

ابن جوالیقی لغوی

ابو منصور موہوب بن ابی طاہر احمد بن محمد جوالیقی بغدادی متوطن لغت مین امام اجل تہا علم ادب
خطیب ابو زکریا تبریزی سے حاصل کیا بڑا عقیل فہیم ثقہ مستدین تہا - شرح ادب الکاتب والمعرب
اور تکملہ درۃ الغواص حریری اسنے تصنیف کین خلیفہ مقتفی باللہ کا پانچون نماز مین امام ہوتا تہا علم
نحو اور لغت مین عدیم المثل تہا ٤٦٦ھ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن پندرہوین محرم ٥٣٩ھ مین
بغداد مین فوت ہوا جوالیقی جمع جوالق یا بیع جوالق کیطرف منسوب ہے ۝

ابن قیسرانی

ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر بن داغر بن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن بن مہاجر بن
خالد بن ولید مخزومی خالدی حلبی شرف المعالی عدۃ الدین معروف بابن قیسرانی شاعر نامور اور
سخنور نکتہ پرور تہا سرگروہ شعرای مجیدین اور سرِ دفتر ادبای ماہرین تہا ابن منیر اطرابلسی اور ابن قیسرانی
مین مہاجات تہا اور وقایع اور مشاجرات شاعرانہ حد سی زیادہ ہوئی چنانچہ اسکا ذکر ابن منیر کے
ترجمہ مین مذکور ہوا ابن خلکان لکہتا ہی کہ مینے حلب مین ابن قیسرانی کا دیوان جو خاص اوسکی ہاتہ کا

کا لکہا ہوا تہا دیکہا اور اوس بیان سے کچہہ نقل بہی کیا ولادت اسکی ۲۸۳ھ مین عکا مین ہوئی اور دمشق مین ماہ شعبان ۳۵۱ھ مین فوت ہوا خالدی خالد بن ولید مخزومی کیطرف منسوب ہے ء

عتابی

ابو منصور محمد بن علی بن ابراہیم بن زبرجد نحوی عتابی علم نحو اور لغت و ادب مین استاد کامل تہا اور خوشنویسی مین بہی بے نظیر تہا علم ادب شریف ابو السعادات ہبۃ اللہ سے حاصل کیا ماہ ربیع الاول ۴۷۴ھ مین پیدا ہوا اور شنبہ کی رات ۸ جمادی الاول ۵۴۸ھ مین فوت ہوا ـ عتابی بفتح عین مہملہ و تشدید تا مثنات فوقانیہ عتابین کیطرف منسوب ہے جو بغداد کے غربی محلہ کا نام ہے ابو منصور نے اسکو ترک کرکے جانب شرقی کو اختیار کیا تہا اور ابو عمرو کلثوم بن عمرو بن ایوب عتابی جو شاعر مشہور ہے اور عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم کیطرف منسوب ہے یہہ شخص جو مذکور ہوا بڑا شاعر فصیح البیان قنسرین کا باشندہ تہا ـ ہارون رشید وغیرہ کی تعریف مین اس نے کئی قصائد منظوم کئے اسکی تاریخ وفات معلوم نہین ہوئی

موید الوسی

ابو سعید موید بن محمد بن علی بن محمد الوسی شاعر ماہر تہا اکثر شعر عشقیہ اور ہجائیہ کہتا تہا عراق کے روسا اور عمایدکی مدح مین بہی اسنے کئی قصیدے کہے عماد کاتب خریدہ مین لکہتا ہے کہ موید شاعر مقبول خاص و عوام اور مالک اراضی و املاک اور صاحب ریاست و ایالت تہا پہر یکایک حوادث زمانہ میں ایسا گرفتار ہوا کہ نہ وہ ریاست رہی اور نہ وہ ثروت و جاہ بلکہ امام مقتفی باللہ کی قید مین دس برس سے زیادہ مقید رہا اور مستنجد باللہ کی خلافت مین ۵۵۵ھ مین رہائی پائی مگر دس سال محبس کی ظلمت کے سبب سے اسکی آنکہہ کا نور جاتا رہا پہر شہر موصل مین گیا اور وہان ۲۴ ماہ رمضان پنجشنبہ کے دن ۵۵۷ھ مین فوت ہوا اور ولادت اسکی ۴۹۲ھ مین موضع الوس مین ہوئی تہی الوس بضم ہمزہ ایک ناحیہ کا نام ہے جو دریاے فرات کے کنارہ پر واقع ہے ء

ابن الکیزانی

ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ثابت بن ابراہیم بن فرج کنانی مصری المعیب المنصب مصر کا رہنےوالا

معروف ابن الکیزانی شاعر نامور مشہور مصر پر رہنیوالا زمانہ تھا اسنے ایک دیوان عربی مین تصنیف کیا
جسکے اکثر مضامین ورع اور تقوی سے پر ہین ابن خلکان کہتا ہے کہ مجہکو اسکا یہہ شعر نہایت پسند آیا ؎

افکلاق بالمحب عز ام ملکی الوصل بالحبیب یلیق

جو عاشق کو حقیر لائق ہے تو اسیطرح وصل حبیب کو لائق ہے ۹۔ ماہ ربیع الاول یا محرم ۵۶۲ھ مین فوت
ہوا اور امام شافعی کی قبر کے پاس دفن کیا گیا جماعت زیارت گاہ مخلوقات ہے اور کیزانی عمل
کیزان یا پیچ کیزان کیطرف منسوب ہے اور اسکی آباؤ اجداد مین سے کوئی شخص یہہ کام کرتا تھا ؎

رصافی شاعر

ابو عبد اللہ محمد بن غالب اندلسی رصافی شاعر فصیح البیان تھا اسکے اشعار ظریف اور ابیات لطیف و عجیب
اور مرغوب خاطر خواص و عوام تھے ومھفھف کالغصن الا انہ ہو تتیم لا ینباب عند عناقہ
بہت سے معشوق باریک کمر مثل شاخ کے کہ عقلین انکے دیکھنے سے حیران ہوتی ہین ؎ واضحی ینام وقد
تکلل خدہ عرق فقلت الورد رش بماءہ ؎ چاشت کیوقت تک سوتی تہی اس حالین کہ انکے رخسار
پر عرق کے قطرے تہے مینے کہا کہ گلاب کے پہول نے اپنا عرق چھڑکا ہے وفات اسکی ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین ہوئی ؎

ابلہ بغدادی

ابو عبد اللہ محمد ابن بختیار بن عبد اللہ معروف بابلہ بغدادی شاعر بے نظیر تھا۔ عماد کاتب خریدہ مین بیان
کرتا ہے کہ یہہ شاعر سپاہیانہ وضع رکہتا تھا اور شعر پر مذاق کہتا تھا اور اوسکے اکثر شعر معنی گانے
تہے چنانچہ اس کے قصیدہ کا ایک شعر یہہ ہے ؎

لا یعرف الشوق الا من یکابدہ ولا الصبابۃ الا من یعانیہا

شوق کو نہین پہچانتا مگر وہ جو اوسکے رنج کو کہینچے اور نہ عشق کو جانتا ہے مگر وہ جو اسکی تکلیف اوٹہائے
اور حسن تخلص مین یہہ شاعر ضرب المثل ہے ۵۷۹ھ یا ۵۸۰ھ مین بغداد مین مرگیا ابلہ بمعنی معروف
یہہ نام باعتبار ضد کے ہے کیونکہ یہہ شاعر نہایت ذکی اور ذہین تھا اور نام کبہی باعتبار ضد کے بہی
ہوتا ہے جیسے سودا کا نام کافور یہہ مثل مشہور ہے ؎ ع برعکس نہند نام زنگی کافور ؎

تاج الدین خراسانی

ابوسعید یا ابوعبداللہ محمد بن ابی السعادات عبدالرحمن بن محمد بن مسعود بن احمد بن حسین بن محمد مسعودی
ادیب کامل تہا مقامات حریری کی شرح ایسی طویل اور حاوی نکات و اشارات پانچ جلدوں مین
لکہی کہ کسی نے پہلے اوسکے ایسی شرح نہین لکہی اور یہہ شرح بڑی مشہور ہوئی اوسکو ہر ایک خاص و عام
اسکو پسند کرتا تھا یکم ماہ ربیع الآخر ۲۲ھ پیدا ہوا اور یکم ماہ ربیع الآخر ۸۴ھ کو دمشق مین فوت ہوا۔

ابن تعاویذی

ابوالفتح محمد بن عبداللہ کاتب معروف با بن تعاویذی شاعر نامور اور سخنور نکتہ پرور تھا اخیر عمر مین
۷۹ھ مین نابینا ہوا اور بعد نابینا ہونے کے کئی شعر اپنی نابینائی اور جوانی کے غم مین کہے اور نابینا
ہونیکے پہلے ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا۔ ولادت اسکی دسوین رجب جمعہ کے دن ۵۱۹ھ مین اور
وفات ۲۔ شوال ۵۸۳ھ کو بغداد مین ہوئی۔ تعاویذی نسبت طرف عمل تعویذ کے ہے ٭

موفق الدین اربلی

ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد بن قاید موفق الدین اربلی علم عربی مین امام تھا اور انواع شعر
مین ماہر علم عروض اور قوافی اور تنقید شعر مین یگانہ تھا صغر سن مین اسنے شعر کہنا شروع کیا بڑے
بڑے فاضل علم نحو کے مسایل مشکلہ کے پوچھنے کیواسطے اسکے پاس آتے تھے۔ زین الدین ابوالمظفر
یوسف بن زین الدین والی اربل کی تعریف مین بہت اچہا قصیدہ منظوم کیا اور بڑی عزت
پائی ۳۔ ربیع الآخر ۵۸۵ھ مین اربل مین فوت ہوا ٭

ابن المعلم نجم الدین

ابوالغنایم محمد بن علی بن فارس بن علی بن عبداللہ بن حسین بن قاسم معروف با بن معلم واسطی
نجم الدین لقب شاعر فصیح اللسان اور عذب البیان تھا چنانچہ اسکے شعر نہایت لذیذ اور دقیق اور
مطبوع خاطر ہر خاص و عام تھے یہہ اپنے طرز بہت جلدی مشہور ہوجاتے تھے۔ اشعار و کتابت کرنا
اسکی پیشہ تھا ابوالفتح اسکو شعر کے شوق کا ایسا حد تھا کہ جب یہہ شعر کہتا تھا تو فقرا رخصت

بسلسلہ شیخ احمد بن رفاعی اونکو یاد کرتے تھے ابن معلم اور ابن تعاویذی مین معاصرت اور منافست ہوتے تھے اور ابن تعاویذی اسکی ہجو بہی کیا کرتا تھا۔ ابن معلم کہتا ہی کہ ایک مرتبہ بغداد مین میرا گذر اوس مکان سے ہوا جہان ابن جوزی وعظ کر رہا تھا اور ہزارون آدمیونکا انبوہ عام تھا مین ابن جوزی کے پاس جا بیٹہا اور پہلے ہمارا باہم کچہہ تعارف نہ تھا اس اثنا مین ابن جوزی نے میرا ایک شعر بہ استشہاد کیطور پر پڑہا اور کہا کہ ابن معلم نے کیا اچہا شعر کہا ہی پس مین نے اپنے وہان جانے اور اوسکے میرے اس شعر کو استشہاد کر پڑہنے اور مجہے نا پہچاننے سے بڑا تعجب کیا اسکے دیوان نے اسکی عین حیات مین بڑی شہرت پائی - ۱۷ - جمادی الآخر سنہ [illegible] مین پیدا ہوا اور [illegible] مین ہرث مین مرگیا اور ہرث واسط سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر ایک گانو کا نام ہے ؎

ابو الحرم نحوی

ابو الحرم مکی بن ریان ماکسینی مکین الدین کا لقب تہا موصل مین اسنے علم قرآن اور علم ادب پڑہا پہر بغداد مین گیا اور وہان ابن خشاب اور ابن عصار اور ابن انباری اور ابن وہان سعید سے علم ادب وغیرہ کی تکمیل کی پہر موصل مین آیا اور وہان علم کا شروع کرنے لگا اور لوگون نے اس سے بہت نفع اٹہایا - ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اسکو جامع فنون الادب اور حجۃ کلام العرب لکہا ہی شعر بہی اچہا کہتا تہا - نو دس سال کی عمر مین نابینا ہوا تھا - ابو العلا معری سے بڑا تعصب رکہتا تہا اور جسوقت اسکا شعر سنتا تہا تو ہنستا تہا اور خود بہی اسکی طرز پر شعر کہتا تہا اور وجہ اسکی یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ دونو نابینا تہے اور ادب مین شریک تہے - شنبہ کی رات ۷ شوال سنہ [illegible] مین شہر موصل مین فوت ہوا - ماکسینی ماکسین کیطرف منسوب ہی اور ماکسین ایک چہوٹا سا شہر نہایت عمدہ اور خوبصورت نہر خابور کے کنارے پر جزیرہ کے مضافات سے ہی

فخر الدین رازی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن حسین بن حسن بن علی تیمی بکری طبرستانی اصل رازی مولد فخر الدین ابن خطیب عالم اجل و مرشد اکمل علامہ زمان فہامہ دوران تہا کئی فنون مین اسنے تصنیف کی

اور اسکی تصنیفات سے بہت مشہور تفسیر کبیر اور مطالب العالیہ اور نہایۃ العقول اور شرح اشارات اور شرح کلیات قانون ہے عربی مین شعر بہی فصیح کہتا تہا اور وعظ بہی کرتا تہا اور وعظ مین وقت وجد و رقت اور بکا و اسپر غالب ہوتا تہا ہرات مین اسکی مجلس وعظ مین ارباب مذاہب اور مقالات کے آتے اور سوال کرتے اور جواب باصواب پاتے ہے شہاب الدین غوری کی ملازمت مین اسکا بڑا درجہ اور وقعہ ہوا اور اسنے بہت مال و متاع حاصل کیا اور جسوقت کہین سوار ہوکر جاتا تہا تو تین سو طالب العلم اسکے ہمراہ ہوتے تہے - غرض فضایل و فواضل امام فخر الدین کے شمار سے باہر ہین اور اس کے اشعار عربی جو سراسر پند و نصیحت سے بہرے ہوئے ہین یہہ ہین ؎

نهاية اقدام العقول عقال — واكثر سعي العالمين ضلال
وارواحنا في وحشة من جسومنا — وحاصل دنيانا اذى ووبال
ولم نستفد من بحثنا طول عمرنا — سوى ان جمعنا فيه قيل وقال
وكم قد راينا من رجال ودولة — فبادوا جميعا مسرعين وزالوا
وكم من جبال قد علت شرفاتها — رجال فزالوا والجبال جبال

علما اس سے مستفید ہونیکو اسطرح ممالک دور و دراز سے آتے تہے اور فایز المرام ہوکر مشہور زمانہ ہوتے تہے مدت تک مدرسہ خوارزم مین مدرس رہا علوم و فنون سے لوگونکو فایدہ پہونچاتا رہا - ۲۰ رمضان سنہ ۵۴۴ھ یا ۵۴۳ھ مین پیدا ہوا اور پیر کے دن اول تاریخ ماہ شوال سنہ ۶۰۶ھ مین ہرات کی سرزمین مین فوت ہوا روایت کرتے ہین کہ سنہ ۵۹۵ھ مین جب یہہ فاضل سلطان غیاث الدین غوری کے پاس فیروزکوہ مین آیا اور سلطان نے ہرات مین ایک بڑا عالیشان مدرسہ بنایا اور اسکو بڑی تعلیم و تکریم سے وہان کا مدرس مقرر فرمایا تو فرقہ کرامیہ کو جو تشبیہ اور تجسیم کے قایل ہین یہہ امر ناگوار گذرا پہر فقہا کرامیہ اور حنفیہ اور شافعیہ فیروزکوہ مین غیاث الدین کے دربار مین جمع ہوئے اور قاضی عبد المجید بن عمر المعروف بابن قدوہ کا جو فرقہ کرامیہ کا سرگروہ تہا فخر الدین سے مقابلہ ہوا جب غیاث الدین وہانسے چلا گیا تو فخر الدین نے ابن قدوہ کو گالی گلوچ دینی اور بد زبانی شروع کی اور ابن قدوہ نہایت ادب سے مقابلہ کرتا رہا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ کرامیہ نے ایک بڑا مفسدہ برپا کیا اور غیاث الدین نے اسکو وہانسے نکالا اور دوسرے دن مسجد جامع مین

ابن اثیر جزری برادر عزالدین صاحب تاریخ کامل

مبارک۔ بن محمد بن محمد بن عبدالکریم المعروف با بن اثیر جزری عزالدین جزری صاحب تاریخ
کامل کا بہائی ہی علم تاریخ اور ادب اور نحو اور حدیث اور تفسیر مین بڑا ماہر تھا علم نحو اسنے ابن دہان
سے حاصل کیا تصنیفات بدیعہ اور رسایل وسیعہ اسنے تصنیف کئے کتاب الانصاف فی الجمع بین الکشف
والکشاف اور کتاب فی صنعتہ الکتابتہ اور ابن دہان نحوی کی کتاب الفصول کی شرح بدیع
نام اور ایک دیوان عجیب وغریب تصنیف کیا جزیرہ ابن عمر مین ۵۴۴ھ مین پیدا ہوا اور پنجشنبہ کے
دن سلخ ذالحجہ ۶۰۶ھ مین شہر موصل مین فوت ہوا۔ کہتے ہین کہ اسکی لات کو تشنج ہو گیا تھا
اسلئے ناچار ہوکر خانہ نشین ہوا ایک شخص مغرب کا باشندہ اسکی بہائی عزالدین کو آکر کہنے لگا کہ
مین اسکا علاج کرتا ہون اور صحت ہونے تک کچھہ اجرت نہ لونگا۔ اور روغن بناکر اسکی لات کو
مالش کرنے لگا تہوڑے دنون مین آثار صحت کے نمایان ہونے لگے اسنے اپنے بہائی عزالدین کو
کہا کہ اس طبیب کو کچھہ دیکر رخصت کردینا چاہئے کیونکہ اب مین بیماری کے باعث بڑے آرام مین
ہون اور کسی رئیس وزیر کے یہان مجہے جانا نہین پڑتا بلکہ وہ خود مشورہ کیواسطے میرے پاس
آتے ہین اگر مین تندرست ہوگیا تو پہر مجکو وہی تکلیف جانے آنیکی ہوگی اوسکی بہائی نے طبیب کو
کچھہ دیکر رخصت کیا اور یہ چند روز زندہ رہکر اسی بیماری سے فوت ہوا جزیرہ ابن عمر ایک شہر
موصل کے شمال کیطرف واقع ہے چونکہ دجلہ نے چارونطرف سے اوسکا احاطہ کیا ہوا ہے اسواسطے
اسکا نام جزیرہ پڑا واقدی کہتا ہے کہ ایک شخص عبدالعزیز بن عمر نام نزاہل برقعیدین سے اوسکو بنایا ہے [illegible]

ابن دہان نحوی

ابوبکر مبارک بن ابیطالب مبارک ربیعہ کعب المعروف با بن دہان نحوی شہر واسط مین پیدا ہوا
اسنے [illegible] میں رہا اسنے ابن سوادی شاعر وغیرہ سے علم تحصیل کیا اور ابن انباری اور ابن خشاب
نحوی کی صحابت اور مجالست سے بڑا فایدہ پایا پہلے حنبلی تہا پہر حنفی ہوا پہر مدرسہ نظامیہ مین
علم نحو [illegible] الدولہ [illegible] کرانی ذریعہ شرط کی ہوئی تہی کہ اس عہدہ پر شافعی [illegible]

متوسرکیا جاویگا اسلیے یہہ شافعی ہوا یہہ شخص بڑا بیہودہ گو اور حریص اور مسخرہ تہا [illegible] مین شہر ہراط مین پیدا ہوا اور ۵۲۱ھ مین بغداد مین فوت ہوا

مظفر الاعمی شاعر

ابو العز مظفر بن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن شامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر مجید اور ادیب اریب اور عروضی تہا اور علم عروض مین ایک مختصر رسالہ بہی اسنے تصنیف کیا شعر بہت فصیح کہتا تہا ولادت اسکی پانچوین جمادی الآخر ۵۴۴ھ مین ملک مصر مین ہوئی اور ہفتہ کے دن ۹ محرم الحرام ۶۲۳ھ مین مرگیا

ابن عنین شاعر

ابو المحاسن محمد بن نصر الدین بن نصر بن حسین بن عنین انصاری شرف الدین لقب کوفی الاصل دمشقی مولد شاعر مشہور تہا اور خاتمہ شعرا اسکا اسپر ہوا اسکے بعد کوئی شاعر اسکا ہم پلہ نہین ہوا ہجو اور لوگون کے عیب چینی کیطرف بڑا مایل تہا شام اور عراق اور جزیرہ اور آذربیجان اور خراسان اور غزنہ اور خوارزم اور ماوراء النہر وغیرہ ملکونکی سیاحت کی ابن خلکان کہتا ہے کہ مین ابن عنین سے ۶۲۳ھ مین شہر اربل مین ملا لیکن اس سے کچہہ حاصل کرنیکا اتفاق نہوا اور وہ یہی بیان کرتا ہے کہ مینے ملک قاہرہ مین ۶۴۹ھ مین خواب مین دیکہا کہ ابن عنین کے ہاتہہ مین ایک سرخ ورق ہے اور اوسمین تقریباً پندرہ شعر ہین اور ابن عنین کہہ رہا ہے کہ مینے یہہ شعر ملک مظفر والی حماۃ کی مدح مین بنائے ہین اور ملک مظفر اور ابن عنین دونوں اسوقت فوت ہو گئے تہے پہر اوسنے وہ اشعار مجلس مین سنائے اور اونمین سے مجہے ایک بیت بہت پسند آیا جس کو مینے یاد کرکے لوگون مین مشتہر کیا اور وہ شعر یہہ ہے ؎

والبیت لا یحسن انشادہ ✻ الا اذا احسن من شادہ

ابن عنین دمشق مین ملک معظم کے وقت مین مشہور شاعر تہا [illegible] مین پیدا ہوا اور [illegible] مین فوت ہوا

ابن المستوفی

ابو البرکات مبارک بن ابی الفتح احمد بن مبارک بن موہوب شرف الدین لقب [illegible]

اربلی رئیس جلیل القدر کثیر التواضع واسع الکرم جامع الفضایل والفواضل تھا علم حدیث اور اسماء رجال ور اوسکی تمام متعلقات اور علم ادب اور علم حساب مین مہارت کلی رکھتا تھا ممالک دور و دراز سے بڑے بڑے اہل علم استفادہ کیواسطے اسکی پاس آتے تھے اسنے چار جلدون مین تاریخ اربل اور کتاب النظام فی کتاب شعر المتنبی والی تمام اور ایک دیوان فصیح اور کتاب سر الصیغة علم ادب مین تصنیف کی ابو البرکات سنہ ۵۶۴ھ مین پیدا - اور سنہ ۶۳۷ھ مین فوت ہوا اور اسکا مرثیہ یوسف بن نفیس اربلی معروف بشیطان الشام نے کہا اور یہہ شیطان الشام سنہ ۵۸۳ھ مین اربل مین پیدا ہوا اور موصل مین ماہ رمضان سنہ ۶۳۶ھ مین فوت ہوا ؃

فقیہ قمراوی

ابو الفضایل موسی بن محمد بن موسی بن احمد بن عیسی کنانی معروف بقمراوی نجم الدین اسکا لقب تھا اور علم فقہ اور ادب مین مشہور فاضل تھا اسنے ایک قصیدہ علی قیروانی مذکور کے بحر و قافیہ پر کہا تھا جسکے چند شعر یہہ ہین ؃ قد مل مریضک عودہ ÷ ورثی لاسیرک حسدہ ÷ لم یبق جفاک سوی نفس ÷ زفرات الشوق تصعدہ ÷ ہاروت یعنعن فن السحر ÷ الی عینیک ویسندہ - یہہ فاضل سنہ ۵۹۱ھ مین پیدا ہوا اور آخر ماہ صفر سنہ ۶۶۵ھ مین فوت ہوا - قمراوی قمراوکیطرف منسوب ہے - جو ایک موضع صرخند واقع شام کے مضافات مین سے ہے ؃

ابن الابار

محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر بن عبد اللہ بن عبد الرحمن کاتب معروف اور ادیب مشہور ملقب بابن الابار تھا سنہ ۵۹۵ھ مین پیدا ہوا - علم ادب اور تاریخ مین امام وقت تھا فصاحت و بلاغت نظم و نثر مین پوری دستگاہ کامل رکھتا تھا کتاب تحفة القادم اور کتاب ایماض البرق وغیرہ اسکی تصنیف ہین حاکم تونس نے اس خیال سے کہ اسکی باعث سے بغاوت پہیلے گی سنہ ۶۵۸ھ مین اسکو قتل کر دیا ؃

محقق طوسی مصنف اخلاق ناصری - محمد بن حسن طوسی نصیر الدین لقب

بڑا عالم فاضل حکیم فلسفی علامۂ زمان وفہامۂ دوران تہا شہر طوس مین پیدا ہوا اور بعض آدمیون سے پرورش
پائی علم حکمت مین دو واسطہ سے شیخ ابو علی سینا کا شاگرد ہے اکثر علوم وفنون مین اسنے کتابین تصنیف
کین لیکن سب مین مشہور شرح اشارات اور شرح مجسطی بطلیموس وتجرید در علم کلام واوصاف الاشراف در علم
سلوک واخلاق ناصری وغیرہ ہین چند مدت قہستان اور قلاع ملاحدہ اسماعیلیہ مین رہا اور بعض
وقت محبوس بہی ہوا جب ہلاکو خان نے اس ملک کو فتح کیا تو یہہ فاضل انکی قید سے رہائی پاکر ایلخان
سے ملا۔ اور اسنے اسکی بڑی قدر ومنزلت کی اور اسکو اپنا مصاحب بنایا لوگ تو اسکو شیعہ کہتے ہین
لیکن یہہ اسکی برخلاف اخلاق ناصری مین بیان کرتا ہے - یہہ فاضل کبہی کبہی شعر بہی کہتا
تہا چنانچہ اسنے یہہ شعر بابا افضل کاشانی کیطرف بطریق سوال لکہکر بہیجے تہے۔ نظم - اجزای پیالہ
کہ درہم پیوست ✤ بشکستن آن روا نمیدارد دست ✤ چندین سر و پای نازنین و سر و دست
از بہر چہ ساخت وز برای چہ شکست - بابا افضل جو بڑا حکیم اور صوفی تہا اسنے یہہ جواب دیا۔ نظم -
تا گوہر جان در صدف تن پیوست ✤ از آب حیات صورت آدم بست ✤ گوہر چو تمام شد صدف را بشکست
بر طرف کلاہ گوشہ نشست - کہتے ہین کہ جس رات یہہ پیدا ہوا اوسی رات اسکا باپ فوت ہوا - اور یہہ ۷۰ سالکا ہوکر ۶۷۲ہ مین فوت ہوا
ابن واصل - قاضی القضاۃ علامۂ جمال الدین محمد بن سالم بن واصل فاضل اجل تہا علم منطق ہندسہ اصول فقہ ہیئت
تاریخ مین بڑا ماہر تہا اسنے بہت عمدہ کتابین تصنیف کین ۔ اغانی کا بہت اچہا اختصار کیا - ۲
قشیری بن ابو الفتح محمد مجد الدین علی بن وہب بن مطیع قشیری قوصی قاضی القضاۃ سر دفتر سالکان
روزگار اور سر آمد فضلای نامدار تہا علم ادب اور شعر مین مہارت کامل رکہتا تہا اسکے والدین
قوص سے حج کیواسطے چلے آتے تہے تو شنبہ کے دن ۲۵ شعبان ۶۲۵ہ مین راستہ مین یہہ فاضل
پیدا ہوا اور اپنے شہر قوص مین پرورش پائی اور مصر و شام مین جاکر علم حاصل کیا - حافظ
فتح الدین کہتا ہے جسقدر مین نے علمائے کرام دیکہے ہین اونمین سے کوئی اسکی برابر نہین دیکہا
اسنے عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جو فصاحت وبلاغت سے پر ہے کہتے ہین کہ ساتوین صدی
کی ابتدا مین یہہ بہی عالم ہوا ہے امام نووی نے اسکیطرف خط لکہا اور اوسمین اسنے یہہ شعر درج کیا ✤

فقل لهمان واحد يقتدى ۞ وهذا زمان انت لا شك واحد

ہر زمانے میں کوئی یگانہ ہوتا ہے جسکی پیروی کی جاتی ہے اور اس زمانہ میں بے شک تو ہی یگانہ ہے۔ گیارہوین ماہ صفر جمعہ کے دن سنہ [illegible] مین اسکی وفات ہوئی ۞

جمال الدین قرشی مصنف صراح

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی عالم فاضل تھا جمیع علوم عربیہ مین اسکو مہارت کامل تھی لیکن سب سے بڑھکر لغت کیطرف اسکو بہت توجہ تھی اسنے صحاح جوہری کو مختصر کرکے ایک عجیب غریب کتاب لغت مین لکھی اور اسکا نام صراح فی لغات الصحاح رکھا یہہ کتاب نہایت مفید اور مقبول طبایع اہل فن ہے اس کتاب کے دیباچہ مین اسنے لکھا کہ مینے بہت مدت تلاش کرکے صحاح کو کاشغر کے مدرسہ برہانیہ مسعودیہ سے حاصل کیا چونکہ وہ کتاب بڑی طویل تھی اسلئے اسکا مختصر کرنا شروع کیا اور کاشغر مین سنہ [illegible] مین اوسکی تسوید سے فارغ ہوا اور دوشنبہ کے ۲۳ ماہ ذی القعدہ سنہ [illegible] مین اوسکو بہمہ وجوہ تیار کرکے قابل استنساخ کیا اسنے اپنی کتاب کی صفت مین یہہ شعر کہے ہین

هذا الصراح من الصحاح مهذب ۞ يصفو لشاربه وما يترنق
يسقى به الفهم ندمان النهى ۞ كاسى فوايد مطرف ومعتق
فاشرب ليحظى كاسه اذ كيس ۞ يحظى بها لا حظا منه لاحمق

یہہ فاضل آٹھوین صدی ہجری مین فوت ہوا ۞

ابن حیان نحوی

ابن حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان شیخ الزمان وامام النحات اثیر الدین غرناطی علم نحو اور ادب اور حدیث و تفسیر مین ید طولے رکھتا تھا تفسیر بحر المحیط اور شرح تسہیل اسنے تصنیف کین غرناطہ مین سنہ ۶۵۴ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۷۴۵ھ مین قاہرہ مین فوت ہوا اوسنے یہہ کمال حاصل کیا کہ اپنے اوستادوں کی حیات ہی مین مشہور اور مقدم ہوا ۞

[illegible] الدین شیرازی محمود بن مسعود بن مصلح فارسی اوستاد کبیر قطب الدین [illegible]

سنہ ۶۳۴ھ میں پیدا ہوا نصیر طوسی سے پڑہتا رہا اور بغداد و دمشق و مصر میں مدت تک رہا اور تبریز میں آکر متوطن ہوا معقولات میں امام زمانہ تہا شرح مختصر ابن حاجب اور شرح مفتاح اور شرح کلیات قانون اسنے تصنیف کین روم میں ہی گیا اور اوسکے والی نے اسکی بڑی قدر و منزلت کی اور سیواس کا قاضی بنایا متقی اور پرہیزگار تہا نماز باجماعت پڑہتا تہا اور شرح السنہ بغوی کا اکثر مطالعہ کرتا تہا اور جب کوئی کتاب تصنیف کرتا تھا تو صائم الیوم اور قائم اللیل ہوتا تھا ماہ رمضان ۷۱۰ھ میں فوت ہوا

قطب الدین رازی

محمد بن محمد ابو عبد اللہ کنیت اور قطب الدین لقب المعروف بقطب تحتانی علوم عقلیہ و نقلیہ میں امام تہا دمشق میں آیا اور مرتے دم تک وہین رہا تاج الدین سبکی بیان کرتا ہے کہ جب یہ ۷۶۳ھ میں دمشق میں آیا تو ہم اسکا شعر سنکر اسکی ملاقات کو گئے اور مباحثہ کیا اوسکو منطق و حکمت میں امام اور تفسیر معانی بیان و نحو میں بڑا عالم معتبر پایا تفسیر کشاف کا حاشیہ سورہ طہٰ تک اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ اور شرح اشارات وغیرہ تصنیف کین ماہ ذیقعدہ ۷۶۶ھ میں فوت ہوا

اقصرائی شارح موجز

محمد بن محمد فخر الدین رازی جمال الدین لقب محقق عارف اور مدقق کامل حسن السیرت تہا مسلسل تمام مدرسہ میں مدرس رہا اس مدرسہ کے بانی نے یہہ شرط کی ہوئی تہی کہ اس مدرسہ کا مدرس وہ شخص بنایا جاویگا جسکو صحاح جوہری کی یاد ہوگی پس اقصرائی کے سوا کوئی شخص اسکو نہ ملا جو اس شرط کو پورا کرے۔ اقصرائی نے تفسیر کشاف کا حاشیہ لکہا اور علم بلاغت میں ایضاح کی شرح اور طب میں موجز کی شرح جو آجکل متداول ہے لکہی ۸۰۰ہجری کے بعد فوت ہوا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب انتباہ میں لکہتے ہیں کہ اقصرائی اصل میں آق سرائی کیطرف منسوب ہے اور آق کے معنی سفید اور سرائی معرب سرای کا ہے اور سرای کے معنی محل فرودگاہ پس مجموعہ کے معنی سفید محل

محقق دوانی مصنف اخلاق جلالی

محمد بن اسعد دوانی جلال الدین اسکا لقب تھا علوم عقلیہ و نقلیہ میں [illegible] تھا اسکے

انکی کمال علمی پر دال ہین - اسنے شرح تجرید قوشجی اور شرح مطالع پر حاشیہ لکہا اور اپنے ہمعصر صدرالدین شیرازی کے ساتہہ مباحثے اور مناقشے کرتا رہا جنمین اکثر یہہ ہی غالب رہا اور ایک رسالہ موضوع العلوم تصنیف کیا جسمین علوم مختلفہ اور فنون متفرقہ کے معرکۃ الآرا مسایل کا بیان کیا ہی اسنے اپنے باپ سعدالدین اسعد سے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ اور فقہ و تفسیر اور دیگر علوم حاصل کئے اور اسکے پانچ بڑے بڑے فضلا جلیل القدر سے علم پڑہا جنمین سے مشہور سید شریف جرجانی ہے اور محقق دوانی صاحب قاموس بہی پڑہتا رہا اور سوا انکے اسکے اوستاد اور بہی بہت ہین جنکا لکہنا موجب طوالت ہے اور اسنے عقاید عضدی کی شرح اور ہیاکل نور کی شرح اور تہذیب المنطق کی شرح اور سورۃ اخلاص کی تفسیر لکہی ہے سنہ ۹۰۷ یا سنہ ۹۰۸ مین قصبہ دوان مین جو گازرون کے پاس واقعہ ہے فوت ہوا ہو

صدرالدین شیرازی

محمد شیرازی علم حکمت و فلسفہ مین بڑا ماہر تہا اسنے شرح تجرید اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ پر حاشیے لکہے اسکی تصنیفات اسکی ذکاوت اور تبحر پر دال ہے اور اکثر اسکی مباحثے محقق دوانی کے ساتہہ ہوتے رہے اسنے شیراز مین مدرسہ بنایا اور اسمین درس دیتا رہا اسکا باپ ملک شیراز کا ایک بڑا رئیس اعظم اور سردار معظم مرجع الاشراف والاعیان تہا اور اسکا بیٹا غیاث الدین جو تحقیق اور تدقیق مین مشہور فی الآفاق تہا اپنے باپ کی وفات کے بعد اسکا قایمقام ہوا صدرالدین سنہ ۸۲۸ مین پیدا ہوا - اور ماہ رمضان سنہ ۹۰۳ مین فوت ہوا اور غیاث الدین سنہ ۹۴۸ مین مر گیا

علامہ تفتازانی

مسعود بن عمر سعدالدین تفتازانی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا ماہ صفر سنہ ۷۲۲ مین قریہ تفتازان مین جو مضافات نسا مین ہی پیدا ہوا اور تہوڑی مدت مین جمیع علوم سے فارغ ہوا اور علوم و فنون مین اسقدر کمالیت پیدا کی کہ کوئی اسکے ہمسرون سے اسکے درجہ تک نہ پہونچا اور کتب مفیدہ عام اسنے تصنیف کین چنانچہ اسنے زنجانی کی شرح ۱۶ برس کی عمر مین شہر ترمذ مین سنہ ۷۳۸ مین

مین بنائی اور مطول اور مختصر المعانی اور سعدیہ شرح شمسیہ اور شرح عقاید اور شرح قسم ثالث مفتاح سکاکی اور تلویح اور حاشیہ شرح مختصر الاصول عضدی اور فتاوی حنفی اور حاشیہ تفسیر کشاف وغیرہ کتابین لکھین امیر تیمور گورگان اسکی بڑی عزت کرتا تھا اور اسکو اپنے پاس بڑی شان وشوکت سے بٹھلاتا تھا اسلئے اسکے ہمسر اسپر بڑا رشک کرتے تھے - علامہ مذکور اور سید شریف علی جرجانی مین بڑے بڑے مباحثے ہوتے رہے جنکا بیان سید شریف کے تذکرہ مین لکھا گیا ہے - پیر کے دن ۲۲ - محرم ۷۹۲ھ مین شہر سمرقند مین فوت ہوا اور سرخس مین اسکی نعش کو لیجاکر چہارشنبہ کو ۹ - جمادی الاول کو دفن کیا میر سید شریف نے اسکی تاریخ وفات یہہ کہی بیت

عقل را پرسید از تاریخ سال رحلتش ● گفت تاریخش یکے کم طیب اللہ ثراہ ●

مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس

محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود بن ادریس بن فضل اللہ بن شیخ الاسلام ابی اسحق کازرونی المشہور شیخ مجد الدین فیروز آبادی لغوی صاحب قاموس وغیرہ کازرون مین ماہ ربیع الاول ۷۲۹ھ مین پیدا ہوا سات برس کی عمر مین قرآن مجید یاد کرکے شیراز مین گیا اور علم ادب اور لغت اپنے باپ اور شیخ عبداللہ بن محمود وغیرہما سے حاصل کیا اور خوشنویسی اور اختصار لغات مین یگانہ زمانہ ہوا بغداد مین مدت تک مدرس رہا اور اسکے گردنواح کے لوگ مستفید ہوتے رہے - علم وفضل مین اسقدر ترقی کی کہ ملک اشرف اسمعیل والی زبید نے اسکی شاگردی اختیار کی اور اپنے لڑکی کی شادی اس سے کردی جس سے اسکو یہانتک خصوصیت حاصل ہوئی کہ جس ملک مین جاتا تھا اسکی بڑی تعظیم وتکریم وہانکے حاکم کیا کرتے تھے چنانچہ ملک منصور والی تبریز اور سلطان بایزید خان بن عثمان والی روم اور بادشاہ مصر اور ابن ادریس صاحب بغداد اور امیر تیمور بادشاہ ہند وغیرہ اسکی عزت اور تواضع حد سے زیادہ کرتے تھے اسکا مقولہ ہے کہ مینے پچاس ہزار مثقال سونیکی کتابین خریدی تھین تصنیفات اسکی بکثرت ہے چنانچہ بصائر ذوی التمیز فی لطائف الکتاب العزیز تنویر المقباس

تفسیر ابن عباس - فاتحۃ الاعراب تفسیر فاتحۃ الکتاب - درالنظم - حال الخلاص - شرح خطبۃ الشقشقیہ
شوارق الاسرار العلیہ - ربع بخاری کی شرح بیس جلدین - اسعاد بالاصعاد - عمرہ عنبریہ - احاسن
اللطایف فضل اللہ - سدفۃ الناظر فی ترجمہ شیخ عبد القادر - مرقات وفیہ فی طبقات حنفیہ - زہرۃ
الادمان فی تاریخ اصفہان - مدالغالی - سفر السعادۃ - قاموس جو لغت مین معتبر اور بڑی مشہور و
معروف کتاب ہے - شرح قصیدہ بانت سعاد وغیرہ تصنیف کین کرمانی کہتا ہے کہ یہہ فاضل نظم و نثر فارسی و
عربی مین یکتائے زمانہ تھا جب یہہ شخص امیر تیمور سے ملا تو اوسنے اسے ایک لاکھ درہم عطا کیا وفات
اسکی زبید مین بیسوین شوال ۸۱۷ھ مین ہوئی اور عمر نوے سال سے زیادہ تھی فیروزآباد
شیراز مین ایک شہر کا نام ہے ✦

کاتب چلپی مصنف کشف الظنون

مصطفی بن عبد اللہ قسطنطینی المشہور بکاتب چلپی عالم فاضل تھا علم تاریخ مین بڑا ماہر تھا اسنے
ایک کتاب کشف الظنون نام لکھی جسمین تمام کتب مصنفہ اسلام اور قبل اسلام کا حال مع حالات
اونکے مصنفون کے درج کیا ہے اس قسم کی کتاب آجتک سوائے اسکی کوئی تصنیف نہین ہوئی
اس کتاب کی تسوید و تبییض اسنے ۱۰۶۵ھ مین دو مہینے مین کی اور ۱۰۶۷ھ مین فوت ہوا ✱

حرف النون

نابغہ جعدی

نابغہ جعدی صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوئے ہین انکے نام مین اختلاف ہی بعضے قیس بن عبد اللہ
اور بعضے حبان بن قیس بن عبد اللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ
نابغہ کی یہہ ہے کہ آپ زمانہ جاہلیت مین بہت فصیح شعر کہتے تھے پھر آپنے تیس سال تک بالکل شعر کہنا
ترک کر دیا تھا اور نابغہ لغت مین اسکو کہتے ہین جو بالکل شعر نکہتا ہو پھر یکایک نہایت عجیب
شعر کہنے لگے لیکن چونکہ پہلے انھون نے شعر کہنا ترک کر دیا تھا اسلئے گویا یہ شاعر ہو گئے
تھے اور آپ شاعر محسن جلیل القدر اور نابغہ ذبیانی سے اسن اور اکبر ہوئے ہین عمر آپ کی

ایکسو اسّی سال اور بقول بعض دو سو بیس اور بقول اصمعی دو سو تیس سال کی ہو اور عبداللہ بن
زبیر کے عہد تک زندہ رہی زمانہ جاہلیت مین بھی انکا اشعار مردانہ ہوتے تھے جیسے ؎

الحمد لله الذی لا شریک له من لم یقلها فنفسه ظلما

شکر اوس خدا کا جسکا کوئی شریک نہین جو شخص اس بات کا قایل نہو اوسنے اپنے نفس پر ظلم کیا
اور ابوتمام طائی حماسہ مین بھی انکے اشعار لیا ہے ؎

نضر بن شمیل نحوی

ابوالحسن نضر بن شمیل بن خرشہ تمیمی مازنی نحوی بصری فقہ حدیث ادب وغیرہ علوم و فنون مین بڑا
ماہر تھا حدیث مین اسکی روایت بڑی معتبر ہے خلیل بن احمد کے مصاحبون مین سے تھا ابوعبیدہ
سے روایت ہے کہ جب نضر بصرہ مین افلاس سے تنگ آکر خراسان کو چلا تو تین ہزار محدث اور نحوی
اور لغوی اور عروضی اور اخباری نے اسکی مشایعت کی حریری درۃ الغواص مین لکھتا ہے
کہ خلیفہ مامون کو اس حدیث مین کہ اذا تزوج الرجل المرأۃ لدینها وجمالها
کان فیها سداد من عوز سداد بفتح سین یاد تھا نضر نے کہا ای امیرالمؤمنین سداد بالفتح
یہان خطا ہے اسکو اسجگہہ بالکسر پڑھنا چاہیئے اور یہہ خطا آپکی نہین ہے ہشیم نے یون ہی
روایت کی ہے خلیفہ نے کہا ان دونو مین کیا فرق ہے نضر نے کہا سداد بالفتح کے معنی قصد
فی الدین اور فی السبیل کے ہین اور سداد بالکسر معنی اور ہر چیز جس سے اختلاف اور نقصان کی
تلافی کی جائے۔ خلیفہ نے کہا تمہین کوئی شعر یاد ہے اسنے یہہ شعر عرجی شاعر کا پڑہا ؎

اضاعونی وای فتی اضاعوا لیوم کریهة وسداد ثغر

خلیفہ نے اسوقت اسکو پچاس ہزار درہم عطا فرمایا۔ اسنے کتاب الاجناس پانچ جلد مین جسمین پانچ
انواع مختلفہ کا بیان ہے اور کتاب السلاح اور کتاب المعانی اور کتاب غریب الحدیث اور
اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۳ھ مین شہر مرو علاقہ خراسان مین فوت ہوا
خبزارزی - ابوالقاسم نصر بن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بخبزارزی تھا

امّی تھا کہ پڑھ نہ سکتا تھا مگر شعر گوئی مین یگانہ تھا اور خبز آرزی اسکو اسواسطے کہتے تھے کہ بصرہ کے مربد مین (مربد بصرہ مین ایک محلہ کا نام ہی) ایک دکان مین آرز کی روٹی پکاتا تھا اور اشعار عاشقانہ پڑہتا تھا اور لوگونکا ازدحام اسکے آس پاس رہتا تھا اور اسکے شعر سنکر لوگ بڑے خوش ہوتے تھے اور تالی بجاتے تھے اور اسکے حال کو دیکھکر بہت تعجب کرتے تھے۔ ابو الحسین محمد بن محمد بن لنکک باوجودیکہ شاعر عدیم المثل تھا پہر بہی اسکی دکان پر آکر بیٹہتا اور اسکی شعر سنکر نہایت محظوظ ہوتا تھا۔ ابو الحسین نے نصر کے شعرون کا ایک دیوان جمع کیا نصر مدت تک بغداد مین رہا۔ خطیب نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی کہ اسکے دیوان اور مقطعات کی روایت معافی ابن زکریا حریری۔ اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم وغیرہم ایک جماعت نے کی ہے ثعالبی کتاب الیتیمہ مین اسکو گنا قطعہ لایا ہی چنانچہ دو چار شعر بیان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین

رأیت الهلال ووجه الحبیب فکانا هلالین عند النظر

فلم ادر من حیرتی فیهما هلال السماء ام هلال البشر

ولولا التورد فی الوجنتین وما راعنی من سواد الشعر

مینے چاند اور معشوق کا چہرہ دیکہا۔ پس وہ دونو دیکہنے مین ہلال تہے مین اون دونون مین حیرت مین آکر نہ سمجہ سکا۔ آسمان کا چاند ہے یا آدمی کا چاند۔ اگر اوسکے دونون رخسار گلابی رنگ نہوتا اور مجہے اپنی سیاہ بالونکی نہ ڈراتا ؎

لکنت اظن الهلال الحبیب وکنت اظن الحبیب القمر

تو مین ہلال کو حبیب اور حبیب کو چاند خیال کرتا۔

فهذا یغیب وذا لا یغیب وما من یغیب کمن قد حضر

لیکن یہہ غایب ہوتا ہے اور وہ غایب نہین ہوتا اور جو غایب ہو وہ اُس جیسا نہین ہے کہ حاضر ہو یہہ شاعر ۳۲۷ھ مین فوت ہوا خبز آرزی بفتح خاے معجمہ وسکون باے موحدہ وفتح زاے معجمہ بعدہ ہمزہ پہر راے مہملہ پہر زاے معجمہ نسبت طرف خبز ارز کے ہے ؎

ابن قلاقس

ابوالفتوح نصر اللہ بن عبداللہ بن مخلوف بن علی بن عبدالقوی بن قلاقس ملقب بقاضی الغور شاعر بے نظیر اور عالم جلیل تھا شیخ حافظ ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کی صحبت سے اس شخص نے بڑا فایدہ حاصل کیا اور اوسکی مدح مین نہایت عمدہ قصائد منظوم کئے۔ اخیر وقت مین بلاد یمن مین گیا اور عدن مین ابوالفرج یاسر ابی الندی بلال بن جریر محمدی وزیر محمد اور ابوالسعود بن شیخ عمران بن محمد والی یمن کی مدح مین بہت قصیدے کہے اور انعام وافر او مال و متاع معکار لیکر جہاز پر سوار ہوا راستہ مین جہاز ٹوٹ گیا اور تمام مال و متاع متصل جزیرہ ناموس کے جو دہلک کے قریب ہے پانچوین ماہ ذیقعدہ یوم جمعہ ۵۶۳ھ کو غرق ہوا۔ ابن قلاقس تنہا برہنہ پیر وزیر مذکور کے پاس گیا اور ایک قصیدہ نہایت فصیح و بلیغ لکھکر لیگیا جسکے عوض مین پھر اوسنے اسکو بہت سا مال و متاع عطا فرمایا۔ ولادت اس شاعر کی سرحد اسکندریہ مین چارشنبہ کے دن ۱۴ ماہ ربیع الاول ۵۳۲ھ مین ہوئی اور تیسری شوال ۵۶۷ھ مین فوت ہوا۔ قلاقس جمع قلقاس اور قلقاس بضم بیخ نبات جسکو پکاکر قوت باہ کے زیادہ ہونے کے واسطے کہاتے ہین اور اوسکی مداومت سودا پیدا کرتی ہے ؎

ابوالمرہف نمیری

ابوالمرہف نصر بن منصور بن حسن بن جوشن نمیری شاعر نامور ہوا اگرنا بینا تھا ایام صبا مین بغداد مین آیا اور مرتے دم تک وہان ہی رہا قرآن مجید کو یاد کیا۔ اور امام حنبل کے مذہب کی فقہ پڑہی اور علم حدیث قاضی ابوبکر بن عبدالباقی انصاری اور ابوالبرکات عبدالوہاب بن المبارک انماطی اور ابوالفضل محمد بن ناصر وغیرہ سے پڑہا اور علم ادب ابومنصور بن جوالیقی سے حاصل کیا شعر گوئی مین ید طولے رکھتا تھا خلفاء اور وزراء اکابرین کی مدح مین کئی قصائد کہے اور انعام اور صلے پائے اور عربی مین ایک نہایت فصیح و بلیغ دیوان تصنیف کیا ۱۴ سال کی عمر مین اسکی دونون آنکہین چیچک سے جاتی

میں ۱۲ جمادی الآخر [illegible] یوم سہ شنبہ عصر کے بعد رقہ میں پیدا ہوا اور ۲۰ ربیع الثانی [illegible] یوم سہ شنبہ بغداد میں فوت ہوا ؎

مطرزی

ابو الفتح ناصر بن ابو المکارم عبد السید بن علی مطرزی فقیہ حنفی نحوی ادیب خوارزمی علم لغت اور ادب اور نحو میں یگانہ زمانہ اور امام وقت تھا۔ تصانیف اسکی بکثرت ہیں چنانچہ اسنے مقامات حریری کی مختصر شرح جو طلب براری کے لئے بہت مفید ہے اور کتاب المغرب اون الفاظ عربیہ کے بیان میں جنکو فقہا استعمال میں لاتے ہیں اور اقناع لما فی المغنی اور مختصر اصلاح المنطق اور مصباح فی النحو وغیرہ تصنیف کیں ہیں یہہ شاعر ۵۳۸ھ میں خوارزم میں پیدا ہوا اور وہیں ۶۱۰ھ میں فوت ہوا ؎

ابن اثیر جزری

ابو الفتح نصر اللہ بن محمد جزری ابن اثیر مصنف کامل کا بہائی ہے جزیرہ ابن عمر میں پیدا ہوا اور اپنے والد کی ہمراہ شہر موصل میں گیا اور وہان علم ادب اور شعر میں بڑی کمالیت پیدا کی اور کتاب المثل السائر فی ادب الکاتب والشاعر اور الوشی المرقوم فی حل المنظوم تصنیف کیں۔ اور ابو تمام طائی اور بحتری اور دیک الجن اور متنبی کے اشعار جمع کرکے ایک مفید کتاب بنائی اور سوائے انکے اور دیوان اور رسائل عجیب وغریب تصنیف کئے یہہ فاضل اپنی کتاب الوشی المرقوم میں لکہتا ہے کہ میںنے بے شمار شعر یاد کئے اور دیوان حماسہ اور دیوان ابی تمام و بحتری اور دیوان متنبی کو بحفظ کیا اور کئی سال انکو پڑہتا رہا اب وہ میرے واسطے ایک امر خلقی اور طبعی ہوگیا ہے وفات اسکی ۶۳۷ھ میں ہوئی ؎

حرف الواو

ولید بن یزید

ولید بن یزید بن عبد الملک ۱۲۵ھ میں تخت نشین ہوا اگرچہ وہ لہو ولعب اور فسق و فجور میں یگانہ تھا

قرآن مجید اور خانہ کعبہ کی بہی اسنے بے ادبی کی اور زنا اور شراب نوشی مین سب فاجرون سے بڑہگیا عربی مین اسکے اشعار اکثر شوخی و جمالا کی اور فسق و فجور پر دال ہین چنانچہ ایک روز اسنے یہہ آیات پڑہی ۔ واستفتحوا وخاب کل جبار عنید من ورایہ جہنم ۔ تو اوسنے قرآن مجید منگواکر اسکو نشانہ تیر بنایا اور یہہ شعر کہے ۔

تہدد کل جبار عنید — فہا انا ذاک جبار عنید

اذا ما جئت ربک یوم حشر — فقل یا رب مزقنی الولید

یعنے تو ہر متکبر سرکش کو ڈراتا ہے ۔ خبردار ہو وہ جبار عنید مین ہون ۔ جب دن قیامت کے تو اپنے خدا کے پاس آئے تو کہہ اے خدا مجھے ولید نے جلا دیا ہے اور اسکے اور بہی اشعار مضامین فاحشہ سے اسقدر پر ہین کہ جنکے سننے سے نفرت آتی ہے سلطنت کا کام بہی اسیوجہ سے نادرست رہا اور ایک سال سلطنت کرکے ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا ۔

بحتری شاعر

ابو عبادہ ولید بن عبید بن یحیی بن شملال طائی بحتری شاعر نامور اور ادیب نکتہ دان سخن پرور تہا منبج مین ۲۰۶ھ مین پیدا ہوا اور وہان ہی پرورش پائی پہر عراق مین گیا اور بہت کچھ اشعار شہر حلب اور اوسکے گرد نواح کی تعریف مین کہے ابو بکر صولی نے اپنی کتاب مین جو ابو تمام کے حالات مین لکہی ہے ۔ روایت کرتا ہے کہ بحتری کہتا تہا کہ مین حمص مین ابو تمام کے پاس گیا اور اپنے شعر اوسکو سنائے اور جو شاعر وہان آتا تہا ابو تمام کو ضرور اپنے شعر سناتا تہا جب ابو تمام نے میرے شعر سنے تو نہایت خوش ہوا اور سب شاعرون سے توجہ چہوڑکر میری طرف ملتفت ہوا ۔ جب لوگ اوسکی مجلس سے رخصت ہوگئے اوسنے کہا اے بحتری تو ان سب شاعرون سے جنہون نے مجہے شعر سنائے ہین اشعر ہے ابو العلا معری سے کسی نے پوچہا کہ ابو تمام اور متنبی اور بحتری تینون سے کون اشعر ہے ابو العلا نے کہا ابو تمام اور متنبی حکیم ہین اور شاعر بحتری ہے کسی نے بحتری سے پوچہا کہ تیرے شعر اچہے ہین یا ابو تمام کے

کہا کہ اسکی جید میرے جیدون سے اچھی ہین اور میری ردیہ اوسکی ردیون سے افضل ہین روایت کرتے ہین کہ حلب مین ایک شخص طاہر بن محمد ہاشمی تھا - اوسکا باپ ایک لاکھ دینار ترکہ چھوڑ مرا طاہر نے وہ سب شاعرون اور زائرون پر فی سبیل اللہ خرچ کیا بحتری نے بہی وہان جانیکا قصد کیا جب حلب مین پہونچا اور اسنے سنا کہ اب وہ قرض کے باعث گہر مین ہے - تو یہہ نہایت غمگین ہوا اور غلام کے ہاتھہ اشعار مدحیہ بہیجے جب طاہر بن محمد نے اسے دیکہا تو رو دیا اور غلام کو بلواکر کہا کہ میرے گہر کو بیچ ڈال اوس نے کہا آپ قرضخواہون کے سامنے بیچتے ہین اسنے کہا ضرور بیچنا ہے غرض اسنے تین سو دینار کو گہر بیچا اور تہیلے مین ایکسو دینار ڈالکر بحتری کے پاس ارسال کیا بحتری نے یہہ حال سنکر چند شعر مدحیہ اور کہکر اوس تہیلی کو واپس کیا - جب تہیلی اور وہ شعر طاہر کے پاس پہونچے تو اوسنے اور پچاس دینار اوسمین ڈالکر واپس کئے اور قسم دی کہ اب نہ واپس کرے جب وہ دینار بحتری کے پاس پہونچے تو اوسنے یہہ شعر کہے ؎

شکرتک ان الشکر للعبد نعمۃ ۔ ومن یشکر المعروف فاللہ زائدہ
لکل زمان واحد یقتدی بہ ۔ وہذا زمان انت لا شک واحدہ

یہہ شاعر ۲۸۴ھ مین منبج مین فوت ہوا - اور اسکے اشعار متفرق پڑے ہوئے تہے ابو بکر صولی نے ترتیب حروف پر انکو جمع کیا پہر علی بن حمزہ اصبہانی نے حروف کی ترتیب کو چہوڑکر انواع کی ترتیب پر جمع کیا جسطرح ابو تمام کے شعرونکو ان دونون نے جمع کیا تہا - بحتری نے ابو تمام کیطرح کتاب الحماسہ اور کتاب معانی الشعر تصنیف کین یہہ شاعر اپنے جد بحتر بن عتود بن عنین کی طرف منسوب ہے ؎

حرف الفاء

فرزدق شاعر

ابو فراس ہمام فرزدق بن غالب بن صعصعہ تمیمی مشہور شاعر ہے فرزدق کے

یعنے لغت مین زشت اور ترشرو اور اس گروہ ناقہ کے ہین جو تنور مین گرکر جل جائے اور اس کا باپ غالب اپنی قوم کا سردار تھا فرزدق اپنے باپ غالب کی قبر کی بہت تعظیم کرتا اور اوسکی تعریف وتوصیف مین سیکڑون شعر کہتا تھا اور اسکے بزرگون مین سے اسکا دادا صعصعہ اول ایمان لایا تھا اور وہ اہلبیت مین بھی جلیل القدر عظیم الشان تھا اور فرزدق اور جریر کے مباحثہ اور مشاجرات عرب مین ضرب المثل ہین۔ بعضے فرزدق اور بعضے جریر شاعر کے شعرونکو ترجیح دیتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہشام بن عبد الملک اپنے باپ کی حین حیات مین حج کیواسطے گیا اور بیت اللہ کے گرد طواف کرکے لوگون کے اژدحام کے سبب استلام حجر نہ کرسکا آخر ناچار ہوکر منبر پر لوگون کے دیکھنے کے واسطے بیٹھا اتنے مین حضرت امام زین العابدین ابن امام حسین بن علی مرتضیٰ تشریف لائے اور آپ جب طواف سے فارغ ہوئے اور حجر اسود کیطرف آنا چاہا تو لوگ خودبخود ہٹ گئے اور آپنے بڑی آسایش سے استلام حجر اسود کیا ہشام کے آس پاس صدہا شامی بیٹھے تھے کسی نے اونمین سے پوچھا کہ یہہ کون زبردست شخص ہے جسکے واسطے خودبخود لوگ ہٹ گئے ہشام نے کہا مین نہین جانتا۔ فرزدق نے وہان حاضر ہوکر فی البدیہہ ایک قصیدہ امام زین العابدین کی مدح مین پڑہا جسکے چند شعر معہ ترجمہ یہان درج کئے جاتے ہین ✱

هذا الذي تعرف البطحاء وطأته ۞ والبيت يعرفه والحل والحرم

یہہ وہ شخص ہے جسکی جائے قدم کو بطحائے مکہ اور بیت اللہ اور حل اور حرم پہچانتا ہے ✱

هذا ابن خير عباد الله كلهم ۞ هذا التقي النقي الطاهر العلم

یہہ سب اللہ کے بندونمین سے نیک اور بزرگ کا فرزند ہے یہہ پرہیزگار پاکیزہ طاہر دانا مشہور ہے

هذا ابن فاطمة ان كنت جاهلها ۞ بجده انبياء الله قد ختموا

اگر تو جاہل ہے تو جان لے کہ یہہ بی بی فاطمہ کا بیٹا ہے اور اوسکے جد پر خدا کے پیغمبر ختم ہوگئے ہین۔ غرض فرزدق نے وہین ایک لمبا قصیدہ آپکی شان مین پڑہا جسکو ہشام سنکر غضبناک

ہوا اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم اسکو عوض میں عطا فرمائے فرزدق
نے کہا کہ اے امام میں نے خدا کیواسطے آپکی تعریف کی ہے اور میری غرض صلہ حاصل کرنیکی نہیں
امام زین العابدین نے فرمایا کہ ہم اہل بیت جب کسی کو کوئی چیز بخشتے ہیں تو پھر واپس نہیں لیتے
فرزدق نے اپنی چچا کی بیٹی نوار سے شادی کی تھی پھر آپس میں مخالفت ہوئی اور عبداللہ
بن زبیر کے یہاں مقدمہ پیش ہوا نوار بنت منظور بن زبان فزاری عبداللہ بن زبیر کی
عورت نوار کی طرفدار تھی۔ اور نوار اسکے گھر میں آکر سکونت پذیر ہوئی اور فرزدق حمزہ بن
عبداللہ بن زبیر کے پاس اترا عبداللہ بن زبیر نے حکم دیا کہ فرزدق نوار کے پاس
نہ جائے جبتک کہ دونو بصرہ میں جاکر وہان کے عامل کو مقدمہ فیصل کرنیکے واسطے حاکم نہ بنائیں
پس چند روز تک فرزدق کا اتفاق نوار سے رہا اور اوس سے کچھ عرصہ کے بعد اولادیں
پیدا ہوئی جنکا نام لبطہ۔ سبطہ۔ جبطہ۔ رکضہ زمعہ تھا اور کلطہ و جلطہ بھی اسکی اولاد سے
کہتے ہیں۔ آخر فرزدق نے نوار کو طلاق دیا اور بہت پریشان ہوا فرزدق کی وفات
جریر شاعر سے چالیس روز اول سنہ ۱۱۰ھ میں ہوئی ہے

ہلال شاعر

ہلال بن خالد بن ارقم بن قسیم بن ناشرہ بن سیار بن رزام بن مازن بن مالک بن عمرو
بن تمیم شاعر اسلامی بنی امیہ کیوقت ہوا ہے لیکن ابوالفرج اصبہانی صاحب اغانی بیان
کرتا ہے کہ شاید اسنے کچھ زمانہ سلطنت عباسیہ کا بھی پایا ہے

ابن کلبی نسابہ

ابوالمنذر ہشام بن ابو النضر محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی نسابہ کوفی علم انساب میں بڑا
ماہر تھا اسنے ایک مفید کتاب مسمی بکتاب الجمہرہ انساب میں تصنیف کی یہ شخص کہتا تھا کہ میرا
چچا ہمیشہ قرآن کے نہ یاد کرنے سے عتاب کرتا تھا سو میں نے تین روز میں قرآن مجید یاد کیا
اور اسکی تصانیف بھی کثیر ہیں چنانچہ کتاب حلف عبدالمطلب و خزاعہ۔ کتاب حلف الفضول۔ کتاب

حلف تمیم وکلب - کتاب المنافرات - کتاب بیوتات ربیعہ - کتاب الکنی - کتاب شرف قصی و ولدہ فی الجاہلیۃ والاسلام - کتاب القاب قریش - کتاب القاب یمن - کتاب المثالب کتاب النوافل - کتاب ادعاء معاویہ زیاد - کتاب اخبار زیاد بن ابیہ - کتاب صنائع قریش کتاب المشاجرات - کتاب المعاتبات - کتاب ملوک الطوائف - کتاب ملوک کندہ - کتاب افتراق ولد نزار - کتاب التفریق الاول کتاب طسم و جدیس وغیرہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف ایکسو پچاس سے زیادہ ہین اور سب اعلے او عمدہ اور انفع اور احسن ہین وفات اسکی سنہ ۲۰۴ھ مین ہوئی

بدیع اسطرلابی

ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسین بن یوسف یا احمد المعروف بہ بدیع اسطرلابی شاعر نامور سخن سنج پرور تھا آلات فلکیہ مین بڑا اوستاد کامل تھا اور اس عمل سے خلیفہ مسترشد باللہ کیوقت اسنے بڑا رتبہ پایا اور بہت مال ومتاع حاصل کیا اور اسکے بعد کوئی ایسا نہین ہوا اور شعر مین اس قدر استہزا اور تمسخر کو داخل کرتا تھا کہ الفاظ مین بھی فحش لاتا تھا یہہ شخص ۵۳۴ھ مین فالج کی مرض سے مرگیا ہو

ابن القطان

ابو القاسم ہبۃ اللہ بن فضل بن القطان عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بغداد مین مشہور شعرائے نامدار وسرآمد بلغائے وذوی الاقتدار ہوا ہے ظرافت ومجانت وتمسخر مین سب ہمعصرون سے سبقت لیگیا تہا - اسنے عربی مین دیوان نہایت عمدہ فصیح وبلیغ تصنیف کیا اس کے اشعار پر مضامین دلچسپ مرغوب بخاطر ہین ابن قطان اور حیص بیص شاعر مین بہت معارضے اور مقابلے ہوتے رہے ابن قطان اکثر ہجو مین شعر کہتا رہا ہے ۴۷۸ھ مین پیدا ہوا اور شنبہ کے دن ۲۰ ماہ رمضان ۵۵۸ھ مین مرگیا - اور حضرت معروف کرخی کے مقبرہ مین دفن کیا گیا

حرف الیاء

یزید بن معاویہ اموی

یزید بن معاویہ بہی شاعر تہا اسکے شعر اگرچہ بہت تہوڑے پائے جاتے ہین مگر جس قدر ہین فصیح ہین
چنانچہ دو شعر اسکے یہان درج کئے جاتے ہین ؎

وكيف ترى ليلى بعين ترى بها سواها وما طهرتها بالمدامع

تو لیلی کو اون آنکہون سے جنسے غیر کو دیکہتا ہے کیونکر دیکہہ سکتا ہے اگر انکو تو نے آنسوون سے پاک نہین کیا -

وتلتذ منها بالحديث وقد جرى حديث سواها في خروق المسامع

تو اسکی باتون سے لذت اوٹہاتا ہے حالانکہ کانون کے سوراخون مین اورونکی باتین داخل ہوئی ہین - اور یہہ شعر بہی یزید کے کہتے ہین ؎

وشمسة كرم برجها قعر دنها ومشرقها الساقي ومغربها فمي
فان لم تكن حلت على دين احمد فخذها على دين المسيح ابن مريم
وخمرية كتبر في زجاج كفضة وساق كبدر في ندامى كالنجم

بہت سے انگوری سورج یعنی انگوری شراب کا برج اوسکے مٹکے کا تہہ اور جسکا مشرق ساقی اور مغرب مونہہ ہے - اگر یہہ شراب دین احمد مین حلال نہین ہے تو اسے مسیح بن مریم کے دین کے حکم سے پی - اور شراب سنہری شیشون مین جو چاندی جیسے سفید ہین - اور ساقی چاند کا سا ہمنشینون مین جو تارون جیسے ہین نہایت لطف رکہتے ہین اور یزید کے یہہ اشعار اوسکی حرکات ناروا کے مقابل مین کچہہ حقیقت نہین رکہتے اسکے دیوان کو عبداللہ محمد ابن عمران مرزبانی نے جمع کیا یزید کے واقعات عیاشی اور ایذا رسانی کی مشہور ہین آخر یہہ فسق و فجور مین منہمک ہو کر سنہ ۶۴ھ مین مرگیا ؎

ابن طثریہ

ابو المکشوح یزید بن سلمہ بن سمرہ بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ معروف بابن طثریہ شاعر حماسی ہے ابو الحسن علی بن عبداللہ طوسی نے اسکی دیوان کو جمع کیا اور اسکی تعریف مین یون کہا ابن طثریہ شاعر مطبوع ادیب عاقل فاضل صدوق

سخی اور بہادر اور رئیس تھا بنی امیہ کے عہد خلافت میں اسکے برابر کسی شاعر کی قدر و منزلت نہ تھی اور ابوتمام طائی دیوان حماسہ میں کئی جگہ اسکے اشعار لایا ہے عربی میں اسکو موقد (بضم میم و سکون واو و کسر دال) کہتے ہیں۔ جو عورتوں کو اپنی طرف مائل کرے اور ابن طثریہ اکثر عورتوں کی مصاحبت کو پسند کرتا تھا اور بسبب اسکی خوبصورتی اور فصاحت شعر کے وہ بھی اسپر مائل ہوتی تھیں اور یہہ شاعر ۱۲۶ھ میں مقتول ہوا۔ اسکو ابو المکشوح اسواسطے کہتے تھے کہ اسکے پہلو پر آگ کا داغ تھا۔ اور کشح پہلو کو کہتے ہیں اور اسکی جد کا نام سلمۃ الخیر اسواسطے ہے کہ اوسکے دوسرے بھائی کا نام سلمۃ الشر تھا اور ابن طثریہ اپنی والدہ کیطرف منسوب ہے کیونکہ طثریہ اسکی والدہ کا نام تھا جو قوم بنی طثر بن عنز بن وائل سے تھی ٭

یونس بن حبیب نحوی

ابو عبدالرحمن یونس بن حبیب نحوی کا حال ابو عبداللہ مرزبانی نے اپنی کتاب مقتبس میں جو نحویوں کے اخبار میں ہے یوں لکھا ہے کہ یہہ شخص مولی ضبہ یا مولی بنی لیث بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ یا مولی بلال بن ہرمی کا بنی ضبہ سے ہے ۹۰ھ میں پیدا ہوا اور ۱۸۲ھ میں فوت ہوا عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوئی۔ اسنے علم ادب ابو عمرو بن علا اور حماد بن سلمہ سے پڑھا سب علموں سے علم نحو میں اسکو بڑا توغل تھا سیبویہ اور کسائی اور فراء نے اس سے روایت لی نحو میں اسکا قیاس بڑا غالب تھا اور ادب میں پانچویں طبقہ سے ہوا ہے۔ بصرہ میں اسکی حلقہ میں ادبا اور فصحا اور اہل بادیہ ممالک دور دراز سے آکر شامل ہوتے اور فائدہ پاتے یونس نے کتاب معانی القرآن الکریم۔ اور کتاب اللغات۔ اور کتاب الامثال۔ اور کتاب النوادر تصنیف کیں۔ یونس نے بیان کیا ہے کہ لبید شاعر نے اسلام میں سوا اس ایک شعر کے اور شعر نہیں کہا

الحمد للہ اذ لم یاتنی اجلی ۔ حتی اکتسیت من الاسلام سربالا

خدا کا شکر ہے اس بات پہ کہ میری موت نہ آئی جب تک کہ میں نے اسلام
پیراہن نہ پہنا ٭

یحیی یزیدی

ابو محمد یحیی بن مبارک بن مغیرہ معروف بیزیدی نحوی چونکہ یہ یزید بن منصور بن عبداللہ بن یزید حمیری
خلیفہ مہدی کے ماموں کی اولاد کا استاد تھا اسلئے اسکی طرف منسوب ہو کر یزیدی مشہور ہوا
علم نحو اور ادب اور لغت میں بڑا ماہر تھا شعر بہت اچھا کہتا تھا خلیل بن احمد اور اپنے
معاصرین سے علم تحصیل کیا۔ اسنے اصمعی لغوی کی کتاب النوادر کی مخالفت اور طرز پر ایک
کتاب لغت میں نوادر نام اور کتاب المقصود والممدود اور کتاب النقط والشکل وغیرہ تصنیف کیں
یحیی یزیدی اور کسائی نحوی دونوں ہارون رشید کی مجلس میں ایک جگہہ بیٹھتے تھے اور
اسکے دونوں بیٹوں کو پڑھاتے تھے پس کسائی امین کو قرات حمزہ کی اور یحیی مامون کو
قرات ابو عمرو کی حسب الارشاد بادشاہ کے سکہاتے تھے۔ یزیدی روایت کرتا ہے کہ ایک دن میں
مامون کی محفل میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ سامان عیش و عشرت کا مہیا ہے اور خلیفہ بڑے
سرور میں بیٹھا ہے اور ایک رقاصہ جو حسن و جمال میں عدیم المثال ہے یہہ شعر گا رہی ہے

وزعمت انی ظالم فھجرتنی ۔ ورمیت فی قلبی بسھم نافذ
نعم ھجرتک فاغفری وتجاوزی ۔ ھذا مقام المستجیر العائذ
ولقد اخذتم من فوادی انسہ ۔ لاشل ربی کف ذاک الآخذ

مامون یہہ شعر سنکر بڑا خوش ہوا اور رقاصہ کو بار بار گانے کا حکم دیا اور اس فرحت و انبساط کی
حالت میں یزیدی کی طرف دیکھکر کہا کہ کوئی چیز اس لطف سے بھی اچھی ہے یزیدی نے
کہا ہاں لیک بہت اچھی ہے خلیفہ نے پوچھا کونسی اسنے کہا شکر اوس خداوند کریم کا جسنے تجکو
یہہ منصب جلیل عطا فرمایا مامون کو یہہ بات پسند آئی اور اسنے اس کو بھی انعام دیا اور ایک
لاکھ درہم نثار کیا۔ یزیدی کے پانچ بیٹے تھے اور پانچوں ہی عالم اور ادیب اور شاعر تھے
یہہ فاضل ۲۰۲ھ میں خراسان میں فوت ہوا ہو

فراء دیلمی نحوی ۔ یحیے بن زیاد بن عبداللہ بن منظور اسلمی معروف بفراء

کوفی نحوی اُس وقت تھا کوفیون میں اسکی برابر نحو اور لغت اور ادب مین کوئی عالم نہ تھا
ابو العباس ثعلب کہتا ہی اگر فرّاء نہ ہوتا تو عربی نہ ہوتی کیونکہ اوسنے اس زبان کو درست کیا
جو شخص اسکے پاس آتا تھا اوس سے بقدر اوسکے عقل کی بات کرتا تھا بغداد مین مامون کے وقت
ایک دفعہ آیا اور مامون کے دروازے کے گرد پہرتا رہا ۔ مگر اوسکی ملاقات نصیب نہ ہوئی
اسیطرح مدت گذری آخر ایکدن یہہ دروازے پر تہا کہ ابو بشر ثمامہ ابن اشرس نمیری
معتزلی آیا اور مامون سے اسکی بڑی محبت و دوستی تہی پس ابو بشر نے فرّاء سے چند سوال
نحو اور لغت کے کئے اور جواب باصواب پایا اور جانا کہ یہہ فرّاء نحوی ہے پس خلیفہ مامون
کو خبر دی مامون نے اوسے بلوایا اور آہستہ آہستہ یہانتک اوسکا رتبہ ہوا کہ مامون
نے اسکو اپنے دونون بیٹون کا اوستاد بنایا ایکدن فرّاء اپنے کسی ضروری کام کیواسطے
اوٹھا تو مامون کے دونون بیٹے اسکی نعلین اوٹھانیکے واسطے اوٹھ کہڑے ہوئے اور
آپسمین لڑ پڑے ایک کہتا تہا کہ مین اوستاد کا جوتا اوٹھا کر رکہتا ہون اودوسرا کہتا تہا کہ مین رکہتا
ہون آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونون ایک ایک رکہین جب یہہ خبر مامون کو پہونچی تو اوسنے
فرّاء کو بلوا کر پوچھا کہ کون دنیا مین عزت والا ہے اوسنے کہا کہ میری خلیفہ سے عزت و شان
مین زیادہ اور کوئی نہین جانتا مامون نے کہا ہان خلیفہ سے بڑھکر وہ عزت والا ہے
جسکی نعلین کیواسطے دونو بیٹے خلیفہ کے لڑ پڑے پھر ایک ایک پر راضی ہون ۔ فرّاء
نے کہا اے امیر المومنین مینے اونکے روکنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مینے خیال کیا کہ انکو
کسی شرف و عزت کے حاصل کرنے سے کیون روکون یا جس بزرگی اور بلندی کا وہ
شوق رکھتے ہین اوس سے کیون مانع ہون ۔ جیسے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن عباس نے
باوجود بوڑھا ہونے کے حضرت امام حسن و حسین دونو کی رکاب پکڑی حاضرین مین سے کسی
نے کہا کہ اے عبد اللہ باوجود بزرگی کے تو ان جوانون کی رکاب کو پکڑتا ہے اوسنے
کہا اے جاہل اہل فضل کا قدر اہل فضل ہی پہچانتے ہین ۔ ولنعم ما قیل ۔ بیت

ہرکہ خدمت کرد او مخدوم شد ۞ ہرکہ خود را دید او محروم شد - مامون نے کہا اگر مین اونکو منع کرتا تو نیکی سے روکتا اور تجھے عتاب کا رنج پہونچاتا حالانکہ ان تواضع سے اونکا شرف کم نہین ہوتا بلکہ اونکا قدر اور درجہ بلند ہوتا ہے اور اونکا جوہر ظاہر ہوتا ہے اور یہ علامت اونکی فراست اور کیاست کی ہے اور آدمی کی قدر تین باتون سے کم نہین ہوتی بادشاہ اور والدین اور اوستاد کی تواضع سے بلکہ انسے تکبر کرنا مذموم ہے اور اسکے ادب کے عوض مامون نے فرا کو دس ہزار اور اون دونون لڑکون کو بیس ہزار درہم انعام دیا اور کہا کہ اے فرا تجھ سے ان کو بہت اچھا ادب سکہایا - خطیب بیان کرتا ہے کہ امام محمد بن حسن فقیہ فرا کی خالہ کا بیٹا تہا ایکروز فرا اونکے پاس بیٹہا تہا امام محمد نے کہا کہ بہائی نحو اور عربی مین کمال پیدا کیا مگر فقہ کیطرف بالکل توغل نکیا فرا نے کہا کہ آدمی جب ایک علم مین فاضل ہو تو پہر جس علم مین توغل کرے اوسکو جلدی حاصل کر لیتا ہے اور وہ علم اوسکے واسطے آسان ہو جاتا ہی امام محمد نے کہا تمسے فقہ مین چند مسئلے پوچہون فرا نے کہا ہان خدا کے فضل سے مین جواب باصواب دونگا امام محمد نے کہا ایک شخص نے نماز مین سہو کیا اور جب وہ سجدہ سہو کا نکالنے لگا تو اوسنے اُس مین بہی سہو کیا اب وہ کیا کرے فرا نے کہا کچہہ اوسپر لازم نہین آتا امام محمد نے دلیل پوچہی فرا نے کہا ہمارے نزدیک تصغیر کی تصغیر نہین ہوتی ہی اور سجدہ سہو نماز کا متمم ہے اور متمم کا بہی متمم نہین ہوتا امام محمد نے کہا کہ کوئی عورت فہیم و عقیل ایسا لڑکا نہ جنے گی - فرا ہمیشہ کسائی کی تعظیم کرتا تہا حالانکہ کسائی سے بڑہکر عالم تہا فرا کی تصنیف بہی بہت ہے چنانچہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف تین ہزار ورق ہی فرا ۶۳ برس کی عمر مین سنہ ۲۰۷ کو مکہ کے راستہ مین فوت ہوا

ابن سکیت

ابو یوسف یعقوب بن اسحق معروف با بن السکیت مصنف کتاب اصلاح المنطق وغیرہ بہت

کہتے ہین کہ یہہ کتاب مصنف نے بغیر خطبہ کے تصنیف کی ہی جیسے ابن قتیبہ نے ادب الکاتب کو بغیر
خطبہ پر بنایا اور اوس مین بہت فوائد بیان کئے بعض اہل علم کا مقولہ ہے کہ بغداد کے پل سے کوئی
کتاب کبرا د انفع اصلاح المنطق سے نہین گذری اور حقیقت مین اسقدر حجم کی کوئی کتاب
لغت مین اوس وقت تک تصنیف نہ ہوئی تہی اور اس کتاب کے اختصار کے واسطے کہ بہت سے لوگون
نے تکلیف اوٹہائی چنانچہ اول وزیر ابو القاسم حسین بن علی معروف بابن مغربی نے مختصر
کیا پہر اوسکو خطیب ابو زکریا تبریزی نے خلاصہ کیا اور اوس کتاب مین ابن سکیت کے
جو شعر ہین اونپر شرح کی ابن سکیت نے اس کتاب کے سوائے کتاب الزبرج
کتاب الفرق ۔ کتاب الالفاظ کتاب الامثال ۔ کتاب المقصور والممدود ۔ کتاب المذکر والمؤنث
کتاب الاجناس ۔ کتاب السرج واللجام ۔ کتاب الوحوش ۔ کتاب الابل ۔ کتاب النوادر ۔ کتاب
معانی شعر الکبیر ۔ کتاب معانی شعر الصغیر ۔ کتاب سرقات الشعراء کتاب فعل و افعل ۔ کتاب
الحشرات ۔ کتاب الاصوات ۔ کتاب الاضداد ۔ کتاب الشجر والنبات وغیرہ تصنیف کیں روایت کرتے
ہین کہ ابن سکیت کو حضرت علی اور اونکی اولاد سے کمال محبت تہی اور متوکل عباسی کو
اونسے کمال دشمنی تہی چنانچہ ایک روز متوکل نے پوچہا کہ میرے لڑکے افضل ہین یا امام حسن حسین [illegible] کہ وہ تیرے
بیٹے انسے افضل ہین او حضرت علی کا غلام قنبر تجہے اور ان سے بہتر ہے متوکل نے غصہ کیا کر کہا
کہ اسکی زبان گردن سے نکال ڈالو ۔ چنانچہ حسب الامر ابن سکیت کی زبان نکالی گئی اور
دوسرے روز ماہ رجب سنہ ۲۴۴ھ مین فوت ہوا ۔ اسکی عمر ۵۸ سال کی تہی ۔ پس ابن سکیت
کے مرنیکے بعد متوکل نے اسکے بیٹے یوسف کے پاس دس ہزار درہم بطور دیت کے بہیجے سکیت
بروزن فعیل یا فعلیل مبالغہ سکوت کا ہے اور یہہ عالم بڑا کثیر السکوت تہا ۔ احمد بن حنبل کہتا
ہے کہ ابن سکیت نے مجہسے متوکل کی منادمت کا مشورہ کیا تہا ۔ پس مینے اوسکو منع کیا
لیکن وہ رہ نہ سکا اور اس درجہ تک پہونچا ۔

ابن سیرافی نحوی ۔ ابو محمد یوسف بن ابی سعید حسن بن عبداللہ بن

مرزبان سیرافی نحوی لغوی اخباری فاضل بن فاضل تھا۔ علم نحو مین بڑا ماہر تھا باپ کی ... حیات مین ہی طلبا کو پڑھاتا تھا اپنے باپ کی کتاب کو پورا کیا اور نام اقناع رکھا اور بہت سی عمدہ کتابین تصنیف کین۔ ابن سیرافی اور ابو طالب بن ابوبکر عبدی نحوی مین مناظرات ہوتے رہے۔ ۵۵ برس کی عمر مین ۳۸۵ھ مین فوت ہوا۔ سیراف فارس مین ایک موضع کا نام ہے ؀

رمادی شاعر

ابوعمر یوسف بن ہارون کندی معروف برمادی شاعر نامور تھا حافظ ابوعبد الرحمن جذوۃ المقتبس مین لکھتا ہے کہ مین ظن کرتا ہون کہ اسکے بزرگون مین سے کوئی شخص موضع رماده کا باشندہ تھا جس کی طرف یہہ منسوب ہے اسکے شعر مقبول طبائع خاص تھے۔ مشاہیر علما کہتے ہین کہ شعر کا شروع بھی کندہ مین سے ہوا۔ اور اس کا اختتام بھی وہین ہوا اور اس سے مراد امراء القیس اور متنبی اور یوسف بن ہارون مذکور ہین یہہ شاعر ۴۰۳ھ مین فوت ہوا۔ ابن سعید کتاب المغرب فی اشعار اہل المغرب لکھتا ہے کہ یوسف بن ہارون نے علم ادب یحییٰ بن ہذیل کفیف سے حاصل کیا اور یحییٰ بن ہذیل اعلم ادبائے اندلس تھا اور ۹۰ سال کی عمر مین ۳۸۵ھ مین فوت ہوا ؀

بجیرمی نحوی

ابو یعقوب یوسف بن یعقوب بن اسمعیل بجیرمی نحوی بصری الاصل خاندانی شخص تھا جسکے سب آدمی عالم فاضل اور ادیب لغوی صحیح نویس اور بدخط تھے مصری اسکے خط کی قدر کرتے تھے یہہ فاضل عرفہ کے دن ۳۷۶ھ مین پیدا ہوا اور سہ شنبہ کے دن ۲۳ ... ۴۲۳ھ مین فوت ہوا۔ بجیرمی بجیرم یا بجام کی طرف منسوب ہے اور بجیرم ایک محلہ ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ فارس کے راستہ مین سیراف کے پاس کے گانوؤن مین سے ایک گانون کا نام ہے ؀

اعلم نحوی

ابو الحجاج یوسف بن سلیمان بن عیسیٰ نحوی معروف با علم نحوی شنتمریہ مغرب کا باشندہ تھا پہر قرطبہ مین آکر بودوباش کی علوم عربیہ مین بڑا ماہر اور مشہور فاضل تھا اسنے ابو القاسم زجاجی کی کتاب الجمل اور ابیات الجمل کی شرح کی اور اپنے شیخ ابن الافلیلی کو دیوان متنبی یا دیوان حماسہ کی شرح مین مدد دی یہہ فاضل ۴۱۰ھ مین پیدا ہوا اور ۴۷۶ھ ہجری مین شہر اشبیلیہ واقعہ اندلس مین فوت ہوا۔ اعلم اسکو کہتے ہین جس کی اوپر کی لب پہٹی ہو اور اسکا موئنث علماء ہے اور جسکی نیچے کی لب پہٹی ہو اس کو افلح کہتے ہین شنتمریہ اندلس مین ایک بڑے مشہور شہر کا نام ہے ⁂

ابن خطیب تبریزی شارح حماسہ

ابو زکریا یحیی بن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف بابن خطیب سر دفتر آئمہ لغت و سر آمد علمائے ادب تھا۔ شیخ ابی العلا معری اور ابو القاسم عبید اللہ بن علی رقی اور ابو محمد دہان نحوی اور ماسوائے انکے علمائے نامدار اور فضلائے عالی وقار سے علم حاصل کیا اور اس سے سیکڑون لوگ پڑہکر متبحر ہوئے اور امام بنے۔ ابن خطیب کو لغت اور ادب مین معرفت کامل تہی اور اسنے بہت کتابین مفید تصنیف کین چنانچہ پہلے دیوان حماسہ کی شرح مختصر طور پر پہر اُور ایک شرح حامل المتن بنائی مگر وہ بہی جامع رموز و محاورات و حاوی لطافت و نکات کما حقہ نہ تہی پہر ایک اُور بسیط شرح جس مین تمام دقایق و رموز مبین ہین نہایت عمدہ طور پر لکہی اور وہی اب رایج الوقت ہے اور شرح دیوان متنبی۔ اور شرح سقط الزند۔ اور شرح المعلقات اور شرح المفضلیات اور تہذیب غریب اللغۃ۔ اور تہذیب اصلاح المنطق۔ اور مقدمۃ النحو۔ کتاب الکافی فی علم العروض۔ اور کتاب اعراب القرآن جسکا نام الملخص ہے چار جلد مین تصنیف کیا اور مدت تک مدرسہ نظامیہ مین علم ادب کا معلم رہا اور شاعری مین بے نظیر تھا ۴۲۱ھ مین پیدا ہوا اور جمادی الآخر ۵۰۲ھ مین بغداد مین

اکرد کے مفاجات سے فوت ہوا - اور بغداد مین مقبرہ باب ابرز مین دفن کیا گیا ؁

ابن لبقی شاعر

ابوبکر یحیی بن عبد الرحمن بن لبقی اندلسی شاعر مشہور اور سخنور معروف تھا - محمد بن عبید اللہ قیسی نے کتاب مطمح الانفس اور قلائد العقیان مین اسکے شعر و سخن کی بڑی تعریف کی اور عماد اپنی کتاب خریدہ مین اسکے شعرون کی فصاحت و بلاغت کی بڑی تعریف کرتا ہے یہ شاعر ۵۴۰ھ مین فوت ہوا

ابن دره موصلی

یوسف بن دره شاعر نامور ۵۴۲ھ مین ہمراہ حاجیون کے واقعہ زعبی مین فوت ہوا زعبی بکسر زای معجمہ و سکون عین مہملہ نسبت طرف زعب کی ہے اور زعب بن مالک بن خفاف بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم ایک بطن مشہور بنی سلیم سے ہے اور اس واقعہ مین بڑی خلقت بہوک و پیاس سے ہلاک ہوئی تھی ؁

خطیب حصکفی

ابوالفضل یحیی معین الدین بن سلامہ بن حسین بن محمد معروف خطیب حصکفی علم ادب اور لغت ابن خطیب تبریزی سے حاصل کیا اور ادس مین استقدر تبحر پیدا کیا کہ یگانہ زمانہ ہوا اور اشعار مجنس اور مرصع جو سراسر صنائع و بدائع پر ہوتے تھے تصنیف کرتا تھا ؁

اشکو الی اللہ من نارین واحدۃ فی وجنتیہ واخری منہ فی کبدی

مین خدا کی بارگاہ مین دو آگ کا شکوہ کرتا ہون - ایک اوسکے رخسارے مین اور دوسری آگ عشق سے میرے جگر مین ؁

ومن سقامین سقم قد احل دمی من الجفون وسقم حل فی جسدی

اور دو بیماریون سے ایک بیمار چشم جسنے میرا خون حلال جانا - اور دوسری بیماری جسنے میرے بدن مین حلول کیا ہے [illegible] اقتباس اسکے اور اشعار بھی اسطرح کے بہت ہین یہ عالم [illegible] مین پیدا ہوا اور [illegible] مین [illegible] حصکفی حصن کیفا کی طرف [illegible] جزیرہ کا [illegible]

زواوی نحوی

ابو الحسن یحیی بن عبد المعطی بن عبد النور زواوی علم نحو اور لغت مین امام زمانہ تھا دمشق مین مدت تک رہا اور بہت سی کتب مفیدہ تصنیف کین جنمین سے ایک مشہور کتاب الفیہ منظوم نحو مین ہے ۵۶۴ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ذیقعدہ ۶۲۸ھ مین فوت ہوا - زواوہ ایک قوم کا نام ہے جو بجایہ مضافات افریقیہ مین سکونت پذیر تھے ٭

مہذب الدین یاقوت شاعر

ابو الدر یاقوت مہذب الدین بن عبد اللہ رومی مولی ابو المنصور جیلی تاجر کا تھا شاعر ماہر اور عالم متبحر علم ادب اور شعر گوئی مین استاد کامل تھا اہل فن اسکی کمالیت کے ثنا خوان تھے لوگ اسکے شعرون کو کمال اشتیاق سے یاد کرکے مستانہ وش کوچون اور بازارون مین پڑھتے پھرتے تھے اور چند شعر یہان فرحت ناظرین کیواسطے درج کیے جاتے ہین ٭

إن غاض دمعك والأحباب قد بانوا فكل ما تدعي زور وبهتان

اگر تیرے آنسو خشک ہون اسوقت کہ دوست تجھسے جدا ہون پس جو تو دعوی محبت کا کرتا ہے جھوٹ اور بہتان ہے

ساروا فسار فؤادي إثر ظعنهم وبان حيث اصطباري ساعة بانوا

وہ گئے اور میرا دل انکی سواریون کے نشان کو پہر گیا - اور میرے صبر کا لشکر جدا ہوا جبکہ وہ جدا ہوئے

أجرى دموعي وأذكى النار في كبدي غداة بينهم هم وأحزان

جس صبح کو وہ جدا ہوئے اس روز غم و الم نے میری آنکھون سے آنسو جاری کیے اور میری جگر مین آگ لگا دی

طوفان نوح ثوى في مقلتي وفي طي الحشا الخليل الله نيران

میری آنکھون مین نوح کا طوفان قایم ہوا - اور میرے رودون مین خلیل اللہ کی آگ ہے

اس شاعر نے دو دیوان بھی عربی مین بنائے ہین اور ۱۲ جمادی الاول ۶۲۲ھ مین اسکی میت بغداد کے راستہ مین پائی گئی - اور اسکی موت کا کچھ باعث معلوم نہوا ٭

شہاب حلبی شاعر - ابو المحاسن یوسف بن اسما[illegible]

حلبی شہاب الدین کے لقب سے ملقب اور علم عروض اور قوافی مین بڑا کامل اور شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تھا ایک دیوان چار جلد مین تصنیف کیا ابن خلکان کہتا ہے کہ میری اس سے بڑی دوستی رہتی اور ہم مدت تک باہم آپس مین تذکرہ کرتے رہے اور یہ مرتے وقت تک میرا رفیق شفیق رہا اور مجھکو اکثر اپنے شعر سناتا تھا تقریبا سنہ ۵۷۴ھ مین پیدا ہوا اور جمعہ کے دن ۱۹ محرم سنہ ۶۳۲ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا

نجم الدین شاعر

ابو یوسف یعقوب نجم الدین بن صابر بغدادی سنہ ۵۵۴ھ مین پیدا ہوا اسلحہ حرب کے بنانے مین اوستاد کامل اور علم سیاست مدن مین عالم بے بدل تہا شعر مین ایک مختصر کتاب بنائی اور نام اوسکا معانی المعانی رکہا امام ناصر لدین اللہ کے مصاحبون سے تھا اور وہ اسکی بڑی قدر کرتا تھا ابن خلکان کہتا ہے کہ مجھے باوجود قرب مکان کے کہ وہ بغداد مین اور مین اسکے قریب موضع اربل مین سکونت پذیر تھا ملاقات کا اتفاق نہوا مگر اوسکے اشعار اور حکایات متواتر میرے پاس پہونچتی رہتی اور مجھے وہ نہایت مرغوب طبع اور بہت پسند خاطر تہا چنانچہ یہ شعر بہی اوسکا ہے

قد لبسوا الصوف لترک الصفا مشایخ العصر لشرب العصیر

زمانہ کے مشایخون نے شیرہ کے پینے اور صفائی کے چھوڑنے کے واسطے صوف کو پہنا ہے اور جسقدر یہ شعر کہتا تھا سب فصیح اور پر مذاق ہوتے تھے ابن صابر ۱۶ صفر سنہ ۶۲۶ھ مین شہر بغداد مین فوت ہوا

سکاکی مصنف مفتاح العلوم

ابو یعقوب یوسف بن محمد سراج الدین خوارزمی سکاکی سنہ ۵۵۵ھ مین پیدا ہوا علم صرف نحو بدیع - بیان معانی - اشتقاق - عروض - منطق - شعر - تسخیر جن - دعوت کواکب - طلسمات سحر - سیمیا - خواص الارض - اجرام السماء وغیرہ مین عالم مشہور تھا اسنے سدید بن محمد حناطی اور محمود بن عبید اللہ بن صاعد مرندی اور مختار بن محمود زاہدی سے علم پڑہا اوسکی کتاب

مفید تصنیف کین لیکن سب سے بڑی کتاب جسکی نظیر آجتک زمانہ مین کوئی کتاب موجود نہین
ہوئی مفتاح العلوم ہے جسکو اسنے بارہ علمون مین تصنیف کیا اور علامہ خطیب نے اس کتاب کی تیسری
قسم کو جو فن فصاحت وبلاغت مین ہے مختصر کرکے اسکا نام تلخیص رکھا اور تفتازانی نے اوسکی دو شرحین مطول
اور مختصر تصنیف کین یہہ دونو کتابین مقبول طبائع اہل فن ہین اور ہمیشہ سے درس
وتدریس مین داخل چلی آتی ہین - سلطان جغتائی خان بن چنگیز خان حاکم ماوراء النہر
وخوارزم وکاشغر وغیرہ نے جب اسکے علم وفضل کا چرچا سنا تو اسکو اپنا مصاحب بنایا -
اور اسکی نہایت تعظیم وتکریم کرنے لگا - روایت کرتے ہین کہ جغتائی خان اور سکاکی
دونو ایکدن اکھٹے بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک چند جانور ہوا سے اوڑتے ہوئے
گذرے جغتائی خان نے تیر وکمان لیکر اونکو شکار کرنا چاہا - سکاکی نے پوچھا کہ آپ کونسا
جانور لینے چاہتے ہین اون تین جانورون کی طرف اشارہ کیا سکاکی نے اوسوقت
زمین پر دایرہ کھینچکر کچھہ پڑھا جس کے باعث وہ تینون جانور فی الفور زمین پر گر پڑے -
جغتائی خان یہہ حال دیکھکر اور زیادہ معتقد ہوگیا اور سکاکی کے روبرو نہایت ادب
سے بیٹھنے لگا ہمسرون کے دلمین اس عزت وتوقیر سے حسد پیدا ہوا - اور وزیر حبش
عمید نے اسکے استیصال کا ارادہ کیا - سکاکی کو یہہ حال معلوم ہوگیا اور اوسنے جغتائی خان
کو کہا کہ اب حبش عمید کا ستارہ حضیض مین نزول کرنیوالا ہے ایسا نہ ہو کہ اس سے تجھکو
کچھہ نقصان پہونچے - جغتائی خان نے یہہ بات سنکر وزیر کو معزول کردیا جسکے باعث امور
ریاست مین خلل واقع ہوا - ایک سال کے بعد جغتائی خان نے سکاکی سے کہا کہ شاید
اب عمید کا ستارہ اوج مین صعود کرنیوالا ہے کیونکہ نحوست ہمیشہ نہین رہتی سکاکی نے
کہا ہان ایسا ہی ہے جسکے سبب عمید پھر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور سکاکی کے
استیصال کے واسطے بادشاہ کے آگے غمازی کرنے لگا - اودہر سکاکی نے مریخ کو مسخر
کرکے بادشاہ کے لشکر مین آگ بھڑکادی جسکے باعث عمید کو زیادہ موقع غمازی کا ہاتھہ

آیا سلطان جغتائی کو کہنے لگا کہ جب سکاکی ایسا امور پر قادر ہے تو ہمیں خوف ہے کہ کہیں تیری بادشاہت نہ چھین لے یہہ بات سلطان جغتائی کے دلمیں اثر کر گئی اور اوسنے سکاکی کو قید کر دیا وہ قید میں تین برس رہکر ۶۲۶ھ میں مر گیا۔ سکاکی سکاک کی طرف منسوب ہے اور سکاک درہم و دینار پر سکہ لگانیوالے کو کہتے ہیں اور بعضے نام قریہ کا بتاتے ہیں لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ نسبت یا ہونا کسی مقام قریہ کی یا عراق اور یمن کے

ابن صائغ نحوی

ابو البقا یعیش بن علی بن یعیش المعروف با بن صائغ موفق الدین کے لقب سے ملقب تھا صرف و نحو و ادب و حدیث میں ماہر تھا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ میں یکم ماہ ذیقعد ۶۲۶ھ میں شہر حلب میں جو اُنوقت معدن الفضلا رتھا علم پڑھنے کے واسطے گیا اور مدرسہ رواحیہ میں ابن صائغ مذکور کی جماعت میں داخل ہوا اور اکثر کتاب اللمع ابن جنی کی اس سے پڑھی اور اور طلبا جو کچھہ پڑھتے تھے وہی سنا کرتا تھا یہہ فاضل ایسا لطیف الکلام اور حسن التفہیم تھا کہ اگر کیسا ہی غبی و ابلہ ہو تو بھی تقریر سمجھہ جاوے اس نے مفصل زمخشری کی ایک بڑی نفیس شرح اور ابن جنی کی تصریف الملوکی کی ایک عمدہ شرح تصنیف کی اور اِن کتابوں سے لوگوں کو بڑا فائدہ ہوا۔ حلب کے اکثر رؤسا اُس وقت میں اسکے شاگرد تھے ماہ رمضان ۵۵۳ھ میں شہر حلب میں پیدا ہوا۔ اور وہیں ۲۵۔ جمادی الاول صبح کے وقت ۶۴۳ھ میں فوت ہوا

بیاسی اندلسی

ابو الحجاج یوسف بن محمد بن ابراہیم انصاری بیاسی فاضل اجل و ادیب بلیغ و مورخ ماہر اور نظم و نثر کے تمام انواع میں متبحر تھا۔ دیوان حماسہ اور دیوان متنبی اور سقط الزند و دیوان ابی العلا معری اور اور بہت سے اشعار زمانہ جاہلیت اور اسلام کے اسکو یاد تھے اسنے ایک کتاب الاعلام بالحروب الواقعہ فی صدر الاسلام کے نام دو جلد میں قتل عمر بن خطاب سے ولید بن طریف شاری کے عہد خروج تک لکھی۔ اور کتاب الحماسہ دو جلد میں بعنوان حماسہ ابو تمام کی طرز

[illegible]ھ مین تصنیف کی اس کتاب کے اخیر مین لکہتا ہے کہ مجکو اشعار جاہلی کہ اسلامی اور محضرمین کے بہت پسند آتے تہے پس مینے اونکو ایک جگہہ جمع کرنا چاہا اور اس بات مین مجکو ابو تمام کی طرز بڑی پسند آئی اور اوسیکی ترتیب و تبویب پر مینے یہہ کتاب لکہی یہہ شاعر ماہ ذیقعدہ [illegible] ہجری مین تونس مین فوت ہوا بیاسہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ہو

یوسف بن قزغلی بن عبد اللہ بغدادی مصنف تاریخ مرآۃ الزمان

حافظ ابو الفرج ابن جوزی کا نواسہ تہا ۵۸۱ھ مین بغداد مین پیدا ہوا عالم - فاضل - فقیہہ - محدث تہا ابو المظفر اسکی کنیت اور شمس الدین لقب تہا اسکی مجلس مین بڑے بڑے علما و فضلا و صلحا و ملوک و امرا شامل ہوتے تہے اسکی وعظ مین وہ نکتا بڑا ہجوم ہوتا تہا اسکا باپ وزیر عون الدین بن ہبیرہ کا غلام تہا جسنے ابن جوزی کی بیٹی سے نکاح کیا اور اوسکے بطن سے یہہ پیدا ہوا اس فاضل نے تفسیر القرآن ۲۹ جلدین اور تاریخ مرآۃ الزمان چالیس جلد مین اور شرح جامع کبیر اور مناقب نعمان اور اور عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اسکی تاریخ جسکا نام مرآۃ الزمان ہے چالیس جلد مین جو اسنے خود اپنے ہاتہہ سے لکہی تہی دیکہی کتاب بینظیر ہے - یہہ فاضل بتاریخ ۲۱ - ماہ ذی الحجہ ۶۵۴ھ ہجری کی رات کو فوت ہوا ہو

یوسف بن خضر بیک رومی المشہور بسنان پاشا

عالم اجل اور فاضل اکمل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تہا [illegible]ھ مین سلطان محمد عثمان نے اسکو قسطنطنیہ کے آٹہہ مدارس مین سے ایک کا مدرس مقرر کیا پہر اپنا معلم بنالیا اور [illegible]ھ مین وزارت کے عہدہ پر ممتاز کیا لیکن پہر کسی بات سے ناراض ہوکر قید کردیا اس پر شہر کے تمام علما دربار شاہی مین اکٹہے ہوکر بادشاہ سے ملتجی ہوئے کہ اسکو چہوڑ دیں ورنہ ہم دفتر کی کل کتابیں جلا دیں گے بادشاہ نے اسکو قید سے رہا کیا پہر بایزید خان بن محمد خان نے اسکو مدرسہ دار الحدیث ادرنہ کا مدرس مقرر کیا اور

اسنے شرح مواقف کے مباحث جواہر پر حواشی لکھے۔ روایت کرتے ہین کہ جب مولی علی قوشجی ملک روم مین آیا تو سلطان محمد خان نے سنان پاشا کو علوم ریاضیہ مین کم لیاقت سمجھکر یہہ تجویز کی کہ اسکا شاگرد مولی لطفی توقاتی علی قوشجی سے علوم ریاضیہ پڑھکر اسکو سنائے پس مولی لطفی نے ایسا ہی کیا جسکے باعث یہہ فاضل علوم ریاضیہ مین بھی کامل ہوگیا۔ اور اسنے قاضی زادہ رومی کی شرح چغمینی پر حواشی لکھے یہہ فاضل ۹۱۱ھ مین فوت ہوا

کرماسنی

یوسف بن حسین کرماسنی عالم اجل اور فاضل اکمل تھا قسطنطنیہ کے آٹھ مدارس مین سے ایک مدرسہ کا مدرس مقرر ہوا پھر اُس شہر کی قضا اسکو ملی مطول پر اسنے حواشی لکھے اور علم اصول مین بھی ایک مختصر کتاب وجیز نام تصنیف کی اور ۹۰۶ھ ہجری کو قریب اسکی وفات پائی

یوسف چلپی

بن جنید توقاتی المشہور باخی چلپی مصنف ذخیرۃ العقبی عالم فاضل جامع علوم عقلی و نقلی تھا پہلے اسنے سید احمد قریمی تلمیذ حافظ الدین محمد بزازی پھر صلاح الدین معلم بایزید خان پھر مولی خسرو محمد بن فراموز سے علم پڑھا اور قسطنطنیہ کے مدرسہ مین مدرس مقرر ہوا اور شرح وقایہ کا حاشیہ ذخیرۃ العقبی لکھا اور یہہ چلپی وہ حسن چلپی نہین ہے جسنے تفسیر بیضاوی اور تلویح اور مطول وغیرہ پر حواشی لکھے کیونکہ حسن چلپی ۸۹۱ھ سے پہلے فوت ہوا اور اسنے ذخیرۃ العقبی کو ۹۰۱ھ مین ختم کیا اور ۹۰۵ھ مین فوت ہوا۔ توقاتی توقات کیطرف منسوب ہے جو ایک چھوٹا سا شہر لحف جبل مین واقع ہے اور اُسمین ایک خوبصورت قلعہ بھی ہے

خاتمۃ الکتاب

چونکہ بفحوای وامابنعمۃ ربک فحدث نعماے الٰہی وآلاے یزدانی کا شکر لازم و واجب ہے اور بمقتضاے لئن شکرتم لازیدنکم شکر موجب مزید نعمت ہے اسلئے راقم بھی اون

فیوضات رحمانی اور انعامات سبحانی کا جو ابتدا سے عمر سے آجتک اسکو حاصل ہوئی ہین
شکریہ کے طور پر بیان کرتا ہے بندہ خاکپائے اہل فضل و تمکین محمد الدین لاہوری
تیسری ماہ جمادی الاول شب دوشنبہ سنہ ایک ہزار دو سو ستر ہجری مین پیدا ہوا
اور ایام طفولیت مین بزرگون کی سعی اور کوشش سے جزاہم اللہ خیر الجزا قرآن
مجید حفظ کرکے کتب فارسی و عربی کے پڑھنے مین مشغول ہوا اور ۱۹ سال کی عمر مین
کتب درسیہ فارسی و عربی و طب سے فراغت پائی اور وعظ و تعلیم سے علوم دینی و
دنیوی کی اشاعت حتی الامکان کرنے لگا اور ہر طرح کے مقاصد علمی حاصل ہوے
لیکن علم ادب جسکا نام و نشان ہمارے ملک مین عنقا صفت تھا باقی رہگیا تھا اور اسکا
شوق شب و روز غالب تھا کہ اتنے مین ارباب مجلس علمی (یعنے سنٹ پنجاب یونیورسٹی
کالج) ملکوی راہ اور خضر طریق ہوے اور لاہور مین بیت العلوم بنا کر تشنگان
زلال علوم و فنون کو اپنے چشمہ فیض سے سیراب کرنا چاہا پس خاکسار بہی ماہ جولائی
سنہ ۱۸۷۰ء مین امتحان درجہ مولوی کا دیکر کالج مذکور مین داخل ہوا اور درجہ بدرجہ
مدارج امتحانات مفصلہ ذیل یعنے امتحان منشی و منشی عالم و منشی فاضل و مولوی
و مولوی عالم و مولوی فاضل و انٹرنس و فرسٹ آرٹس طے کئے اور اسناد و خطابات
و ڈپلومہ جات و انعامات کے حاصل کین اور اگست سنہ ۱۸۷۷ء مین اسی کالج مین مدرس مقرر ہوا
اور آجتک یعنی آخر ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۲ء تک علاوہ اس کتاب کی مینے ایک رسالہ ببیان الصنائع
نام عربی اور فارسی کی صنائع و بدائع مین ہے - اور کتاب تاریخ عرب مسمی
بہ غایۃ الارب فی تاریخ العرب جاہلیت جس مین قبایل و ملوک عرب کے حالات مندرج
ہین اور کتاب قلائد الذہب فی فوائد الادب عربی مین اور حل الف لیلہ فارسی مین اور مختصر السیر
فی احوال خیر البشر المعروف بہ بستان محمدی تصنیف و تالیف کین - شکر ہے
خدا عز و جل کا جسنے میری اس کتاب کو جسکو مینے ایک پارہ معتد بہ عمر گرانمایہ کا خرچ

کر کے اردو میں بفائدہ طلباء دہلیرہ کے پیرے تالیف کیا تھا فرزند و امتیاز بخشا اور اسکو
پنجاب یونیورسٹی نے جسکا شکریہ ہمارے ذمہ لازم ہے بعد تنقیح و تنقید کے منظور فرماکر مشتہر
کیا۔ اب امید اُن آئمہ اہل دانش و اہلہ ارباب بینش سے جو محسن و تالیف تصنیفات
و تالیفات سے واقف ہیں یہہ ہے کہ سہو اور خطا کو جو لازمہ بشریت ہے معاف فرماویں۔

والعفو عند کرام الناس مامول

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ان ایام فرخندہ فرجام میں کتاب فیض انتساب المسمی بروضۃ الادبا
جسمیں مختصر حالات عرب کے مشہور شعراء و ادباء و علماء و فضلاء و حکماء و اہل تواریخ کے درج
ہیں اور جسکو مولوی محمد الدین صاحب لاہوری (مولوی فاضل) مدرس فارسی کالج
علوم مشرقی لاہور نے واسطے فائدہ شائقین علم تواریخ و طلباء عربی کے تالیف کیا۔
اور پنجاب یونیورسٹی نے منظور فرمایا حسب الارشاد جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر
رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کالج اور بسعی موفور بابو جگن ناتھ ہیڈ کلارک
دفتر پنجاب یونیورسٹی کالج کے ماہ دسمبر ۱۸۸۰ع میں مطبع انجمن پنجاب لاہور میں
طبع ہوئی یہہ کتاب اُن لوگوں کے واسطے جو علم تواریخ اور سیر کے شائق ہیں نہایت
مفید ہے اور طلباء عربی کے واسطے اسکا مطالعہ ضروریات سے ہے مصنف نے
اس کتاب کے جمع و تالیف میں بہت محنت اٹھائی ہے۔ اور علم تواریخ و سیر کی بڑی بڑی
معتبر کتابوں سے اسکا مضمون لیا۔ اردو میں یہہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے جس سے
ہر ایک ادنے و اعلے درجہ کا طالب العلم مستفید ہو سکتا ہے ۔

قسم بند | تمام شد | برکت علی کاتب جالندھری

صحت نامہ کتاب روضۃ الادبار

ص	س	غلط	صحیح	ص	سطر	غلط	صحیح	ص	سطر	غلط	صحیح	ص	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۰	کیات	کتابات	۳۷	۱۴	میرا	میری	۵۵	۱	لاعلی	لاعلی	۸۷	۹	آنکے	آپکے
۴	۲۰	امیۃ	امیہ	〃	〃	دیا	دی	۵۹	۱	اورصع جاسیم	اورموضع جاسیم	〃	۱۵	اپنجر	آپنے
۵	۳	قلبہ	قلبہ	۳۸	۱۱	عبابات	عبادات			ورتع دشتن	بلاد دمشق	〃	〃	ہوا	ہوسکے
۷	۱۷	گردنگی	گردنی	۳۹	۶	بابے	بابلے	۵۹	۶	سینیہ	سینیہ	〃	۱۸	کیا	کی
۱۲	۱۴	کمر	کمر	۴۳	۴	تبتنا	تباہی	۶۰	۵	علاعات	علاعات	۹۱	۱۹	ابونجم	ابونا
۱۷	۵	خسف	خفیف	〃	۶	بیبی	بیبی	〃	۱۱	[illegible]	[illegible]	۹۰	۱۱	کیا	کیاتھا
〃	۱۶	[illegible]	[illegible]	۴۵	۸	مربیہ	بدیل	〃	۱۰	بن [illegible]	بن [illegible]	۹۲	۲	سبوس	سبوس
۱۸	۹	تہ تہا	نہ تہا	〃	۲۰	رسول السد	رسول اللہ	۶۱	۲۱	صبغۃ الشعر	صیغۃ الشعر	〃	۵	اسنے	اسکینہ
〃	۱۴	رخسیار	رخسیار	۴۶	۹	مین	ہین	۶۲	۱	وغیرہ کو	وغیرہ	۱۰۵	۱۰	دیکھن	دیکھن
۲۱	۱۰	اندلسی	اندلسی	〃	۱۵	غرب	عرب	۶۵	۱۶	ماوا	اور	〃	۲۱	خاکان	خاقان
۲۱	۲۱	رشانی	رسانی	۴۷	۷	استغا	استغنا	[illegible]	۹	باش	پاش	۱۰۶	۲۱	دی	دیکھے
۲۳	۶	نخطیب	خطیب	〃	〃	ستنے	سنسے	〃	۱۰	فلاعلہ	فلاقلہ	۱۰۷	۱۳	و انسینہ	[illegible]
۲۵	۵	اندنسی	اندلسی	۴۹	۳	ہین	نہین	۷۷	۹	بہاگ	بہاگا	۱۰۹	۵	جن	حسن
〃	۱۷	جیوش	جیوس	〃	۵	باسکو	پاسکو	〃	۱۱	اوزیبر	اوزیبر	۱۱۱	۱۵	برباری	بدلی
〃	۲۱	〃	〃	〃	۳۱	یقیتنا	یقیتی	۷۸	۸	سوعلی	سورہ	۱۱۲	۱۴	بائی	بابا
۲۶	۴	یابن	بابن	۵۰	۲	نجار	نجاران	۸۲	۱	سکوتہ	سکوتہ	〃	۲	اخیار	اخیار
۲۷	۳۱	مرثیہ	مرثیے	〃	۹	تثبیت	تشبیب	〃	۶	میرا	[illegible]	〃	۳	[illegible]	[illegible]
۳۱	۷	معصل	مفصل	۵۱	۹	〃	〃	۸۳	۸	اوشلو	اورشلو	〃	۳	سب	سبب
۳۱	۲۱	روند	روند	〃	۹	[illegible]	[illegible]	۸۴	۱	[illegible]	[illegible]	۱۱۵	۲	[illegible]	[illegible]
〃	〃	[illegible]	[illegible]	۵۲ ۵۳	۱۶ ۱۵	[illegible]	[illegible]	۸۵	۹	اپنے	اپنے	۱۱۷ ۱۱۹	۱۳ ۱۰	[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲۶	۵	[illegible]	بیٹن	۱۴۲	۱۹	سیاکو	سیاکو	۱۶۳	۱۸	کبرا	کبرا	۲۰۱	۱۵	انطمی	انطمی
۱۲۷	۹	جنبانا	جنبان	〃	۲۱	وقد	قدر	۱۶۴	۲	نسبت	نسبت	۲۰۲	۱۰	بیطر	بیطر
۱۲۸	۹	نشر	نشعر		〃	[illegible]	[illegible]	〃	〃	با ب	باپ	۲۰۶	۵	[illegible]	[illegible]
〃	۹	کتقد	کتقد	۱۴۴	۵	[illegible]	[illegible]	۱۶۵	۱۰	[illegible]	[illegible]	۲۰۸	۸	[illegible]	[illegible]
〃	۲۱	[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]	۱۷۱	۹	تو	کو	〃	۹	نو	[illegible]
۱۲۹	۱۷	شارز	سارز	۱۴۵	۱۵	[illegible]	[illegible]	〃	۱۷	ہو	ہوئے	〃	۱۵	[illegible]	[illegible]
۱۳۱	۶	[illegible]	[illegible]	۱۴۸	۱۳	سے	ابین	۱۷۷	۸	پھری	[illegible]	۲۱۰	۱۸	[illegible]	[illegible]
〃	۱۵	[illegible]	[illegible]	۱۵۲	۷	[illegible]	[illegible]	۱۷۹	۵	[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]
〃	۱۷	[illegible]	[illegible]	۱۵۳	۵	[illegible]	راوکا	۱۸۲	۳	[illegible]	[illegible]	۲۱۳	۴	۹۱۱	۹۱۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵۴	۲۱	برطوکر	برطوکر	۱۸۵	۲۱	کرامیہ	[illegible]	〃	۹	دہ	دو
۱۳۲	۲۰	[illegible]	[illegible]	۱۵۵	۲۰	[illegible]	[illegible]	۱۸۶	۴	مین	مین	۲۱۴	۱۲	خاصر	خاطر
〃	〃	ہولر	ہوکر	۱۵۶	۱۵	[illegible]	[illegible]	〃	۱۱	شکست	شکست	〃	۲۰	[illegible]	[illegible]
〃	۲۱	[illegible]	[illegible]	۱۵۷	۹	واپس	[illegible]	〃	۱۲	[illegible]	[illegible]	۲۱۹	۱۱	[illegible]	[illegible]
〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	〃	کہا	کہا	۱۹۰	۲۰	[illegible]	[illegible]	〃	۲۰	کے	+
۱۳۵	۱	[illegible]	[illegible]	〃	۱۷	[illegible]	[illegible]	۱۹۱	۲۲	[illegible]	[illegible]	۲۱۶	۱۸	[illegible]	[illegible]
〃	〃	[illegible]	[illegible]	۱۶۱	۱	[illegible]	[illegible]	〃	۱۴	[illegible]	[illegible]				
〃	۶	بزری	[illegible]	۱۶۲	۱۰	[illegible]	آیا	۱۹۷	۶	[illegible]	[illegible]				
〃	[illegible]	قمر	[illegible]	۱۶۳	۱۹	[illegible]	[illegible]	۱۹۸	۷	[illegible]	[illegible]				
〃	۳	[illegible]	[illegible]	۱۶۴	۱	تو	تونے	〃	۹	پہر	+				
〃	۶	[illegible]	[illegible]	۱۶۶	۱۸	[illegible]	[illegible]	〃	۹	مصباح	مصباح				
〃	۱۹	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	〃	مین	+				
۱۳۶	۵	[illegible]	[illegible]	۱۶۷	۲	[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	ادب	ادب				
۱۳۸	۵	[illegible]	[illegible]	〃	۱۲	[illegible]	پایا	۱۹۹	۱۸	[illegible]	[illegible]				
〃	۸	[illegible]	[illegible]	۱۶۹	۱۲	[illegible]	اسکا	〃	۲۱	ابوتمام	[illegible]				
۱۴۰	۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶	[illegible]	[illegible]	۲۰۰	۱۳	[illegible]	[illegible]				
〃	۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹	[illegible]	[illegible]	۲۰۱	۴	[illegible]	[illegible]				
۱۴۱	۲	[illegible]	[illegible]	〃	۱۵	[illegible]	[illegible]	〃	۱۱	[illegible]	[illegible]				

يفيض العلم من بيت العلوم ٭ كما تهمى غيوث من غيوم

الحمد لله الذى خلق الانسان علمه البيان - على طبع هذه الصحيفة

اللطيفة فى النحو والادب - المسماة به

اطباق الذهب

للعلامة عبد المؤمن المغربى الاصفهانى - التى صنعها رحمه الله

تعالى باقتباس اى النثر الثانى ووشحها بالبيان الشيخ عبد القادر المسلم

الثانى - امتثالا لامر الحبر النحرير العريف البحر الخضرم

الخطريف - العلم المشتهر - علامة العصر الاديب الاريب

جى ڈبليو ڈاكٹر ليٹنر

صدر ناظر شورى بيت العلوم بانيشيد ... الكمال و ... باني

سنه ۱۸۰۸ع

وقد سعى فى طبع هذه الدرر البهية - اهل طبع

... الحسينى ... احمد ...

...

يفيض العلم من بيت العلوم + كما تهمي غيوث من غيوم

الحمد لله الذي خلق الانسان علمه البيان على طبع هذا الصحيفة

اللطيفة لخطب الادب - المسماة به

اطباق الذهب

للعلامة عبد المؤمن المغربي الاصفهاني - التي صححها رحمه الله

تعالى باقتباس من المثاني ووشعها بالبوارث عبد القادر المعلم

الثاني - امتثالا لامر البحر النحرير الغطريف البحر الخضم

الغطريف - العلم المشتهر - علامة العصر الاديب لا ريب

جي ڈبلیو ڈاکٹر لیٹنر

صدر مجلس شورى بيت العلوم وبانيه مشيد مغاني الكمال ومبانيه

سنة ١٩٠١ء

وقد سعى في طبع هذه الدرر العزيزة البهية - اهل مطبع انجمن

پنجاب في لاهور المحمية - لا يطبعها بعد احد - لئلا يقع

في كبد

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم انا نحمدك على ما اسبلت من جلابيب نعمك وسبّلت من شآبيب كرمك ○ ونشكرك على ما افدت من كلماتك التامّة ○ ووفدت من هباتك العامة وافضت من لذاذات معرفتك ○ ونفضت من رذاذات مارفتك ○ ونثني عليك بما سلت لنا من ضحضاح العلوم وغسلت عنا من اوضاح اللوم ○ وكحلتنا بمرود تقينك ○ وحليتنا بجود عينك ○ شكرا يملأ حاضرة المجهود ○ وحمدا يليق بالحامد دون المحمود ○ انت كرمتنا بسلامة الفطرة ○

نخصصنا باصابة الفكرة ○ واعززتنا بالنفس الناطقة ○
وميزتنا بالفراسة الصادقة ○ وانطقتنا بالحكم البالغة ○
وايدتنا بالبراهين الدامغة ○ فاصرفنا عن مذاهب الشهوات
وارشدنا في غياهب الشبهات ○ وبنور وجهك
اللهم اهدنا ○ كما ربيتنا في مهدنا ○ ومتعتنا من رزقك
بالكفاف كما بدعتنا بالنون والكاف ○ وابعثنا من فراش
الغفلة متنبهين ○ واجعلنا من الصالحين وبهم متشبهين ○
وصل على افضل خلقك واشرفهم ○ واعلمهم بك واعرفهم ○
وادامهم عرفانا وأطهرهم ○ واصفاهم خلقا وازهرهم ○
واسمحهم يدا واجودهم ○ واحسنهم سيرة واحمدهم ○ وعلى
صحابه وانصاره المؤنسين ○ وعترته من آل يس ○ وعلى
خلفائه الميامين ○ وعلى من يقول امين ○ وبعد ○ فيقول
شاد الى ولي من اولياء الله تعالى من قلادة الرقاب
بطاعته العوذة العقاب ○ اخو شفيق ○ وصديق ○ طالما
تراكضنا في مهمل الطين ○ وتساقطنا في متين الدين ○ وقلبنا
ارض الجنة ظهرا وبطنا ○ حتى اخرجنا وهبطنا ○ هو
القطب السالك والحق الهالك والعقل الناسك
النجم الباهر ○ والشمع الساهر ○ والطالع العاشر
والنوع الطاهر ○ طهير الدين وظهيره ○ وظهير الحق

وطهره ○ أحمد بن محمد بن علي الخوي ○ زاده الله توفيقا
وحشره مع الصديقين وحسن أولئك رفيقا ○ أمرني
أن أجمع له مائة مقالة في الوعظ والنصيحة ○ والخطب
الفصيحة ○ أسلك فيها مسلك العلامة جار الله عمر بن محمود
الزمخشري في مقالاته المسماة بأطواق الذهب والذي
صافه الزمخشري ○ هو الذي يضيق عنه الطوق البشري
والقول المرضي ○ والعطاء الفيضي ○ مدده سماوي
لا أتيه أتاوي ○ كأنما يوحى إليه إلجام فيحيى به السمع جمام
وأين الثمد من الخضرم ○ وأين من السلاف ماء الحصرم
وأين دوي الزنبور من نغم الزنبور ○ وكم بين بسوس يستبد
بعنيف الحلب ○ ودفوق رسله ينبع من القلب ويقع في القلب
وكم بين جموم يروي الرجال ○ ويملأ السجال ○ وبين
هاكز ينازع النازع ○ ويتعب الكادح ○ ومن سلك اللآلئ
نسي الحاجة ○ ومن ملك اليواقيت نبذ الزجاجة ○ ومن
زاد البطيخة لم يقل العراقي ○ ومن ورد البحر استقل
السواقي ○ وأنا أحكي لك حالي وحاله هو يقول وأنا أتقول ○
وهو كالنحل وأنا كالنحل ○ تمري نخشبي كونرهى خشبي
والضيغم المحيص غير صائل ○ وفرس الشطرنج ليس
بصاهل ○ ولكني رأيت طاعة هذا الأمر فرضا

منقذي ○ ولو أجد لحكمه مردًّا ○ فأخذت في جمعه
مستظهرًا بالظهير ○ استظهار الرضيع بالظئر ○ فتكلفت
وألفت وسارعت وشرعت فيه بقلب يجب ○ ورتبته
وكتبته كما استيسر لا كما يجب ○ وسميته بأطباق الذهب
وحذوت حذوه ○ واقتفيت أثره وخطوه ○ وهي مائة مقالة
صيغت دمالج للعضد ومخانق للجيد ○ وختمت كل مقالة
منها بآية من كتاب الله المجيد ○ جعلتها كوكبة ثاقبة
لمغربها ○ وكلمة باقية في عقبها ○ فهي لها عقب ○ وختامه
مسك عبق ○ ولا أبتغي إلا وجه الله فيما فصلت وقطعت
وإن أريد إلا الإصلاح ما استطعت ○ وأستغفر ربي وإليه
المصير وأتوكل عليه وهو نعم المولى ونعم النصير

المقالة الأولى

يا أرباب القوة والطاقة ○ انظروا بعين الإفاقة إلى أهل
الفاقة ○ ويا ركبان الناقة ○ رفقًا بضعفاء الساقة
ويا حملة الأوزار ○ وخزنة المال المستعار ○ لا تجروا ذيل
الافتخار ○ على رباب الافتقار ○ فقلوبهم خير من قلوبكم ○
ومطلوبهم أعز من مطلوبكم ○ تشغلكم الصفق بالأسواق
عن تنسم قبول الأشواق ○ وإنما كرحب الرزق عن

الرزاق ○ ويا عمار الخراب ○ وشراب الشراب ○ لا تعمروا
هذه القرية الجلجام ○ ولا تسكنوا هذه المهلكة النفيحان ○
ولا تتخذوا الدنيا الفانية سوقا ○ ان الباطل كان زهوقا ○

المقالة الثانية

ابن آدم عجن من الصلصال ○ وابتلى بالحمل والفصال ○ ثم
تاه بشريف الخصال ○ وما درى ان الخصال الحميدة من
مواهب الرحمن ○ لا من مكاسب الانسان ○ ما العقل الا مطية
من عطاياه ○ وما النفس الا مطية من مطاياه ○ فان شاء
زمها بزمام الهدى ○ وان شاء تركها سدى ○ فمن
يستطيع لنفسه خفضا او رفعا ○ قل فمن يملك لكم
من الله شيئا ان اراد بكم ضرا او اراد بكم نفعا

المقالة الثالثة

العمر ان طال فانما تحته طائل ○ وكل نعيم لا محالة زائل ○
سفينة تسري ○ ولا تدري ○ فترقد بالموت فلكل طالعة
أفول ○ وتريد الدار الاقامة فلكل غائب قفول ○ اتخذ
الدنيا سوقا مسلوكا ○ لا بيتا مملوكا ○ فهي حانوت لا تطرق
الا للتجارة ○ ودار لا تسكن الا بالاجارة ○ ما هذه الحياة

لفانية الا انفاس تتهدّد وتنقطع ٥ ومقامات تمدّ و
وتنقطع فهل تغدك الامل أمله ٥ قبل ان يبلغ الكتاب
أجله ٥ وهل ملأ الحي أذياله ٥ الا املأ الاجل بكباله تغنم
الخمس قبل الخمس ٥ وادرك عصرك قبل غروب الشمس ٥
تشبعك ترصه ٥ فلا تفوتنك فرصة ٥ ان ادركتها في ليل
كل الليل ٥ وان فاتت فهي الويل كل الويل ٥ هو اللي بات
لا يقطف في مسيره ٥ والدهر لا يتوقف باسيره ٥ قال الله
ومن اصدق من الله حديثا ٥ يغشي الليل النهار يطلبه
حثيثا

المقالة الرابعة

قد كالنخل الباسق ٥ وقلب مثل الليل لغاسقه ورأس
خشي كبرا ٥ وصدر سوء حبرا ٥ وطرف ينظر شزرا
ويرجو الغيب خيرا ٥ وحرص كامل وهمة ناقصة ٥ وذيل
مسبل ونفس فالصيه ٥ فما هذا تركني الى الدنيا وعن قليل
تقلعك ٥ وتبرقل على وجه الارض وعما قريب تبلعك
اقصد في مشيك فانك تمشي في عرين الآساد ٥ خفف الوطء
ما أظن أديم الارض الا من هذه الاجساد ٥ لعمري من
علم ان تلون الليل والنهار لا يغتر بدهره ٥ ومن عرف ان بطن

المثري نصحه لا يمرّ على ظهره ○ يهين حروف الدهر حتى العرفان

زهد فيه ○ ومن شغله ذكر الموت لا يضحك من فيه ○

فيا قوم تركضون خيل الخيلاء في ميدان العرض ○ أأمنتم

من في السماء ان يخسف بكم الارض

المقالة الخامسة

خليليّ هيّا طالما قد رقدتما ○ ألا تنشدان اليوم ما قد فقدتما

اين اخوان عاشرناهم وخلّان ○ اين زيد وعمرو وفلان

وفلان ○ اين رضعاء الكؤوس ○ ومن بقي نسيم ريّاهم

في الرؤوس ○ وآثار دويّهم في النفوس ○ الا يرد عنا موت

الآباء والامّهات ○ عن اباطيل الترّهات ○ الا ان الموت

عامل مطرق ○ والموت واعظ مفلق ○ ينادي لقوما تظنهم

قياما وهم قعود ○ وتحسبهم ايقاظا وهم رقود ان تكرهون

جرع الحمام وآتاه فيكم ○ قل ان الموت الذي تفرون منه

فانه ملاقيكم

المقالة السادسة

يا رافع اليد في الدعاء ○ وداعي الحق بالنداء ○ انه لا يسمع

بالصماخ ○ فاقصر من الصراخ ○ تنادي باعد ○ اترقظ

واقرا ○ تعالى الله لا تاخذه السنة ○ ولا تغلطه
الالسنة ○ يعلم رموز الخرس كما يفهم لغة الترك
والفرس ○ يسمع دبيب النملة الخرساء ○ على الصخرة
الملساء ○ فى لجة الغساء ○ كما يسمع بغام الظبية الحيداء
فى صحن البيداء ○ الا ان رفع اليد بالدعاء سمعه ○ ورفع
الصوت بالشكاية شنعه ○ فما هذه الشهقة والنداء
وما هذه الصيحة الشنعاء ○ أمن الضرب تتالمون أم من
الرعب تتظلمون ○ أم مع أكفائكم تتكلمون ○ أتحسبه قاسيا
نسى قسمكم ○ امرذا فاجهل شيمكم ○ انام من خلق
الانام ○ ام رقد ○ من شانه الذب والتقل معايش الضعفة
أتظنون أن لا يبلغوا أقواتكم ○ دون أن ترفعوا أصواتكم ○
لا تدعوا اليوم ثبورا ○ لقد ظننتم ظن السوء وكنتم قوما بورا ○

المقالة السابعة

طوبى للتقى الخامل ○ الذى سلم عن اشارة الأنامل وتعسا
لمن قعد فى الصوامع ○ ليعرف بالاصابع خزائن الاسماء
ملتومه ○ وكنوز الاولياء مختومه ○ والكامل كامن
يتطامن ○ والناقص قصير يتطاول ○ والعاقل قمعه والجاهل
طلعه ○ فاقبع قبوع الحيات ○ واكمن فى الظلمات كمون

الحياة ○ ومن كدرك في التراب ○ وسيفك في القراب
عقب آثارك بالذيل المسحوب ○ واستروا اليك بسفعة الشحوب
فالنباهة فتنة ○ والوجاهة محنة ○ فكن كنزا مستودعا
ولا تكن سيفا مشهورا ○ إن الخامل جدير أن يقبر
ولا يحشر ○ والبالي خليق أن يطوى ولا ينشر ○ لو علم
الجندل صولة النجار ○ وعضة المنشار لما تطاول شبل
ولا تقابل بجبل ○ وسيقول النبيل المتقل ليتني كنت
غرابا ○ ويقول الكافر يا ليتني كنت ترابا

المقالة الثامنة

ما أقوم قناتك ○ لو استعملت في أمرك أناتك ○ وما أصلح
شأنك ○ لو رأيت في مرآة الاعتبار ما شانك ○ وما أقرب
سفرك ○ لو هيأت سفرتك ○ لكنك وسنان كسلان ○
بطيء كأنك ثهلان ○ تهتف بك حمائم الصبح وتغط في المهد ○
وتمر بك سوانح الظباء وتنام كالفهد ○ لقد نذرك نذير
الموت ○ وتتصامم عن الصوت ○ وقد سطع الصبح وهبت
النعامى ○ وكأنك أحشم تتعامى ○ ألية لو ملكت زمام
الشمس ○ لضممت اليوم إلى الأمس ○ لتحسب اليوم يومين
وتجعل الوقت وقتين ○ فيا غافلا الرحيل فقد قربت

غوائل العسر ○ والنجاء فقد انكسرت عوامل السمر ○
تتنبط عن حلبة السباق كذا يا الاتن ○ ونساق فتنساق
ولكن من خلف الاذن ○ فسر قبل ان يسرى بك ○ واطع
من يريد ليسري بك ○ يسافر تبعتها وشر ودعه ○
وهاجر تجد في الارض مراغما كثيرا وسعة

المقالة التاسعة

الشقي من يتقلب في البلاد ○ ويعصي الله في الآباد والاوراد ○
يقاسي بلية البرد والحر ○ ويركب مطية البحر والبر ○
ويجمع الذر ○ فيتركه جميعا ○ ويتركه سريعا ○
البخيل كل البخيل ○ من يبذ نفسه ○ ويجز فلسه ○
والشحيح كل الشحيح ○ من يشفق على الدرهم الصحيح ○
فلا يكسره مصارفه ○ ثم يقسم بعده مجازفه ○ والسعيد
حق السعيد ○ من تجهز للسفر البعيد ○ ان رزق مالا
فرقه يمينا وشمالا ○ يغني به جيرانه ○ ويطفي به نيرانه
لا يمسكه في يده ○ ولا يدخره لغده ○ انما هو الزاد
يقدمه لمسراه ○ والمال ياخذه بيمناه ويرده بيسراه ○
تعسا للبخلاء بما تجني جنوبهم ○ يوم يحمى عليها في نار
جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم ○ ولا حيلة عنهم

وأقول لك من هم هم الجماعون الطماعون ○ الذين هم
يراءون ويمنعون الماعون

المقالة العاشرة

انعم العون على الطريق ○ صحبة الرفيق ○ ليس الأخ من
يستمسك بعروة الإخاء ○ في زمن الرخاء ○ يستغني بدنياك
ويصطلي بنارك ○ يتبرك بعرفانك ○ ويبرك على رغفانك
يطوف حولك ○ ويسوف بولك ○ ويروم طولك ○ ثم
ان زلت بك قدمك ○ أو زالت عنك نعمتك ○ قابل
احسانك الإساءة ○ وكافحك بالبذاءة ○ يطرقك محشودا
فيزحمك ○ ويلقاك وحيدا فلا يرحمك ○ يشمتك ان بدت
منك ضرطة ○ ويشمت بك ان عرضت لك ورطة ○ يهواك
ما دارت رحاك ○ ويرضاك ما هبت صباك ○ حتى اذا تغير
رواؤك ○ وتغير هواؤك ارتد عن دينه ○ وحنث
في يمينه ○ انما الصديق الصادق من لا يصاحبك عبثا
والطهور الطاهر ما لا يحتمل خبثا ○ هو الذي يصحبك فقيرا
وغنيا ○ ويأكلك نضيجا ونيا ○ لا يغادرك راكبا
أو راجلا ○ ولا يتورع نازلا أو راحلا ○ يعادلك ان
أسهلت أو حزنت ○ ويساوقك ان جزيت أو حزنت ○

يتأمنك اذا هويت ○ يعاينك اذا اتويت ○ يتبجحك اذا علا امرك ○ ويعجبك اذا خمص خمرك ○ اولئك خيار الخلصاء ○ وكرام الجلساء ○ واخلاف الصباح وسمار المساء ○ والموفون بعهدهم اذا عاهدوا والصابرين فى البأساء

المقالة الحادية عشرة

العاقل فى مرامى النظر ○ فسيح مرامى الطرف على مرام الخطر ○ يقرأ مكتوب اسرار الغد من عنوان اليوم ويقتطف ثمار الغيب من صنوان النوم ○ يرى موعود الله ناجزا ○ ومكنونه بارزا ○ فكن يقظا حاذرا ○ ومثل الغيب حاضرا وإذا ملكت فاذكر القادر وقدرته ○ وإذا نعمت فاذكر الصائد وغبته ○ واعلم ان مسرات الايام مقرونة بالغم ○ وحلاوة الدنيا معجونة بالسم ○ المح الدهر بعين الذكاء ○ وإذا ضحكت فاجهش للبكاء ○ واياك ان تقنع من العلوم بالقشور ○ ومن الرق المنشور بالدرس والعصفور ○ اولئك قوم نزلوا هذه الثنية وغفلوا عن المرحلة الثانية ○ واشتغلوا بالدنيا الدنية عن القطوف الدانية فهم عن مقاصد الغنى سافلون ○ وفى منازل العيش رافلون ○ يعلمون ظاهرا من الحياة الدنيا وهم عن الآخرة هم غافلون ○

المقالة الثانية عشرة

ليس الشريف من تطاول وكاثر ○ بل الشريف من تطول وآثر ○ وليس المحسن من روى القرآن ○ انما المحسن من ارعوى الطغيان ○ وليس البيان ابانة الحروف بالامالة والاشباع ○ انما البيان اغاثة الملهوف بالانالة والاشباع ○ ولا خير في زكاة لا يسد معوزها ○ ولا بركة في لبنة لا تشبع جوعها ○ نوالك ○ لن تدخر مالك ○ اقسم الفك ○ قبل ان يقسم خلفك ○ ان منازل الخلق سواسية ○ الا من له يد مواسية ○ فارفعهم ○ انفعهم ○ واسودهم ○ اجودهم ○ وافضلهم ○ ابذلهم ○ وخير الناس من سقى ملواحا ○ ونصب للجنة ملواحا ○ والكرم نوعان احسنهما اطعام الجوعان ○ والعازم من قد مرق الزاد لعقبة العقبى ○ وآتى المال على حبه ذوي القربى

المقالة الثالثة عشرة

ايها السائل كن يد السفلى ○ واجعل على باب التمني قفلا ○ ولا تصافن لئيما وفي من الماحل ثقلا ○ ولا ترض كالمسترزق ○ ثم الارزاق ○ ما ملاه ○ سابق الاوبى ○ ولا سارق

الازنى ○ واجمل فى الطلب فانك لا تبيت حتى تملا رزقك ولن تموت حتى تستوفى رزقك ○ تطلب الرزق وهو طالبك ○ وتستبطئ حصوله وهو مصاحبك وتستقبل قادمه وهو فى بلدك ○ وتنشد ضالته وهو فى يدك ○ واختر لنفسك دين الادب ○ واحذف من تصاريف كلامك حرف الحرص وسين الطلب ○ تبا لمعتد ○ لاجتلاب رزق معتد ○ فلا تهتم لرزقك ○ فان الرزق هيئ لك قبل خلقك ○ فان جحدت كنحل ولم تثق بمت كفيل ○ فالله يكفلك وكفى به من كفيل ○ فارقع خصاصتك بجلباب القوة ○ ان الله هو الرزاق ذو القوة

المقالة الرابعة عشر

انتبه يا ضجعة ○ وانتعش يا فنعة ○ واستمسك فان الهوى صرعة ○ شمر ذيلك للاسراء ○ وضمر خيلك للاجراء ○ امن ذو شبعات ○ وتفرد وتلعات ○ ونشوة بعدها حسرة وسكرة دونها سكرات ○ موت وعزاء ○ وحشر ونزع وهول المطلع ○ وقبر ضيق المضجع ○ وزور النفس عاجزة وعرض والارض بارزة ○ والنفخة الفاجئة والناس نيام ○ فالصيحة الواحدة فاذا هم قيام هبلتك اللوم

جُلِيَتْ بعدَت ○ اللهو تهدت ○ سَمُرٍ ومزمهرير ○ ويوم
عَبُوسٌ قَمطرير ○ والمصر اطط يقان ○ والناسُ فريقان
سعيد مما اذرلك ○ وشقيّ وعساك ○ أتذبذبُ الظنونَ
كِيْ لمنونِ ○ ام تنفذ بهذا الفكر المهوّس ○ في هذا الشقّف
المقبِّ ○ ام للانسان ما تمنّى ○ أحسِبَ الناسُ أن
يُتركوا أن يقولوا آمنّا

المقالة الخامسة عشرة

مَنَ الناسِ مَنْ يستطيبُ ركوبَ الاخطار ○ وورود
الثّار ○ ولحوق العار والشّنار ○ ويستحبّ وقدَ
النار ○ وعقدَ الزّنّار ○ لِاجلِ الدينار ○ ويستلذّ سَفَ
الرَّمَادِ ○ ونقلَ سَمَادِه لِاجلِ الاولاد ○ ويَصْبِرُ على
نَسفِ الجبال ○ ونتفِ السّبال ○ لشهوة المال يبدّل
الايمانَ بالكفر ويحفر الجبال بالظفر ○ للدنانير الصُّفر
ويلج ما ضغى الاسود ○ للدراهم السُّود ○ لا يكره صداعا
اذا نال كراعا ○ ويلقي النوائب بقلب صابر ○ في طاعة
الشيخ ابي جابر ○ يأبى لعزّ طبيعته ○ ويرى الذلّ شريعته
وان رزق لعيعه ○ عدّها صنيعة ○ ومن الناس من يختار
العفاف ○ ويعاف الاسفاف ○ يدع الطعام طاويا ○ ويبيت

يشرب صاديا ○ ويرى المال ابحاو غاديا ○ يترك الدنيا
لطلابها ○ ويطرح الجيفة لكلابها ○ لا يسترق لئام
الناس ○ ويقنع بالخبز الناس ○ يكره المن والاذى ○ ويعاف
الماء على القذى ○ ان ارى جعل موجوده معدوما ○ ورب
اقوى حسب نفاذه مادوما ○ جوف خال ○ وثوب بال
ومجد عال ○ وثوب اسمال ورداء عز وجمال ○ وعقب
مشقوق ○ وذيل مفتوق بجره فتى مغبوق
لله تحت ثياب العز طائفة

اخفاهم في رداء الفقر اجلالا

هم السلاطين في اثواب مسكنة

استعبدوا من ملوك الارض اقيالا

غبر ملابسهم شم معاطسهم

جروا على فلك الخضراء اذيالا

هذى السعادة لا ثوبان من عدن

خيطا قميصا فصارا بعد اسمالا

تلك المناقب لا قعبان من لبن

شيبا بماء فعادا بعد ابوالا

هم الذين جبلوا برءا من تكلف يحسبهم الجاهل

اغنياء من التعفف

المقالة السادسة عشرة

الطبع الكريم لا يحتمل حمة الضيم ○ وهواء الصيف لا يقبل غمة الغيم ○ ما النبيل يعني لسال الحسام ○ ويأبى ان يسام ولان يقتل صبرا ويودع قبرا ○ خير من ان يصيبه جفين الجفاء ○ بنشاب الاكفاء ○ يهوي لمنيته ○ ولا يعفي الدنية ○ كمستقبل السيف ○ ولا يقبل الحيف ○ ان فتنة اخذته الحمية ○ وان ضيم اخذته العزة ○ ان عاش عاش سالما عذبا وان غلب به سل عضبا ○ ان شادته تجنى ○ وان حاسته تنمر ○ يرى العز مغنما ○ والذل مغرما ○ وكان كانف الليث لا يشتم رغما ○ ما هذا كن في الدنيا حمي الانف منيع الجناب ○ ابي النفس طريد الناب ولا تعجبك الدنيا ضحكة بعال ○ ولا تنظر الى ابنائها الا من عال ○ ولا تخفض جناحك لبنيها ○ ولا تضعضع ركنك لبانيها ○ ولا تمدن عينيك الى زخارفها ○ ولا تبسط يديك الى مخادنها ○ وكن من الاكياس ○ واتل على اللئام سورة الياس ○ ولا تصعر خدك للناس

المقالة السابعة عشرة

الوقاحة بضاعة صالحة ○ وتجارة رابحة ○ تضعف المال

وتسعف الآمال ○ تفيدك ما أردت ○ وتطلق من لسانك
الأرت ○ وتفتح لك الأبواب المقفلة ○ وتجلب لك الضيوع
المحفلة ○ فان نلتها وغمست الحبالة ○ حيزت لك الدنيا
وبست الحثالة ○ فتبهج وقد انتهيت الى ما اشتهيت
واجتنيت ما تمنيت ○ وغلبت على ما طلبت ○ ونلت ما قصدت
وكلت ما حصدت ○ لكنها حمولة لعاجلة
محمولة للصلة الراحلة ○ ولعمري ما الرقاحة الأجمر وهاج
وما الحباء الأخمر حاج ○ وما الوغد المتوقح ○ الا الكلب
الفاتح ○ والرقاحة غرنيه الذوبان ○ وشيمة الذبان والحياء
لضح رشح من رقمتي الحياة ○ والرقاحة شاهد ذي طفيلي
الجبات ○ ولعلك تقول الحياء لا يأتي بخير ومن كلا انه
لا يأتي الا بخير ولا تغبطن فتى على حطام يخطفه ○ حتى
يقطفه ○ من أضات الدنيا ○ يأخذها من ثم وهنا
ولا تحسد على طعام يصيبه من تهاوش ○ وتنوشه وأنى
له التناوش ○ فمن زهد في الدنيا فتمتع بقوته منها ○ ومن يرد
ثواب الآخرة نؤته منها ○ فلا يغررك تقلبهم في الجهاد
وتقلبهم في البلاد ○ متاع قليل ثم مصرع طويل انما يجاهدون في سبيل
الطاغوت وبئس المهاد ○ ثم مأواهم جهنم وبئس المهاد

المقالة الثامنة عشر

رتبة الشرف لا تنال بالترف ○ والسعادة امر لا يدركه ○
الا بعيش مترك ○ وطيب متترك ○ ونوم مطرد ○ وصوم سرد
وسهود مارب ○ وهمّ لازب ○ ومن عشق المعالي الف الغمّ
ومن طلب اللآلي ركب اليم ○ ومن قنص الحيتان ورد النهر
ومن خطب الحسان نقد المهر كلا ان السحوق جبار وانت
قاعد والعلق مجلد وانت واحد ○ العقل بناديك
وانت اصلخ ○ ويدينك ويحول بينكما البرزخ ○ لقد آزف
الرحيل فاجهد جهدك ○ واكثب العتيد فخير تهزك ○
فالحذر يتربص للانتهاز ○ والحازم يهيئ اسباب الجهاز ○
المحن مرارة النوائب في ايام معدودة ○ كحلاوة عيش محدودة
انما هي فتنة بائدة ○ تتلوها فائدة ○ وكربة نافدة ○ بعدها
نعمة خالدة ○ وغنيمة باردة ○ ولا تكرهن صبرا وصابا
يغسل عنك اوصابا ○ ولا تشتهين وردا يعقبك سقاما ولا
تشتمن وردا يورثك زكاما ○ ما الين الالحان لولا وخز الدبهي
وما اطيب الماذي لولا حمة الحمي ○ فلا تهمنا مرارات
دانها عصبة انما يريد الله ان يهديهم بها ○ ولا تفتنك
حلاوات نالها فرقة انما يريد الله ليعذبهم بها

المقالة التاسعة عشرة

أطيب الناس لِبنة ○ أحسنهم طمأنينة ○ وأمرّهم
عيشا ○ أشدّهم طيشا ○ وأبعدهم هلاكا ○ أمتنهم مِلاكا
وأضبطهم استمساكا ○ والموفّق من سقى بجدوله السقيّة سارية
العلم ○ واستدفع زلزلة الغضب براسية الحلم ○ لأن الغضب
رجفة ○ والحلم عمادها ○ والحزم منه والصبر ضمادها ○
فكن كالطود لا تزعزعه العواصف ○ ولا تك كالفوق
لا يصفه الواصف ○ ولا تك كالقدر المزبد بجيشه ○ والسهم
العائر بطيشه ○ وإياك ونزوة النزار ○ وطفرة الشرار ○
وأعيذك بالله أن تكون كلبا كالعضوض ○ أو نزقا
كالبعوض ○ أو طامرا كالبرغوث ○ وثقيل الوطأة
في الحق ○ وخفيف النزوة في سفهه كالبق ○ لا سكون
في توان ○ ولا حلم في هوان ○ ولا جموح يؤذن بطغيان ○
ولا إغضاء كإغضاء العميان ○ ولا خال يحسب غباوة
ولا تغافل يظن رخاوة ○ ولا غضب يقال إنك جاهل ○
ولا كظم يقال إنك ذاهل ○ بل سخط معه عفو ○ وحنق بعده
رضى ○ ودخن يعقبه صحو ○ وجهام يخلفه نوء ○ إيعاد
ولا حرب ○ وتمام سيف ولا ضرب ○ ووعد ولا زحف ○

وعتب ولا هجر ○ وعض لا يدمي ○ ومس لا يضني ○ لدونة
في خشونة ○ وبرودة في نخوة ○ وسهولة في حزونة ○ وحق
نعله بد ○ وشوك معه ندى ○ جرب في سلوه ○ وعصف في
حلم ○ عباد لا يعود قتاما ○ وقتام لا يثير عماما ○ تتالم لا
يدمم ولا يبقى اعواما ○ وكان بين ذلك قواما ○ واذا جاش
قلبك فاحفظ حدك ○ وفل حدك ○ فانك مرمي مهين
وكل امرئ بما كسب رهين ○ واذا استشريت فلا توحش الكرام
بفلتات قولك ○ واذا استأسدت فلا تفترس الارام بصولك
وابرأ الى الله من حولك ○ ولو كنت فظا غليظ القلب
لانفضوا من حولك

المقالة العشرون

مال الله انفس الاعلاق ○ والجود به احسن الاخلاق
واذا اسعد الله عبدا اغناه بالحلال وارفقه ○ ووفقه حتى
انفقه ○ والعفاء على يدهم لا ينفعك حتى تفارقه ○ ولا يشغلك
حتى تفرقه ○ وانفع المال ما ينيلك ولم يكنك ○ واطيب الطعام
ما اكل ولم يختزن ○ فكل رزقك قبل ان تاكلك العقارب و
فرق مالك قبل ان تقسمه الاقارب ○ وافرغ على الاحباب بتركة
فالتبر خبيئة الفسقة ○ والبرجمة الفويسقة ○ وحومة

واحد الانبار بيت التاجر ينضد فيه المتاع

المال ○ تشغل الأوغاد لا الأرذال ○ كن سخيا فإن الله آخذ بيده
وتقرب إلى الله بخير فإن الله آخذ بيده ○ وإن أمكنتك فرصة
للسماح فانجح ○ فقسمة الرزق لا يلحقها فسخ ○ واكسر كاسك
وأنفق ○ وارم كيسك وأنفق ○ فارق دنياك فإنها زانية
وطلق دنياك فإنها زانية ○ المال رزق أتيح فمن ضن به ○
فقد اتهم الرزاق وأساء الظن به ○ من حل عقدة فلسه فقد حاز
ملكا عظيما ○ ومن يوق شح نفسه فقد فاز فوزا عظيما

المقالة الحادية والعشرون

يا من يسعى لقاعد ○ ويسهل لراقد ○ ويا من يحرص لراصد ○
ويدخر لخاصم ○ ويبخل لباذل ○ ويجمع لآكل ○ وتبني
الإيوان وعن قليل تهدم مدركاتك ○ ولا تنبسط الرفاق وفي
الجدث سكناك ○ قلب كقلوب الكفار ○ وحرص كحرص
الفار ○ ينقب بالأظفار ○ ولا يبقي على المادوم والعقار ○
قل لي إذا وقعت الواقعة ○ وقرعت القارعة ○ وأذف لك
الرحيل ○ واجتمع الطبيب والعليل ○ واختلف المشاكل
والغسيل ○ وتمايل للغمز عينيه ○ والطبيب يقلب كفيه ○
حتى إذا انقطع نفسك ○ وحشرج بك ○ أينفعك حينئذ
حلال أصبته ○ أم حرام غصبته ○ أم نشب حرسته

أو فلذ حضنته ○ أو ذئب شتنه ○ أو نبع غرسته ○ أو حطام
حرشته ○ أو تفر حثثته ○ أو ثغر وشته ○ كلا لا ينفعك
في غد غنمته ○ ولا ينصرك شيء عدمته ○ ولا ينجيك إلا خير
أمضيته ○ أو نحصم أرضيته ○ فانتبه يا نائم واستقم يا هائم
لقد تهت في بادية لا يبلغك ندائي ○ وترديت في هاوية لا
يبلغها ردائي ○ لتغيم هواك وسيصحى ○ حين لا ينفع نصحي ○
ولا تعص الله في أولادك فسوء إذا حضرك الموت غابوا وما حزنوا
لما أصبت بل فرحوا بما أصابوا ○ وإن تدعوهم لا يسمعوا
دعاءكم ولو سمعوا ما استجابوا

المقالة الثانية والعشرون

يا من يتقلب في أودية الغفلات ○ تقلب الوحشية في الفلاة
أيقنعك من الدنيا طعم تهضمه ○ ومن الإسلام شيء تقضمه
وتتغذى من العمر بحطام تطعمه ○ وطعام تطعمه إن كنت
ترضاه أيها النائم الناسي ○ فاقعد فإنك أنت الطاعم
الكاسي ○ لا والله لا لهذا فطرت ○ ولا بهذا أمرت ○ إن الله
طبعك ذهبا طريا فلا تعودن زيفا ○ وخلقك نشأ سويا فلا
تصيرن لخيفا ○ رجلاك واضم الغيّة فلا يسودنك هواك ○
ولدت على الفطرة فلا يهودنك أبواك ○ ومثلك بلدت حنيفا

فتنجست ○ وأنزلت طهورا فتنجست ○ وقدمت قرن سيئا
فتلوثت ○ وخرجت ساذجا فتلبثت ○ ونبعت ديباجا
فصرت مسحا ○ وهبطت عذبا فعدت ملحا ○ إن الله خلقك
فسواك فلا تنحرف ○ ونورك فصفاك فلا تنكسف
ما خلقك لعبا ○ ولا وعدك كذابا ○ أحسن كل شيء خلقه
وهدى كل حي حقه ○ فقل لمن يشتري الضلالة بالهدى ○
أيحسب الإنسان أن يترك سدى

المقالة الثالثة والعشرون

أهل التسبيح والتقديس ○ لا يؤمنون بالتربيع والتسديس
والإنسان بعد علو النفس ○ يجل عن ملاحظة السعد و
النحس ○ والإيمان بالكهانة ○ باب من أبواب المهانة
فأعرض عن الفلاسفة ○ وغض عن تلك الوجوه الكاسفة
فأكثرهم عبدة الطبع ○ وحرسة الكواكب السبع ○
ما للمنجم يعني ○ بعلم الغيب ○ وما للكاهن الأجنبي
يستحجب عن غير النبي ○ وهل ينخدع بالفال إلا قلوب
الأطفال ○ وإن امرأ جهل حال قومه ○ وما يجري
عليه في يومه ○ كيف يعلم علم الغد بعده ○ ونحس الفلك
وسعده ○ وإن قوما يأكلون من تهمة الشمس لمهملون

نهم عن السمع لمعزولون ○ ما السموات الا مجاهل خالية ○
والكواكب صواها ○ ولا احيا كل غاية ومن الله
قواها ○ سبعة سيرة منيرة ○ خمسة منها متحيرة شاردة
وضربة ○ لطباعها منقبة ○ كل يسري لامر معنى ○ كل
يجري لاجل مسمى

المقالة الرابعة والعشرون

ادرك عمرك قبل الموت ○ وهيئ امرك قبل الفوت ○ واغتنم
بياض اليوم قبل العشية ○ فالبلة حبلى جنينها في مشيمة
المشية ○ ولا تغتر بكثرة اسبابك فلعل هذا السمن ورم ○
ولا تبطر بنضرة شبابك فبعده شيب وهرم ○ وتنبه قبل
ان يمسي نسرك عصفورا ○ وتشق قبل ان يصير مسكك كافورا
وكل رزقك باسنانك قبل ان تنقص ○ وذد بالحق
لسانك قبل ان تخرس ○ فسوف ترى هذا اللسان منعقدا
وهذا الناب تعقد ○ وهذه اللهوات قواء ○ وهذا السنوخ
سواء ○ فاعمل قبل ان يصير العمل امنية ○ واستغفر قبل ان
يصير الطهر حنية ○ واتجر قبل ان تطرد عن سوق تسامر طرقها
فلا يتبعون ○ واجتهد قبل ان يكشف عن ساق فيدعون
الى السجود فلا يستطيعون

المقالة الخامسة والعشرون

مَن ثبت في مخاوف الآفات ○ تخلّق بشريف الصفات ○
ولو تفرّعه غاشية الوفاة ○ ومن علم أن الدنيا سيفنى ○ و
حطامها سرّح حين استقبل رائد الأجل ○ تقدّم المعجل ○ دنيا
غافلا لا يغرّنّك من الدنيا طرفها وطارفها ○ ولا يعجبنّك
تليدها وطارفها ○ إنما هو صوت الحباحب ○ وصوت الذباب
اغسل منها يديك ○ ولا تضعها خدّيك ○ فسرورها سرق
وغرورها رزق ○ واستعدّ للموت قبل هجومه ○ فلعل هذا
إبان نجومه ○ واعلم أن من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه
ومن رام روح الروح جعل الجسم وقاءه ○ يتلقى ساقي الموت
فيأخذ الكأس غير حابس ○ ويشربه غير عابس ○ ويتلقاه
الملك بتحف التسنيم ○ وتحف التسليم ○ ويحمل إليه ضبائر
الريحان ○ على صفائح الغلمان ○ ويتأثر الأنس ○ من حظائر
القدس ○ يجبيه خازن الجنة ثمارها ○ ويخشف الحور نفوس
بجارها ○ ويتشبه الكريم بلطائف العذر ○ ويجلسه
على الرفارف الخضر ○ وينيمه نومة العروس ○ ويبهجه
بالجنّة الطاووس ○ فهو ممن سقاهم ربهم شرابا طهورا ○
ولقّاهم نضرة وسرورا

المقالة السادسة والعشرون

العرافة عز وآفة، والزعامة أولها غرامة، وآخرها غرامة
والعريف غارم، والزعيم يوم القيمة غارم، فلا يفتخرن الزعيم
بزعامة العامة، فور الدرادير في الزعامة، وعيب السقوف
على الدعامة، ألا إن العريف طعمه مطعم، ما الزعيم
زعمهم غير زعم، فهو قائم ما له دوائم، يحرص على
المؤاخذات، ولا يغضي على القذاة، يعاتب على الزلات
ويؤاخذ بالتعلات، يحاسب الضعيف على العثرات
ويطالب الآحاد بالعشرات، يناقش على القطمير والفتيل
والنقير، همته جلب النعيم، فهو كالجرو يموت
عن أجراء سوء، فأوردتهم الدنيا، يقدم قومه يوم القيامة
فأوردهم النار

المقالة السابعة والعشرون

أشرف الأنفاس أخفاها، وأفضل الأذكار أسرها
وراء الجهر بالدعاء لأمر، والذي يحسن إخفاته سلام
تولك الذكر يشبه الكبرياء، واعلم أنه يوجب الرياء
والمخافتة سنة زكرياء، وإذا دعوت الله فمر ولا تجهر فإنك

لا تنادي الصمّ ○ إنه لا يسمع بالعضروف ○ ولا يحتاج هنالك إلى الأصوات والحروف ○ هو راحم المال للمشنى ورازق النغاب في العش ○ يعلم خطرات الأوهام ○ كما يحصى قطرات الغمام ○ فيا أيها الملحّ في الدعاء ○ ويا جهوريّ النداء ○ المسترزق بالإلحاح ولا هاتين ○ وتقتضي التفهيم بالنهاق للعجل إذا خرّص جؤاره ○ وللعجول إذا انهم خوار ○ وللأتان على الأذى نهيق ○ وللضفدع في الأذى نقيق ○ والحريص سريع الشغب ○ كثير الشغب ○ والقانع لا يستنبط الماء بنفرات المعول ○ والمخلص بدعوى سيرة لا بحركات المقول ○ ولنصرة من الطلب أجمل ○ والنية أبلغ وأعمل ○ والصمت من الصراخ أنفع ○ والفيل من العصفور أشبع ○ والحوت الصموت أقنع ○ وزعاق الضفادع أشنع ولسان الحال أفصح ○ وبساط الرحمة أفسح ○ فسبّح تسبيح الحيتان في النهر ○ واذكر ربك في نفسك تضرّعاً وخيفة ودون الجهر ○ واقل من سؤالك فهو فعّال لما يريد ○ واخفض من ندائك فهو أقرب إليك من حبل الوريد ○

المقالة الثامنة والعشرون

المؤمن وثّاب في المساجد ○ توّاب في المشاهد ○ طوّاب

نشاباتٍ يعرجون الى بقاع امر الله ان تُقرع ○ ويعرجون
على بيوت اذن الله ان ترفع ○ هم القوم يعلون ○ ويسجدون
وهم الاعلون ○ يسهرون اذا نام ليل الوجل ○ ويغشون
بدوي الوجل ○ ويحيون كفتى المنجل ○ ويفرقون بنفى
الاجل ○ ويشرقون بريق الخجل ○ ويغيرقون في طس يونه ○
الوجل ○ ولهم اذن كأذن المرجل ○ فيا ايها المصلى كن من
المصلين المجتبين ○ ولا تك من المصلين المحتجبين ○ وكن من
المناجين ○ تكن من المناجين ○ ولتشغلك لذة المناجاة ○
عن عرض الحاجات ○ فقبيح ان تدعو ربك تقضيها وجيفة
ليرزقك جيفة ○ ان ضمنها فكلب لشلوه ○ او منعتها
فتنبش لجدث ○ والبس في صلاتك حلتيك الخشية والادب
ولا تدافع اخبثيك الشهوة والغضب ○ اجهل المصلين
من زينة صلاة المجمع ○ ولام العبيد من حمل فيها مخلاة
المطمع ○ ويل لهم اذا هيجوا وتكبروا ○ وتبا لهم اذا سجدوا
وكبروا ○ ان احرموا فالتحريمة جزمية ○ وان كبروا فالتكبيرة
كبيرة ○ اذا قاموا الى الصلاة قاموا قياما عليلا ○ يراؤن
الناس ولا يذكرون الله الا قليلا

المقالة التاسعة والعشرون

الدهر أحوالٌ ودولٌ ○ والأرض أنجادٌ وأغوارٌ ○ والليالي أدواتٌ عليها أسمارٌ ○ والناس أسواقٌ فيها أسعارٌ ○ فاحمل من النصب نَوْسًا ○ واتخذ في كل ما تمرّ عرسًا ○ واعلموا أن الأيام لا تدوم بأدراتك ○ ولا توتبها رقبة النواظير ○ ما نشأت نفسٌ إلّا هلكت ○ ولا طلعت شمسٌ إلّا دلكت ○ فلا تطمع في الدوام ○ وأنصب لا قوام ○ هل ينالون من الدنيا دون لا يبغون عنها حولًا

المقالة الموفية للثلثين

قلبك قلبٌ منقلبٌ ○ ونفسك كلبٌ نابحٌ ○ ولعابه سمٌّ ناقعٌ ○ يدني لحظه المصقر ○ وإن خاض غمرات العلوم ○ تعتلك الدنيا وتعشقها ○ ويؤذيك نتنها وتنشقها تقرّبها تقضمها ○ فتأكل شعيرها وتذمّها ○ تتبع الدنيا وتصيد ○ وتعطى الجنة وتردّ ○ ترضى بهذه المنازل ○ وتصبر على هذه النوازل ○ ولا تنقاد إلى الجنة بالسلاسل ○ ما هذا من سنن المرسلين ودأبهم ○ ولا من شيم المخلصين وآدابهم نفس المؤمن عن المعارف عازفة ○ وقيامة المؤمن آزفة يشغله تصفية الصفات وتزكية الذات ○ عن متابعة اللذات ○

إن آنس من نفسه طغيانا كبحها بلجامها ، وإن ذاق من كأس النوائب مرارة أوجرها الجامها ، إن أقبلت عليه الدنيا أدبر ، وإن صدمته نائبة صبر ، فكبّر على هذه الطيبات واصبر على هذه النائبات ، ودع الدنيا وتوكل على الله ، واصبر وما صبرك إلا بالله

المقالة الحادية والثلثون

ألا أخبرك بالحر بعد الكود ، من سيم الشؤم ودوار الجود ، لا يبعدنك فرصة الظلمة ، فإنها فرصة الحلمة ، الغشم أحرق من النار للحلفاء ، وأمض من الثلج للمفاليج ، وأخس من البوم ، وأقبح من اللوم ، وأنتن من الثوم ، وما الضبع الخامع ، والذئب الطامع ، والكلب الفلحس النابح ، والشلتم الذابح ، والصدى الصادح ، والغلط القادح ، بأشأم من وال غاشم ، وإن كان من آل هاشم ، ألا إن العدل نعم الذاب والخيم ، والظلم بئس المرتع الوخيم ، والقاسطون من النار في نهابر ، والمقسطون من الجنة على منابر ، فحذار من ظالم إن فتش نقر القمر ، وإن عطش فعلق يشرب الدم ، وإن نعش فسيد خاتل ، وإن نهش فصل قاتل ، ينهب مال الأيتام ، ولا يخشى سوء الختام

والجوض يسيل على عيون الظلمة بوقم ○ والظلم في الدنيا اذ
بلا قم ○ يعضون بلبيب الحياة ويخسون يوم النشور ○
ويفتكون فتك البزاة ويأملون عمر النسور ○ والظلم لا يلبث
كامنين ○ والعرض لا يبقى زمانين ○ وأبى الله أن تسيد ثم
ملك سنين ومره فلا يغرنك من الظلمة كثرة الجيوش والأنصار
انما نؤخرهم ليوم تشخص فيه الأبصار

المقالة الثالثة والثلثون

يا رضيع الحطام ○ ألهوى وقت الفطام ○ يا قسي القلب ذكر
نفسك تكن مذكرا ○ ويا عبد الهوى دبر أمرك تكن
عبدا مدبرا ○ يا خليفة الله أتخدم السلطان يا مسجود
الملائكة لم تعبد الشيطان ○ ويا بعل الحور لا تصاحبن
العجوز الشوهاء ○ يا صفي الحرم حاذر الحية الفوهاء ○
طالقها فإنها صحيفة أبنائك ○ خالعها فإنها حليلة أبنائك
الهيثم تودك لفاجر قبل أن يبيض ○ والنجاة فالدنيا جدار
يريد أن ينقض في أثية جوفاء ○ مدارمه عجعاء ○
يؤذيك أعباؤها ○ ولا تؤذنك عبادها ولا يعوقنك
تلفها التشبيح ○ ونحوها البهيج ○ فهو كنبت أعجب
الكفار نباته ثم يهيج

فالمحارث والموروث والوارث ○ أودته المكسب والنشب
وحرمه الادب والحسب ○ ما اغنى عنه ماله وما كسب

المقالة السادسة والثلثون

مثل المقلد بين يدي المحقق ○ مثل الضرير بين يدي البصير
الحدق ○ ومثل الحكيم والحشوي ○ كالميتة والمشوي
ما المقلد الا جمل مخشوش ○ له عمل مغشوش ○ فصار كلوح
منقوش ○ يقنع بظواهر الكلمات ○ ولا يعرف الشيء من
الظلمات ○ يركض خيل الخيال ○ في ظلال الضلال ○
شغله نقل النقل ○ عن نخبة العقل ○ واقنعه رواية الرواية
عن درر الدراية ○ يروي في الدين عن شيخهم ○ كمن يقوده اعمى
في ليل مدلهم ○ ومن طلب العلم بالعنعنة ○ تورط في هوة
العنت ○ والحق وراء السماع ○ والعلم بمعزل عن الرقاع ○ فما
اسعد من هدي الى العلم ونال نهايته ○ وهدي الحق ورزق
اتباعه ○ وما اشقى جهال الملك والآباء ○ فهم على آثارهم
مقتدون ○ أولو كان اباؤهم لا يعقلون شيئا ولا يهتدون

المقالة السابعة والثلثون

الحق يتضح بالادلة ○ والشهور تشهر بالاهلة ○ وشفاء
الصدور بالبلة ○ والدين لولا خطب البيان لزهله ○ والقلم

لولا سنان البرهان مِغزله ○ ولا ينفك شبكة الشك ○ إلا
لُهبة تدور في قِراب الفلك ○ وطالب الحق ضيف الله ○ والدليل
القاطع سيف الله ○ به يُقتل العلم وينشر ○ وبه يقهر الحق ويقبس
ومثل العلوم والبرهان ○ كمثل المصباح والأدهان ○ والحجة
للأحكام ○ كالعماد للخيام ○ والعماد للهيام ○ والروح
للحوباء ○ والشمس للحرباء ○ وإعصار الظن ○ كعصارة اللبن ○
المزمر اليقين ○ تكن من المتقين ○ فإن حرارة الوهم تشوي
حامة القلب شيّا ○ وإن الظن لا يغني من الحق شيئا ○

المقالة الثامنة والثلاثون

حيّاك يا أبيض الفودين ○ وقصرك يا أحمر الشدقين ○ ما عمرك
بعد بياض العثانين ○ وما عمرك بعد تمام الثمانين ○ وكم
تقيم وهو لك مع الركب اليمانين ○ أنحت فأمتك ○ فقامت
قيامتك ○ ولم يبق من عمرك إلا ساعة زمنية ○ وما بعد
المشيب إلا بلية أو منية ○ واستبر له في الأرض بالأكفان ○
وإن لم يدرج في الأكفان ○ هاقد دق الموت كوساته ○ و
أتى على كوسه ○ فتأهب للعرض يوم القيامة ○ وتهيأ للفرض
قبل الإقامة ○ ذهب عمرك فلا تطمع في عوده ○ فقد بلغت
من الكبر عتيا ○ فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله إنه كان

نعد ما نيا . . . . ○

المقالة التاسعة والثلثون

داهية وما داهيه ○ وما ادريك ما هيه ○ وان جئت لما كل
ثقيل الهيكل ○ يملأ الحشى بالرشا ○ ويؤذي جليسه بالفحشاء
ولان يطأ عشوة ○ خير له من ان ياخذ رشوة ○ قبلته
هنة السلطان ○ وسلته مدية الشيطان ○ فلمه وقود
النيران ○ وخدمه اصوص الجيران ○ يعرف الحق فلا ينقذه
ويرى الغريق ولا ينقذه ○ ينزع اليتيم في مأتمه ○
وينازع الطفل الصغير في مطعمه ○ يغمس يده في الميراث
وينفقه في المبادل والمراث ○ يجعل نفسه اكبر السنين ○
ويلحق اليتيم بالجنين ○ وما البغاث فمنسر البزاة ○ واحرى
في اسر الغزاة ○ والزمن يعيص في حماة الاضاة ○ باعجز من
اليتيم في منسر القضاة ○ فالحذر الحذر من قضاة السوء ○
يسدون في الافق مشارق الضوء ○ ويجلبون في الجدب الشطر
الشر ○ يحسبهم الجاهل صلحاء انهم مراق ○ وامناؤهم
سراق ○ فيعطون تلك المخبية والقمة فيتقون منهم
هاتيك المنية والمة ○ ويثنون على تلك الخشونة ○ ويتعمد
لذلك التلعثم ○ وهم ان حرقتهم حق العرفان سلهم نفيت

في الخرفان ○ يكتبون النور به تجري اقلامهم
ويكتمون الحق به تأمرهم احلامهم ○ واذا رأيتهم تعجبك
اجسامهم ○ يلبسون الحق بالباطل ○ ويلبسون على الرشاد ا
ويأكلون اموال اليتامى ظلماً إنما يأكلون في بطونهم نارا

المقالة الاربعون

افضل القرب قربة هي فريضة ○ وبعدها سنة مستفيضة
الفضيلة ازومة ○ والسنة عذبة مرومة ○ كالا يعدق
الجدول بدون الفنن ○ لا يحسن الفرض بدون السنن ○
والسنن آداب الرسل ○ وأعلام السبل ولولا الفرض من
والمسنون ○ لم يشرف الحمأ المسنون فتمتع في آفاق
الوفاق من اغصان الغصن ○ وتبدل وجهه يوم القيامة من
نوائب السنن ○ الفرض كالعنق والسنة كالعلاقة ○
فهذه نعم الحلى وتلك نعمة الحلاوة ذلك حتم مقتضى
وهذا آداب مرتضى ○ ومن لزم جادة النبوة وتقبل أزهارها ○
ملك خطائر القدس واكثرها ○ وعدد سلسبيلها
وكوثرها فاتبع الرسول تكن مطيعاً ○ واشفع الفرض بالسنة
يكن لك شفيعاً ○ واصعد من مكانه ترجه ○ لن يسر الرب
عنه له الوجه ○ وما آتاكم الرسول فخذوه ...... ○

المقالة الحادية والاربعون

طوبى لقوم سلكوا سباسب الوحدة وجابوها ○ وسمعوا دعوة الحق وأجابوها ○ فبذلوا أخاثر المنح ولم يحسبوا ○ وركبوا غوارب المحن ولم يتعبوا ○ وصابت عليهم الآلاء فلم يبطروا ○ وصبّت عليهم البلايا فلم يضطربوا ○ نفوسهم في صنوف الصروف مطمئنة ○ والطمأنينة من الإيمان منّة ○ جمعوا إلى العلم زهدا ○ وزادوا على الزهد تشهّدا ○ أداروا منطقة الشار على الخواصر ○ ونشدوا يتيمة الذكر في الخناصر ○ طبعوا لطابع الصمت على مخزن اللهوات ○ ودسّوا سلسل النسك على خزنة الشهوات ○ قرّت أبصارهم وبصائرهم ○ وطابت مصادرهم ومصائرهم ○ ناموا أحياء فانتبهوا أحياء ○ وعاشوا أمواتا فماتوا أحياء ○ تمسّكوا بغرز الصحابة ومن رآه ○ وآمنوا بما نقلوه ورووه ○ عملوا لله وذهبوا بالأجور ○ ونشأ بعدهم نشء أعلنوا بالفجور ○ تلك أمة قد خلت ○ دعوا الله بالعشايا والغدوات ○ وذكروا الله في الخلوات ○ فخلف من بعدهم خلف أضاعوا الصلاة واتبعوا الشهوات

المقالة الثانية والاربعون

شر العلوم ما طلب للمراء ○ وشر العلماء من يطرق باب
الأمراء ○ فيفتيهم بالرقى والحيل ○ ويفتنهم بالتربيع و
الكيل ○ يتأوّل المنصوص مترخصًا ○ ويتقوّل على الله
متخرصًا ○ لقد هلك السائل والمسؤول ○ ولعن القائل
والمقول ○ طوبى لمن سلك لقم التقوى ○ ولم يجعل قلم
الفتوى ○ سيربح المتقون ويخسر المفتون ○ فستبصر و
يبصرون بأيكم المفتون ○ ويل للعالم يتقلب الدين بين
أصبعين من أصابعه ○ ويحرّف الكلم عن مواضعه ○ وخسرت
صفقته لم يبتاع دنياه بدينه فتبت يداه لم يستنبي بيمينه
يستحل من الشرع محارمه ○ ويحل مناظمه ○ ويطمس
معالمه ○ ويستحقر معاظمه ○ يعرض على الظمآن سرابًا
رقراقًا ○ يحسبه شرابًا بخراقًا ○ فإذا هو آل ○ ماله مآل
يستغوى الجاهل بظن محال ○ ويستقبله من دن خال ويغنيه
من شن بال ○ عمائم عالية ○ وجماجم خالية ○ وأحكام
كلها ضيم ○ وأقلام كأنها أيم ○ ويراعه شبوب الحزنة
الصعده ○ يدرأ عمه نوازي آباجدة ○ شيخ غير بالغ يجدد
الحبة يتس سالم ○ إن التامت عصبته فهن قانتين ها ○
اما اجتمعت ضبة فهو سيد ها ○ يجادل في الله وكان
الإنسان أكثر شيء جدلا ○ ويبيع الدنيا بالدنيا بئس للظالمين

المقالة الثالثة في الأربعة

ابن آدم مسكين ○ يعيش ظلوما ○ ويموت ملوما ○ إن ترك
الكبائر صغرا ○ قارف الصغائر كبرا ○ والطين لا يصفو
بالصفوة ○ والحمأ المسنون لا يخلو من الكدورة ○ وهل يسلم
الإنسان من الذنوب ○ وهل يخلص الصلصال من العيوب
كلا ولما ○ وأي عبد لك لا ألمّا ○ هبك تركت المعاصي
الفاحشة واتقيت الأفاعي الناهشة كيف الاتقاء عن
الأراقم الدساسة ○ تخفى عن العيون الحساسة وتغني
عن الظنون القياسة ○ فازهد زهدك ○ واجهد جهدك
وحض نفسك ما أطقت ○ واحفظ لسانك إن نطقت
ما فعل ما شئت فلا عصمة من الصغائر ○ ولا خلاص من
الشرك الغابر وإنما يحذر الإنسان رفس البغال وعض
الجمال ○ ولا يحذر دبيب النمال هذا الفيل على عظم
خراطيمه ○ وغلظ أديمه ويكسره الفيل الحس ارد
ويقصم الملك الجبار ○ ويكفي العقار لتسكر ويهزم العسكر
ويلقى القرن بالناب العضوض ويدخله الدم المحوض
ألا يأمن خسة البعوض ○ فارحم الله ولا تأمن مكر

فالمصفق رحذر حتى يدخل وكره ○ وأطع الله ولا تتكل
على طاعتك ○ فما حيلتك إن قطع الطريق على بضاعتك
وليكن قلبك راجيا خائفا ○ ويومك شاتيا صائفا ○
فلا يأمن مكر الله إلا القوم الكافرون ○ ولا ييأس من روح
الله إلا القوم الخاسرون

المقالة الرابعة والأربعون

الصمت سلم الخلاص ○ والنطق حبس الهزار في الأقفاص ○
فلا تفتح باب آفة الكلم وشقا شقتها ولا تكترث
بفضول الألسن وذوا شقتها فإن لسان الشمع يضحكه
عن قليل يهلكه ○ ولن تعرف سر الملكوت ○ إلا بإدمان
السكوت ○ والحكيم المصقع أبتر ○ والفصيح المكثار عنتر
يتعنى ○ ويتعنى ○ النطق داعية التلف ○ والخرس واقية
الصدف ○ واللغط شين المحافل ○ والجرس آفة القوافل
وخير القسي المكتوم ○ وخير الشراب المختوم ○ ورنين القسي
يطرد الظباء ○ ووسواس الحلي يوقظ الرقباء ○ ولا تحسد
الفصحاء ○ فيسخر سهم الموت راعين ○ وعما قليل ليصبحن نادمين

المقالة الخامسة والأربعون

ان موجبات الوغائب صدعوة الغائب للغائب ○ وقد تسرع دعوة المحب فى الغيبة ○ وقد يباع البر فى الغيبة ○ و ليست كل الرؤية بالاحداق ○ ولا كل الهداية بالاشداق ولا كل التزاور بالاجسام فلتزاور القلوب تستر من الاقسام ○ وليست المكاشفة بتلاصق الخدود ○ ولا المجاورة بتقارب الحدود ○ ولا كل الملاقاة مواجهة ولا كل المناجاة مشافهة ○ فقد يلتقى الاخوان وبينهما فرسخ ○ ويتعانقان وبينهما برزخ ○ واخلص الاخوان اخوان ○ يتعانقان ولا يلتقيان ○ فالارواح جنود مجندة والاشباح خشب مسندة ○ فاذا تقاربت الارواح ○ فليتقاذف الاشباح ○ ولعمرى ان مشاهدة الملل من دواعى الملل ○ ومحبة الشخص من امارات النقص ○ و اصدق الارواح روحان يتروحان ○ واخلص القلوب قلبان يمتزجان ○ وبعض الناس ندمان صدق فى شهودهم ومغيبهم ○ ومطلعهم ومغربهم قياما وقعودا وعلى جنوبهم واخرون يقولون بافواههم ما ليس فى قلوبهم

المقالة السادسة والاربعون

الهم قليب قلبك بالتوبة ولا تقلب ذنبك بالمسح ○

ا لجدّ عادة الشبيان ○ واللعب عادة الصبيان ○ وفي قلب
المؤمن من مزج المساخرة ○ وقم لو تها لعتحي على الصاخرة ○
دين الهازل هزيل ○ وهو للشيطان نزيل ○ وما ضحك ○
عاقل الأبي حزنا ○ ولا تهقهه بعد الأبكى مرنا والظرف
عند الأرذال ○ صفع القذال ○ وحسن الأخلاق ○
رياضة الأعناق ○ وعنده أن صوت السلحفة نباح ○ و
إن قيل المزاح مباح ○ فما إكثار الفحش والسفاهة ○
من طيب الفكاهة ○ لعمري أن الكلب إذا جدّ في لعابه
جاد بلعابه ○ أما الكريم فكالكريم على الحالات ليتق ○
فكالمسك على التعلات عبق ○ والضحكة غرض الاستخفاف
وهدف النعال والخفاف ○ والصفعان نعمان ○ سمن
الهامة ○ وثمن العمامة ○ أما اليمن فلا يضحك من فيه
إذا ضحك يخفيه ○ يمد التشويشة البراغيث ○ والسنن
سنة المخانيث ○ فيا هذا فارق كل نسبة نكان يعاني كل
مزة طكان ○ يشتم الناس ويقهقه ○ ويمزق الأعراض و
نعره ○ والعقل يقول خثام ○ تصاحب هذا اللئام ○
عرض عمن ينقض قواعد المروءة جزا ○ وإذا سمع
من آيات الله شيئا اتخذها هزوا

المقالة السابعة والأربعون

من الذين حرب ○ وشان مضطرب ○ وشمل لا يجتمع ○ وأذن
لا تستمع ○ ونفس لا تقتصر ○ وعين لا تبصر ○ وغريق نبذه
الملاح وهائم خلفه الخريت ○ واستهوته العفاريت
ومكبل سلبه القاموس ○ ومختل صنعته الكابوس ○
فما أنا إلا ممسوس يتخبطه الشيطان من المس ○ أو مسكوت
تعاوده الحياة في الرمس ○ ينادي فقد طبق الضريح ○
ويستصرخ وأين الصريخ ○ فيموت مسجونا ○ ويحشر محزونا
وما أنا إلا كمن نحى ربي وقد سرق ○ وعصى وأبق ○ فرد
إلى سيده مكتوفا ○ ومثل بين يديه موقوفا يهوي الخلاص
وأنى له الخلاص ○ ويبغي النجاة ولات حين مناص ○ فهي
على سقيم أمراضه حادة ○ وعلله متضادة ○ وصب و
الطبيب محموم ○ وعطش والورد محموم ○ أوام و
أجاج ○ ونجاح والحمل نجاح ○ ويذمد ولذر يذر ما د
مجحج والملح ضماد ○ فما أشد أسفي على عمر مر ○ وعيش
أمر ○ وغصن أصفر ○ وزمان نثر ○ وما أحنق على نفس
أضعته ○ وشيطان أطعته ○ ودين بعته ○ وهوى تبعت
فيا ليتني لم أشرب السم إذ نبذت الشهد ○ ولم أعرو
الفسوق إذ هجرت الزهد ○ وإذ لم أتخذ الرحمن وكيلا
فليتني لم أجعل الشيطان دليلا ○ وإذ لم أتخذ مع الله

سبيلا فليتني لم اتخذ فلانا خليلا ○

المقالة الثامنة والاربعون

تأسيس الامور واحكامها ○ وتمهيد القواعد واتمامها
واخلاص النية واتقان العمل ○ واعتناق الجد ○
وهجران الكسل ○ والرزانة في الشجاعة والقناعة
في المجاعة وترك الشطط ○ في صدمة السخط ○ فغار
لا يسلك غورها ○ وبحار لا يبلغ قعرها الا عالم عامل
او بالغ كامل ○ يشد حزام الصبر ○ على حيزوم الحزم
ويلقي غبيط الغبطة على عاتق العزم ○ فيجوب مجاهل
السبل ○ ويصبر كما صبر اولو العزم من الرسل

المقالة التاسعة والاربعون

رب غافل يبيت على فراش الامن وسنان ○ والموت يحرق
عليه الاسنان ○ يا ويله يا ويله ○ يركض في النهار خيله ○
ويطوي على الغفلة ليله ○ فهو كالذباب في المطاف والمطار جيفه
في الليل بطال في النهار ○ يلعنه الجديدان ○ ويشتمه
الفرقدان ○ على ذلك مضى دهره ○ حتى انحنى ظهره ○ يعيش
ساخطا ○ ويموت قانطا ○ ذلك دابه ودينه ○ حتى

تفترق روحه وبدنه ○ ألا إن موت العاقل حياة ○
وقد يبقى الجاهل محياه ○ يعجبه من الله ما لا يوجد ○ يوم
تبيض وجوه وتسود ○ أتظنون أن الإنسان سبهلل ○ وشكل
وأن الحياة شرب وأكل ○ وأن العمل لعل وعسى ○ وأن
الدين صلاة مصعر ○ كلا ذلك شك أدمن في قلوب
المنافقين فاعلموه ○ وذلكم ظنكم الذي ظننتم بربكم أرداكم

المقالة الخمسون

عين اللئيم ندية المدامع ○ ونفسه دنية المطامع ○
يبكي كالنفساء ○ ويجعل ماء الأجفان من الرعفان ○
والسماح لا يبكي لجانا ○ يأخذ اللئيم ونيس من جانا ○
إذا أخذ فبكاء وتعزية ○ وإذا سأل نمق وتصدية
وأخس الساكين من باع دينه بأي كيس قيمته
ولا م الباكين من أخذ دية كريمته ○ ولا كل باك
مصاب ○ ولا كل معط مثاب ○ ولا كل فقير سائل ○ ولا كل
سائل عائل ○ لقد يتكفف القانع عن كثر ○ ويتعفف وهو
مثر ○ ولا اطلاع بالدلائل والنيات ○ على السرائر
والنيات ○ واللئيم لا يبالي بسخف الأمور ○ والله يعلم
خائنة الأعين وما تخفي الصدور
○ . . . .

المقالة الحادية والخمسون

أيها الملك الجبار مهلاً فلا تجر ذيل الكبر تيهاً ○ ولا تنظرن
دونك شزراً ○ فإن لهذا المد جزراً ○ ولكل نائبة جموداً ○
ولكل عاصفة ركوداً ○ ولا تغرنك عصائب الملك على
جبينك وخرزاتها ○ وقواضب القهر في يمينك وحزاتها
وما طم من أتباعك الملك وخولك ○ ويجزلك حشمك وخولك
وفصلت حلة لو شاء خلعها ○ وغرس لك دوحة لو أراد قلعها
ولا يرد هيبتك دهر كلكلك ○ وناب خصم كل ليث ○
ولا تفتخر بأصلك وبخلك ○ ولا تجمع بخيلك ورجلك
ولا تغرنك هذه البنود المنشورة ○ والجنود المحشودة ○
والسيوف المشهورة ○ والأعداء المقهورة ○ والكتائب
المجندة ○ والقواضب المهندة ○ والسابقات المحجلة ○
والهيبات المعجلة ○ إنها حطام مستفاد ○ أوله قبال وآخره
نفاد ○ واتق الله في قوم أنت مالك زمامهم ○ يوم ندعو
كل أناس بإمامهم

المقالة الثانية والخمسون

مرض القلب أشد الأمراض وعلاجه من أصعب ○

الاغراض فيا من مرض فؤاده ○ وملّه عوّاده ○ ثق ان جميع
الطبيب في الحمى ○ واين الطبيب من الاجل المسمّى ○ ا كم
حكيم لم تصرعه المنون ○ ثم لم ينفعه القانون ○ واي طبيب
لم ينقذه الطبيب ○ ثم لم ينقذه الطب ○ تجمع العوّاد حولك ○
وتعرض على الطبيب بولك ○ وترفع اليه شانك ○ وتئن لسوء
لسانك ○ تنهي تشكيتك الى الطبيب ○ وتشكو الى العليل ق-
من الحبيب ○ والله لا ينعشك الا من صرعك ○ كلا لا يحصدك
الا من زرعك ○ ان كنت شكوت له علة لم يشفها او كربة
لم يقشعها ○ فاطلب طبيبا غيره ○ والا فزر النصارى في
مدينة ○ ولا يركنن المؤمن الى قول النصارى واليهود
ولا يتفقن المخشف بسنة الفهود ○ فاجعل المقدور كائنا
ولا تحكم فيك خائنا ○ واستشف بالقرآن فانه يجد نجيبتك
الى الابد ○ وقول الطبيب يطيش كالزبد ○ ومن الزبد
ما هو جفاء ○ وننزل من القرآن ما هو شفاء

المقالة الثالثة والخمسون

أيها الراكب صهوة الرياضة ○ ارفق بنفسك في هذه
المخاضة ○ ولا تسرع اسراع الحمقى فان المنبت لا ارضا
قطع ولا ظهرا ابقى ○ فامش على هينتك ولا تخب خببا ○

ومضّ الماء ولا تنته عنياً فلا خير في ترتيبه الحمل الطليح
ولا تأتي بجاف الخيل العجاف ولا سبق في نياق القدر
ولا رمل في طواف الصدر واذا كدت تلك السيادة فقررها
واذا ادتك الى الملالة فاحذرها فلا مثوبة في صلاة
اللاعب ولا راحة في صيام الساغب ألم تعلم ان النوم خير
للهاجد المجاهد اذا مل وخير الامور ادومها ولو قل
لا اضطجاع يورث الكسل ولا اجتهاد يعقب الملل
فاعدل عن الافراط والتفريط الى النهج الوسط وصل
بالقلب النشيط والجاش الربيط فاذا تعبت فاقعد
واذا لغبت فارقد فما خلق الحر جبلاً ولا عسيفاً يريد الله
ان يخفف عنكم وخلق الانسان ضعيفا

المقالة الرابعة والخمسون

خلق الله الافواه وجعل النطق مشارها وقدر السلامة
وجعل الصمت مدارها وفرسان الكلام يوم القيامة
مشاة والمتجملون بزخارف العبارات عراة والحكماء
بكم والصمت حكم ومن عرف الله جل جلاله قل
مقاله وفرق ما بين النطق والسكوت كما بين الضفدع
والحوت وهيهات ان منقصة الخرس خير من صلصلة

الجرس ○ وسيأتي يوم ينكر فيه الفصيح والطين الذي يصيح
فما للسان الا سبع صوت فقده ○ وسيف مصقول لـ
فاغمده وهب لك تنطق عن تشدق ○ شق او ترمي عن قوس
قس ○ فهل ينفعك هذا القوس عند النزع ○ أو يغني
هذا النضال يوم الفزع ○ والله لو كان سحبان عاقلا ○
لتمنى أن يكون باقلا ○ فقل لمن يحاول تشقيق الكلام
ويحمي من حصائد الالسنة دقيق الكلام ○ ستحمد حمي تلك
يوم يحشر الاموات من الاكفان ○ فلا يرون فيها شمسا
وتسكن زفرتك حين خشعت الاصوات للرحمن ○ فلا
تسمع الا همسا

المقالة الخامسة والخمسون

العلم شجرة متشعبة الافنان ○ والطالب أشدق أروق
الأسنان ○ يكاد يقطف أكلها جميعا ○ فيأكلها سريعا
وهيهات ثم هيهات ○ تلك ثمرة لا تسع اللهاة ○ فتتبع
مجاريها ○ وتصفح مقاطفها ○ وكن قانعا ○ بما تجنيه يانعا
فهو أطوع قضما ○ وأسرع هضما ○ واعلم ان الجهل
مجدب به ○ والعلم مادبة ○ فيهما ما شئت من زاد منزل ○ و
شراب منقل ○ ومما شهيت من طعم هني ○ وطعم حي

ونعيم وتن ◦ فكل منها قدر ما يسع وعاءك ◦ ولا تملأ امعاءك ◦ فكظة الحفظ لا يوجبها الا الكسل ولا يهضمها الا العمل ◦ والعلم في صدور العاملين ◦ كالارواح في الاشخاص ◦ وفي نفوس الغافلين ◦ كالارياح في الاقفاص ◦ فاعلم واعرض عن الجاهلين ◦ واعمل فنعم اجر العاملين

المقالة السادسة والخمسون

يعرف المجرمون بسيماهم ◦ والمخلصون قليل ما هم ◦ المجرم هش الى الآثام ◦ متفاخر في الحرام ◦ يلتذ بحكاية الشهوة ◦ ويطرب على نشيش القهوة ◦ الخيال وسليله ويعده الشيطان ويمنيه ◦ يقول ما رأيك في الشراب والساقي والبياض والسواقي ◦ والسلافة وأباريقها ◦ والمشعشعة وبريقها ◦ والاغاني وطرائقها ◦ وجمل اللذات وتفاريقها ونعما تملك في المثالث والمثاني على نفحات الفلق الثاني ◦ وأين أنت من بدن ناعم ◦ كخشف باغم ◦ يومي بطرف ثمل ويبسم عن ثغر رتل ◦ يكشف عن زرد ◦ ويكشر عن برد كأنه تفاح يعلوه جمانه ◦ او غصن تثنيه كثبانه ◦ فيسوغك فيه الامان ◦ ويسقيك من هذه الاواني ◦ فينفث في روعك

وتقبل وينفخ من علو عليك فتجبل فتظل بين سرور و
خرهد إن شغفك فارتياح وسرور وإن أخلفك فاستطارة
وغرور والفاسق إن انتهز فرصة الحرام وثب إليها وثب
الصقور إلى ورق الحمام وكرع فيها كرع الصادي
في رزق الجمام وإن حرضته على شيء فهو أسرى من
العود وإن استنهضته لخير فهو أرسى من الطود فهو
في الفساد أطيش من النبال وفي الصلاح أنكص من تلبين
الجبال إن ذكر بالآخرة قبع قبوع الوسنان في
جيب الكيس وإن ظفر بالحلوة الخضرة وقع وقوع
الذباب في ظرف العسل وهذه علامات المنافقين لهم
في المعاصي وثبات وفي الطاعات سكون وثبات
وفي الطمع حركات قرتيه وفي الخير سكنات رجليه
إن قلت حي على الشهوات طاروا لها خفافا وثقالا وإذا
قاموا إلى الصلاة قاموا كسالى إن سألتهم في بيعة فساد
وادعوك وإن دعوتهم طيعة جهاد ودعوك ولو كان
عرضا قريبا وسفرا قاصدا لاتبعوك

المقالة السابعة والخمسون

من شدائد الدنيا غنى مالس يلقاه فقير بائس

يطرقه حافيا ○ وينا له محفيا ○ يقعقع حلقة بابه ○ ويدلي
بجرابه الى محرابه ○ ليستميح شحيحا لا يفتح الباب لضيفانه ○
ولا يكسر حواشي رغفانه ○ فيرجع خاسرا ○ وينقلب باسرا
حتى اذا جاءه في طريق ○ يلقيه من مضيق ○ فيأخذ
بعنانه ○ طمعا في احسانه ○ والبخيل يحمر ويصفر ○ ويفر
واين المفر ○ هناك يصطلم الاشدان ○ ويزدحم الضدان
ويتقابل النحسان ○ ويتنازل الثقلان ○ ويتعانق الجبلان
فهما كصخر قرعه الحديد ○ وقيح كدره الصديد ○ ونفس
بعادة زاجر ○ وحميم يشويه آجر ○ ودخان تتلوه عجاج
هذا يعرض حاجة مردودة ○ ويدا ممدودة ○ فيقول هات
وهو يقول هيهات ○ لذلك قلب لا ينعطف ○ ولهذا
اسم لا ينصرف ○ ذلك ضنين صلد ○ وهذا شحاذ جلد لا
يؤلمه منع ورد ○ ولا يوجعه ضرب وطرد ○ يملق بملق ○ وينكس
على عنق ○ يتجوأ بلا ○ لا يعرف بلا ○ ولا يخاف عذلا ○ يسأل
موسرا ضيق البشر عابس البشره شرسا ذميم الخلال ○
حامضا عتيق الخلال ○ ان اعطى نصف رغيف صب عليه
اهل خل ثقيف فليته اذا كان باسر اليمين ○ لم يكن عابس
الجبين وليته اذ لم يكن حاتما لم يكن شاتما فان احسن
اللقاء نصف السماح ○ ولين الكلام ○ دون الكرام

وطلاقة اللسان بعض الإحسان ○ والجود شعب أعلاها
بذل ما لوف ومعذرة ○ وأدناها قول معروف ومغفرة

المقالة الثامنة والخمسون

أعمر دنياك ○ بقدر محياك ○ ودبّر أمر عقباك ○ التي
هي مأواك ○ بقدر مثواك ○ ما الدنيا إلا دار غرور ○
مما تؤذن ○ المخدوع من وضع بناء على لبنة ○ والمخذول من
ادّخر تينة لا بنة ○ انّ من الخرق ان تروم الجيفة منهما سمن
السنوت ○ وتمدّ السقيفة على معابر الجسور ○ وبال المرء ما لك
أعدّه ○ أو درهم عدّه ○ وشقاء الغافل بيت يبنيه ○ وبعمره
ببنيه ○ وما أشبه من خيّم على الجسر ولا يجوزه ○ وما درى
ان المنفق على طريق المارّة لا يجوزه ويحك تبنى الطربال
فى بوادى الرمل وتدخل الزبال ببوادى النمل ○ فاحمل من
الدنيا زاد الصفقة ○ واحمل إلى الآخرة أحرام الصرورة
وكل قدر ما يسدّ رمقك ○ واتق ما يسوّد من رمقك ○
واستمتع بالدنيا انتفاع المصطلى ○ واحذر الجمرة لا تحرقك فيحها
وتمتّع بها تمتّع المغترف واجتنب الغمرة لا يغرقك سيحها ○
واعلم أن الدنيا نهر جوت ○ أو نهر طالوت وأنّ الله مبتليكم

به ○ فمن تنزّه ولم يصب دنيا ○ شرب مريا ○ وعمّر حيّا
ومن ارتقى ○ أشرف على التّقى ○ إلّا من نفخ نفاخة على
كبده ○ أو اغترف غرفة بيده

المقالة التاسعة والعشرون

الخلق فنون وأصناف ○ وأولاد آدم أخياف ○ الرزين و
الوقور نجلان ○ وليس الوقور كالعجلان ○ من عجل
أخطأ المراد ○ ومن تأنّى أصاب أو كاد ○ ولا ريب بينا أن
بإقدام ○ ما لا يسعه طوق المتمنّي ○ ولا يكاد يناله الكادح
المتعنّي ○ والعجل أخفّ من لبن عوث ○ وأطيش من
الفراش المبثوث ○ وللإنسان والبهيمة صنفان ○ والعجل
والعجل صنوان ○ وقلّما تجد في الرزين ○ خفّة الموازين
أنّه وازن الحصاة ○ طيّب الحياة ○ مفقود الأناة ○ قليل
الهناة ○ والنزق كالشيح ○ تعبث به يد الريح ○ في المهامه
الفيح ○ إنّما الوقور كاللؤلؤ الخالي ○ والعجول كالسملت
الطافي ○ إن حرّكته تطير كالشذا ○ وإن أدهمته طار
كالغثري ○ وكلّ عجل ناقص ○ وكلّ بعوث راقص ○
والخلق غدًا فريقان ○ والجنّة والنار طريقان ○ فأمّا من
خفّت موازينه فيقول يا ليتها كانت القاضية ○ وأمّا

مَن ثقلت موازينه فهو في عيشة راضية ....

المقالة الستون

حرمة مال المسلم كحرمة دمه ○ وعصمة رياشه كعصمة دمائه والمال واقية الجسد ○ كالعفرة زينة الأسد ○ والمرء بشحمه كالنمر بفروته ○ والعرض ملواح الصالح ○ ونعم المال الصالح للرجل الصالح ○ فإنه زاد الآخرة ○ وبذر الساهرة فلا تأكل مال أخيك بالباطل ○ ولا تحمل حقيبة الوزر ○ تحت الأباطل ○ ولا تطلب رياش الغير ○ ولا تنتف ريش الطير ○ وأدّ القروض عند الاستطاعة ○ واقض القرض من قبل قيام الساعة ○ فما لك في الموقف قنطار ○ ولا ينفعك في المحشر تسطار ○ وما يزحزح عنه ○ ولا وفر وكنز ولا جيل وشاة ○ إنما الناس مشاة ○ فإن عرفت لك خصما فرضه فاشتغل الآن بأداء فرضه فشقاوة المرء أن يعمر كيسه بكيسه ○ ويجمع المال من حله وبسه ○ ويرتكب العظائم ويحتقب المظالم ○ لا همه إلا ضبط الدينار والدرهم ○ وربط الأشهب والأدهم فيلقى الله وجميع أعبائه ○ على علبائه ○ فيأتي بمكابي تقعقع مكتنفا ○ أو طائر يقع منتوفا يحمل على عنقه جملا له رغاء ○ أو حملا له ثغاء ○ ويكشف

كاهلاً ○ من نعم فرساً صاهلاً ○ وتلك الدنيا تهزّنا بين على
ناصيته ○ وتلك الأموال أصلال وأغلال على نفس ربّه
يا رهين الذمة اشتغل بفكاكها ○ ويا مهين الهمة أدرك
نفسك قبل هلاكها ○ واخفض صوتك بقارع لا ركن فيه
ولا ظلال ○ وخذ حذرك ليوم لا بيع فيه ولا خلال

المقالة الحادية والستون

القطيعة شيمة الشرس الغمر ○ وصلة الرحم تزيد في العمر
أصدق الصداقة طلاقة البشر للكاشح ○ وأفضل الصدقة
على ذي الرحم الكاشح ○ وخدش القطيعة فوق الأرش ○
والرحم معلقة بالعرش ○ ومن طلب الخلد وشميمه ○
وخاف السعير وحميمه ○ فليوال حميمه ○ إن حميم المرء فقادة
ظهره ○ وقفين نهره ○ وتوأم حوذانه ○ وحوض من أحواضه
وخوط من دوحته ○ ونجوم من فوحته ○ وضلع من
أضالعه وأصبع من أصابعه ○ وجارحة من جوارحه
فجانحة من جوانحه ○ وزند من زنادعه فليرعه وضبعة
من جثته ○ فليحيه ○ ومن لؤم الطبيعة ○ إغناء القطيعة ○ و
أعظم الجرائم سوء العشرة مع ... ○ وما جاز الفضيلة ○
في أعراض الفضيلة ○ وشرف الإنسان بالعزارة ○ وأساس

البيوت على العمارة ○ والانسان كبير بعشاره ○ والحر مرشريف بمشاعره ○ وظهره مبطنه يقوى ○ وعقبه نفحه يبقى وذكره بجثو يحيا ○ فاعطف لاخيك المسلم ان كان غريبا تعمل من ناسبك وان لم يكن قريبا ○ واعلم ان قريبك كل من يلتقي معك في سام وحام ○ فاتقوا الله الذي تسائلون به والارحام

المقالة الثانية والستون

الجار الطامع يحتبس حق اخيه ○ ويهتك عليه ستر اي يخفيه ○ يأخذ الدين بالوثق ○ فيتقضيه بالمطل ○ ويسوم الغريم بالتسويف والمطل ○ يواجه القاضي بالجحود ○ ويتعلل عهدته المعهود ○ حتى تقوم عليه شهادات الشهود فيؤديه صاغرا كاليهود ○ فهو كالكلب يعض على اللحم القديد ○ بالناب الحديد فيرميه صاحبه بالحصا ○ ويضربه بالعصا لا يفتر عن طلبه ○ حتى يتخلصه من نابه ومخلبه ○ فيقذفه مبلولا بلعابه فتلويا بنابه ○ فمن يرغب فيه ○ وقد خرج من فيه ○ كم بين من يقضي الحقوق طوعا وبين من يضيع حقوقا والناس انواع ○ فمنهم عسود ومنهم مطواع ○ ومنهم من يخيف ولا يخاف لا تمانه ○ ومنهم من ان تامنه بقنطار لا يؤده

إليك ما دمت عليه قائماً .... ○

المقالة الثالثة والستون

ابيض فودك وفؤادك فاحم ○ وباخت نارك ○ و
حرصك جاحم ○ تجرد هلك وهواك فتي ○ ونضب
نهرك وسيل منائك أتي ○ كيف النجاء وقد نشبت
وأنى البقاء وقد شبت ○ أما علمت أنك للموت نكبت
والنزع تغوست ○ قد هاج بقلك ○ وماج عقلك ○
وتغيرت نضرتك ○ وتصوحت زهرتك ○ ودفع عنك قلم
التكليف ○ ونون منك ألف التأليف ○ وناهزت حد
الثمانين ○ وما تركت مجون المجانين ○ أما يروعك من
وخطه شيب مخوخا ○ وغد كالعرجون وقد كان
نحو لما ○ أما يدول وتد الشباب ○ قبل الإياب ○ ودفن
الأحداث ○ تحت الأجداث ○ كم لك في الرمس من
مترعرع يافع ○ وكم لك بالأمس من قرط شافع ○ تودع
في الأرض كل يوم حبيبا ○ وتندب على ظهرها حبيبا ○ أنطق
أن هادم اللذات لا يهدم مجد ذاتك ○ وأن قادم الوفاة لا يقدم
كما زار أترابك ولداتك ○ كلا هو الدهر يهلك الوالد و
الولد ○ وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد .... ○

المقالة الرابعة والثلاثون

الحازمُ إذا انتابَ سُبُلَ العلى لا يهولُه وعورةُ حزونها، والماجدُ إذا أحلَّ أعباءَ الشرفِ لا يؤودُه رزانةُ [illegible] يركبُ الأخطارَ المهولةَ، ويقطعُ المجاهلَ المجهولةَ ○ ينظرُ في الأمورِ إلى خواتيمها لا إلى مباديها ○ ويرمي ببصرِه إلى أعجازِها لا إلى هواديها ○ يكنُّ مرارةَ الزهدِ لطيبةِ مطلوبِه ويكرهُ لذاذةَ الفسوقِ لعقوبةٍ مرتقبةٍ ○ ومن له فطنةٌ وبصيرةٌ يعلمُ أنَّ أيامَ البلاءِ قصيرةٌ ○ وربَّ دواءٍ كالزقومِ مرارتُه بين اللهاةِ والحلقومِ ○ فإذا جاوزَ اللهاةَ وهبَ الحياةَ والراحةَ كريهُ المذاقِ حميدُ المساقِ ○ فإذا دبَّتْ في الأعراقِ همَّتِ المرارةُ ○ وتوفَّرتِ الحرارةُ ○ فاندفعَ المضرُّ على الحرِّ كالثلجِ تسقطُ في الحرِّ ○ وذابتْ صنوُها ○ ثمَّ حلَّ ذويها والفطنُ لا يبالي بالبلاءِ ○ فعقيبَ الغمِّ وتنبلجُ الانجلاءُ فليكتمِ العتابَ نازلةَ البؤسِ تحتَ الذيلِ وليصبرِ السليمُ على طولِ الليلِ فسيطلعُ الفجرُ ○ ويبقى الأجرُ طوبى للناكبينَ عن غمرةِ التواهي ○ العاضِّينَ على جمرةِ الدواهي فسيظلُّهم اللهُ في ظلِّه يومَ هم بارزونَ ○ إني جزيتُهم اليومَ بما صبروا أنَّهم هم الفائزونَ .... ○

المقالة الخامسة والستون

الورع جبان هيوب، والفاجر لوّاس خلوب، التقي يغص
حلقه في نطف اللقم، وينافس فاه في قضم اللقم، يحاسب
نفسه على صغائر اللمم، ويصافي قلبه بصفائح الهمم، لا يطعم
الا المدنق، ولا يطرب على المعرق، ولا يشرب الا الصرف
ولا يركب الا الطرف، يصون نفسه عن الحرام ويتقي، ولا
يبيت على قوت بمقوت او نقي، يكره قتام الشهوات ويعاف
قتار الشبهات، يرى ربقة الحق فيرتقيها، ويرى هوة الباطل
فيتقيها، لا يدعوه القرم الى اكل الجيف، ولا يبلغه النهم
الى حل السرف، اذا فقد القوت لم يشرف، واذا وجده
لم يسرف، يأكل ليقوى على الاجتهاد، وينام ليصبر
على السهاد، ينظر الى طعامه من اين حصل، وكيف وصل
ومن حصده وذرعه، ومن داسه وذراه، ومن الكيال
والطحان، ومن الخباز والعجان، ومن قبضه فاحرزه
من خمير وخبيزة، وكيف كان رفاعه ودبيبه، واني اتفق ابتياعه
وبيعه، فلا يزال يفحص حتى يخلص ابريزه على نار السبك
ويحيل عياره على المحك، ويشذب نخله عن شوك الشك
وكذلك الاتقياء يحفلون كما تحفل النعام ولا ياكلون كما

مأكل الانعام ○ بل يقعدن مطية النفس عن بذّ النشاط
بكمام الاحتياط ○ ويغرونها بجوز على الصراط يعلمهم
انهم لا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط

المقالة السادسة والستون

يا سباق الآفاق ○ ويا شداد الاعناق ○ في جمع الارزاق
كم تذرع وجه الارض كأنك سباح ○ وكم تجوب ذا الانياب
العصل كأنك تمساح ○ تطلب رزقا يعدو قفاك ○
ولو قعدت لأتاك ما كفاك ○ ان ساعد القضاء فالساعي
كالقاعد ○ والنائمة كالدالج ○ وان لم يساعد فالسعي
جهل ○ والتعب فضل ○ انما الرزاق ضامن والقناعة
سيادة ○ والمقدور كائن ○ والمشقة زيادة ○ فما الرزق
ركازا يطلب في القفار ○ وصيدا يتبع في الاسفار او ذخرا
يخرج من بطون الجبال ○ او عرضا ينقل على ظهور الجمال
فانفق ولا تخش الفاقة وارفق ولا تتعب الناقة ○ فبدل
جملك بالافاقة ○ واعلم ان الوطن عشك فاسكنه والمتوكل
ضيف من ضيوف الله فكنه ○ وبضاعة الحر ماء وجهه
فصنه ○ واهجر ما نهى الله عنه تكن مهاجرا ○ واغترب
في الدنيا تكن تاجرا وسافر الى الآخرة تغنم ○ واقصر عن

الترداد فيهم ○ كددت نفسك بالحل والترحال ○ وأفنيت عمرك
في المحال والمحال ○ تدق الأرض بسنابك المطيات قدحا ○
وإنك كادح إلى ربك كدحا ○ ملاك المشيب وتتقي ○ وتسعى
لجمع شملك ولا يتأتى ○ وتتحير في تيه المطلب وأنت سقيم لشتى

المقالة السابعة والستون

طوبى لمن عقل لسانه وكفه ○ وأطلق بالخير بنانه وكفه ○ أخس
الخسران ○ من حارب باللسان ○ وأخس الكمات من
استعان على قرنه بالكلمات ○ ولا ترى لطفها الاتقاء ○ ولا سنانا
إلا تأتيا ○ ولو سكت الكليم لرأى العجائب ○ ولو صمت
يوسف لعصم النوائب ○ ويعلم المتعمق أن النطق عار شديد ○
وفضول الكلام هباء منثور ○ وللعارف قلب عقول ○
ولسان معقول ○ وللمنافق مقول ○ والدين ممقوت ○ ورب
كلمة تحريك ○ ورب تسبيحة تذبح الديك ○ ورب زفير
أورث قلاعا ○ ورب صداع أعقب صداعا ○ ورب حكة
عضت راسك ○ ورب أكلة قلعت أضراسك ○ وخفة
الحمل في دينها ○ خير من ثغاء الشولاء ومهيبها ○ فلا تعبأ
بهؤلاء الثرثارين فتطعمهم وتشمهم هواء ○ وتوبهم
سواء ○ وجوههم ومجسهم هواء ○ إنهم سفل الجن

متحرّكين بدلائهم ○ ويحيدون عن أملائهم ○ يتكلمون
بكلام الرسل ○ وإنه من موجبات الغسل ○ فسدّ عنه
أذنيك إنهم ليقولون منكرا من القول وزورا ○ يوحي بعضهم
إلى بعض زخرف القول غرورا

المقالة الثامنة والثلاثون

ما هذه الألقاب العريضة ○ والرقاب الغليظة ○ ما للفاجر
دعي بالعفيف وما استحيا ○ وكم كني الموت بأبي يحيى ○
وكيف سميت المهلكة مفازة ○ ولو أنصفوا لسموها جنازة
يلقب هذا صدرا وما أضيقه ○ وذلك بدرا وما أغسقه
تقيا وما أفسقه ○ ورشيدا وما أخرقه ○ وأمينا وما أسرقه
وشجاعا وما أفرقه ○ ويمينا وما أشأمه ○ وكريما وما ألأمه
وسراجا وما أظلمه ○ وعزيزا وما أذله ○ وصارما وما أكله
لئام تسمّوا بمحاسن الأسماء ○ واشتهروا بألقاب لم تنزل من
السماء ○ أشباح بلا أحلام كتماثيل حمام ○ وأسماء بلا
أجسام ○ كالحرث بن همام ونقود وترفية القوالب
ومخلب بلا مخالب ○ لتناوش المطالب ○ إن همّوا بفترة نبوا
كالأسنة نفتها القرابس ○ وإن استنهضوا للخير مهموسون كما
تمسّ القرانيس لا يتسارعون إلى الصلاة وحمالى ○ ولا يتبرزهن

إلى التحلي رجالاً يركبون الجياد أطنابهم ○ ويخلفون
الضعفاء المحاويج ○ لا تأخذهم بالمتاة رأفة ولا تصيبهم
على تلك القساوة آفة ○ فيا هذا لا تحسد المتنعم على ترفه
ولا تغبط المتكبر على سرفه ○ وقل له إذا تبذت الجحيم ○ و
قدم إليه الحميم ○ ذق إنك أنت العزيز الكريم ○

المقالة التاسعة والستون

مثل الحريص كمثل السنور يرقب الفار بين الأطواد
يجر ذنبه ○ ويطيل تغلبه ○ يتناعس ساهرا ○ ويتعفف عاهرا
ويتغافل ناظرا ○ حتى إذا أدركه الظفر ○ وإذا فذ ركن
عرينه ○ فيشد بحرصه ○ على الجرذ ذي دصه ○ يجد ذا بسرة
أو يمزق قبره ○ كذلك الحريص ينتهد عمرا ○ ليخدع عمرا
فيبتزع لبيسه ○ ويفرغ كيسه ○ ويجوع يوما ليغرق قوما
ويسهر ليلا ○ لينال نيلا ○ وشواظ الطمع لا ينطفي بزخمة
الأبلد ○ وهيام الحرص لا يسكن بتعبة الأساء ○ والجبل
لا ينقعر فلقه الحرص ○ والندى لا يبدد زراعة البعض
إنما الحرص فيح من هاوية الهوى كلا إنها لظى نزاعة للشوى

المقالة السبعون

لتسعيد من سمع النداء فأجاب ○ والشقي من أبعد الحق فأرخى
الحجاب ○ الناقص ضيق النظر ○ قاصر الطرف ○ و
الكامل واسع الأدم ○ راسخ القدم ○ إذا هاب به داعي
الحق لباه سريعا ○ ويطيع من رباه نصيحا ○ لا بل يشغله
لذة النداء عن حسن الجواب ○ ويمنعه صدق العبودية عن
بغية الثواب ○ ألا إن الطريق بين ○ والسلوك هين ○
فإن تخلف قوم تبا للهالكين ○ وطوبى للسالكين ○ وإن
فرح المخلفون بمقعدهم فرحا للسافرين ○ وإن يكفر بها
هؤلاء فقد وكلنا بها قوما ليسوا بها بكافرين

المقالة الحادية والسبعون

الدنيا سم محلى ○ والمال عرض مخلى ○ وتصاريف الدول
سجال ○ ودرمكة بيتها ركبان وركبها رجال ○ ما هي إلا مطرفة
تقتل الأزواج ○ وعقيم تفسد الأمشاج ○ دعها فإنها
هلوك ○ ودعها فإنها فروك ○ عجوز عقيم ○ فجميعها سقيم
عناؤها داء ○ فغرورها دولة ○ لا تزال بعلها مريضا حتى إذا
طلقها برئ من ساعته ○ وإن تتفرقا يغن الله كلا من سعته

المقالة الثانية والسبعون

كرّم الله الإنسان بمضغتين جنانه ولسانه فالجنان قابل
واللسان قائل ○ ذاك عارف مستنير ○ وهذا معترف مقر
ذاك ينشئ وهذا يجيد ○ وذاك يفتق وهذا يكرر ○ ذاك
غائص وهذا سابح ○ وذاك قليب وهذا مائح ○ ليكن قلبك
فكورا ○ ولسانك ذكورا ○ حتى يتعادل ○ كفتاك ○
وتتقابل صفتاك ○ فإذا عزمت فتوكل على الله وكفى بالله
وكيلا ○ وإذا ذكرت فاذكر الله فهو أقوم قيلا ○ وإذا عملت
فأخلص العمل وإن كان قليلا ○ واصبر لمن عمله حتى
يبلغ الكتاب أجله ○ وامض صمصام العزم المصمم ○
ولا تحبسه في قراب الفؤاد فتكله ○ وإياك أن تترك الهدى
معلوما أن يبلغ محله

المقالة الثالثة والسبعون

أيها العبد المتزهد ○ ما هذا الذيل المجرد ○ شمر ذيلك فإن
إطالة الذلاذل ○ دأب الأراذل ○ وكمال القمصان أمارة
النقصان ○ وإذا كنست الأرض بفضل الملابس ○ فلا فضل
بينها وبين المكانس ○ ثوب السفهاء مكنسة السوق وثوب
العلماء إلى أنصاف السوق ○ وشر الثياب ما بلغ التراب
كبا ○ وخيرها ما نقص عن الكعب [illegible]

وأخلص للأعمال ○ خيرٌ ممن يلبس المعيّن والمطبّق ○ وإذا
رأى لنفسه عيبةً وتطيّر ○ يمين المعجب أن يميس ويلبس
الخميس ○ ويعتنّ للبسة لبسة التّلف ○ ولبئس اللبيس
لباس الصلف ○ ولا خير في ثوب يبليه الجديدان ○ وكم في
مقمّص من غزل الديدان ○ إنما هو كسوة الناقصات
وزينة ربّات القصات ○ أبغض الناس إلى الله جبّارٌ عليه ثوبٌ
مرنّم ○ حشوه كبرٌ محتشم ○ قشيبٌ فيّ ○ كأنه زقّ
منفوخ ○ رداؤه عجبه دونه كل مطبوخ ○ يختال العين بأذيال
جرّاً مذيلاً ○ وطاقاً مصبوغاً ○ وطوقاً مصوغاً ○ فيزهو
يرنو كمشي النشوان ○ ويمشي كمشي النشوان ○ وأجهم إليه
ثقيلاً يعبأ بعباءته ○ ونزدي في أرداء ردائه ○ ويجلس في
دريس ○ كأسد في عريس ○ رداؤه خلق وبرداء كأنه
علق ○ ومال عليه سربال ○ كأنه غربال ○ أمثالهم كأنه
وألينهم كونا ○ وأكرمهم لبنة ○ وأشرفهم لونا يمشي
على رجليه ولا يعرف بزّ فننا وعباد الرحمن الذين
يمشون على الأرض هوناً

المقالة التاسعة والسبعون

حصائد الألسنة قد تزرع العداوة ○ وطيارات الكلم

قد تطيبا لعلاوة ○ ورب كلام يعود كلما ○ ورب لثم بصنين
ثلما ○ وخدش اللسان ثلمة لا تنسد ○ والكلام كالنبل إذا
طار لا يرتد ○ فلا ترم كل حسبانة من حنية البنية ولا تفتح
كل صمامة من طوى الطوية ○ فربما تندم حيث لا ينفع الندم
وعسى أن تورك حيث لا تثبت القدم ولا تفوه بما راد
في خلدك فتجعل به ○ ولا تحرك به لسانك لتعجل به

المقالة الخامسة والسبعون

لا يعبأ الله بأعضاء رطبة ○ وجلود بشطبة ○ وأشباح سمينة
وصدور بهيمية أناس لا تذكر في السماء أسماؤها ○ وأشخاص
لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ○ أولئك أنفار التنافس
والنفار ○ وأشخاص التكاثر والفخار ○ ولمخالطة هم
لا يخرجون ○ وهو لا يخشى الجنة للمجالسة قوم آخرون
أولئك رهابين الصدق ○ وقرابين العشق لهم قلوب
حزينة ○ وحلوق رزينة ○ وصدور حامية ○ وشفاه ظامية
وضلوع دامية ○ وأفئدة محترقة ○ وأكباد مجلة ○ وجلود يابسة
ووجوه ناسمة ○ لا تعجبهم الأطراف السمينة ولا الطارف
الثمينة لا يتعللون بالحلل والحلى ولا يرفلون في الثوب
الوشي ○ يدعون ربهم بالغداة والعشي ○

المقالة السادسة والسبعون

علم بلا عمل كحبل على جمل فكن عاملا ولا تكن
حاملا ينقل الوسق إلى السوق ويحمل الشهد
ولا يذوق والعلم في صدر الكسلان كشموع تلمع بين
يدي ضرير محجوب أو شموع تزف لأخصى مجبوب ما هؤلاء
الملد وغير متعهم الدرياق نبتا ولونه ولا بيتنا ولونه اليبس
من البلية أن يموت المحصر في الحلية أليس من الخسر
أن ترد واديا وتموت صاديا أليس من الغبن جزار يأكل لحم
الميت وسكين لا يبعد البيت ألا إن تأخير العمل عن العلم
حبس الماء عن النبت والترخص في العمل حيلة أصحاب
السبت فلا تكن كالنضو الطليح يتجشم لغيره أسفارا
ولا تكن كمثل الحمار يحمل أسفارا

المقالة السابعة والسبعون

ليس الفقيه من استفاد وأفاد إنما الفقيه من أحيا الفؤاد
ولا المحصل من استعاد الكلام وأعاده إنما المحصل من
أصلح المعاد ولا العالم من أفتى ودرس إنما العالم من
تمسك بالورع وتترس إنما المجتهد من يتقي أسار الله على

قياس الملة ○ المجتهد من شغله الحق عن المنع والتسليم
واكتفى بعلم الخضر عن علم الكليم ○ وازوى بمسئولات
الحشر عن المقولات العشر ○ وازدرى بمحاسبات المظنون
عن مناسبات المتون ○ وصرفه سرعة البدار عن نظر
الوقوف ○ وصدمه الموقف عن عبث الوقوف ○ فلا تحسبن
المتشبه بالفقيه فقيها ○ فليس ذو الوجهين عند الله وجيها
سحقا لمن يخدش بخاطره وجه الدين كالطم الشموس
بحافره صحن الميادين ○ فهو اعطش الى الاوقاف من
رمل الاحقاف ○ واشره الى الحرام من البزاة الى الحمام و
اظمأ الى المال والجاه من العطشان الى المياه بل السرحان
الى الشياه ○ يتنافس فيفخر بابيه وامه ○ ويتناظر فيضرب
الارض بكمه ○ بذئ اللسان سفيه الجنان الد الخصام
شديد المحال ○ يتعصب للمذهب لا للمذهب ○ ويتيمن
للنضار لا للنظار ○ فعادوا دعاة الضلالة انهم لا ايمان
لهم ○ وقاتلوا ائمة الكفر انهم لا ايمان لهم

المقالة الثامنة والسبعون

حملة العلم فريقان احدهما خائن ○ والآخر خازن ○ فالخازن
الامين وارث الرسالة ○ وصاحب الامانة ○ صاحب بضاعة

العلم في ميدان الصبابة ○ ولم يمد التوسع إلى خوان الخيانة
فدانت له الأساورة ○ وذلت له القياصرة ○ وخشعت له
سلاطين العجم ○ وخضعت له سراحين الأجم ○ واستسلمت
لهيبته القساور ○ واعشوشبت ببركته الصحاري وأما
الخونة فقد استحفظوا وديعة ○ سميت شريعة ○ فلم يحرسوها
حق حراستها ○ وما رعوها حق رعايتها ○ فمرقوا من جلباب
النبوة ○ وانسلخوا من إهاب الفتوة ○ واستحوذ عليهم الشيطان
فمزق إيمانهم ○ وقص قوادمهم ○ فما دام مقامهم ضمارًا
فما زال نصيبهم سمادًا ○ ومن رزق درة العلم فباعها وائتمن
على هذه الأمانة فأضاعها ○ فهو في المقت كبلعم الوقت
وما كان بلاء بلعم ○ وبلاء خصته بل عمه ○ ما بلعم إلا ذو رفعة
أخلد إلى الأرض واتبع هواه ○ فكان من الهاوين بدرجة
انسلخ منها فأتبعه الشيطان فكان من الغاوين

المقالة التاسعة والسبعون

انظر إلى هذه الجواري المنشآت في هذه البحور ○ كقلائد
الدر على أجياد بيض النحور ○ حور مقصورات في الخيام
متشبثات بالسلام ○ عن فرح الظلام ما هن إلا نفوس
متعالية ○ وأرواح متلالية ○ يذهبن رفعة إلى قبيع ○

فيتبسمن ۝ ويسحبن في نضاوة الخضر ويغنين ۝ اجل
فيها نظر العبرة ۝ فانها عرائس الفطرة وعمال الارزاق
وعمد الآفاق وطلائع الغيب ۝ وقوافل الرب تحمل
غرائمه الرزق الى كل حي ۝ ويجبى اليه ثمرات كل شيء
فتدبر في هبوطها وصعودها وتفكر في نحوسها وسعودها
وغروبها وطلوعها ۝ واستقامتها ورجوعها واعلم ان
الله سخرها بتمام التقدير ۝ واطلعها كالقوافل على هذا
الغدير ۝ ولا تظن انها ذنب نسبتها ۝ فانما حركها عزها
ولكن الله ما يسوقها الا امر الله ۝ هو الذي ادارها
بسم الله مجريها ومرسيها ۝ والى ربك منتهاها

المقالة الثمانون

ليت شعري لم تطلب الدنيا ألسرور ادركته ام لسرور ملكته
ام لروح اصبته ۝ ام لعيش استطبته ۝ ام لاجر اكتسبته
ام لثواب احرزته ۝ ام لمن نظرته ۝ ام لوقت صفا لك كدر
املك قرب غناه هل اصبحت ام الا امسيت مامولا
وهل بت سكران الامل مغمورا ۝ وهل قضيت شهوة
الا نغصت ۝ وهل شربت قهوة الا عبت ۝ وهل انست من
اعدائك الا انفت ۝ وهل تعمقت في تعدادك الا وقفت

فما لذة العاقل في دار فقرها لاطم • وغناها عب معدمها
خميص • وواجدها حريص • وما راحة في مال طالبه •
مخفق • وواجده مشفق • أمله ساغب وآمله لاغب
من أوتي القليل منه يتنقل • ومن أعطي الكثير منه يتثقل
فما أجد للدنيا مثلا إلا المداس ما يكون ضيقا حرجا •
أو واسعا منفرجا • فإن ضاق فرحبا بالحفا • وإن رحب
فيسيرا لعفا على القفا • الضيق يحبس الكعوب بالعرقوب
والرحب يعفر الذيول بالجيوب • وليست هذه المكاعب
من مصاعب المتاعب • بشرى للسالك الحافي في مجاهل
الفيافي • فاسلك هذه القفار حافيا • واستر بجلباب المروة
خافيا • فهنالك ترى أهل السلوك حافين • وترى الملائكة
حافين • ولا تنزل معرس لقنا فبئس المعرس • واضمم
إليك جناحك فإنك بالخافق المقوس • واخلع نعليك
إنك بالوادي المقدس

المقالة الحادية والثمانون

القناعة عدة العز لكن لا يفنى • وشجرة الخلد وملك لا يبلى
مدرة القناعة لا يلتقطها إلا مبخوت • وجيفة الطمع
لا يقربها إلا ممقوت • الدنيا ضنك والحرص مجبوب

نار شهوته مشبوب ○ وماء وجهه مصبوب يبتغي ويتمنى
ليقتضيها أنى ○ أن قوماً لا يحسدون الغني على غناه يأتيهم
الرزق عين ناظر ربانيه ○ ما الطامع إلا ذليل داخر في الطلب
مستقدم وفي الظفر متناخر ○ فتمسك بفتاح الغنى غداً فلن
تسمن بضريع الضراعة ○ واترك مذهب الذهب ومطلب
الطلب ○ واعلم أن الحرص نار حامية ○ فيها عين آنية
والقناعة جنة عالية ○ قطوفها دانية ○ ينادي فيها الحريص
إن لك أن لا تموت فيها ولا تحيا ○ ويبشر فيها القانع إن
لك أن لا تجوع فيها ولا تعرى

المقالة الثانية والثمانون

كيف يأمرون بالمعروف وما عرفوه ○ وينهون عن المنكر
وقد اقترفوه ○ وهل يدل على الطريق الآمن سلكه ويصد عن
الفسوق إلا من تركه ○ ومن العجائب كحال ذي حش وشقاء
ذو عطش ○ أعاجم خرس يومئون بالفتيا ○ خواضع طلس
يتبجحون بالعراء ○ مخانيث يقيدون في معارك البسالة ○ وعاريون
يرقصون على منابر الرسالة ○ شياطين يخطبون الأصنام ○
وتماسيح بعيون الأغنام ○ علماء ينصحون الظلمة كالأراقم
تأدبن الحكمة ○ فيا رهابين الضلالة ○ ويا تعابين الجهالة

مالكم إذا تكلمتم نصحتم وتفاصحتم ○ وإذا فعلتم تباعدتم
وتقاعدتم ○ توبوا إلى الله جميعا فإنه غفار لمن تاب ○ أتأمرون
الناس بالبر وتنسون أنفسكم وأنتم تتلون الكتاب

المقالة الثالثة والثمانون

يا مريضا يخشى فراقه ○ ولا يرجى إفراقه ○ ذو مرضك
متعالج ○ فبؤسا لك على دمل عالج ○ لو كانت لك بصيرة
لرأيت عينيك بصيرة ○ تشوكت كالطلح العرنق ○
وتشعثت كالغصن الورنق ○ وترجو الخلاص من الحرق
فيا مخدوع خلاص على الرنق ○ إن تهتكت رفعت
غايات الغيايات ○ وإن تنسكت نشرت رايات
المراآت ○ تصلي لأجل الجيران ○ لا لخوف النيران
هل سددت عنك أبواب الفتن إلا فتحتها ○ وهل نصبت
لك مظلة الضلالة إلا جئت تحتها ○ مثلك لا يغسله
إلا تراب ○ ولا يقبله التراب ○ ولا تصلبه الشمس
لا يجفيه الرمس ○ إن نهسك الكلب جبت وإن عضك الكل
كلب ○ قبيح أن تدفن بالنواويس ○ فكيف تحشر
في الفراديس ○ أترجو نجاة المخففين بأوزار حملتها كلا فكلا
أيطمع كل امرئ منهم أن يدخل جنة نعيم كلا ○

المقالة الرابعة والثمانون

متى تفيق من غشيتك يا مبهوت ، ومتى تنتبه من نعستك يا مسبوت ، ومتى تنتصب من نكستك يا هاروت ، عرضت عليك زهرة الدنيا ، فنسيت كلمة الله العليا ، فقصيت أجلك ، وكلت أسلحتك ، ما لك لقطت الحبة ولم تنص الحبائل ، فتركت ملك بابل ، فبقيت محبوسا ، وعلقت منكوسا ، والظالمون مهلكو نفوسهم ، والمجرمون ناكسو رؤوسهم

المقالة الخامسة والثمانون

رب فلتة ، تسوقك إلى فتنة ، ورب ذكي أحرقه نار ذكائه ، ورب تقي أغرقه ماء بكائه ، ورب عابد ما له من صلاته إلا السهاد والنصب ، ورب فقيه ما له من علمه إلا الصياح والصخب ، ستفضح الوقاح يوم تقوم الأشهاد ، ويحشر عباد أعمالهم أزباد ، ويبعث أقوام مخاص خصورهم زنابير ، مراحيض صدورهم تنابير ، وكلمات كلامهم زنابير ، وسترى حين تبدو الضمائر يوم تبلى السرائر ، أعمالا تحسبها لنبالها لآلئ رفيعة ، فإذا هي سراب بقيعة

المقالة السادسة والثمانون

رب لاهٍ يتمتع ۝ ورب بليغ يتقنع ۝ ورب أعزل
مقدام ۝ ورب جائع مطعام ۝ ورب حسناء مزهودة ۝
ورب خرقاء محسودة ۝ أخلاق متعاكسة ۝ وأشكال
متشاكسة ۝ وأقسام متباعدة ۝ وما أمرها إلا واحدة
سبب واحد وأحكام متعددات ۝ وفضله فرد وأحوال
متعددات قدرة علية وأقدار متغايرات وبيضة
مكنونة وأفراخ متطايرات كلمة قدسية تنشئ الإيمان
والكفر كخابية المسيح تخرج الحمر والصفر والشمس
سودها تلون الحبر إليا قوتت ۝ والتجار بقدومه بحر الهند
والتابوت الدعوة واحدة وإن تباينت ألسنة الرسل
والمقصد واحد وإن اختلفت جهاد السبل ثمار تسقى
بماء واحد ونفضل بعضها على بعض في الأكل

المقالة السابعة والثمانون

يا من سل فتعاربه الحق حسامه ۝ ويا طويل الأمل
كاسامه ۝ ما أشبهك في قصر العمر وطول الأمل بالحمل
عنق طويل ۝ وذنب قصير ۝ وجسد كبير ۝ وأذن صغير

فلا تربط خيوط الحبال، على طويلة الرجاء، ولا تغترّ
كالقاصرات بقصارة المقام، وانظر إلى من أنذره الموت و
سبأ، وإلى إخوانك كيف تفرّقوا أيادي سبا، أسلافك
تبدّدوا وبادوا، وآلافك ذهبوا فما عادوا، فاهتمّ بشأنك
تبًّا لك، فسيأتيك الموت وإن لم تأته، كم فقدت
توأمك، ونسيبك فما لامك، جعلت أسباطك أفلاذك
وقدّمت أعمامك أمامك، نفضت يد السلوة عن تراب
العامّة والسامّة، وتركتهم أكلة السائمة والهامّة، ثم تقيم
عزاء الأعزّة، تبغيه لتنزّه، فما أسفلك وما أقساك، وما
أغفلك وما أنساك، تنبذ أخاك بالعراء خاليًا، وتعود من
العزاء ساليًا، كأن لم يكن بينك وبينه علاقة، وما كان
بينكما صداقة، فقسا قلبك إذ طال عليك الأمد الثماني
فتن تصمّم وانتبه، وغرّتكم الأماني

المقالة الثامنة والثمانون

ذكر الله أشرف الأذكار، فاذكروه بالعشي والإبكار،
ذكره مقدحة الأرواح الصدئة، كالصيام وخزة الأرواح
البدنية، فاذكر الله كثيرًا، وكبّره تكبيرًا، حتى إذا
أخلصت الذكر فاتك الحرف والصوت، وإذا ذهبت ونسيت

ما كبر الظرف فقد تحرّكت ○ السجود ما جلّ عن نقرات
الحبلو ○ والذكر ما خفي عن حركات الشفاه ○ فجهر بالجهد الذكر
الى خطائه وقدسه ○ واذكر الله في نفسك يذكرك في نفسه ○
وقل لمن يذكر الله بلسانه تورما ○ اذكر ربك في نفسك تضمها

المقالة التاسعة والثمانون

يطرف راتد ○ وتحرّش واتد ○ وخطو في الامل فسيح ○ و
قدم في العمل سقيم خلقت في العمل قعدة فبعجة
وفي الامل طلعة تبعة كم يهتف داعي الشوق فلا تهب
وقد آن ان تتكلن ريحك فلا تهب ○ ما للغافل كاصحاب
الكهف خاط عينيه ○ وكلب هواه باسط ذراعيه ○ نوم
البطلة نوم اصحاب الرقيم وليل العشقة ليل السقيم
يصيحون صياح الورق السواجع ○ وتتجافى جنوبهم عن
المضاجع ○ يطوون النهار على طوى الاحشاء ○ ويصلون
الفجر بوضوء العشاء ○ عند الله فطورهم ○ وعلى الله سحورهم
هو يغضبهم ويقيهم ○ ويطعمهم ويسقيهم ○ يوردهم
في موارد الاجتهاد ○ ويكحلهم بمراود السهاد ○ حتى يتضح
لهم العلم من الجهل ○ ويتبين لهم الحزن من السهل ○ وينوّر
اليقين من ظلم الشك ○ ويضيء الايمان من غسق الشرك

يمدّ لهم موائد الأجر ٥ ويفك عن أفواههم كما بزغ الفجر ٥
ويقال لهم كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من
الخيط الأسود من الفجر

المقالة التسعون

يا ذا الدنيا وخطّاب القاني المجاز ٥ هل لسفار الآخرة على جسرك
مجاز ٥ كم لك من مجرمهم تبًا لك ٥ ومهضوم يتظلّم ٥ ومظلوم
لا يتكلّم ٥ كم لك من باقية تعجل الحليلة عن حليل ٥ ومن
باقرة تذهل الرضيع عن الإحليل تبًا لك من ليث يفترس
الأعناق ٥ ومن ذئب يفترس العناق ٥ ومن قليب يبلع
الأنام ٥ ومن قلوب تقلع الأغنام ٥ ومن سفاك ينبح
الفوارس على محذوة الترس ٥ ومن قتال يقتل العرائس
على منصّة العرس ٥ ومن مفن يجعل البخنق بنقه الطلا
يشكل الأدما نتربا الطلا ٥ ومن نكد يخلي الدنيا عن الآل
وهم يخدع الظمآ بالآل ٥ وما أضرب لك مثلًا إلا السلم
يخرج إلى الفضاء متشرقًا ٥ فيستلقي على قفاه ٥ ويفتح فاه
تتقع عليه ذباب الماء ساكن ويتظللن عليه ٥ ولا يكن
يجمعن لما له فيه ٥ ويلقطن ما اجتمع من الذنب في فيه حتى
إذا سكن ثلمة الجوع ٥ ونهض إلى الرجوع ٥ أطبق الأنحاء إن

وأوصل الأفلاك ○ وتخالط فلكيه وخاصه ○ وآب غانمًا في
غائصًا والتمساح إذا اتخذ سبيله في البحر سربًا ○ فلن
تستطيع له طلبًا

المقالة الحادية والتسعون

لا يغرنك تقلب الكبار والأصاغر ○ في الأغوار والأنجاد
واطلب ابن بجدة هذا الأمر في المسح والبجاد وعبد الله
ولا تستعجل الدراهم لا الأمجاد ○ واعلم أن الذهب عجل هذه الأمة
فحرقه ثم حرقه ○ ثم انسفه في الماء ورقه ○ أتظن أن قبضة
السامري سم ○ كلا إنها فاغية ليس لها ثمر لبس
السامري من استعار سوارًا وخلخالًا ○ واتخذ منه عجلًا
إنما السامري من سمى الجاه والقبول ○ وخدع الأغمار بقبضة
من أثر الرسول ○ فحمل من زينة القوم أوزارًا ○ وجمع منها
مستعارًا ثم لبسها ملبوسًا ○ وصاغها وثنًا معبودًا ○
لا يبصر عواره إلا نفس عالية ○ ولا يسمع خواره إلا أذن
واعية ○ فلا تنحرف عن الشرعة السوية كالفرقة
الموسوية ○ ولا تمدن يدك لالتماس ○ إلى شحيح يستدعي بالإبسال
وإذا لقيتهم فعليك أن تقول لا مساس ○ واخش بقوم
يعجبهم طنين الذهب يرقص على ظفرهم ○ وأشربوا في قلوبهم

العجل بكفرهم ۝

المقالة الثانية والتسعون

الأرزاق وجدٌ وجدود ۝ وسماطٌ ممدود ۝ عليه من الخلق أصنافٌ ۝ كلّهم أضيافٌ ۝ هذا يلتمّ النبات ۝ وهذا يلتقط الفتات ۝ رجلٌ يكيل بالصاع ۝ وأخو يحسّ بكف الفضاع ۝ هذا ينهش اللحم نشيطاً ۝ وهذا يحسو المرق مستيحا ۝ بعضهم يتزوّى بالعلالة ۝ ويتجزّى بالبلالة ۝ وبعضهم كالبقر الجلالة ۝ وكلّهم خليق بما أطلق له ۝ وكل ميسّر لما خلق له ۝ كلّهم ضيف ۝ وما في القسمة حيف ۝ يجمعهم على نُزُلٍ مقسوم ۝ وما ننزّله إلا بقدر معلوم ۝ لا المضيف شحيح ۝ فلا تمييز ولا ترجيح ۝ وإن اجتمعت الأرذال على الرزق تتقاحم وتتهافت ۝ فما ترى في خلق الرحمن من تفاوت

المقالة الثالثة والتسعون

لكل حاضرٍ مدٌّ إمّا ساعة أو سويعة ۝ ولكل طاعمٍ ظرفٌ إمّا قصعة أو قصيعة ۝ ومن الجهل حسد القضاة فيما يعافون وغبطة المستوفين على الثوب ۝ ومن السفه غصّة الطالب على الملاء المبذّل ۝ حسدا على ما أوتيتم من بسطة النوال

تحسدها على كثرة طعامها وشرابها ○ ولا ترى رحب أرجائها
وسعة إهابها ○ وقوة مجيئها وذهابها ○ وتغبطها على أولادها
وأملاكها فيها ○ ولا تنظر إلى سعة ملاذها فيها ○ وعظم أجوافها ثم إلى
نفع ألبانها ودفء أصوافها ○ يا محجوب البصيرة
لا تحسدن أخاك على نعم الله فلعله أرحب منك وعاء ولا
تغبطه على هذا ذاته لقمة فعساه أوسع منك أمعاء ولا تخف
مكانا من الرزق بالمعول ○ ولا تنص الأحوال بالطرف الأحول
وإذا رأيت الغني والفقير يجمعان من نحور وقطور
فارجع البصر هل ترى من فطور

المقالة الرابعة والتسعون

الحرام كثير العدد ○ والحلال قليل المدد ○ ذاك مندده
نيضي وهذا عدده أدفى ○ ومن أقرضه ما بدرهمين
فقد باعهما بهمتين ○ وفضاء الحرام فيح واسع وصعيده
الحلال بقي شاسع ○ الحرام غزير سقياه قليل نفياه سحائبه
قليلة المكث ○ وأسبابه وشيكة النكث ○ تقعب إذا امتلأ
انكفاءه ○ وشواظ إذا تلألأ انطفاءه ○ وما حل وقل ○ خير
مما حرم وجل والعفاء ○ كل حجة دسمها الضعفاء
فيدحضها الغافل بجهله ○ ليعيا لرد أهله ليسرق بلغة الإيامي

تسلو لذته بدمعة اليتامى ۞ ويسلب غزلا من حفش الارامل
غزلته بكد الانامل ۞ يغصب شراب العطشان فيحتسبه
ويسلب لباس العريان فيكتسيه ۞ ثم يحمد الله تعالى على
هذه الكسوة ۞ ويشكره على تلك الحسوة ۞ فيا هؤلاء
تحمدونه على مال قتل صاحبه دونه ۞ وتشكرونه على
عرض استبحتموه ۞ او يتيم ذبحتموه ۞ او دم سفحتموه
او شراب لحستموه ۞ ثم سلحتموه ابعجكم خرطوم فقتموه
او ستر خرقتموه ۞ او زاد سرقتموه ۞ او ماء وجه ارقتموه او طرف
ارقتموه ۞ لفوت رزق تموه ۞ اتشكرون الله على
قضمته اسنانكم فنهب غصبته ايمانكم ۞ قل بئسما يأمركم
به ايمانكم

المقالة الخامسة والتسعون

لا وصول الى مقامات العلاء ۞ بمقاساة البلاء ۞ بتجرع
كاسات العناء ۞ ومن طلب الدرة شرب الاجاج المر ۞ ومن امل
المناصب ۞ ترك المكاسب وركب المتاعب ۞ ومن احب
الخلص ذكره لمانه ۞ قطع المهامه والف المكاره وفارق
الاتراب والجيران ۞ وعانق الاتعاب والكيران ۞ وودع
الخليط والعشير ۞ بعد التقصير والتقصيم ۞ اذ تظن ان

الشرف أم يدرك بالتواني ○ أو يجر يعرف بالأواني ○ أفمن يسم بسيم السواني ○ لا يستوي القاعد من الولدان والأهل ○ والسائح في الحزن والسهل ○ إلا أن الرفعة في الميط الرحل لا في غطيط النائم ○ وصلاة القاعد على النصف من صلاة القائم ○ أفمن بهوة المباءة ○ وتعود شهوة الباءة ○ ولم يخرج من الظلال والسكن ○ ولم يعرف غير أثاث البيت ○ كمن لا يفزع إلا الجبال الرواسخ ○ ولا يذرع إلا الأميال والفراسخ ○ وإن طعم لا يعرف الأخشيش الفلاة ○ ولا يتمم نشيش المقلاة ○ وإن شرب لا يشرب إلا الثمد ○ ولا يعرف في الحي قعقعة الجمد ○ منسرح بناظر لا أثر له بالتزكية ○ وحلس سفار يستظل بالأراك لا بالأريكة ○ أفمن يجوب البلاد ثم نهو في البلاد غير فطين ○ كمن ينشأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين

المقالة السادسة والتسعون

تبلج الغسق ○ وتنفس الفلق ○ وحفت أجنان الشباب الموثقات ○ وانقضت الليالي المحقات ○ وأسفر الصباح وغشي الصباح ○ وتاقت الورق الفصاح ○ ولا تدري أينشق عمود الصبح عن يوم عيد ○ أم يوم عاد وثمود ○ ألا إنه

عِلْمِ الْمَعَادِ ○ وَلَا يُدْرَكُ فِي الْاِجْتِهَادِ ○ مَا الْمُهِمُّ الْمَسْنُوْنُ وَالْغَيْبُ
الْمَكْنُوْنُ ○ وَمَا سَيَكُوْنُ بَعْدَ الْمَنُوْنِ ○ هَيْهَاتَ لَقَدْ طُمِسَتْ
أَعْلَامُ الْوَادِيْ وَطَاحَ صَوْتُ الْحَادِيْ ○ وَحَارَ طَرْفُ
الْهَادِيْ ○ وَضَلَّتِ الْقَافِلَةُ ○ وَهَلَكَتِ الرَّاحِلَةُ ○ وَتَفَرَّقُوْا
أَشْتَاتًا وَعَبَادِيْدَ ○ وَكَوَّرَ سَوَا فِيْ هَادِيْ أَخَادِيْدِ هَوَى بِهِمْ
أَيْدِي الرِّيَاحِ الْمُؤْتَفِكَاتِ ○ فِيْ مَهَاوِي الدَّرَكَاتِ ○ يُنَادُوْنَ
الدَّلِيْلَ الْأَجْوَدِيَّ ○ وَيُنَاجُوْنَ الشَّفِيْعَ الْأَحْوَذِيَّ ○ وَهُوَ
يُجِيْبُ تَحَيَّرْتُ فِيْ حِسَابِيْ وَحِسَابِكُمْ ○ وَالصَّبْرُ أَخْلَقُ فِيْ وَالِيْ
بِكُمْ ○ وَمَا أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ

الْمَقَالَةُ السَّابِعَةُ وَالتِّسْعُوْنَ

الدُّنْيَا إِمَّا عَامِرَةٌ ○ أَوْ غَامِرَةٌ ○ وَلَا يَطْمَعُ فِي الْعَامِرَةِ إِلَّا لِصٌّ عَادٍ ○
وَلَا يَرْغَبُ فِي الْغَامِرَةِ إِلَّا كَلْبٌ ضَارٍ ○ تَدَلَّلَ أَلِفُ النِّفَاقِ ○ فَعَاقَ
○ وَأَرْكَبَ الْفَسَادَ فَسَادَهُ ○ يَمْلِكُ عَشَرَةً أَوْ مِائَةً ○ فَيَرْأَسُ
عَشِيْرَةً أَوْ فِئَةً ○ وَيَكْتَسِيْ حُلَّةً ○ فَيَسْتَغْوِيْ ثُلَّةً ○ وَيَسْتَجِدُّ
لَبُوْسًا فَيَجْمَعُ دَبُوْسًا ○ وَيُسَخِّرُ شُوْسًا ○ وَيَرْكَبُ بَعِيْرًا ○
فَيَسُوْقُ عِيْرًا ○ وَلَا يَحْفِلُ بِأَمْثَالِهِ ○ وَلَا يَسْتَجْمِلُ لِتِمْثَالِهِ ○ يَرْخِي
عَلَيْهِ بُرْدٌ عَدَنِيٌّ ○ وَيَفْتِنُ عَلَيْهِ كَتَّانٌ ○ وَيَحْمَرُّ عَلَيْهِ صِفْرٌ
○ فَطَرَ بَالُهُ ○ عَلَيْهِ سِرْبَالُهُ ○ ذَنَبٌ يَلْبَسُ ثَمَرَهُ ○ وَكَلْبٌ يَقُوْدُ حُمُرًا

مستبشرة ٠ لا حين في الأصول والفروع ٠ ولا رأي للمتبع
والمتبوع ٠ إنهم رذالة السعين وحثالة التمر والشعير
يغترّون بأعوامهم وهم في رحمهم ٠ ويبيعون الآخرة وراء
ظهورهم ٠ إذا وجدوا زخارف الدنيا تحلّوا ٠ وإذا ذكرت
ربّك في القرآن وحده ولّوا ٠ يفرقون من الفرقان ٠ ولا يخرّون
للأذقان ٠ لا يتقون في مأمن إلّا ٠ ولا يرقبون في مؤمن إلّا

المقالة الثامنة والتسعون

عن أبي الجمال ٠ شقائق الرجال ٠ والرجال قوّامون وهنّ
قواعد ٠ وهم أعضاد الدين وهنّ سواعد ٠ ما هنّ لأمكار من
ذروعهم ٠ وستر سيف ضلوعهم ٠ ألا فرفقا بهنّ فإنهنّ لحم
على وضم ٠ واستوصوا بهنّ خيرا فإنهنّ عوان ٠ فرجل بلا
بعل ٠ كرجل بلا نعل ٠ والعزوبة مفتاح الزنا ٠
والنكاح ملواح الغنى ٠ ومن ثمّ فقد صدق بعض شياطينه
٠ ومن تزوج فقد حصّن نصف دينه ٠ ألا فليتق الله في
النصف الثاني ٠ فإنّ حرب الدين بين شهوتين شهوة البطن
وهي الصغرى ٠ وشهوة الفرج وهي الكبرى ٠
فنعم الكهفين ما أحكم الحصنين ٠ وإذا فرغت من الرواق
والعطبة ٠ فلا تهمل السقيفة ولا السكفة ٠ واعلم أن الدنيا

والآخرة ضرتان ○ لك اليهما كرتان ○ احداهما حرة خريدة
○ والأخرى أمة مريبة ○ فاجعل للحرة يومين ○
فإن لها قسمين ○ وللأمة قسما ○ فإن لها في كتابك اسما ○
وأضعف نصيب العقبى ○ ولا تنس نصيبك من الدنيا ○ و
احفظ القسمة العادلة ○ ولا تكن ممن يحبون العاجلة ○ فالويل
كل الويل ○ أن تميلوا كل الميل ○ فاتقوا الميل بالقلب فكل
أولئك كان عنه مسئولا ○ وإن كان ولا بد فللآخرة
خير لك من الأولى ○ وإن أتعبت الرابع فطلق الدنيا
إنها زائدة ○ وإن خفتم ألا تعدلوا فواحدة

المقالة التاسعة والتسعون

لله در طائفة ○ بالكعبة طائفة ○ أهاب بهم داعي الحق
كل من عليها فان ○ فمرقوا عن القمص وبرزوا في الأكفان ○
ثم صفوا في صفصف القيامة ○ ومثلوا في مزدحم الندامة ○
ووقفوا في عرصة التجلي ومهبط الكرامة ○ وحلوا من تيه
الفاهات ○ ونزلوا منازل المباهات ○ ثم أفاضوا بوجوه
خاشعة ○ ونفوس عنية إلى المشعر الحرام ○ ومحشر الكرام ○ ثم
هبطوا إلى منحر القرابين ○ كمرجم الشياطين ○ وحلقوا
التفث ○ وتبلوا الدم ○ ونزعوا النعال ○ وحلقوا الشعر

وَاعْلَنُوا بِأَفَارِيدِ الْحَمَائِمِ فِي تِلْكَ الْبَوَادِي ○ وَطَيَّرُوا أَغْرِبَةَ
الْأَصْدَاغِ فِي ذٰلِكَ الْوَادِي ○ ثُمَّ طَارُوا إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ مُحَلِّقِينَ ○
وَطَافُوا مُقَصِّرِينَ وَمُحَلِّقِينَ ○ وَاسْتَقْبَلُوا الْبَيْتَ الْعَتِيقَ ○
وَاسْتَلَبُوا الْمِسْكَ الْفَتِيقَ ○ ادْرَكُوا نُهْزَةَ الْفَرْضِ ○ وَلَثَمُوا
سُرَّةَ الْأَرْضِ ○ قَبَّلُوا يَمِينَ اللّٰهِ ○ ثُمَّ زَارُوا أَمِينَ اللّٰهِ ○ فَجَبَهُ
مِنَ الْمَزَارِ الْأَحْمَدِي ○ إِلَى الْمُقِيمِ الْأَحْمَدِي ○ حَيْثُ تَعْنُو جِبَاهُ
الْمُلُوكِ الصِّيدِ ○ لِتُرْبَةِ ذٰلِكَ الْوَصِيدِ ○ وَيُصْبِحُ هِزَبْرُ الْغَابَةِ
كَالضَّبُعِ الْمُعْتَلِّ ○ وَطَائِرُ السِّدْرَةِ كَالْحَصْلِ الْمُبْتَلِّ ○ فَهُنَاكَ
تَتَنَاثَرُ عَدَاضَةُ الْغَيْبِ عَلَى الزُّوَّارِ ○ وَتَتَقَطَّرُ نُفَاضَةُ الْغَيْثِ
عَلَى النُّوَّارِ ○ فَيَقْتَنِصُ كُلُّ زَائِرٍ مَا لَا يَفْتَرِسُهُ كُلُّ لَيْثٍ زَائِرٍ ○
وَيَرْبَحُ فِي مُضَارَبَتِهِ حَجًّا مَبْرُورًا ○ وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا ○

الْمَقَالَةُ الْمُوفِيَةُ لِلْمِائَةِ

إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَلَا تُهْمِلْهُ ○ وَإِنَّ لَهَا لَوِزْرًا فَلَا تُحَمِّلْهُ ○
إِنَّهَا لَكَ تِرْبٌ ○ وَهِيَ نَاقَةُ اللّٰهِ لَهَا شِرْبٌ ○ فَلَا تُطِلْهَا بِعِلَاوَةِ
صَلَاةٍ وَصَوْمٍ ○ وَلَا تَمَسَّهَا بِسُوءٍ ○ وَإِذَا وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ○
وَحَافَظْتَ عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ ○ فَذَرْهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّٰهِ

الْمَقَالَةُ الْحَادِيَةُ بَعْدَ الْمِائَةِ

مَا لِلْفُضَلَاءِ مِنَ الْأَطْعِمَةِ أَطْيَبُهَا ○ وَمِنَ الْأَشْرِبَةِ أَعْذَبُهَا ○ وَمِنَ الْمَسَاكِنِ أَحْصَنُهَا

ومن الملابس أحسنها ومن المراكب أحراها ومن المشارب أمراها

فتأكل السمين غير الغث وتلبس الثمين دون الرث فإن تركت أخلاق

بطون لبسته على عمى ولباس التقوى ذلك خير فقد مزقت جدة ما

بعدما أخلقته بالمعاصي ودرسته ووبسته بالمآثم ودنسته فتمزق

فيخرق وخرق وفتق لا يرفوه رتق ولا يصل فيه الخيط ولا يجدي فيه

الاحتياط لا يسد عوره حزن ولا يرد فوره حرق حرق لا تشابه عورة

العريان وفطور لا تدارك بنظر العميان ثوب

مطوي بشر حشوته عند النشر وبر ملتوم تظهر عقوبته يوم

الحشر وإذا تجلت هذه الظلمة بدل إلى هذه الثلمة

إذا برقت من مغرب الشمس إلى مشرقة الشمس بل ملك

ما حنيته بالأمس سوف ترى إذا طلعت من نفق النفاق

إلى البلاقع كيف اتسع الخرق على الراقع وستسلك

المراتب إذا انشقت الغبراء عن مرحلتها وستبلى السرائر

إذا أشرقت الأرض بنور ربها

المقالة الثانية بعد المائة

يا ربتنا إنا غريبان ههنا وكل غريب للغريب نسيب

أيتها النفس طالما سلكنا في سبيل الحياة نهجين وسبكنا

النضار في اللجين حتى نوّرت غاشية الشباب بصباح

الشيب وعصفت حالجثا الكبر على القراح القضيب ٥ وطار الصقر الحذري وسقط النسر المضرحي الرحيل فقد

ذهب رفاقنا في ديار الغربة وطار رفاقنا في هذه التربة ٥

وقد آن أوان السير والله ولي التيسير فتاهبي رفقتي ٥

وسيري معي فاني ذاهب الى ربي حنانيك يا طاهتي وامنيتي

يا سارتي بعلك شيخ سقيم وانت عجوز عقيم وأوان

الجراثة زمان الحداثة والزراعة في اوّل الخريف لا

في آخر الصيف لكن لا تيأسي من روح الله اتعجبين

من أمر الله لعل الله يجمع شمل الاحباب ويشدّ مرائر

الاسباب ويرد نبالة الشباب فيجعل العجوز عاتقا ٥

والعقيم ناتقا وندعو ناحمد الله وقل بلا عسى ولعلّ أما

ترين بعلك كيف نرى ملكوت السموات وأحمد نائرة الشهوات ٥

وكيف طمر بهيمة العشق عن اضبا الخيالات وكيف نساله في

عهد الكبر سليل غيب نشأ في مهد الفلك خلد ذكره

بين العالمين والعالمين وجعل له لسان صدق في الآخرين

وماذاك الا اغصان عرضت عليه من رياض الغيب فشمّهن

وطيور فصالح كفرفت اجزاؤها في جبال القدس فضمهن

٥ واذا ابتلى ابراهيم ربّه بكلمات فأتمّهن تمت +

قد استتب الکتاب بعون الله الملک الوہاب

وتاریخ الطبع والاختتام

غرائب کلام
٩٥ ١٢

والمادة اللطيفه

غریفه
السجع الملتف

الحمد لله المنزل السبع من المثانی - والصلوة علی المظہر الاول الربانی وعلی آله وصحبه الذین نجوا عن الثالث والثانی - وبعد فہذا طرس النفس الطروس تطرب به النفوس - وتخزل الشموس - افرغ فی قالب الایجاز - واسبغ باللطائف بحیث بلغ حد الایجاز - مبانیه رصینه ومعانیه حسینه رقمه العلامة عبد المؤمن المغربی الاصفہانی - اسکنه الله تعالے غرف حظیرة القدس دار السرور والتہانی - طبع اولاً ببولاق مصر سنة ١٢٥٥ مصریة عن حلل الحرکات وتراجم اللغات والیضاح المعانی - ونشره المفتقر الجانی - عبد القادر المعلم الثانی وعرضه علی الحبر العلامة والنحریر الفہامه علم العلم طود الحلم ناظورة بیت الارشوری بیت العلوم اعلی المدارس - الثانی

في حلية زمان اشاعت العلوم وجميع الفوارس - جناب
جی ڈبلیو ڈاکٹر لیٹنر صاحب بہادر - لازال جنوده
على اهل العلم بالترسل والتبادر فامر بطبعه في
مطبع انجمن فنجاب المرضية الواقعة
في الاهور المحمية وقد طبع
سنه ۱۲۹۵ هجرية
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيبه واله اجمعين

حواشی متعلق صفحه ۴

قمر نخشب - قمر قد كان - صنعة الحكيم بن عطاء المعروف بابن مقنع
قد كان يطلع كل ليلة من البئر التي معدن الجبل
سيام الذي على اربعة فراسخ